Khayal, Mir Taqi

Bostan-i Khayal

بوستان خیال جلد دوازدہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

امابعد خاکپائے محمد وعلی نادر علی سیفی ولد سید سیف علی موسوی نعمت خانی ساکن لاہور عرض کرتا ہے کہ بستان خیال کی جلد یازدہم ختم ہوئی۔ اب جلد دوازدہم کا آغاز ہے۔ جلد یازدہم کے اوراق آخر اردشیر اور ملکہ نوشابہ کے قصہ پر شامل ہے جو اکلیل الملک کے رفقائے ممتاز مین سے ہین اور شاہزادہ اکلیل الملک صاحبقران اعظم شاہزادہ خورشید تاج بخش کا رفیق ہے۔ اِس جلد کا آغاز حنظلہ بن صفوان کے قصہ سے ہوتا ہے کہ وہ صاحبقران اعظم کے رفقا سے شمار ہوتا ہے

خنظلہ جہان پہلوان بن صفوان بہادر سپہ سالار روم کا احوال

خنظلہ جہان پہلوان بعد فتح اور اسلام آباد کرنے ملک اخشابیہ و سر زمین سیہ مرز کے بلباس تجار معہ تور بن فرامرز بادشاہ بیشہ و غضنفر نوجوان بن عسکر شاہ بادشاہ عسکریہ و ابونعیم دانا چار سو سوار جرار خوش اسپ و خوش سلاح کی جمعیت سے اپنی محبوبہ ملکہ شکر شیرین سخن بنت خواجہ بہمن خورستانی کے ملک کو روانہ ہوا خنظلہ کی کشتیان جنمین علاوہ آدمیون کے اجناس پاکیزہ گران قیمت تہا باد مراد کی مدد سے قلیل زمانہ مین ملک خورستان مین پہونچ گئین دو منزل خورستان سے ادہر دریا کے کنارے خنظلہ کے لشکر نے قیام کیا اور عیارون کو خبر واخبار کے لئے شہر خورستان مین بہیجا اور خود ابونعیم دانا سے ملکہ شکر شیرین سخن کے حاصل کرنے کا مشورہ دریافت کیا

داکان گیلانی خنظلہ جہان پہلوان کا عیار خبر لایا کہ خواجہ بہمن کوہ کبریت کیطرف جو دریاے مازندران کے کنارے واقع ہے اپنی لڑکی ملکہ شکر کا معالجہ کرانے کے لئے گیا ہے۔ ملکہ شکر سخت بیمار ہے اور اس ملک کے تمام اطبا اسکے علاج سے عاجز آگئے ہین خنظلہ نے معشوقہ کے بیمار ہونے کی جو خبر سنی نہایت مشوش ہوا۔ ابونعیم دانا نے کہا مشوش نہ ہوجیے بصورت طبیب شہر مین جاتا ہون اور جسطرح

ہو سکے گا محلسرا مین پہونچکر ملکہ شکر کے مرض کی تشخیص کرونگا اور اس ضمن مین تمہارے حال سے بہی جسطرح ممکن ہوگا ملکہ کو آگاہ کرون گا - کیا عجب ہے کہ وہ بہی تم سے عشق صادق رکہتی ہو اور یہی باعثِ بیماری ہو۔

ابو نعیم دانا نے اُسی روز اپنی شکل و وضع بصورت اطبا آراستہ کی اور چند ملازم و خدمتگار ریش سپید ساتھ لے کر شہر مین گیا اور ایک مشہور بازار مین طبابت کی دُکان کہولی - ملازم کوچہ بہ کوچہ و محلہ بہ محلہ ندا کرتے تہے کہ ایک حکیم حاذق شہر روم سے یہان وارد ہوا ہے اور اُسکو دعویٰ ہے کہ تپِ کہنہ جو درجۂ چہارم کو پہونچ گیا ہو میرے علاج سے رفع ہوجائے گا - بلکہ دیگر امراضِ مختلفہ کے دفعیہ مین بہی کمال حاصل ہے - جب یہ خبر مشہور ہوگئی بہت سے مریض علاج کے لئے آئے اور چونکہ ابو نعیم دانا واقعی فنِ طبابت مین کمال رکہتا تہا اکثر مریضون کو خدا نے صحت بخشی - شدہ شدہ یہ خبر ملکہ شکر کی مادر ضعیفہ نے سُنی ملک سرد نگ حاکمِ شہر کو کہلا بہیجا کہ جس طرح ہو اس طبیب رومی الاصل کو شکر سخن کے علاج کے لئے بہیجو - شاید اسی طبیب کے علاج سے صحت حاصل ہو - ملک سرد نگ نے ابو نعیم کو چند سرداران معزز کے ہمراہ دربار مین بلوایا اور ملکہ شکر کے علاج کی درخواست کی - ابو نعیم ملک سرد نگ کے ہمراہ محلسرا مین گیا اور پسِ پردہ بیٹہکر شکر کی نبض دیکہی اور اُسے یقین کامل ہوگیا کہ ملکہ کو بجز بیماری عشق کوئی مرض نہین -

آخر فقط شربت سیب و بید مشک ملکہ کے واسطے تجویز کیا - ملکہ شکر جب خلوت گاہ خاص مین گئی اور بجز دو کنیزان محرم راز پاس کوئی نہ پایا خوش ناز کنیز سے کہا اے خوش ناز میرا مرض تو کسیکو معلوم نہین اور خواہے نخواہے ہر ایک حکیم کا علاج کیا جاتا ہے اور مجھے اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین چند دنون تک اس دنیا سے ناشاد و نامراد رحلت کر جاؤن گی - کنیزون نے تشفی کی اور تبرید مجوزہ ابو نعیم دانا کے دو چار گھونٹ بمشکل پلائے

ابو نعیم دانا تین روز برابر محلسرا مین گیا روز چہارم ملکہ کی والدہ شکرلب خاتون و دایہ سے کہا مجھے علم تسخیر مین دستگاہ کامل ہے - آج رات مجھے از روے علم معلوم ہوا کہ تمہاری لڑکی آسیب زدہ ہے مین یہ نقش مربع دافع بلیات لکھکر لایا ہون اسکو بجز ملکہ شکر دوسرا نہ دیکھے ورنہ ملکہ کا تندرست ہونا محال ہوجائے گا تم کسی دختر شش سالہ کو سمجھاؤ کہ وہ وقت تنہائی مین ملکہ کو یہ نقش دکھلائے - بعد ازان آگ مین جلادے - دایہ نے وہ نقش سمن سا کنیز بچی کو دیا کہ ملکہ کو تنہائی مین دکھا خبردار خود نہ دیکھنا - ملکہ شکر متبسم ہوئی اور کہا حکیم صاحب طرفہ معجون ہین تشخیص مرض نہو سکی تو مجھے آسیب زدہ قرار دیا - دایہ نے کہا تمہارا کوئی ہرج نقش دیکھنے مین نہین ہے - بلکہ اسطرح حکیم صاحب کے عمل کی صحت ہوجائیگی - جسوقت ملکہ تھوڑا سا کہا بی کر پلنگ پر دراز ہوئی سمن سا نقش ملکہ کے روبرو لائی - ملکہ نے جو نقش کو دیکھا بخط

عبارت لکھی نظر آئی حسب ذیل شعر اس نقش مین درج تھے

من از روم آمدم اے ماہ آفاق | بخورشید رخت مشتاق مشتاق
از ان روزے کہ دیدم ماہ رویت | ہلال آسا شدم لاغر ہو مویت
خوش آن روزے کہ در کشتی نشستم | ترا دیدم بزلفت دل بہ بستم
کنون در ہجر تو اے ماہ تابان | ہمان چون زلف تو گشتم پریشان
بعشقت ترک خویشان کردم آخر | بکویت روئے خود آوردم آخر
نمیدانم کہ تو با من چسانی | ز من بیگانہ آیا مہربانی

ملکہ شعرون کے مضمون سے سمجھی کہ شاید حنظلہ نوجوان اس شہر مین آیا ہی بے اختیار طبیعت ناتوان کو استقدر فرحت و مسرت حاصل ہوئی کہ طرفۃ العین مین چہرے کا رنگ گلنار ہو گیا - کنیزان نے ملکہ کی بشاشت و فرحت کی خبر دایہ اور کنیز خوش ناز محرم راز کو دی - انہون نے دفعتًا قلب ماہیت ہونے کی حقیقت پوچھی - ملکہ نے کہا کیا پوچھتی ہو یہ مرد حکیم نہین ہے فرشتہ آسمانی ہے - نقش کے دیکھتے ہی ایسی فرحت و قوت حاصل ہوئی کہ اب اپنی تکلیف مین عشر عشیر کا فرق پاتی ہون - بعد ازان تنہائی مین اشعار مذکورہ کا خوش ناز سے ذکر کیا - جب ملکہ کی مان نے یہ خبر خوش سُنی اُسیوقت زر خطیر فقرا و مساکین کو تصدق دیا اور ایک خلعت گران بہا ابو نعیم دانا کے واسطے بھیجا - ابو نعیم نے خلعت واپس کر دی اور کہا بعد شفاے کامل ملکہ شکر جو کچھہ دوگی لے لونگا

شام کے وقت ملکہ شکر نے خوش ناز خواص کی معرفت ایک رقعہ

ابو نعیم دانا کو بہیجا جسمین لکہا تہا اے دانائے زمان ہمین تمہارے نقش کی بزرگی سے کما حقہٗ آگاہی ہوئی - لاجرم التماس ہے کہ روز فردا نقش ثانی نقش اول سے موثر تر ہو تاکہ بقیہ مرض بہی دفع ہو جائے - ابو نعیم دانا رقعہ لیکر حنظلہ کے پاس گیا - حنظلہ نے بعد مطالعہ رقعہ کہا اے اُستاد مجہے یقین کامل تہا کہ وہ نازنین مجہہ سے ضرور تعلق خاطر رکہتی ہے سو گمان میرا صحیح نکلا - اب ظاہرا اسباب طریق ملاقات عقل مین نہین آتا اور دل شوق منزل کو ایک لمحہ کی جدائی ناگوار ہے - ابو نعیم نے کہا تم سے زیادہ شکر پیشہ ہی سخن کی حالت غیر ہے - عجب نہین کہ ملاقات کا عقدہ بہی اُسی نازنین کی تجویز و فراست سے حل ہو - شہر پیش آکر ابو نعیم نے ایک کاغذ مطالب حنظلہ جہان پہلوان کا عاشق ہونا اور شہر روم سے آکر حملہ کرکے اخشایہ و عسکریہ کا فتح کرنا اور بصورت تجار شہر خوزستان مین پہونچنا از اول تا آخر بالتفصیل لکہا اور علی الصباح خواجہ بہمن کے محلسرا مین پہونچا اور نقش سربستہ دایہ کو دیا اور کہا کہ اسکو ملکہ بدست خاص ملاحظہ کرے جب ملکہ نے رقعہ کو دیکہا نہایت مسرور ہوئی اور خوش ناز سے حنظلہ کی ملاقات کے لئے مشورہ چاہا - خوش ناز نے کہا میرا ایک مکان او جاغ باستان کے قریب واقع ہے - تم حنظلہ سے کہلا بہیجو کہ اُس مکان سے تا او جاغ باستان اپنے عیاروں سے بہت جلد ایک نقب تیار کراؤ - جب نقب تیار ہو جائیگی بے تکلف براہ نقب حنظلہ نوجوان کے پاس پہونچنا اور تو خوب [illegible] مین نہ لانا - ملکہ نے خوش ناز کی تدبیر [illegible] آفرین

کی اور بدستِ خود ایک رقعہ نقب کی تیاری کے لئے ابونعیم کو لکھا۔ ابونعیم اسی وقت حنظلہ کے پاس آیا اور رقعہ حوالے کیا۔ حنظلہ نے رقعہ مطبوع کر کے ہامان سے کہہ دیا اور بعد آگاہی مطلب عیار روش کو تیاری نقب کا حکم دیا۔ عیار روش نے حسب نشاندہی چند روز میں نقب تیار کر دی۔ اوجاغ پاستان ایک گنبد وسیع و رفیع شہر خورستان میں واقع ہے اُس میں ایک چراغ طلائی نہایت کلان جس میں ناقل ایک من کا تیل روغن زیتون ہوا ہے روز و شب روشن رہتا ہے۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ خادمان تیل ڈالتے اُس چراغ کی خبر لیتے ہیں۔ کیونکہ گنبد میں کسی طرف سے ہوا کا دخل نہیں ہو سکتا۔ اسی چراغ کا نام اوجاغ پاستان ہے

جب نقب کے تیار ہونے کی خبر ملکہ شکر لب نے سنی اسی وقت غسل کیا اور اپنی والدہ سے کہا اے مادر مہربان بارگاہ یزدان پاک سے مجھے شفا کلی عطا فرمائی اس لئے میرا قصد ہے کہ اوجاغ پاستان میں جاؤں اور بزبان عجز و نیاز شکر و سپاس بجا لاؤں۔ لب شکر بانو نے باشادی رضا اجازت دی۔ دوسرے دن ملکہ معبد میں پہونچی اور تمام کنیزان ہمراہی کو مع دایہ گنبد کے باہر قیام کرنے کا حکم دیا اور خود مع چار کنیزان محرم راز کے گنبد میں داخل ہو کر دروازہ گنبد کو اندر سے بند کر دیا۔ دہن نقب میں زیر تخت سیمیں چراغ۔ دختر تیرا حنظلہ نابکار و وزراکان عیاران وغیرہ ملکہ کے آنیکے منتظر تھے جب وقت ملکہ نقب کے قریب پہونچی حنظلہ نابکار

دہنہ نقب سے باہر نکلا اور دونو محب و محبوب فراق زدہ ہجران کشیدہ اسطرح
باہم ہم آغوش ہوئے کہ گویا ایک جان و ایک قالب کہنا چاہئیے - آخر
بیہوش ہو گئے - چند لمحہ کے بعد گلاب وغیرہ چھڑکنے سے طالب و
مطلوب ہوش مین آئے اور ہر ایک نے اُس وصل ناقص کا سجدہ
شکر ادا کیا - ملکہ شکر نے کہا لت ولاو - اب جسقدر یہان سے چلنے مین
تعجیل کروگے بہتر ہے - حنظلہ نے کہا بسم اللہ - شکر مع کنیزان مذکورہ
اسباب انداختہ حنظلہ کے ہمراہ خوش نانہ کے مکان مین اور وہان
سے مرکبون پر سوار ہو کر حنظلہ کے لشکر مین بے خوف و وسواس پہونچ
گئی - ابو نعیم نے کہا یہان اب ایک لمحہ بھی قیام کرنا مصلحت
نہین خبر نہین کیا شورش برپا ہو - حنظلہ نے کہا گو اسطرح بطور دزدی
ملکہ کا لے جانا مجھے گوارا نہین مگر امر مجبوری ہے - خیر بعد پہونچجانے
ملکہ کے پھر خورستان مین آؤنگا اور اس شہر اور خواجہ بہمن کو طریقۂ
اسلام مین داخل کرونگا - آخر شب باشب حنظلہ نوجوان نے وہان سے
کوچ کیا اور کشتیون مین سوار ہو کر ملک روم کی راہ لی - رستہ مین
ایک نے دوسرے کے روبرو اپنا اپنا حال بسوز وگداز بیان کیا -
بعد ازان حنظلہ نامدار نے ملکہ کو چند فقرے دین اسلام کی فضیلت
کے سُنائے - ملکہ نے بصفائی قلب کلمۂ مسیح علیہ السلام پڑھا اور
بصدق دل مسلمان ہوئی

یہان جسوقت ملکہ شکر شیرین سخن چار ساعت مستقیمہ تک نہ اٹھی

پاستان کے گنبد سے نہ نکلی دایہ نے بہ آواز بلند فریاد کی کہ خداوند آتش وخداوندزادہ چراغ پاستان اسقدر عبادت طویل سے خوش ہنہین ہوتا اب گنبد سے باہر نکل آؤ - جب گنبد سے کچھ آواز نہ آئی خادمان گنبد کو بلایا اُنھون نے بہ ہزار مشکل گنبد کا دروازہ کھولا اور باتفاق تمام زن و مرد گنبد مین گئے - وہان شکر شیرین سخن اور کنیزون کا نشان تک نہ پایا - دایہ اور کنیزون نے دونو ہاتھ سر پر مارے اور بزبان گریہ آلود اوجاغ پاستان سے ملکہ کے گم ہونے کا حال پوچھا - غرض چند مشعلین روشن کرکے تا صبح مثل سوزن ملکہ شکر کو ہر گوشہ گنبد مین تلاش کیا - جسوقت مایوس مطلق ہوئین موکشان جامہ دران سرونگ خورستانی حاکم شہر کے پاس آئین ملک سرونگ نے بروقت استماع اِس حکایت پر درد کے دستار سر سے زمین پر پہینکدی اور کہا - دریغ صد ہزار دریغ مین خواجہ بہمن کو اِس حادثہ سخت کا کیا جواب دونگا - پیشوایان طریق نے کہا - اِس امر مین تمہاری کیا خطا ہے - اوجاغ پاستان سے اسطرح ملکہ کا گم ہوجانا اِس معنی کی دلیل واضح ہے کہ وہ نازنین مع خواص و خادمہ خداوند آتش کی منظور نظر ہوئی - تین دن کے بعد وہ شخص جوجوش نانہ کے مکان مین رہتا تہا اور جہان سے لشکر اسلام کے عیارون نے نقب لگائی تہی آگیا - صحن مکان مین دہانہ نقب دیکھہ کر نقب مین اُترا اور رفتہ رفتہ اوجاغ پاستان کے گنبد

مین جا پہونچا اور اُسی وقت ملک سرونگ کے پاس جا کر حقیقت
بیان کی - ملک سرونگ اُس کے ساتھ نقب مین گیا اور رخنہ
گنبد کو بلوا کر خوب لکد کوب کروائی - اُنہون نے کہا - ہم اِس امر
سے ہرگز مطلع نہین - آخر جملہ دانایان شہر کی راے اِس پر
متفق ہوئی کہ ملکہ شکر کو وہ سوداگران تازہ وارد نہایت ترکیب سے لے گئے
پس ملک سرونگ اُسیوقت بارہ ہزار سوار کی جمعیت سے کشتیون
مین سوار ہوا اور اپنے سے پیشتر ایک عیار بہروز نامی کو بھیجا کہ تحقیق
حال کرے - بہروز بعد تحقیق کرنے حال لشکر کے ملک سرونگ سے
رستہ مین ملا اور کہا پانچ ہزار سوار سے زیادہ اِس لشکر مین نہین ہین
ملک سرونگ اِس خبر سے خوش ہوا اور شبا شب چار طرف سے جزیرہ
کا محاصرہ کر لیا حنظلہ نے وقت صبح یہ خبر سُنی اُسیوقت سلاح جنگ سے آراستہ ہو کر شہزادان
کی صورت باہر نکلا تمام افسر بھی مسلح و مکمل حاضر ہوئے حنظلہ نے کہا شکر خدا کا ہے کہ دیگر نورستانیون کو تکلیف
نہ ہوئی - یہ قصہ اِسی مقام مین فیصل ہو جائیگا مگر جنگ مین پیشدستی نہ کرنا

دوسرے روز ملک سرونگ نے ایک رقعہ معلوم نورستانی کے
ہاتھ حنظلہ نامدار کو بھیجا کہ اگر اپنی سلامتی جان چاہتے ہو ملکہ شکر
کو ہمارے پاس بھیجو ہم بطریق جرمانہ ایک لاکھ دینار تم سے
لینگے اور خواجہ بہمن کے کوہ کبریت سے واپس آنے تک زیر حراست
رکھینگے - اور خواجہ بہمن سے تمہارا قصور معاف کرانے کے بھی
ذمہ دار ہوتے ہین - درصورت دیگر ہم نے آتشکدہ خداوندی کی

قسم کہائی ہے کہ جبتک تمہارے لشکر فیل کا قرار واقعی قلع وقمع نہ کرلینگے خور و نوش حرام ہے - بہلوم خورستانی یہ کہہ و فور لشکر اسلام مین آیا - دل مین کہتا تہا حرفہ سوداگر ہین کہ تمام لشکر سامان جنگ و حرب سے آراستہ ہے - آخر لشکر و اہل لشکر کو دیکہتا ہوا اندر بارگاہ پر پہونچا اور چاہتا تہا کہ بلا اجازت بارگاہ مین داخل ہو - غضنفر نوجوان نے حسب الحکم حنظلہ نامدار دربارگاہ پر موجود تہا اندر جانے سے روکا اور ایک ملازم خاص نے جاکے بہلوم کے آنیکی اطلاع کرائی - جب اجازت حاصل ہوئی غضنفر نوجوان بہلوم کو بارگاہ مین لایا - جسوقت بہلوم بارگاہ مین آیا بارگاہ کی شوکت و عظمت دیکہہ کر ہوش بجا نہ ہے - یعنے دیکہا کہ شہزادہ حنظلہ نوجوان دلنگل جہان پہلوانی پر مثل ماہ چاردہ جلوہ فرما ہے اور تخت و کرسی ہائے طلائی و نقرئی پر شہزادہ تورین فرامرز و ابونعیم دانا وغیرہ متمکن ہین

دلنگ سپہ سالاری بصورت تخت ہوتا ہے اور درجہ پائین اسکا مثل کرسی ہوتا ہے مین سلاطین عجم کے دربار مین دلنگل ... سپہ سالارون کی نشست کے واسطے ہوتا ہے - کرسی وزارت ... ہوتی ہے

بہلوم نے آداب گاہ سے حنظلہ جہان پہلوان کو سلام کیا ... آگے ملک ... خورستانی کا رقعہ دیا - حنظلہ نے بعد

مطالعہ رقعہ کہا - ہماری طرف سے اِس رقعہ کا زبانی یہ جواب دینا
کہ تو نے ہمین اپنے زعم باطل مین سوداگر غلط تصوّر کیا ہے - مین
ملک روم کے سلطان ذیشان کا سپہ سالارزادہ وہم حسب نسب
شہزادہ جلیل المرتبہ ہون اور محض ملکہ شکر شیرین کی آرزو سے
مواصلت کے لئے خورستان مین پہونچا اور جسطرح مناسب سمجھا
اپنے ساتھ ملکہ کو لے آیا - کیونکہ وہ نازنین اب خدا کے فضل سے
بالغ و عاقل ہے کوئی قریب دہیکا نہ شرعًا و عرفًا اُسکے معاملہ مین دخل
نہین دے سکتا - تم اپنے حاکم کو نصیحت کرو کہ اگر سلامتی جان چاہتا
ہے بصفائی نیت دائرہ اسلام مین داخل ہو - ورنہ جنگ وپیکار
کی تیاری کرے - حنظلہ جہان پہلوان کی اِس تقریر مردانہ سے
بہلوم کا بند بند لرز گیا اور خموش اپنے لشکر مین پہونچا اور ملک
سرونگ کو اُسکے رقعہ کا جواب دیا - ملک سرونگ نے انتہائی حالت
خشم وغضب مین طبل جنگ بجنے کا حکم دیا - وقت صبح دونو لشکر
صف آرا ہوئے اور بہلوم پیادہ آور میدان جنگ مین آیا - لشکر
اسلام سے غضنفر نوجوان مقابلہ کیواسطے گیا - بہلوم نے بضرب
قوی غضنفر نوجوان کو نیزہ مارا - غضنفر نے مردانہ وار نیزہ اُسکے
ہاتھ سے چھین لیا - بہلوم نے شمشیر غلاف سے نکالی اور بہ چالاکدستی
غضنفر کے سر پر لگائی - غضنفر نے سپر فولادی سے وہ ضرب دفع
کی پہر بہا تک تیغ بازی کی کہ شمشیرین بیکار محض ہوگئین - بالآخر

زور دست و بازو میں مشغول ہوئے - قریب غروب آفتاب غضنفر نوجوان
نے بہلوم کو بہ قوت دست دشمن سر سے بلند کر لیا اور چرخ زدہ
زمین معرکہ پر مارا - عیاران لشکر اسلام بہلوم کو گرفتہ و بستہ لشکر میں
لے آئے - بوق بازگشتی کے بجنے پر دونو لشکر اپنے اپنے مقام کو چلے
آئے - وقت شب حنظلہ نامدار نے بہلوم کو طلب کیا اور خدا ے
لاشریک کی توحید میں جب کلمات اُس کے روبرو بیان کئے گئے -
بہلوم نے کلمہ عیسائی پڑھا اور از سر صدق مسلمان ہوا - دوسرے روز
سمعان خورستانی کہ ایک پہلوان عفریت صورت تھے میدان میں
آیا اور بہلوم جدید الاسلام کے تخفیف زخم شمشیر لگایا اور خود شہزادہ
نور بن فرامرز کے ہاتھ سے قتل ہوا - ملکہ سرونگ ایک پہلوان
کے گرفتار اور دوسرے کے قتل ہونے پر نہایت بدحواس ہوا
اور اُسے یقین کامل ہو گیا کہ حنظلہ نامدار کوئی شخص اوج جانبازی واقع
ہے - دوسرے روز میدان اندازی موقوف رہی دوسرے روز خود ملکہ سرونگ
آلات حرب سے آراستہ لاف زنان معرکہ میں آیا اور حنظلہ نامدار
کو مقابلہ کے لئے بلایا - حنظلہ نامدار کئی مرتبہ جوانانہ مقابل ہوا
اور طعن نیزہ میں ملکہ سرونگ کے ہاتھ سے نیزہ گرا دیا - جب
شمشیر بازی کی نوبت آئی پہلے ہی وار میں حنظلہ نے شمشیر ملکہ سرونگ
کے ہاتھ سے چھین لی اور ملکہ سرونگ سے دست و بغل ہو گیا -
ایک شب کی کوشش کے بعد حنظلہ نے ملکہ سرونگ کی زنجیر کمر میں

ہاتھ بیت کیا اور نعرہ اللہ اکبر مار کر ہاتھ پر علم کر لیا۔ چاہتا تھا کہ
سطح زمین پر مارے مگر ملک سرونگ نے فریاد کی اور بہ نفاق
مسلمان ہوا۔ حنظلہ نے آہستہ زمین پر رکھدیا۔ سرونگ نے سرداران
لشکر کے کان میں کچھ کہا اور سب لشکر متابعت اختیار کی۔ حنظلہ نے کہا
اے بادشاہ خورستان ہم ایک دو ہفتہ اس جزیرہ پُر بہار میں قیام گزیں
ہیں تم بھی اُسوقت تک یہاں مقیم رہو۔ ملک سرونگ نے قبول کیا۔
حنظلہ نامدار دو ہفتہ شکار میں مشغول رہے۔ بعد ازان سفر کی تیاری کی
اور ملک سرونگ کو بارہ دگر ترقی دین اسلام میں کوشش کرنے کی تاکید
کی

جب حنظلہ نوجوان مع لشکر و اسباب کشتیوں میں سوار ہو گیا اور
کشتیاں چند قدم کنارہ دریا سے جدا ہوئیں ملک سرونگ منافق نے
بحیلہ سلامی رخصت یکبارگی توپ جنگی کی شلک کرائی تمام گولہ ہائے توپ
نشانہ وار کشتیوں پر لگے ہر ایک کشتی مثل خربزہ پاش پاش ہو گئی
بیشتر اہل سفائن غرق بحر فنا ہوئے اور کمتر تختہ ہائے شکستہ پر بہمت
مستغرق ہوئے منجملہ حنظلہ نامدار و سالار لشکر و شہزادہ نور و غضنفر و ابوالعیم
وغیرہ تھے

چار کشتیاں [illegible] ابومسلم اور [illegible] و شمر [illegible]
و بہرام عسکری سوار تھے اور وہ سب کشتیوں سے دور [illegible] تھیں
ضرب توپ سے سلامت رہیں مگر تلاطم امواج کے باعث ایک طرف

ہو گئیں۔ وقت شب تہا کسیکو ایک دوسرے کشتی نشین کے حال سے
آگہی نہ ہوئی۔ صبح کو جب انہیں معلوم ہوا کہ حنظلہ وغیرہ کی کشتیون کا
کہیں نشان نہیں نہایت داد بیداد کی۔ بہلوم نے کہا یہ تمام کارروائی
ملک سرونگ کی ہے۔ اُسکی پیشانی مین نور اسلام ہرگز جلوہ گر نہ تہا
شہزادے نے کہا ہم مکرر خورستان مین جائینگے اور جسطرح ممکن ہوگا ملک
سرونگ سے حنظلہ کا عوض لینگے یا راہ خدا مین درجہ شہادت کو پہنچینگے
آخر توکل بر خدا فقط پندرہ سو سوار کی جمعیت سے جو اُنکے ہمراہ کشتیون
مین سلامت رہے تہے ملک خورستان کو روانہ ہوئے اور چند روز مین
بوضع تجار ملک خورستان مین پہنچے۔ شہزادہ عضدی نے اپنا نام
خواجہ منتقم رکہا۔ شب بہلوم کے مکان مین بسر کی اور علی الصباح بصورت تجار دیوان
عام مین پہنچے۔ زیر لباس ہر شخص سلاح جنگ سے آراستہ تہا بہت
سے ملازم بقچہ ہاے اسباب تجارت برسر ہمراہ تہے۔ داروغہ بارگاہ نے
اطلاع داخل ہونے سے قبل آیا اور بہلوم کو پہچان کر پاسبانان بارگاہ
کو آواز دیا چاہتا تہا کہ بہلوم نے ایک ہی ضرب شمشیر سے اُسکا کام
تمام کر دیا۔ سو سوار جو اُنکے ہمراہ تہے اُنہون نے عملہ و فعلہ کو تہ تیغ
کر لیا اور یہ چار دن جوان شمشیر ہاے برہنہ ہاتہ مین لئے بارگاہ
مین داخل ہوئے اور جبتک کہ اہل بارگاہ خبردار ہون ہنگامہ
کشت و خون برپا کر دیا۔ ملک سرونگ حیران و متعجب مقابل ہوا
شہزادہ عضدی نے کہا او بد نصیب شخص تو نے اپنے خیال مین حنظلہ

نامدار کا قصہ پاک کردیا تھا مگر ہم ملازمان با اخلاص اُسکے عوض کے
لئے تیری جان کے ملک الموت آپہونچے - ملک سرونگ نے ایک
ضرب شمشیر شہزادے کے سر پر لگائی شیرزنگو نے جواب مین ایسا خنجر سینہ
مین مارا کہ پشت سے گزر گیا - اسی طرح بہلوم و شہرپور وغیرہ نے سرداران
نامی کے سر تن سے جدا کئے - جو بارگاہ سے فرار ہوئے اُنہین ایک سو
سواران مذکورہ نے راہ گریز نہ دی آخر بشرط قبول اسلام امان دیگئی -
ایک ہفتہ مین تمام شہر خورستان اسلام آباد ہوگیا - بجائے اوجاغ و آتشکدہ
مساجد و مدارس تعمیر کروائے اور سکہ و خطبہ صاحبقران اعظم کے نام سے
جاری کیا - ملک سرونگ کی دختر سرو آسا بانو شیرزاد کی ایک از ازواج
مین داخل ہوئی اور سرو آسا کی سوتیلی ماں بہلوم خورستانی سے
منعقد کی گئی

ملکہ شکر کی والدہ جو اپنی لڑکی کا باعث ہلاکت ملک سرونگ کو
سمجھتی تھی اُس کے قتل سے نہایت خوش ہوئی - ایک خواجہ سرا کے
ہاتھ بہلوم خورستانی و شیرزاد دلاور کو پیام بھیجا کہ ملک سرونگ سے
جسطرح خدا نے میری لڑکی نامراد کے غرق کرنے کا انتقام لیا اسیطرح
اگر دین اسلام کو کچھ شرف و بزرگی ہے میری لڑکی مجھے صحیح و سالم
ملکر ملے پھر مجھے دین اسلام کے قبول کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا - یا
اُسوقت تک انتظار کرو کہ خواجہ بہمن شہر مین آئے - شیرزاد دلاور
بوجہ اسکے کہ ملکہ شکر لب حنظلہ کی خوشدامن ہے مع بہلوم وغیرہ بخود

اُسکے محلسرا کے دروازہ پر گئے اور تسلی کی کہ ہمین تم سے کوئی سروکار نہین۔ خواجہ بہمن کے آنے پر تمام معاملات طے ہونگے۔ بنر خدا ے بزرگ کی درگاہ سے اُمید ہے کہ ملکہ شکر کو مع خنطلہ نامدار بحر فنا سے سلامت نکالے اور والدین کی آنکھین اُن کے جمال سے روشن ہون

خواجہ بہمن کے آباؤ اجداد سلاطین فارس کی طرف سے ملک خورستان کے تاج و حاکم مقرر ہوتے آئے ہین۔ چنانچہ اسوقت خواجہ بہمن ملک خورستان کا حاکم ہے۔ ملک سرو ناگ کو بطور نائب مقرر کیا ہوا تھا

جب خواجہ بہمن بالاے کوہ کبریت پہونچا دیکھا کہ اُستادان ہنر پرور نے سنگہاے کوہ کو تراش کر ایک مکان ایسا خوش قطع بنایا ہے جسکے دیکھنے سے عقل حیران ہوتی ہی۔ حکیم جان پرور جسکے پاس خواجہ بہمن اپنی لڑکی کی حصول شفا کے لئے گیا تھا اسی مکان عجیب البنیان مین رہتا تھا۔ رات دن بجز عبادت وریاضت دوسرا شغل نہ تھا۔ فقط ایک خادم ضعیف العمر خدمت کے واسطے معین تھے۔ ان دنون کہ خواجہ کوہ کبریت پر آیا حکیم جان پرور چلہ خانہ مین تھا اور ایک چلہ کامل [illegible] بہمن نے مجبور چالیس روز وہین بسر کئے۔ جب چلہ ختم [illegible] حکیم جان پرور چلہ خانہ سے نکلا خواجہ بہمن نے بعد قدم بوسی

اشکسہ یزدان ملک شکر کی بیماری کا حال بیان کیا - حکیم جان پروری
کہلاوں ہم از روے گردش فلکی تیری دختر مریضہ کا حال دریافت
کرلین پہر جواب مناسب دینگے - یہ کہکر حکیم جان پرور عبادتخانہ
مین داخل ہوگیا - روز ہشتم حکیم نے عبادتخانہ مین خواجہ بہمن کو
طلب کیا اور کہا کہ تمہاری لڑکی اب بفضل خدا تندرست ہے اور
خورستان مین موجود نہین - یعنی وہ اپنے طالب دہم مطلوب کی
ملاقات سے بہرہ اندوز ہوئی ہے اور وہ شخص اُسے ہمراہ ملک روم
کو لے گیا ہے - زہے نصیب کہ تمہاری دختر ایک مرد جلیل القدر سے
پیوند ہو - ہمین از روے علم نجوم معلوم ہوا ہے کہ رستہ مین اُن محب و
محبوب کو کوئی صدمہ سخت پہونچے - لیکن آخر کار بصحت و عافیت
تم کو ملینگے - اب ہماری اس نصیحت پر عمل کرو تاکہ رستگاری
دارین حاصل ہو - یعنی دین حق جو تمہارے داماد و دختر کا ہے اختیار
کرو - خواجہ بہمن کچھہ پوچھا چاہتا تھا کہ حکیم صاحب خلوتگاہ مین
داخل ہوگئے - خواجہ بہمن حیران و ششدر خورستان کو روانہ
ہوا - جب شہر مین پہونچا دیکھا کہ تمام شہر مین مساجد و مدارس
بن گئے ہین اور خلایق شہر نماز پنجگانہ مساجد مین گزارتی ہے جاسوسون
نے خواجہ بہمن کے آنے کی شیرزاد کو اطلاع کی - شیرزاد و بہرام وغیرہ
خواجہ کے استقبال کو روانہ ہوئے - خواجہ بہمن جو حکیم جان پرور کی
تلقین سے دین اسلام کیطرف مایل تھا ان سرداروں سے باخلاق

پیش آیا اور تمام حقیقت گزشتہ دریافت کی - بہلوم نے تمام قصہ
از اول تا آخر بیان کیا - خواجہ بہمن نے شیرزاد دلاور سے کلمہ طیبہ
پڑھا اور بسر صدق مسلمان ہوا - بعد ازان حکیم جان پر درسے جو کچھہ حال
سُنا تہا بیان کیا - سرداران مذکورہ آخر کار خنظلہ سے بعافیت ملنے
کی خبر اور خواجہ کے مطیع الاسلام ہونے سے نہایت خوش ہوئے اور
سجدہا ے شکر ادا کئے - جب خواجہ محلسرا مین گیا ملکہ شکر لب نے بہی کلمہ
علیسائی پڑہا بلکہ تمام محلسرا کی عورتین مسلمان ہوئین - شیرزاد دلاور
نے خواجہ بہمن کو تخت فرماندہی پر اور بہلول کو منصب سپہ سالاری
پر مقرر کیا

ملکہ شکر شیرین سخن غرق بحر فنا کا تختہ شکستہ مثل برگ درخت
چار روز دریا مین بہتا پہرا - ہنوز کہ ملکہ کا رشتہ حیات قطع نہ ہوا تہا
تختہ شکستہ ملک اُختشایہ مین کنارۂ دریا پر ٹہرا - حسب اتفاق اُس روز
ملکہ شیرین ادا ابونعیم دانا کے غم مین اُداس ہوکر ملکہ عبہرہ بانو معشوقہ
غضنفر نوجوان کے پاس آئی ہوئی تہی اور دونو نازنیتین اپنے اپنے
طالب وہم مطلوب کے یاد مین لب دریا غم غلط کرنے کے لئے باغ
مین نزدکش تہین اور اُسوقت دریا کی امواج گوناگون کا تماشا دیکہہ
رہی تہین - ناگاہ ملکہ شکر کا تختہ انکی نظر پڑا - چند زنان ملاح کو بہیجکر
تختہ دریا سے نکلوایا - کنیزان حبشیہ ملکہ شکر شیرین سخن کو کہ بیہوش
مطلق تہی اُٹہا کر ملکہ عبہرہ بانو کے پاس لائین دونو اُسکے معالجہ میں

مصروف ہوئین۔ جب دوسرے روز ہوش مین آئی اپنا قصہ گزشتہ
انکے روبرو بیان کیا۔ ملکہ عبہرہ اور شیرین ادا نے شہزادہ خنظلہ اور
ابو نعیم وغضنفر وغیرہ کے ڈوبنے کی خبر سے نہایت داد وبیداد کی۔ عبہر
بانو نے کہا طلسم ثمر بخش کے کنارہ پر جسکو خنظلہ نامدار نے فتح کیا تہا بعد
فتح ایک درخت صنوبر مثل درخت چنار نہایت سربلند بقدرت خدا
پیدا ہوگیا ہے۔ جو زن ومرد حاجتمند تین روز اُسی درخت کے سایہ
مین عبادت الٰہی کرتا ہے روزِ چہارم ایک جانور ہوائی خوش رنگ
وخوش الحان بالاے درخت آکر حصول وعدم حصول مطلب کی صحیح خبر
دیتا ہے۔ میری صلاح ہے کہ وہان جاکر عبادت الٰہی بجا لائین۔ آخر
دوسرے روز ملکہ عبہرہ نے اپنے باپ سے وہان جانے کی اجازت
حاصل کی اور تینون شہزادیان وہان پہونچین۔ تین روز برابر
عبادت الٰہی اور حصول مُراد کی دعا کی۔ روزِ چہارم قبل از طلوع
آفتاب ایک جانور سپید رنگ جس کے پر وبال نقرۂ مصقول کی مانند
مجلّٰی تہے پرواز کنان درخت پر آیا اور بزبان فصیح انسانی کہا اے
شکر وعبہرہ وشیرین بہر صورت دلجمعی رکہو کہ آخر کار اپنے مطلوبون کی
ملاقات سے بہرہ اندوز ہوگی۔ کسیقدر ایام جدائی باقی ہین۔ فی
الحال تم ایک کشتی مختصر مین تین مہینے کا سامان ضروری رکہواؤ اور
تم چند زنان کشتی ران کشتی مین سوار ہو عنانِ کشتی قضا وقدر کے
حوالہ کرو۔ چند روز کے بعد ایک مقام حیرت انجام مین پہونچوگی

وہان قدرتِ خدا کا جلوہ ظاہر ہوگا - یہ کہہ کر جانور درخت نشین پرواز کر گیا

تینون شہزادیان وہان سے باغ مین آئین اور تھوڑے دنون مین ایک کشتی مختصر تیز رفتار تیار کروائی اور حسب گفتگوے جانورہ درخت نشین مع چار کنیزان ہوشیار کشتی مین سوار ہوئین اور کشتی بے سمت معین توکل بخدا رہا کر دی - بادتند و تیز کے سبب شبا شب انکی کشتی ہزار فرسنج سے زیادہ نکل گئی - صبح کو جب فرامرز شاہ نے یہ خبر سُنی نہایت فریاد و فغان کی اور اُسیوقت ملک احتشام شاہ حشمت نشین کو لکھا - احتشام شاہ بعد آگہی حال افتان و خیزان فرامرز نگار مین آیا اور دونو بادشاہ بالاتفاق درخت صنوبر کے قریب تین روز عبادت و مناجات مین مشغول رہے - روز چہارم وہی جانور ابیض شاخ درخت پر آیا اور کہا - اے بادشاہان پُر درد و الم مضطرب نہ ہو تمہاری دختران گم شدہ آخر کار بسلامت و کامیاب تم سے ملینگی - اُن کے مطلوب بھی سرگردان عالم ہو رہے ہین - فی الحال گردش فلکی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک اُنکا آقاے نامدار خورشید تاج بخش اپنی محبوبہ کے وصل سے کامیاب نہ ہو اُس کے رفقا بھی اپنے مقاصد دلی سے کامیاب نہ ہونگے اور اُسوقت تک تمام مرد و زن سرگردانِ عالم رہینگے - فرامرز شاہ و احتشام شاہ ملول و محزون اپنے اپنے ملک کو روانہ ہو گئے

ایک ہفتہ کے بعد ملکہ شکر و شہرہ وغیرہ کی کشتی ایک جزیرہ مین پہونچی تینون شہزادیان کشتی سے اُترکر جزیرہ کی سیر مین مشغول ہوئین - قضارا ایک آواز حزین کسی عورت کی نالہ وزاری کی اِنکے کان مین آئی - تینون آواز کے نشان پر روانہ ہوئین - دیکھا کہ لبِ چشمہ درخت کے سایہ مین ایک نازنین پانزدہ سالہ حور تمثال اس آواز دردناک سے رو رہی ہے کہ سامعین کا سینہ شق ہوتا ہے - چونکہ یہ بھی صاحبِ درد تھین اسکے ساتھہ شریک گریہ اور مستفسرِ حال ہوئین - اُس نازنین نے کہا میرا نام نوشابہ سیمتن ہے اور ملک لہراسب شاہ بادشاہ ملک جزائر کی دختر بدنصیب ہون - بعد ازان اپنا تمام حال شہزادہ آردشیر کے عاشق ہونے سے گنبد خیزران مین گرفتار ہونے تک اور اپنے اِس جزیرہ مین پہونچنے کا مع حال شہزادہ انکیل الملک کے بیان کیا - بعد ازان نوبت بنوبت اِن شہزادیون نے اپنے حالات سُنائے - ایک ہفتہ اُس جزیرہ مین بسر کیا بعد ازان چارون شہزادیان سوار ہوئین اور عنانِ کشتی ملاحان قضا و قدر کے اختیار مین سونپی

حنظلہ نامدار و ابو نعیم و نوبہتن فرامرز و غضنفر نوجوان بھی ایک ایک تختہ شکستہ پر ایک سمت بہ گئے - چار دن کے بعد غضنفر نوجوان کا تختہ کنارہ دریا پر پہونچا - چونکہ غضنفر نوجوان کے حواس قایم تھے فوراً جست زدہ خشکی پر آیا - رات اُسی جگہہ بسر کی - صبح

پیشتر روانہ ہوا - شام کے وقت ایک شہر معمور و آباد میں پہونچا
ایک مکان کے دروازہ پر ایک پیر مرد زرد ریش بلباس تکلف
بیٹھا ہوا تھا - غضنفر نوجوان نے بطریق اہل اسلام پیر مرد کو سلام
کیا - پیر مرد نے بغور شہزادہ کی صورت دیکھی اور بکشادہ پیشانی
پوچھا اے جوانمرد شاید تو خدا پرست ہے - غضنفر نے کہا الحمد للہ
پیر مرد غضنفر کو دست گرفتہ مکان میں لایا اور شربت و میوہ ہائے
گوناگون تواضع کئے - جب کھانے سے فارغ ہوا پیر مرد نے پوچھا
اے جوان اپنے مذہب کا عالم بھی ہے یا نہیں - شہزادے نے چند مسائل
بیان کئے - پیر مرد چند خدمتگار خدمت کے لئے مقرر کر کے خود محلسرا
میں چلا گیا - دوسرے روز ایک شخص غضنفر کے پاس آیا اور کہا
عالم تنہائی میں دل تیرا اداس ہوتا ہوگا میرے ہمراہ چل اور شہر کے
بازار و مکانات پاکیزہ دیکھ - غضنفر اُس کے ہمراہ ہوا - راستہ
میں اُس شخص کو غضنفر کی شکل و صورت اور جوانی پر نہایت رحم آیا
اور اُس نے کہا اے جوان تو اس شہر میں بے گناہ ہلاک کیا جائیگا
یعنی تجھے بارگاہ شاہی میں لئے جاتا ہوں - آگاہ ہو کہ اس ملک کو
جزیرہ شمسیہ جان کہتے ہیں - یہاں کے بادشاہ اکرائیج زتل مشیانی
نے اپنے دارالسلطنت کو شہر طلسم خیز لقب دیا ہے اور ایک لاکھ سوار
و پیادہ کی جمعیت رکھتا ہے - سوائے ایک دختر ناکتخدا کے جسکا نام
سافوری سمندر اور لقب سواد البحر ہے کوئی فرزند ذکور و اناث

سے ہنہین رکہتا - اکراج زحل پیشانی ایک مرد جاہل مزاج تعصب شعار ہے - درینولا اُس نے ایک پیکر طلائی دراز قد بنوا کر تخت زرنگار پر نصب کی ہے اور اُسے خداوند کیوان بلند پایہ خطاب دیا ہے - تمام خلایق شہر اُسی پیکر کی پرستش کرتی ہے - قضاے کردگار چند دن ہوے تین شب متواتر وہ پیکر خود بخود تخت سے زمین پر گری بادشاہ کو اِس خبر سے نہایت تشویش پیدا ہوئی خادمان بتخانہ مین سے اس شخص شہلاج کہن سال نے جسکے مکان مین تم فروکش تھے بادشاہ سے کہا کہ جب تک چار انسان خداپرست کے جو اپنے طریق مین باعلم وفضل ہون سرہاے بریدہ تخت کے چارون پایون مین نہ باندہے جائینگے پیکر تخت پر قایم نہ رہے گی - بس اسی غرض کے لئے اِس مردود نے تجہے اسطرح گرفتار کیا

جب غضنفر نامدار بارگاہ مین گیا بادشاہ اُسکے حسن و وضع مردانہ کو دیکہہ کر شششدر رہ گیا اور تخت کے روبرو ایک کرسی مکلف بیٹہنے کو دی بعد ازان حسب و نسب او رطریق و ملت دریافت کیا - غضنفر نوجوان نے کہا مین سلاطین ملک عنصریہ کی اولاد سے ہون اور طریق میرا خداپرستی ہے - اکراج نے کہا اے جوان تو بخوشی دل ہمین اجازت دے کہ تیرا سر خداوند کے پایہ تخت مین باندہین باعث بزرگی کو سجدہ کر ورنہ ہم تجہے فی الحال قید رکہینگے اور جب چار انسان خداپرست جمع ہونگے اُن کے سر کاٹکر خداوند کے

کام مین لائینگے۔ غضنفر نے کہا ہم تیرے خداوند کو جو ایک پیکر مصنوعی ہے اور اس دین و آئین کو باطل محض سمجھتے ہین۔ پھر کسطرح اپنی جان شیرین ضائع کرین۔ اس جملہ کے سُنتے ہی تمام حضار دربار شہزادہ پر حملہ آور ہو گئے۔ شہزادہ نے بھی شمشیر غلاف سے نکالی اور کئی بے دین داخل جہنم کیئے۔ آخر قبضہ شمشیر ہاتھ سے نکل گیا اور اُن بے دینون نے فوراً گرفتار کر لیا۔ شہلاج نے شہزادہ کو ایک قفس آہنی مین بند کرا کے چارسو بازار مین ایک درخت مین آویزان کروا دیا۔ غضنفر نوجوان کو قید ہوئے تین روز گزرے تھے کہ تور بن فرامرز بھی اُسی شہر ہیدا و گرین پہونچا اور غضنفر نوجوان کو قفس آہنی مین بند دیکھہ کر ہوش سے جاتا رہا۔ شہلاج اُس وقت وہان موجود تھا اس نے شہزادہ تور کو بھی بوضع اہل اسلام دیکھکر گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ غضنفر نوجوان نے قفس سے شور و غل مچایا۔ اُس کے شور سے تور کے ہوش بجا ہو گئے اور بضرب شمشیر ہزارون آدمیون کو خاک و خون مین ملا دیا۔ قضائے کار اس ہنگامہ کی خبر ملک اکہراج کی دختر سانوری سندر نے بھی سُنی اور اُسیوقت نقاب افگندہ معرکہ مین پہونچی اور تور سے زور دست و بازو مین مشغول ہوئی۔ تور بن فرامرز نے زد در اول ہی مین ملکہ سواد بصر کو سر سے بلند کر لیا۔ اُس زن چالاک نے

باآن تیز دستی خنجر سے اپنا کمربند قطع کیا کہ تورکو اصلا آگہی نہ ہوئی فوراً مرکب پر سوار ہو کر محلسرا مین پہونچی - اور شہزادہ تورکا خاتم عشق ہمراہ لے گئی - سواد البصر کے جانے کے بعد شہزادہ تور جس نے برابر ایک روز و شب شمشیر زنی کی تھی اور قوت دست و بازو نے جواب دے دیا تھا اُن بے دینون کے ہاتھہ گرفتار ہو گیا

سواد البصر ہر چند تور کا خیال دل سے دفع کرتی تھی مگر ہرگز اُس کا تصور دل سے مفارقت نہ کرتا تھا - جب زیادہ تر بیقرار ہوئی ایک ملازم خاص کو تور کی تحقیق حال کے واسطے بھیجا - ملازم نے کہا دو نوجوانان خدا پرست ایک مکان مین قید ہین - سواد البصر اُسیوقت اپنے باپ کے پاس گئی اور تور و غضنفر کو اپنی نگہبانی مین لیا ملکہ کے زیر قصر ایک مکان عمدہ تھا اُس مین اِن دونو کو لے آئی اور وقت شب مع چار کنیزان محرم راز خود اُنکے پاس آئی - جس وقت تور جوان فرامرز نے سواد البصر کو دیکھا باوجود عشق نونہال پری جبیر طلسم ثمر بخش مین مفتون ہوا تھا نقد دل سواد البصر کو دے بیٹھا - سواد البصر نے ظاہرا بصورت خشمناک و زبان غضب آلود تور سے کہا - گو مین عورت ہون مگر اپنے روبرو رُستم و سُہراب کو بھی کچھہ چیز نہین سمجھتی - بہ صفائی قلب بت بزرگ کو سجدہ کرو ورنہ ابھی سر تن سے جدا کر دونگی - غضنفر نوجوان سواد البصر کے طرز گفتگو سے سمجھہ گیا کہ یہ عورت تو رستے

تعلق خاطر رکہتی ہے - آخر کہا اے خواہر دو چار لمحہ توقف کرو جب غصہ فرو ہوگا ہم جواب مناسب دینگے - فی الحال میرے اِس برادر کو کہ تم سے تعلق خاطر رکہتا ہے اپنے دستِ نگارین سے دو چار جامِ شراب پلاؤ - ملکہ سرنگون بیٹھ گئی اور مستفسر حال ہوئی - غضنفر نوجوان نے تمام حال بیان کیا - بعد ازان طعام رنگارنگ دسترخوان پر بیٹھ کر تناول کیے اور سواد البصر نے بدستِ خود ایک ایک جام شراب شہزادون کو پلایا - توربن فرامرز نے کہا اے جان جہان حالانکہ تم ہندی الاصل ہو مگر لقب تمہارا بزبان عربی ہے - ملکہ نے کہا یہ جزیرہ اقلیم ہندوستان کی سرحد پر واقع ہے اِسلئے مثل بلاد ہند یہان بیشتر زبانین رائج ہین اور اکثر عمائد و معززان شہر کے نام ہندی اور لقب عربی یا عجمی ہوتا ہے - توربن فرامرز نے چند کلمے وحدانیت الٰہی مین بیان کیے - سواد البصر از سر صدق دائرہ اسلام مین داخل ہوئی

حنظلہ ناہدا یہ کا تختہ شکستہ دو روز کے بعد ایک سوداگر خواجہ جرہم نامی نے دریا سے نکلوایا اور حقیقت دریافت کی - حنظلہ نے اکثر قراین سے سمجھا کہ یہ شخص بت پرست ہے - آخر اپنا طریق پوشیدہ رکہا - اور خود کو ایک سوداگر زادہ بیان کیا - چار روز کے بعد کشتیان کنارہ پر پہونچین - حنظلہ ایک گوشہ مین مخفی عبادت الٰہی کرتا تہا - ناگاہ ایک روز سوداگر نے ایک ملازم نے حنظلہ کو

بحالت نماز دیکھا اور سوداگر کو اطلاع کی - خواجہ جرہم خدا پرست سمجھکر حنظلہ کا دشمن ہوگیا اور ایک بیشہ مین بہ مکر و حیلہ شیرون کے مارنے کے لئے بھیجا - اُس بیشہ مین سات شیر نر و مادہ کا مسکن تھا - حنظلہ نے بتائید ذوالجلال اُنکو بضربات تیر و شمشیر ہلاک کیا اور خود اپنے مقام کو واپس آیا - وہان قافلہ کا نام و نشان نہ پایا - حیران وار قافلہ کا نشان لیتا روانہ ہوا - روز سوم اُسی قافلہ کے چند آدمی مجروح و خستہ رو برو سے گزرے - اُنہون نے حنظلہ سے کہا اے جوان بوجہ خدا پرستی خواجہ جرہم نے تجھے بیشہ شیران مین اپنے زعم مین اُن شیرون کا لقمہ ہونے کے واسطے داخل کیا اور خود بیشتر روانہ ہوا - اِس بُرائی کے عوض خود ایک قزاق کوہ لخت کے ہاتھ گرفتار ہوگیا - تمام مال و اسباب قزاقون نے لوٹ لیا - ناگاہ کوہ لخت بھی تعاقب کنان وہان پہونچا - حنظلہ جہان پہلوان نے اُسے روکا اور مقابل ہوا - بعد جنگ شمشیر و نیزہ حنظلہ نے اُسکے کمر بند مین ہاتھ بند کیا اور زور دلی سے مین سر سے بلند کر لیا - کوہ لخت از سر صدق مسلمان ہوا اور آیندہ راہزنی سے توبہ کی بلکہ اُسیوقت خواجہ جرہم کو مع مال و اسباب حنظلہ کے حوالہ کیا - وہ سوداگر منافقانہ مسلمان ہوا اور حنظلہ کو جزیرہ یا عاش مین لیکر پہونچا - بوقت فرصت ملک اکراج و شہلاج کو حنظلہ کے حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ جس طرح ہو اِس جوان خدا پرست

کو ہلاک کرو۔ ملک اکراج بہ مشورہ شہلاج خادم تبخانہ حنظلہ کی خدمت
مین حاضر ہوا اور بنفاق اظہار اسلام کرکے ایک درخت کے نیچے
حنظلہ کو لے آیا۔ زیر درخت حنظلہ کو بٹھایا اور خود متقابل جاگزین ہوا
اُس درخت کی خاصیت ہے کہ جو شخص موسم گلریزی مین اُس کے
نیچے ایک پہر کامل شراب پیئے پہر اُسے حال و مآل کا ہوش نہین رہتا
چنانچہ حنظلہ کو بھی ایک پہر زیر درخت شغل شراب مین گزرا تہا کہ
سر نے گردش کہائی اور بیہوش مطلق ہوگیا۔ جب تیسرے روز
ہوش مین آیا اپنے کو ایک مکان مین مقید۔ اور تور و غضنفر کو اپنے
پاس موجود پایا۔ تور و غضنفر نے تمام حال اپنے قید ہونے اور ملکہ
سواد البصر کی مہربانی کا بیان کیا۔ وقت شب حسب معمول سواد البصر
اُس مکان مین آئی اور کمال ادب و لحاظ سے حنظلہ کو سلام کیا
اور بعد کہانا کہانے اور خاطر و مدارات کے مجلسرا مین چلی گئی۔ ناگاہ
ابو نعیم دانا در زندان سے اندر داخل ہوا۔ حنظلہ نامدار نے ایک حالت
خوشی مین اپنے اُستاد کو سینے سے لگایا اور صحیح و سلامت ایک دوسرے
سے ملنے کا سجدہ شکر ادا کیا۔ ابو نعیم نے کہا میرا تختہ شکستہ ایک جزیرہ
حزم نام مین پہونچا وہان ایک درویش خدا رسیدہ سے تم تینون جوانون
اور ملکہ شکر کا حال دریافت کیا اور آخر کار اُس بزرگ کی وساطت
سے اِس شہر مین پہونچا۔ اہل شہر کے چرچا سے تمہاری گرفتاری
معلوم ہوئی۔ بعد تجسس اِس زندانخانہ کو دریافت کیا اور نگہبانان

زندان سے رسم آشنائی پیدا کی اور آج اُنکو شراب بیہوشی آمیز پلاکر بیہوش کیا اور اندر داخل ہوا

موافق قاعدہ بوقت شب ملکہ سواد البصر زندان مین آئی اُس نے کہا تم میرے ہمراہ چلو مین تمہین اپنے باپ کی خوابگاہ مین پہنچا دونگی۔ چارون شہزادگان سواد البصر کے ہمراہ ہو لیئے۔ اور بام بہ بام ہوتے ہوئے ملک اکراج کی خوابگاہ مین پہونچے۔ اتفاقات قضا و قدر سے ملک اکراج خواب مین اُسیوقت بشارت یافتہ ہوا تھا ان شہزادون کو دیکھتے ہی مثل غلامان با اختصاص پیش آیا اور بہ صدق دل مسلمان ہوا۔ شہلاج خادم صنم خانہ کو جو وزیر سلطنت بھی ہے اکراج نے بلایا اور اپنا از روے بشارت طریق اسلام مین داخل ہونا بیان کیا۔ شہلاج بہ نفاق اور تمام ملازم و رفقا جو اُسوقت حاضر تھے بصدق دل طریق اسلام مین داخل ہوئے۔ جب ملک اکراج کو یہ معلوم ہوا کہ سواد البصر اور تورین فرامرز آپسمین تعلق خاطر رکھتے ہین اُسیوقت سواد البصر کو تورین سے منسوب کردیا اور بآئین شایستہ ایک ہفتہ کامل شہزادہ حنظلہ وغیرہ کی مہمانی کی۔ شب ہشتم جو حنظلہ کی آنکھہ کھلی کیا دیکھتا ہے کہ ایک کشتی مختصر مین تورین و غضنفر و ملکہ سواد البصر وغیرہ سوار ہین اور کشتی بے ملاح دریا مین باد تند سے تیز تر روان ہے۔ حیران ہوا اور باعث پوچھا۔ ملکہ سواد البصر نے

کہا اے نامدار اُس شب شہلوج خادم صنم خانہ بہ نفاق مسلمان ہوا اور ہفتہ
عشرہ مین اُس نے امرائے ریاست و افسران لشکر سے ساز و باز کرکے
آج رات کو میرے باپ کو قتل کیا اور تم پر یورش کرنے کو تھا کہ مین نے
بھی یہ خبر وحشت اثر سُنی اُسیوقت تم سب کو دارو سے بیہوشی سونگھائی
اور اِس کشتی مین مع تمہارے سوار ہوکر کشتی کے ریسمان قطع کر دئے۔
اب دیکھئے آب و دانہ کہان پہونچاتا ہے۔ حنظلہ نے اکراج نومسلم
کے قتل اور اپنے اِسطرح بے خبر آجانے کا نہایت افسوس کیا۔ چار
دن بعد وہ کشتی بے عنان خود بخود کنارے پر پہونچ گئی۔ کشتی سے
اُترکر جس طرف دل نے گواہی دی روانہ ہوئے۔ تیسرے دن ایک
آبادی مختصر مین جس کا نام البصریہ اور شہر اہواز کے مضافات سے
تھا پہونچے۔ ایک مکان کرایہ پر لیا اور اُس مین فروکش ہوئے۔
دوسرے دن سواد البصریہ کو وہین چھوڑکر شہر اہواز کو بطور سیر
روانہ ہوئے اور خاص عیدگاہ شاہی مین دم لینے کے لئے ٹھہر گئے
جب حارث تاجدار کی سواری قریب پہونچی ملازم و قراول عیدگاہ
مین چند شخصون کو دیکھکر متعجب ہوئے۔ آگے بڑھا کر کہا کہ یہان
سے جلدی روانہ ہوجاؤ بادشاہ یہان نماز کے لئے ابھی وارد
ہوگا۔ شہزادون نے کچھ جواب نہ دیا۔ لاچار اُنھون نے بادشاہ
کو اطلاع کی۔ بادشاہ خود تخت پر سوار وہان پہونچا اور اِس
بات کے معلوم ہونے پر کہ یہ مسلمان شخص ہین نہایت غلق سے

پیش آیا اور اپنے ہمراہ شہر مین لاکر ایک مکان عمدہ مین فروکش
کیا - ہر روز یہ شہزادے دربار شاہی مین حاضر ہوتے اور حارث
تاجدار نہایت مہربانی اِن کے حال پر کرتا - ایک ہفتہ کے بعد
تور بن نزامرز ملکہ سوادالبصر کو البصریہ سے شہر ہواز مین لایا اور ایک
مسجد مین ٹھراکر خود شہر سے زنانہ سواری لانے کو روانہ ہوا - جب
سواری لیکر مسجد مین آیا، سوادالبصر کا مسجد مین نشان نہ پایا - تمام
رات اِسکی تلاش مین اِدہر اُدہر سرگردان رہا جب کہین سراغ
نہ پایا دیوانہ وار گریبان چاک کیا اور بآواز بلند خوب رویا - فرزانہ
ہمراہی نے حنظلہ کو اِس سانحہ کی خبر کی - حنظلہ خود مسجد مین پہونچا
اور تور کو بہ تشفی و دلاسا شہر مین لایا - ابوالخیر منجم نے حسب الحکم حارث
تاجدار اُسیوقت زائچہ کشی کی اور کہا کہ آخر کار طالب و مطلوب آپسمین
ملینگے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ چارون شخص عالی نسب ہین مصلحتاً
اپنے کو تجار کی وضع مین رکہتے ہین - حارث تاجدار پہلے ہی اِن
کی طرز و وضع سے جانتا تہا کہ یہ ضرور شہزادگان عالی تبار ہین
لیکن جب حنظلہ نے ایک فیل یلہ شدہ کو اور غضنفر نے شیر
ببر کو اور ابونعیم نے ایک زمیندار سرکش تنومند کو ہلاک کیا -
حارث تاجدار کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ ضرور شاہان عالی نسب کی
اولاد ہین - آخر کار ایک روز حارث نے عالم تخلیہ مین حنظلہ نامدار
سے قسمیہ کہا کہ جبتک اپنا حال مع متعلقین نہ بیان کروگے

مجھ سے عقب گزاری مشکل ہے - جب حارث کی منت و سماجت حد سے گزری لاچار حنظلہ نے اپنا اور تور و غضنفر زابو نعیم دانا کا تمام حال بیان کیا - حارث تاجدار نے ان کا حال سنکر تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ جو شخص ہم سے ملتا ہے صاحب وقائع عجیب و غریب ہوتا ہے - لیکن تمام عاشقان تفتہ جگر کا قافلہ سالار شہزادہ مغرب خورشید تاج بخش ہے - جس وقت حنظلہ نے خورشید تاج بخش کا نام سنا فرط خوشی سے جامہ بدن مین تنگ ہوگیا اور کہا اے بادشاہ مین نے غائبانہ اُس شہریار کا حلقہ غلامی آویزۂ گوش کیا ہے - خدا جلد وہ دن لائے کہ مین اُس خورشید جمال کے دیدار سے شرف اندوز ہون - حارث تاجدار نے کہا انشاء اللہ بشرط زندگی اس نیر فلک حسن کی ملازمت سے بہرہ اندوز ہوگے فی الحال وہ خورشید مثال ملکہ خورشید جبین پری کے ہمراہ کوہ قاف کو تشریف لے گیا ہے - میرا فرزند بشیر بھی صاحبقران اعظم کے ہمراہ گیا ہے - اس دفعہ اگر کوئی سرہنگ پریزاد آیا تو مین تمہارا حال ضرور لکھون گا - یہ ذکر ہو رہا تھا کہ دو جانور خوش رنگ اسی مکان خلوت مین آئے اور ایک حجرہ مین داخل ہوگئے ایک لمحہ کے بعد دو زنان پریزاد بہ لباس زر کار و زیور گوناگون حجرہ سے برآمد ہوئین اور صاحبقران کی طرف سے بعد سلام

کہا اے بادشاہ ہنوز مطمئن رہو ہم بخیریت ہیں اور بشیر بھی بخیریت ہمارے پاس موجود ہے - حارث تاجدار صاحبقران اور بشیر کی خیریت حال کے سعدہائے شکر بجا لایا - حنظلہ نامدار نے بھی ایک عریضہ مشعر بشوق قدمبوسی اپنے اور شہزادون کی طرف سے لکھا - پریزادان مذکورہ اسیوقت کوہ قاف کو حنظلہ کا عریضہ اور حارث تاجدار کا نامہ اسلام و پیام لیکر روانہ ہوگئین

تور بن فرامرز جو رات دن ملکہ سواد البصر کے خیال مین مستغرق رہتا ہے - ایک روز دیوانہ وار سر بصحرا نکل گیا - اثنائے بادیہ گردی مین دو آدمی قلندر مشرب از سرتا پا عریان مطلق بصورت دیوانگان تور کو ملے اور ایک حالت جذب مین زغال یعنی کوئلہ سے دو سنگریزون پر کچھ لکھا اور تور کو دے کر کہا انہین خانہ تفرقی مین رکھکر بازو پر باندہ لینا - اس کی تاثیر سے ہر روز اپنے مدعائے دلی سے فائز ہوگا - تور نے سنگریزے لیلئے اور دل مین کہا انکی یہ حرکت داخل جنون سمجھو - بوقت ایمن خطرہ کے آن قلندرون نے تور کے دونو رخسارون پر نرم طمانچے مارکے اور کہا او بیوقوف

خاکساران جہان را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

بعد ازان دونو گوشہ بیابان کیطرف روانہ ہوگئے - تور اپنے

قیامگاہ پر آیا اور بعد فراغت طعام پلنگ پر دراز ہو گیا -
عالم خواب میں دیکھا کہ اُسی جنگل میں جہاں ق بلند رون سے ملا تھا
موجود ہوں اور سامنے ایک باغ وسیع الفضا واقع ہے - تو
سیر کناں ایک ایوان عالی میں جہاں سے دف و چنگ وغیرہ
کی آواز آرہی تھی پہونچا - دیکھا کہ مجلس جشن آراستہ ہے اور ملکہ
نونہال پری تخت پر تمکین سے بیٹھی ہے - بہت سی پریزادیں تخت کے گرد
جمع ہیں - نونہال کے دیکھتے ہی تو رشک عشق دیرینہ نے جوش
کھایا اور باآواز بلند کہا اے ماہ تمثال [illegible] میں نے جس روز
سے تجھے طلسم ثمر بخش میں دیکھا ہے تیرا خیال کسی لحظہ دل سے
محو نہیں ہوتا - برائے خدا اپنے دست [illegible] سے دو چار جام
شراب پلا کر میرے دل غمزدہ کو شاد کر - نونہال پری نے
لب تبسم [illegible] کو نہایت اعزاز و احترام سے اُسی تخت پر [illegible]
بٹھا لیا - اور کہا اے شخص تو خاکی الاصل اور میں [illegible] سے
ہوں - لیکن چونکہ تجھے عاشق صادق پاتی ہوں اسلئے [illegible]
صحبت جاری رکھا - بعد ازاں دور شراب [illegible]
ہوا - وقت صباح دونوں نے آرام کیا - جب [illegible]
اپنے کو شہر [illegible] میں موجود پایا - دوسری [illegible] سے [illegible]
اور باغ میں پہونچا اور سوادلبصر سے صحبت گرم [illegible]
ملکہ نونہال پری کے پاس پہونچا اُس نے [illegible]

اور اُس سے صحبت بوس و کنار گرم کرنے کے جرم مین دو طمانچے
نرم تور کے رخساروں پر مارے۔ غرضیکہ ہر روز دونو معشوقون کے
پاس پہونچتا اور وہ دو طمانچہ ہاتھ سے نرم رخساروں پر مارتین۔ تور
نے کیفیتہاے خواب خطلہ و ابو نعیم زاہد کے روبرو بیان کین۔ ابو نعیم
نے کہا جن درویشون نے تم کو سنگریزے دیے وہ بلا شبہ عارف
باللہ ہیتے۔ اگر تم اُن کی طرف سے اُسوقت بدگمان نہ ہوتے اور
وہ تمہارے رخساروں پر طمانچے نہ مارتے تو تمہاری معشوقین
بھی اِسیطرح تمہین طمانچے نہ مارتین اُمید ہے کہ تم دونو کے وصل
سے کامیاب ہو

احوال صاحبقران اصغر شہزادہ
بدیع میر شکنندہ طلسم حکیم اشراق

جلد یازدہم مین یہانتک بیان ہوچکا ہے کہ صاحبقران
اصغر نے محفوظ و گلرنگ وغیرہ پریزادون کو جو حکیم مہرنوس کی طلسم
شدہ مست بے ہوش ہوگئی تہین گنبد ریاضتگاہ کے چشمہ مین غسل
دیا اور حکیم مہرنوس مرتاض نے ایک اسم اُنکے سراپا پر دم کیا۔
جب ہوش مین آئین حسب الحکم صاحبقران محفوظ پری نے جو کچھ

حالت بیہوشی مین گزرا تہا اُسطرح بیان کیا

مین فلان روز اپنے باغ مین شغل مے نوشی کر رہی تہی کہ ناگاہ میرے سر نے مثل آسیا گردش کہائی اور خود بخود آنکہین بند ہوگئین - ناگاہ دو شخص سپید ریش راست دچپ سے آئے اور مجہے زبردستی بازو گرفتہ تخت سے اُتار لیا - مین نے ہرچند شور کیا مگر میری کنیزون نے اصلا توجہ نہ کی - پیرمرد مجہے ایک باغ مین پہونچا کر چلے گئے - ایک کنیز جوان خوش جمال خاموش خوان طعام لیکر آئی میرے سامنے رکہکر چلی گئی - ہرچند مین نے پوچہا تو کون ہی اور یہ باغ کس کا ہے اُس نے جواب نہ دیا - غرضکہ چند مدت اسی طرح سے بسر ہوئی - ایک روز وہی دو نو پیرمرد میرے پاس آئے اور کہا آج تم اپنے مقام و مسکن اصلی کو جاؤ گے - بسم اللہ یہ ماحضر کہاؤ اور شراب مسرت افزا پیو - مین بعد فراغت طعام و شراب باغ کے گلگشت مین مصروف ہوئی - اتنا سیر مین سر نے گردش کہائی اور ہوش سے جاتی رہی - جب ہوش مین آئی اپنے کو اِس مکان مین موجود پایا - گلرنگ وگوہر گنج بخش وگوہر آرا و سالمہ و قمرسیما و شرف افزا و خورشید لقا و ماہ لقا و زہرہ لقا و سہیلہ بانو نے بہی متفق وہی حکایت بیان کی جو محفوظہ نے سُنائی تہی - صاحبقران نے متعجب ہو کر حکیم مہرنوس سے اِس تماشاے عجیب کا حال دریافت کیا - حکیم مہرنوس نے کہا شہریارا اس

طلسم کا علم و عمل پشت در پشت میرے خاندان مین چلا آیا ہے اور
بجز میرے کوئی اس راز و اسرار سے آگاہ نہین اور نہ کوئی یہ
جانتا تہا کہ فلان چشمہ کے غسل سے یہ طلسم باطل ہوگا - مین نے
بالفعل قلعہ مین شہنشہ جہان افروز کی خاطر حکیم اشراق سے اس عمل
کی اجازت حاصل کی اور اسطرح ان نازنینون کی محبت طلسمی کو
آپ کے دل سے دور کیا

صاحبقران تین روز و شب جشن و شادیانہ عیش و نشاط مین
مشغول رہا - روز چہارم مخفوظ بہرام وغیرہ تمام بریزادون کو
رخصت کیا - وہ براہ راست ملکہ رضیہ سلطان کی خدمت
مین پہونچے صاحبقران بہی بقربت قلعہ ملکہ رضیہ سلطان مع شہزادہ
مہران مہر طلعت و ملکہ روشن تن و بہرام خان و حکیم مہرنوس مرتاض
قلعہ روشن حصار کی طرف روانہ ہوا - ملک المشرق و ملک المغرب و
ملک الیمین و دیگر امیرکو مرات الفلاع کی حوالی مین خیمہ زن ہونے کا
حکم دیا

مرات الفلاع مین ظفر ان زاہد مع فرزندان چارگانہ و سلاطین
اربع آراستگی و آرایش منازل مین مشغول تہا اور روشن حصار
مین حکیم مہرنوس و قیصور روز بروغیرہ روشنی چراغان کی تیاری
کروا رہے تہے - جب دونو طرف سے سامان آرایش و زینت
انجام کو پہونچے - صاحبقران مظفر مرات الفلاع کی طرف روانہ ہوا

تمام دن استراحت فرماتا تھا اور رات کو سوار ہو کر تماشائے شبانہ
مختلف الوان کا تماشا دیکھتا ہوا بیشتر روانہ ہوتا تھا - تمام سلاطین و
امرا اپنے اپنے جلوس سے جلوہ زن تھے - ایک ہفتہ اسی طرح
بآرام و آسائش راستہ طے کیا - روز ہشتم مرات القلاع میں
داخل ہوا - سلطان شہر فنوس پدر ملکہ رضیہ سلطان نے تمام
سامان و اسباب ضروری اپنے سرکار دولت کے لشکر میں بھجوایا -
شہر شرقی آباد و غربی آباد وغیرہ تا شہر ملکہ شہرزین بدر شرف افزا
آراستہ و آئینہ بند کئے گئے اور ظفران نزاد نے موافق شرع شریف
صاحبقران اور ملکہ رضیہ سلطان کا عقد باندھا - تمام اہل مجلس نے
نوبت بنوبت مبارکباد دی اور اہل طرب نے ترانہ مبارکباد و
گایا - بعد ازاں خواجہ سرایان محلی باعزاز و احترام صاحبقران
کو محلسرا میں لے گئے - صاحبقران محلسرا کی رونق و آرائش
اور پریزادان ماہ طلعت کا حسن و صورت دیکھتا ہوا خوابگاہ
خاص میں تشریف لایا اور بآرزوئے تمام ملکہ کے پہلو میں اسی
تخت پر جس پر ملکہ رضیہ سلطان طاؤس طنازی کی مانند آراستہ
رونق افروز تھی متمکن ہوا - جب تخلیہ ہوا چند لمحہ باہم صحبت بوس
و کنار گرم رہی - من بعد صاحبقران نے بہزار تمنا ملکہ سے گوہر مقصود
حاصل کیا - بقدرت کاملہ ربانی اسی شب شہزادہ پری شناہ گوہر
پوش کے نطفہ نے ملکہ کے رحم میں قرار پایا

ایک ہفتہ کامل صاحبقران ملکہ رضیہ سلطان سے عیش و
عشرت مین مشغول رہا - یہ بھی نہ جانا کہ آفتاب کس وقت طلوع
کرتا ہے اور کس طرف غروب ہوتا ہے - روز ہشتم اُسی تزئین
وآرایش سے روشن حصار کی طرف روانہ ہوا - رضیہ سلطان
صاف باطن نے رشک رقابت کو دل مین دخل نہ دیا اور
صاحبقران سے پہلے شعشۂ جہان افروز کے پاس پہونچی - بلکہ
شب زفاف خود شعشہ کو لباس عروسی وزیور سے آراستہ
کیا اور صاحبقران کے پاس خلوت مین بھیجا - صاحبقران نے
بصد آرزو شعشہ سے بھی کام دل حاصل کیا - اِس کے شکم سے
شہزادہ آفتاب لتلیوش پیدا ہوگا - ایک ہفتہ شعشہ سے عیش و
عشرت مین مشغول رہ کر روز ہشتم مرات القلاع مین آیا اور اُسی
شان وتجمل سے روضۂ مشرقہ سلطان پر گیا اور بعد عقد خورشید جمال
بنت روضہ وزیر پری سے بخواہش دلی خلوت صحیح حاصل کی اور
بدستور ایک ہفتہ اُس سے بھی عیش وعشرت مین مشغول رہا -
روضہ وزیر پری نے اسقدر زر ومال وسامان خورشید جمال کے
جہیز مین دیا کہ ملکہ رضیہ وشعشہ سے ہرگز کم نہ تھا - علاوہ ازین ایک
گوہر شبچراغ جو روضۂ مطہرہ کے سقف مین آویزان تھا حسب بشارت
صاحبقران نے لیا - اب تین گوہر شبچراغ صاحبقران کے پاس جمع
ہوگئے - یعنی دو گوہر اس سے پہلے درویش ذاکر ومذکر نے نذر کئے

تہے - خورشید جمال سے شہزادہ رضوان زمرہ پوش پیدا ہوگا - جب مرات الفلاع مین پہونچا بازغہ مہرافزا بنت قیصور وزیر کے عقد و نکاح کا ذکر کیا - ملکہ رضیہ و شعشعہ وغیرہ نے بطور طنز کہا بازغہ مہرافزا کس شمار و قطار مین ہے کہ صاحبقران خود اُسکے مکان پر براے عقد تشریف لے جائے - خورشید جمال کے بارہ مین ہم دم نہ مار سکے کیونکہ وہ متوسلہ و سفارشی ملکہ مشترقہ کی ہے - نیز وہ جہیز بہی معقول لائی ہے

بازغہ نے بہی یہ کلمات طنز کسی سے سُنے اور نہایت رنجیدہ ہوئی - آخر وحشت مزاج سے ایک شب مخفی نیلی حصار اپنے شہر سے کوہ فیروزہ کی غار مین پہونچی اور باقی نصف شب عبادت مین گزاری - بعد ازان بتضرع و زاری اپنے مطلب کی خدا سے دعا مانگی - ہنگام طلوع صبح صادق آنکھہ جھپک گئی - عالم رویا مین حکیم اشراقی نے بعد تسلی کہا آزردہ نہو ہم نے ایک توسن مرصع نام تیرے جہیز کے لئے امانت رکہا ہے - ایک جن اشہب جنی اُس کا تحویلدار ہے - مرصع خاص اُس توسن کی اولاد سے ہے جو مع مادیان صندلی بوقت بناے طلسم طلسم کشا کے لئے امانت رکہا گیا تہا - روز فردا حکیم نوس نیلی حصار مین آئے گا جب تجہے وہان نہ دیکہے گا از روے علم نجوم جویان یہان پہونچے گا - اُس کے ساتھ اپنے شہر مین جانا اور تخت پر باطمینان متمکن ہونا - بعد ازان

صاحبقران کو پیام بھیجو کہ جس طرح اور شہزادیوں کے مقام میں بزم عقد تکلیف کی ہے ویسے غریب خانہ میں بھی قدم رنجہ فرمائیں۔ میں ایک شے بے بدیل و بے نظیر نذر کروں گی۔ ہم نے مہرنوس وظفران زاہد کو بھی اس حال سے آگاہ کردیا ہے۔ اب اس اسم کلو ورد کرو۔ ایک مار سُرخ رنگ جس کے مونہہ میں لوح عقیق سُرخ کی ہوگی گوشہ غار سے نکلے گا۔ یہی اسم اُس پر دم کرنا اور کہنا اے احمر جنّی یہ لوح حکیم اشراق نے مجھے عطا کی ہے۔ مار سرخ رنگ لوح رکھکر غائب ہوجائے گا۔ لوح اپنے پاس بحفاظت رکھنا۔ جب صاحبقران تمہارے پاس آئے لوح نذر کرنا۔ وہ کہنا کہ موافق حکم کے عمل کرسکے۔ جب بانو خواب سے بیدار ہوئی حسب ارشاد حکیم اشراق عمل کیا اور لوح حاصل کی۔ اور حصول مطلب کا سجدہ شکر درگاہ حقیقی میں ادا کیا

ادھر حکیم مہرنوس صاحبقران سے رخصت ہو کر بانو کو نیلی عصا سے صاحبقران کی خدمت میں لانے کے لئے گیا۔ ادھر شہ [illegible] سے کہ جو [illegible] کر سکے تھے۔ [illegible] بھی مہرنوس کے ہمراہ آیا تھا [illegible] سے [illegible] آخر حکیم مہرنوس [illegible] کا حال دریافت کرکے [illegible] کہ وہ فیروزہ پر پہونچا۔ دیکھا کہ بانو عبادت الٰہی میں مصروف ہے حکیم مہرنوس اور [illegible] نے اس گوشہ نشینی کا باعث دریافت کیا۔ بانو نے [illegible] آب [illegible] وقفہ وشغل کی گفتگو سے [illegible] آمیز سے رنجیدہ

ہونا بیان کیا - اور صاحبقران کو نیلی حصار میں آنے کا پیغام بھیجا -
صاحبقران بازغہ کی تحریر دیکھتے ہی رضیہ نشتہ کے پاس آیا اور کہا مجھے
بازغہ کی دل شکنی گوارا نہیں ہے - میں نیلی حصار میں خود جاؤنگا
تم بھی ہمارے ساتھ چلنے کو تیار رہو - آخرالامر روز سوم صاحبقران اصغر
مع ظفران زاہد و سلاطین جانگانہ وخواتین عالی شان بہ تزک و شان
مرات المقلاع سے روانہ ہوکر سات روز کے عرصہ میں نیلی حصار پہونچا -
حسب دستور گزشتہ مہر نوس مرتاضنے آئین شایستہ و شان ملوکانہ بازغہ
کا صاحبقران سے عقد باندہا - بعد اختتام رسوم صاحبقران محلسرا میں
تشریف لے گیا اور بشوق دل بازغہ کی مہم زفاف طے کی - اس نازنین
کے شکم سے ضمیران فیروزہ پوش تولد ہوگا - روز سوم صاحبقران نے کہا
اے ملکہ کوچک جس چیز بے عدیل روزگار کی بابت تم نے لکھا تھا وہ ابھی
تک ہم نے نہیں دیکھی - بازغہ نے لوح عقیق نذر گزرانی - صاحبقران نے
بدیدہ غور لوح کو دیکھا - یہ عبارت لکھی تھی - یا صاحبقران معظم و مکرم و
اے فخر اولاد نبی آدم آگاہ ہو کہ جب تمام و کمال مراحل طلسم فتح ہو جاینگے
کاینات طلسم سے بے حد وحساب سامان و اسباب و تحایف طلسمی
حاصل ہونگے - منجملہ انکے ایک یہ آئینہ طلسمی ہے جو ہم نے تمہارے لیے
طلسم میں امانت رکہا ہے اور وہ وزیر طلسم خورشید دماوہ کی دختر کے جہیز
میں تم کو ملیگا - نیلی حصار کے حوالی میں ایک کوہ [illegible] عنبر ورد
کوہ نام ہے اُس کوہ کی غار میں [illegible]

روز چہارم ایک صحراے پُرفضا مین پہونچو گے وہان ایک مرکب شبدیز صولت جسکے بدن پرانہ سرتاپا ہزار نقش مجلی و مصیقل ہونگے سبزۂ نوخیز چررہا ہوگا - جسوقت یہ لوح اُسکو دکہاؤگے بے تامل قریب آجائے گا - یال گرفتہ لشکر مین لے آنا اور حقیقت فلاں اسم اِس طرح کہ ایک روز ایک مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ تا حدے کہ چالیسوین روز چالیس مرتبہ پڑہ کر لگام نہ دوگے ہرگز لگام نہین لینے کا - اشہب جنی اِس سمند مرصع ہزار گل کا تحویلدار ساز و سامان یاقوت نگار لے کر حاضر ہوگا - وہی زین اِس مرکب کی پشت پر باندہنا - لیکن جب تک اشہب سے یہ وعدہ نہ کر دوگے کہ مشکفام پری بازغہ کی کنیز سے تیرا عقد کر دین گے زین وغیرہ سامان نہین دینے کا - کیونکہ وہ مدت سے اُس کنیز کا عاشق ہے اور حسب بشارت معشوقہ کے اُجرت وصل مین ساز و سامان مذکورہ نذر کرے گا - والسلام - صاحبقران نے سمند مرصع گل جیسے تحفہ پانے کی خوشی مین بازغہ کو تنگ بغل مین دبایا اور دوسرے روز کوہ فیروزہ کی غار مین پہونچکر حسب ارشاد لوح عقیق سمند مرصع کو رام اور اشہب جنی سے مشکفام کا عقد کر دیا - بعد ازان ہمون جلوس و حشمت یلغی حصار سے مرات القلاع مین معاودت فرمائی

مرات القلاع مین بیشتر مکانات وسیع و فسیح واقع ہین اُنہین ملکہ رضیہ و شعشہ و خورشید جمال و بازغہ ہمراہ زادہ غیرہ قیام گزین ہوئین - صاحبقران دو دو شب ملکہ رضیہ و شعشہ اور ایک ایک شب خورشید جمال

زاہد کے پاس بعیش و نشاط اوقات گزرتا تھا - شب ہفتم ایک قصر
عالیشان میں جو وسط میں واقع تھا محفوظ و گلرنگ وغیرہ پڑا دون
سے گرم صحبت ہوتا تھا اور ہنگام روز حکیم مہر نوس مرتاض و ظفران
زاہد سے حالات ماضی پوچھتا تھا - روز یازدہم حکیم ظفران زاہد کو
ایک مرض صعب عارض ہوا اُس بزرگ نے چند اسماے سریانی
تعلیم کرکے صاحبقران سے کہا جب میں خود قبر میں اُتر جاؤں یہ اسما چند ساعت
میری قبر پر پڑھنا - جب میرے جنازے کے ہمراہ مزارات القلاع سے
نکلو تو پھر وہاں جانے کا قصد نہ کرنا کیونکہ بیرون طلسم بتیز کارہاے
اہم تم سے وابستہ ہیں - ظفران زاہد کے کہنے سے صاحبقران کو بھی اپنے
لشکر و اہل لشکر کا خیال آیا - گویا یہ دو تقویت یکایک دل سے مرتفع
ہو گئیں - ظفران نے کہا میرے جانے کے بعد بیرون طلسم جانے میں
ہدایت کریں گے - روز سوم اُنہوں نے وصیت جان مالک ارواح کو
سونپی - انا للہ وانا الیہ راجعون - صاحبقران و مہر نوس نے زاہد کا تابوت
ربافتگاہ میں دفن کیا اور صاحبقران نے حسب وصیت ظفران زاہد کے
پائین پر اسم جلیل پڑھا - ظفران زاہد کی وفات کو تین روز گزرے
تھے کہ حکیم مہر نوس نے کہا اے نیر سپہر قدر و جلال اب میری وفات
کے دن قریب ہیں غالباً جلوہ خانہ سلیمانی کی خاک مطہر میری قسمت میں
ہے جو سرزمین ذہبیہ قاف میں واقع ہے اور ذہبیہ ملکہ شعشہ کے باپ
غنچہ زرین کلاہ کا دارالسلطنت ہے - میں رخصت ہوتا ہوں اور تم بھی

حافظ حقیقی کے ظل عاطفت مین سونپتا ہون - توقع کہ مجھ گنہگار کو دعاے
خیر و ثواب فاتحہ سے فراموش نہ فرماؤ گے - صاحبقران نے کہا غنچہ زرین
کلاہ اپنی دختر شعشعہ کے ہنگام عقد کس سبب سے نہ آیا - بہرام نے عرض کی
کہا غنچہ زرین کلاہ عرصہ دراز سے مرض فالج مین مبتلا ہے بدین وجہ
شمول سے معذور رہا

اسی روز ایک پریزاد پردۂ قاف سے آیا اور شعشعہ کو اُس کے
پدر کے انتقال کی خبر دی - شعشعہ اُسی وقت صاحبقران سے اجازت
لے کر روانہ ہوگئی اور بازغہ کو نیابتاً اپنی جگہ مقرر کیا - ملکہ رضیہ
سلطان نے بھی اجازت حاصل کی اور مع خورشید لقا وغیرہ پردہ
قاف کو روانہ ہوگئی - ان کے بعد صاحبقران نے محفوظہ و سالمہ
وغیرہ پریزادون کو بھی مع صورت افروز پری عاشقہ مہران ہمر
اہت اپنے اپنے وطن جانے کی اجازت دی - صورت افروز سے وعدہ
کیا کہ بعد عقد کوکبہ تجھے مہران سے ضرور منعقد کرون گا - اب کل اجنہ
بنی آدم کی نظر سے مخفی ہو گئے - بعد ازان چارون سرحدداران طلسم
یعنی ملک اشرق و ملک اغرب و ملک ایمن و ملک ایسر کو حسب دستور
اپنے اپنے ملک کی حکومت تفویض کی مگران چارون بادشاہون نے
جن مین سے ہر ایک پچیس ہزار سوار و پیادے کا مالک ہے ایک ایک
نائب مع نصف لشکر کے اپنے اپنے مقام حکومت مین متعین کئے اور
خود مع نصف لشکر کے صاحبقران کی رفاقت اختیار کی - صاحبقران

نے حکم دیا کہ مرآت الصنائع و قلعہ روشن حصار جب تک رشیدہ تعمیر نہ ہوں اُنکی
اقامت کرکے کی ہو لے جائیں ... بندوبست ... سلطان کا
فرمان شہزادہ ... کے نام عطا فرمایا۔ شہزادہ مہران نے
اپنی جانب سے بطور نائب اشرف نوجوان خواجہ زادہ ملک اشرق کو ملی
دربار میں مقرر کیا۔ جس وقت صاحبقران نے اُن کاموں سے فراغت
حاصل کی ظفران زاہد کے فرزندان جانگیر ... دنیا نوس،
صفانوس، عطانوس بن ظفران زاہد نے جن ... جانے کی ترکیب
دریافت کی اُنھوں نے اُسیوقت صاحبقران کو ایک تخت زرنگار
پر سوار کیا اور معاً اُن تخت نے اُڑ کر صاحبقران کو ملک مغرب کے
ایک مقام میں پہونچا دیا جب صاحبقران وہاں پہونچے دیکھا کہ ایک صحرا
[illegible] الشان ... سمت ... دو درخت ...
صفانوس پر اور ... کہ ... ہو ... و سمت ...
... زمین ... اور ... درخت کی ...
... زادہ ...
... ہو جائیگا۔ اور ایک ... ایک شیشہ
کان لنگل ... دیا ... ایک ...
نہ دیں اور اُسی درخت کی ... سے ... تمام کردیں
... شیشہ ... اُس کی ... کے آگے ... کر دیں ...
آتش سے اُس طرف کی سمت طلسم ... ہوجائے گی صاحبقران نے

اسی ترکیب سے ہر چہار سد ہائے طلسم کو چار روز میں برطرف کیا۔ سد
ہائے طلسمی کے برطرف ہونے پر ایک دیوار آہنی چار طرف مثل سد
سکندر نظر آتی۔ جو انسان اُس دیوار کے قریب جاتا تھا ایسی آواز
ہولناک آتی تھی کہ ہوش بجا نہ رہتے تھے۔ روز سوم خود بخود آرام
آ جاتا تھا۔ اگر یہی شخص مکرر نزدیک دیوار جاتا جان ضائع ہو جاتی تھی۔
صنف نوس کی ہدایت سے صاحبقران نے دیوار آہنی بھی برطرف کی۔
حیا نوس وغیرہ نے صاحبقران سے کہا اب حضور بدولت و اقبال
اپنے اردو سے کی طرف نہضت فرمائیں۔ اب کوئی مرحلۂ طلسمی سد راہ
نہیں رہا۔ ملک حضرت [illegible] انسانی بیابان سے انہیں [illegible] ہے
صاحبقران نے کہا ہم چاہتے ہیں [illegible] تمام کر جاتے
اُنہوں نے عرض کیا کہ ہم [illegible] آخر کار ہیں
[illegible] طلسم [illegible] وہ قاف
کے بیابان [illegible] آدم [illegible]
[illegible] طلسم تھا آدم کے [illegible]
[illegible] سرزمین طلسم
[illegible] صاحبقران نے کہا کہ جب [illegible] تم کبھی
[illegible] روشن [illegible] ہمیشہ چار دن
بادشاہان سرحد [illegible] رہتا

صاحبقران اول ملک [illegible] سلطان کے دفعہ پر گیا اور بعد

فاتحہ خوانی حکیم اشراق کے روضۂ مقدس پر پہونچا اور ثواب فاتحہ سے حکیم مغفور کی روح کو شاد کیا۔ حافوظا جنی متولی روضہ نے فتح طلسم کی مبارکباد دی۔ صاحبقران نے ملک اشرق کو حافوظا جنی کا شریک خدمت کیا۔ بعد ازان بقصد شکار سمند مرصع ہزار گل پر سوار ہوکر روانہ ہوا۔ ایک فرسنگ راہ طے کی ہوگی کہ یکایک حیوان طلسمی نے سرکشی کی اور شرارۂ آتش کی مانند صحرا کی راہ لی۔ ہر چند مہران مہر طلعت و ملک اشرق وغیرہ نے تعاقب کیا مگر انکے مرکب سمند مرصع کی گرد کو نہ پہونچے آخر صاحبقران ان بادشاہوں کی نظروں سے غائب ہوگیا۔ ملک اشرق گریان و نالان حافوظا جنی حیالوس جنی بن ظفران زاہد کے پاس آیا اور صاحبقران کے اسطرح گم ہونے کی حقیقت بیان کی۔ حیالوس نے طالع وقت دیکھکر تسلی کی اور کہا فی الحال شہزادہ مہران کو بجاے صاحبقران لشکر کا بادشاہ مقرر کرکے احراقیہ کی طرف کوچ کرو۔ احراق شاہ سے ملاقات کرکے دار الملک قہستان یعنی شہر افاقیہ کو روانہ ہونا۔ امید ہے کہ وہان بفضل خدا جملہ ملازمان و متوسلین صاحبقران کی قدمبوسی سے مشرف ہونگے۔ صاحبقران نے سمند ہزار گل کے سوار ہونے مین جلدی کی اور از انقضاے ایام وعدہ یعنی

چالیس روز مین ابھی چھہ ساعت نجومی کا عرصہ باقی تھا - روز نجومی از نصف روز تا نصف روز دیگر محسوب ہوتا ہے اور صاحبقران شاید بوقت صبح اُس مرکب طلسمی پر سوار ہو گیا اِسلئے یہ وقوعہ پیش آیا لیکن انجام بخیر رہے - جب شہزادہ مہران وغیرہ بدایت حیانوس جنی سے آگاہ ہوئے موافق ہدایت بحالم پریشانی جانب افراقیہ کوچ کیا -

احوال لشکر صاحبقران اصغر جو صاحبقران کے طلسم حکیم اشراق مین داخل ہونے کے بعد افراقیہ مین خیمہ زن تھا

جب صاحبقران کو طلسم مین داخل ہوئے ایک ماہ کا عرصہ گزر گیا وطواطہ نے اژدر خان مارخوار کو ایک نامہ لکھا کہ بدر منیر شہزادہ طلسم کے ہاتھ سے زندہ نہ رہا ہوگا - کیونکہ ایک ماہ کامل سے اُس کی نیک و بد کی خبر طلسم سے نہین آئی - چاہئیے کہ تم فوراً ملک افراقیہ مین آؤ اور لشکر اسلام کا استیصال کرو - مین اِس بات کا وعدہ کرتا ہون کہ آفاق شاہ کی لڑکی کا تجھہ سے نکاح کروا دونگا

جب اژدرخان عبارت نامہ سے آگاہ ہوا ثعبان وزیر سے
کہا بے شک اب میں لشکر اسلام کا قلع وقمع کرسکونگا اور اس
طرح ملک آفاق بخت آفاق شاہ بھی بآسانی مجھے ملجائے گی۔
ثعبان نے کہا فی الواقع شکار مفت معلوم ہوتا ہے مگر احتیاطاً
میری خواہر کلاں اسودہ جادو سے مدد و اعانت چاہیئے۔ اسودہ
جادو ایک خلش لب میں کوہ کو کاہ کردیتی ہے۔ اژدرخان اُسی
وقت کوہ سہناک کی طرف جہاں اُس ساحرہ کا مقام ہے روانہ
ہوا۔ جب وہاں پہونچے ثعبان وزیر نے تمام حالات بیان کرکے
اژدرخان کا عندیہ ظاہر کیا۔ اسودہ جادو نے کہا اگر اژدرخان
مجھ سے ہم صحبت ہو میں اُسے ایسی ایک شمشیر تحفہ عالم تیار کرونگی
کہ دشمن پر ہر صورت فتحیاب ہو۔ اژدرخان اُسیوقت بخوشی
دل اُس سے ہم آغوش ہوا۔ اسودہ نے دو ہفتہ کے عرصہ میں ایک
شمشیر اعمال سحر سے اژدرخان کے نام پر جس کا قبضہ بعینہ اژدر
[illegible] بار کی صورت تھا تیار کی اور اُسکا نام شمشیر اژدر فرسا رکھا۔
بعد ازاں اژدرخان کی کمر میں باندھی اور کہا جبتک یہ شمشیر کسی دشمن
کے ہاتھ سے دولخت نہ ہوگی تیرا مرنا محال ہے۔ اگر دشمن تیرے
سر پر ضرب شمشیر خود کا لگائے اسی شمشیر سے بچا کے سپر بنا [illegible]
کوئی آسیب [illegible] تجھے نہ پہنچیگا۔ اور جب دشمن پر حملہ کریگا [illegible]
سینہ [illegible] ناگاہ دولخت کردیگی۔ اژدرخان بعد [illegible]

غضب میں آیا اور ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ ہمراہ لے کے کوہستانی
کی جمعیت سے آفاتیہ کی طرف روانہ ہوا - اخنوس عیار جو اثر ورغان
کی طرف نامہ لے کر گیا تھا وطواط کے پاس واپس آیا اور اثر ورخان
کی کل حقیقت بیان کی - وطواط بد ذات اس خبر سے نہایت خوش
ہوا اور کہا اگر حکیم بزرگ دانش کو لشکر صاحبقران سے بقوت عیاری
ملکے آسکے اسیر کر لاؤ تو اپنی دختر بدعا صنم کا تجھ سے عقد کر دوں گا
اخنوس عیار دوسرے روز بہ تبدیل وضع لشکر اسلام میں پہونچا
اور حکیم صاحب سے کسی تدبیر سے رسم دوستی پیدا کی - آخر ایک شب
حکیم کو شراب میں بیہوشی ملا کر بے ہوش کیا اور وقت فرصت
حکیم کا پشتارہ باندھ کر اپنے لشکر کی راہ لی - راستہ میں اخنوس
کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حکیم صاحب سے کوئی عمل مفید عیاری
یا زر و جواہر مانگو کیا عجب کہ جان کے خوف سے حکیم کچھ مجھے دیدے -
آخر ایک غار کوہ میں آیا اور حکیم کو ہوش میں لا کر کہا اگر سلامتی
جان چاہتے ہو فوراً جو زر و جواہر اپنے دار البساط میں رکھتے ہو
میری نذر کرو ورنہ ابھی مطابق حکم وطواط کے اس خنجر برہنہ سے
ذبح کروں گا - مناۃ اکبر نے کسطرح تیرے جیسے شخص سراپا ہوش کو
میرے ہاتھ گرفتار کرا دیا - حکیم بزرگ دانش مسکرائے اور کہا جا میرے
خیمہ میں فلاں جگہ قلمدان میرا موجود ہے اسے اٹھا لا - اخنوس نے
کہ اب اسکے دل میں حکیم کی محبت پیدا ہو گئی ہے - حکیم کو ایک

قلعہ میں جیسے ہی مالک اخنوس کا خالو تھا اُس نے کہا اور دغدغہ جو غیب تھا اُس کے جیتے جی قلمدان لایا
حکیم صاحب نے ایک کاغذ نکال کر وطواط کو دیا اور کہا دیکھو یہ پہلے سے تمھاری ادائیں
آگاہ تھے مگر قضا و قدر الٰہی کا بند و بست کسی سے نہیں ہو سکتا جب
وطواط نے کاغذ کو دیکھا واقعی حکیم صاحب کا گرفتار ہونا معہ تاریخ و روز
لکھا ہوا تھا ۔ وطواط اُس کاغذ کے دیکھنے سے حکیم کا زیادہ معتقد ہو گیا
اور کہا حکیم صاحب سبب اوّل بوقت تشریف آوری صاحبقران جو
شخص دائرہ اسلام میں داخل ہوگا وہ میں ہوں ۔ اخنوس کا خالو کہاں
وہ بھی ابھی تک اس وقت دائرہ اسلام میں داخل ہوا ۔ اخنوس نے کہا حکیم
تم ابھی تدبیر فرمائیے کہ میں وطواط کی لڑکی سے معتقد ہو جاؤں اور آپ
کی حالت بھی ہم اسی طرح سنتے ۔ حکیم صاحب غیب نے کہا وطواط کے شتربان کا
باپ خرم قلی نام ہے اُس کا سر بریدہ یہاں لاؤ ۔ اخنوس نے اُس کا
سر حاضر کیا ۔ حکیم بزرگ دانش نے اُس سر کے خط و خال جو پہلے ہی حکیم کی
شکل سے مشابہ تمام تھا درست کئے اور اخنوس کو دیا کہ جا کے وطواط کی
نذر کر ۔ جس وقت وطواط نے وہ سر بریدہ دیکھا شادی مرگ ہو گیا جنھوں نے
کہا اور رستہ بنا کے اپنا وعدہ پورا کیجے ۔ وطواط نے کہا جب تک لشکر اسلام کا
قلع و قمع نہ ہو جائے گا میں اپنی لڑکی کو تجھ سے منعقد نہیں کر سکتا ہاں
عیارانہ میرے محل میں پہنچ کر صحبت یا کبھار آنے کا مجاز ہے ۔ لیکن دل
میں وطواط اس امر کا منتظر رہا کہ کسی طرح اخنوس کو جان سے مارے ۔
اگر میری لڑکی نے اُس سے ہم صحبت ہونے کا حال لوگوں کو معلوم ہوگا

نہایت رسوائی ہوگی - آخر سرہنگان سرکاری کو بامید انعام اخنوس کی ہلاکت پر مستعد کیا - ایک دن اخنوس کو اکیلا پاکر سرہنگون نے حملہ کیا اور اُسے مجروح کیا - اخنوس نے بھی کئی سرہنگ ہلاک کئے - اور اُس قلعچہ مین بھاگکر حکیم صاحب سے کہا معلوم ہوتا ہے وطواط بد ذات اپنے عہد سے منحرف ہوگیا ہے اور اب بخوف رسوائی میری جان لینے کے درپے ہے - حکیم صاحب نے کہا بہتر یہ ہے کہ تم وہان کا جانا ترک کرو اور اِس قلعچہ مین اوقات گزارو - مجھے دریافت ہوا ہے کہ ابھی چندے آب و دانہ ہمین یہان رکھیگا

انہین دنون اژدرخان بھی آفاقیہ مین پہونچا - جب آفاق شاہ نے سنا دریافت کیا یہ وہی اژدرخان ہے جو نہنگ بری کے خوف سے گریز کرگیا تھا - وطواط نے کہا بے شک اژدرخان نے دانائی کی کہ اُس حیوان موذی کے روبرو سے گریز کی اور جس طرح مناسب سمجھا جان بچائی اگر بوقت جنگ گریز کرتا البتہ مطعون خلائق ہوتا - ملک آفاق شاہ نے کہا - خیر یہ کہو - اژدرخان یہان کس قصد و ارادہ سے آیا ہے - وطواط نے کہا - شہریارا - قیاساً عرض کرتا ہون - شاید بنظر ملازمت یا بخیال [illegible] حمایت حاضر ہوا ہو - ملک آفاق شاہ نے فرمایا - ہم بالفعل کسی سے معرکہ آرائی و میدان داری کا ارادہ نہین رکھتے - وقتیکہ شاہزادہ بدرمنیر کی معاودت کا انتظار رہتا ہے - وطواط بد اندیش نے کہا - بدرمنیر طلسم حکیم اشتران مین ہلاک ہوا - اگر زندہ ہوتا - اِس عرصہ مین اُس کے

نیک و بد کی خبر آتی

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

مزید بران حکیم بزرگ دانش بھی لشکر سے گم ہوگیا - اِس گفتگو سے ذیہوش وزیر کو بہت غصہ آیا اور وطواط سے پوچھا - تیرا اصل مدعا کیا ہے - وطواط نے کہا - مجھ کو یہ منظور ہے کہ شاہ شاہان اژدرخان منظور نظر خداوندی دلجوئی فرمائیں تاکہ پہلوان جہان فرقہ خداپرست کو معدوم کرے - ذیہوش دانا دل میں پیچ وتاب کھا کر خاموش ہو رہا

وطواط ملعون خلوتکدہ میں ملک شاہ آفاق کے پاس پہونچا اور دست بستہ کہا - حضور - میں نے جو کچھ عرض کیا ہے - اُس میں سرمو تفاوت نہ سمجھیں - شب گزشتہ عالم خواب میں خداوند منات اکبر نے مجھ سے فرمایا - اے وطواط - اپنے بادشاہ کو اِس حال سے آگاہ کردے - کہ ہم نے بباعث تمردی و سرکشی بالفعل فرقہ خداپرست کی مرگ ذنا نقد کردی ہے اور اژدرخان مارخوار کو منصبِ صاحبقرانی عطا فرمایا ہے ملک السلاطین نے فرمایا - ہم یہ پوچھتے ہیں - تجھ کو شاہزادہ بدرمنیر کے ہلاک ہونے کی کس طرح صحت ہوئی اور حکیم بزرگ دانش کے گم ہوجانے کی کیا علت ہے - اور یہ اژدرخان کس زبان سے نظر کردہ خداوند ہوا ہے - وطواط نے کہا - شہریار - خداوند منات اکبر نے عالم واقعہ میں جس قدر بشارت دی - میں نے بے کم وزیاد خدمت اقدس میں گزارش کردی - خاطر جمع رکھیے - آج کی شب خداوند سے

حضور کے سوالات کی صحت کا حل کرونگا

وطواط نے عزم قتل ہشترزبان کا سر بریدہ جسکا صدر میں ذکر ہوا ہے افسوس عیار سے نیچے مجلس زمین دفن کرادیا تہا۔ وقت شب خود وہ سر نکالا اور علی الصباح رومال میں باندہ کر آفاق شاہ کے پاس لے گیا اور کہا۔ اے خدیو عالم۔ آج کی شب خداوند ذات اکبر نے مجھے حکیم بزرگ دانش کا سر بریدہ عنایت فرمایا اور یہ کہا کہ بدر منیر کا لاشہ حیوانات طلسم نے باہم تقسیم کرلیا اور اژدرخان مارخوار کی صاحبقرانی و نظر کردگی کا حال بروقت میدانداری وصف جنگ ظاہر ہوگا۔ میں اور کچھ حال دریافت کیا چاہتا تہا کہ وہ نور مجسم خداوندی نظر سے غائب ہوگیا۔

جس وقت آفاق شاہ نے حکیم کا سر بریدہ دیکھا۔ ہوش بجا نرہے اور حکم دیا کہ ذخیرہ شخص دانا کو طاق کردو بہی یہ تماشا سب کے نذر دیکھیے۔ وطواط نے کہا۔ قبلہ عالم۔ خداوند نے یہ بہی فرمایا ہے کہ خبردار یہ بات و اسرار خداوندی آشکار نہ ہوں۔ اس کے بعد اس مکار نے بادشاہ کے روبرو وہ سر آگ میں جلا دیا۔ ملک آفاق شاہ متامل ہوا۔ آخر پوچہا۔ اب ہمیں کیا صلاح دیتا ہے۔ وطواط نے دست بستہ عرض کیا۔ میں یہی مشورہ دونگا کہ واسطے استقبال اژدرخان مارخوار کے تشریف لے چلئے۔ آفاق شاہ نے فرمایا۔ او بیوقوف۔ یہ کیا بیہودہ مشورہ دیتا ہے۔ سبحان اللہ گردش روزگار سے ہم اس درجہ کو پہونچے

کہ ایک کوہستانی مارخوار کے استقبال کو جائین - ہم نے اژدرخان کو نہین بُلایا کہ وہ کسی تعظیم وتکریم کا سزاوار ہو

وطواط سیاہ بخت نے جو دیکھا کہ بادشاہ اژدرخان کے استقبال مین عذر صریح کرتا ہے - دوسری شب ایک اَور خواب کی تمہید تراشی اور وقت صبح تخلیہ مین آفاق شاہ سے کہا - اے بادشاہ شب گزشتہ خداوند منات اکبر نے عالم خواب مین میرے حال پر کمال عتاب فرمایا اور کہا - او وطواط - گو ہم نے اژدرخان کو شرف نظر کردگی سے ممتاز فرمایا لیکن آفاق شاہ کی شان ومنزلت سے اژدرخان کو کیا نسبت - یہ تیری بے وقوفی ہے کہ آفاق شاہ کو اژدرخان کے استقبال کا مشورہ دیتا ہے - آفاق شاہ ہنسا اور فرمایا - طرفہ نقل ہے کہ تیری معرفت خداوند کی طرف سے پیام پہونچتے ہین

جب وطواط رخصت ہوا - ملک السلاطین نے ذیہوش دانا کو خلوت مین بُلایا اور سب حال سُناکر اُس کی رائے طلب کی - ذیہوش نے کہا - جس وقت مین نے از روے علم نجوم شاہزادہ بدر منیر کا طالع اقبال دیکھا مساعد وقوی تر پایا بلکہ حکیم بزرگ دانش بھی ہنوز زندہ وسلامت ہے - یہ حال بھی مجھے بخوبی دریافت ہوگیا ہے کہ اژدرخان بقصد خود لشکر اسلام سے جنگ وجدل کے لیے نہین آیا - بہتر یہ ہے کہ اُسی وطواط بانی فتنہ وفساد کو اژدرخان کے استقبال کا حکم دین - جب اژدرخان یہان آجاے حضور یہ عذر کرین کہ بدر منیر

کی معاودت پر ملاقات کیجائے گی - اگر خداوند نے تجھے لشکر اسلام سے جنگ کے واسطے بھیجا ہے - خیر تو دانی و کار تو - مجھے بدر منیر کے آنے تک طرفین کی جانب داری سے معذور رکھو - آفاق شاہ نے اُسی وقت وطواط بدذات کو بلا کر فرمایا - ہماری مرضی ہے کہ تجھے اژدرخان کے استقبال کو بھیجیں - کیونکہ وہ ہمارے حسب الطلب نہیں آیا - خداوند منات اکبر نے اُسکو لشکر اسلام سے جنگ و مقابلہ کے لیے بھیجا ہے - اسلئے ہمارا اُس سے ملنا ایک فعل عبث ہے

دوسرے دن وطواط بجمعیت معقول اژدرخان کے استقبال کو گیا جو شہر آفاقیہ سے چار منزل خیمہ زن تھا - اژدرخان باین لحاظ آ دربارگاہ استقبال کے لیے آیا کہ اسی شخص نے مجھے باصرار تمام بلایا ہے اور یہی ملکہ ماہ آفاق کے عقد و نکاح کا کفیل ہوا ہے اور کمال توقیر و آبرو سے بارگاہ میں لایا - وطواط نے اِس صورت سہمگین کا ایک جوان دیو پیکر دیکھا کہ ایک مار سیاہ ورانہ قد گلے میں تھا اور از سر تا پا تمام جسم پلید زہر مار کے اثر سے کبود ہو رہا تھا - جب باہم کلمہ و کلام کی نوبت آئی اژدرخان نے کہا - اے دستور دودم آفاقیہ تمہارا بادشاہ ہمارے استقبال کو کس وجہ سے نہ آیا - وطواط نے کہا اے جہان پہلوان - ملک آفاق شاہ کو لشکر اسلام کے سردار بدر منیر کا انتظار ہے - لیکن تم اسکی کچھ فکر نہ کرو - جس وقت لشکر اسلام کا خرابہ و اقعی قلع و قمع کر لو گے - ملک آفاق شاہ بے عذر و حجت اپنی دختر ملکہ ماہ آفاق کا

تمھسے نکاح کر دے گا

راوی کہتا ہے کہ جب اخنوس عیار نے دیکھا - کہ وطواط اُس سے صاف نہین ہے اُس نے بہ عذر بیماری اُس کے پاس آمد و رفت ترک کر دی اور اِس فکر مین لگا کہ رعنا صنم کو لے جائے - جس وقت وطواط اژدرخان کے استقبال کو گیا - اخنوس شب کے وقت عیارانہ وطواط کے محلسرا مین پہونچا اور محبوبہ کو اپنے خالو کے قلعہ مین لے آیا جہان حکیم بزرگ دانش مقام گزین تھے

یہان جس وقت رعنا صنم کے گم ہونے کی خبر لگی - پاسبانانِ محلسرا نے تمام شہر کی خاک چھانی - آخر ایک سرہنگ بہت جلد رتھ کو وطواط کے پاس بھیجا - اُسوقت وطواط اور اژدرخان ہارخوار ایک [illegible] گفتگو تھے - سرہنگ نے وطواط کے کان مین رعنا صنم کے گم ہونے کی حقیقت بیان کی - بس خبر وحشت اثر سے وطواط کے ہوش جاتے رہے - اژدرخان کے وزیر ہلاک ثعبان نے پوچھا [illegible] خیر ہے - وطواط نے کچھہ عذر واہی تباہی کر دیا [illegible] زیادہ تر اصرار کیا - ناچار وطواط نے [illegible] ہو جانے کی حکایت بیان کی - ثعبان وطواط [illegible] اور ایک پارچہ تمد کہنہ آگ مین جلایا - [illegible] کے ایسی بوئے بد وطواط کے دماغ مین [illegible] پہونچی - آخر ہلاک ثعبان نے کہا - [illegible]

ثعبان نے کہا۔ وزارت پناہ ۔ اِس عمل سے زیادہ تیرے واسطے
کوئی درجہ مہمانی و مدارات کا نہین ہے ۔ وطواط اِس کا سبب
پوچھا چاہتا تھا ۔ ناگاہ ایک مرد زرد ریش کبود چشم گندہ لب
فراخ دہان وہان آیا ۔ ثعبان نے بعد بغلگیری اُس سے کہا
اے مددگار منکران خدا ۔ مین ملکہ جادوان ظلمات اسودہ سے ایک
عقدہ اہم حل کیا چاہتا ہون ۔ تم میرا پیام اُس کو پہونچا دو ۔
اُس مرد بو العجب صورت نے کہا ۔ ورشیدلا اسودہ جادو شاہ
جادوان ظلمات کی دختر کی تقریب کتخدائی مین پردہ قاف کو
گئی ہے ۔ اُمید نہین کہ یہان آئے ۔ مگر مین تمہارا پیام اُسکو
پہونچا دونگا۔

جس وقت وطواط نے اُس شیطان بچہ کی صورت خلاف
اشکال بنی آدم دیکھی ۔ قریب تھا کہ پاجامہ مین پیشاب خطا ہوجائے
جب وہ چلا گیا ۔ وطواط نے بمشکل طبیعت کو سنبھالا اور ثعبان
سے پوچھا ۔ یہ مرد عجیب الخلقت مہیب صورت کون تھا ۔ ثعبان
نے کہا ۔ مین نے اپنی خواہر کلان کو بلایا ہے جو ساحرہ کاملہ ہے
اور یہ شخص اُسکے اعمال سحر کا تابع ہے ۔ وطواط نے کہا ۔ مین نے
یہ حال اخنوس سے سُنا تھا کہ اسودہ جادو نے اژدرقارن کے لیے
شمشیر سحر بنائی ۔ لیکن یہ معلوم نہوا کہ اسودہ نے علم سحر مین یہ
دستگاہ کس طرح پیدا کی ۔ ثعبان نے کہا ۔ ایک دن اسودہ نے

بنج سالگی اپنے محلسرا مین کہیل رہی تہی - قضارا علصوق جادو نے جو اوج ہوا پر پرواز کنان کسی کام کے لیے جا رہا تہا اُس کو دیکہا اور بہزار دل عاشق ہو گیا - آخرکار ہماری رضا سے اُسکو اپنے مقام مین لے گیا اور فن سحر کی تعلیم دینی شروع کی - جب اسودہ نہ سالہ ہوئی علصوق نے اُس سے رسم زناشوی جاری کی - چالیس برس اس واقع کے بعد علصوق زندہ رہا - اسودہ نے اُسکے علاوہ دیگر جادوگرون سے بہی اس فن مین تعلیم پائی جو اُسکے دلدادہ تہے اور رفتہ رفتہ ایسی لایق ہوئی کہ علصوق اُس سے مشورہ لیتا تہا - چالیس برس سے اسودہ عالم بیوگی مین بعیش و عشرت گزارہ کرتی ہے

ہنوز ثعبان و وطواط اُسی خیمہ خلوت مین سرگرم گفتگو تہے کہ وہ ساحرہ آئی - خیمہ کو مزبلہ کا رتبہ حاصل ہوا - ثعبان نے اُس سے کہا - ملکہ وطواط وزیر آفاقیہ کی دختر محلسرا سے گم ہو گئی ہے - مین اُس کا نادیدہ عاشق زار ہون - اُس کا پتہ لگا دو - اسودہ جادو نے کہا - شاہ جادوان ظلمات کی دختر کی شادی سے فارغ ہو جاؤن - پہر تمہاری فرمایش کی تعمیل کرون گی - یہ کہہ کر وہ فاحشہ اندرخان کے خیمہ مین گئی اور بعد بدکرداری ظلمات کی طرف روانہ ہو گئی

خفیف جنگ جدل اندرخان

مارخوار شکر اسلام سے اور پہونچنا لشکر ہاے مختلف کا

بعد روانہ ہونے اسودہ جادو کے اثر درخان مارخوار نے شہر آفاقیہ کی طرف کوچ کیا اور حوالی آفاقیہ مین خیام نکبت انجام نصب ہوئے - بالفعل اثر درخان کا لشکر قدیم و جدید دو لاکھہ سوار و پیادہ سے زیادہ شمار مین آتا ہے - دوسرے دن ایک نامہ طویل بدین مضمون اپنے وزیر ملک ثعبان کے ہاتہہ آفاق شاہ کو بہیجا کہ تم نے مجھہ نظر کردہ خداوند منات اکبر کا استقبال نہ کیا - اِس خطاے فاش کی خداوند ضرور سزا دے گا - اب ہم خود تمہاری ملاقات کے واسطے آئین گے چاہئے کہ تعظیم و تکریم اور اعزاز و احترام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہو - ملک السلاطین نے جو وہ نامہ پڑہا رنگ رخ متغیر ہوگیا لیکن ذیہوش کے مشورہ سے ثعبان سے کہا - اثر درخان خاطر جمع رکھے - یہان اُس کے درجہ کے مطابق تعظیم و تکریم عمل مین آئے گی۔

روز دیگر اثر درخان مارخوار بشوکت و جلوس تمام شہر آفاقیہ مین آیا - جملہ مرد و زن در و بام پر اُس مردود کی سواری کا تماشا

دیکھہ رہے تہے - وطواط موشک پران کی مانند پیشا پیش چلا جاتا
تہا - اژدرخان نے بارگاہ مین پہونچکر بہ غرور و تکبر تمام بادشاہ
کو سلام کیا اور منتظر تہا کہ بادشاہ راست قد میری تعظیم کرینگے
مگر بادشاہ نے حرکت تک نہ کی - اژدرخان نے مثل مار چوب
خوردہ پیچ و تاب کہایا اور غضب آلود کہا - اے بادشاہ ملک
آفاقیہ - کس شخص نے دراندازی کی کہ مجہکو تعظیم نہ دی - بسطول
گرگ پیشانی نے کہ ایک پہلوان قوی ہیکل و زورمند ہے کہا - اے
پہلوان - یہ گمان تیرا غلط ہے - کسی سردار سلطنت کو مانع تعظیم
ہونے سے کیا سروکار - ہمارے بادشاہ جم جاہ کی شان و قدر
اس سے ارفع ہے کہ تیری مانند مردم کوہستانی حاکم ریزہ کی
تعظیم کے واسطے تخت خسروانی سے حرکت کرین - اژدرخان جستہ
زدہ بسطول کے قریب پہونچا اور مثل گرہ بہ حلق گرفتہ اس ضرب سخت
سے زمین پر مارا کہ کوئی عضو سلامت نرہا - زان بعد سینہ پر سوار ہوکر
دانتون سے حلقوم چبایا اور خون پیا - اہل دربار نے دیکہا کہ زہر
مار کے اثر سے بسطول کا بدن از سرتاپا سبز ہوگیا - وطواط مادر
بخطا نے ہاتہ سر پر مارا اور بچشم اشک ریز اژدرخان سے کہا -
اے جوان آدم خوار صد ہزار لعنت برین پہلوانی و نغز کردگی اول تونے
میرے ہی خواہرزادہ کو ہلاک کیا - اژدرخان نے کہا - ہمارا
قصور نہین - اس اجل گرفتہ نے اپنی بدزبانی کی سزا پائی

جب اژدر خان کی آتش غضب فی الجملہ فرو ہوئی - ملک آفاق شاہ کے تخت کو بوسہ دیکر کہا - جس حال مین خداوند شہابت اکبر نے مجھکو اعزاز و فتح ارزانی بخشا - تم کو بہی مناسب ہے کہ مجھے خلعت سپہ سالاری دو - آفاق شاہ نے ذ ہوش کے اشارہ سے اُسی وقت خلعت گران بہا مع شمشیر و خنجر و فیل و اسپ اژدر خان کو دیا - وطواط اژدر خان کو نوبت زنان و نقارہ نوازان شہر سے باہر لایا - اور لشکر اسلام کے مقابل ایک میدان وسیع و مسطح مین اُسکے لشکر کو مقیم کیا

اژدر خان نے روز دوم بلقوت کوہستانی کے ہاتھ بدین خلاصہ نامہ ارسال کیا - اے اخلاق شاہ فریدون کلاہ جس حیران مجہول الاحوال کو تم نے صاحبقران خطاب دیا تہا - وہ طلسم مین داخل ہوکر اشرار طلسم کے ہاتہ سے معرض ہلاکت مین آیا اور حکیم بزرگ دانش کو موکلان عالم باندہ لے گئے - اب تم اپنے دین آبای کیطرف رجوع کرو اور میرے توسن جہان پیمای کی رکاب کو بوسہ دو - نیز اپنے فرزند کے واسطے کوئی اور عورت تلاش کرو کہ ملکہ ماہ آفاق ہماری منظور نظر ہوئی ہے - بصورت دیگر آمادۂ شرو شور ہو

بلقوت کوہستانی لشکر اسلام مین پہونچ کر سرزدہ بارگاہ مین داخل ہونا چاہتا تہا کہ سعدی دیوانہ درگاہ سالار نے جو ایک نوجوان عربی نژاد ہے عصا سے مرصع نکال کر اس ضرب سے اُسکے سر پر مارا

کہ بلقوت کے ہوش اُڑ گئے۔ اُس نے قصد کیا کہ خود ہی سے دست
و گریبان ہو۔ مگر ہمراہیون نے سمجھایا۔ ناچار اسپ سے اُتر کر بارگاہ
مین داخل ہوا اور بنام شاہ اکبر سلام کیا۔ حاضرین مین سے کسی
نے جواب نہ دیا۔ بلقوت نہایت خفیف ہوا مزید بران کوئی نشست
اُسکے واسطے نہ تھی۔ اب ندامت کے ساتھ غصہ بھی شامل ہوا۔
بہرزاد دلاور اُس کے قریب بیٹھا تھا۔ اُس کی کرسی پر ہاتھ
ڈالا۔ بہرزاد نے ایک دھول بلقوت کے سر پر لگائی۔ اُس
نے شمشیر فولادی غلاف سے نکالی۔ بہرزاد نے بہ چالاک دستی
چھین لی۔ اِس دفعہ بلقوت کوہستانی غول بیابانی کی صورت اُس
دلاور سے دست و گریبان ہو گیا۔ بہرزاد نے بہ قوت دست و
سینہ بلقوت کو سر سے بلند کر لیا اور نہایت زور سے فرش بارگاہ
پر مارا۔ عیارون نے اُس بے ادب کے دست و پا مضبوط باندھے
اور نامہ لے کر اخلاق شاہ کو دیا۔ اخلاق شاہ نے مضمون نامہ
سن کر اُس کی پشت پر تحریر کرایا۔ تمہاری گریز پائی ہم نے
آنکھ سے دیکھی ہے اور اب پھر نوبت میدان داری تمہارے حوصلہ
کا اندازہ ہو جائے گا۔ ملازمان بارگاہ نے چند کفش ہائے کہنہ
بہ طریق حمائل اُس مردود کی گردن مین پہنائین اور ایک خر دراز
قد پر واژونہ سوار کر کے جواب نامہ اُس کے ہاتھ مین دیا
بلقوت کوہستانی ذلیل و خوار بہمون صورت و شان

اژدرخان کے پاس آیا۔ اُس نے فرط غیظ و غضب سے بہ این ضرب قوی ایک مشت سخت بلقوت کے سر پر مارا کہ مغز ناپاک ناک کی راہ نکل گیا اور حکم دیا کہ اِسی وقت ہمارے لشکر مین طبلِ جنگ بجواؤ۔ جس وقت لشکر حریف سے طبلِ جنگ کی صدا بلند ہوئی۔ لشکر صاحبقرانی مین بھی کوس حربی بجا

ہنگام طلوع آفتاب دونو لشکر رزم جو جنگ گاہ مین پہونچے اور صف بہ صف میمنہ و میسرہ و قلب و جناح سے میدان مصاف مین آراستہ ہوئے۔ پہلا شخص جو میدان مین آیا بلقوت تھا جسکا باپ بلقوت علت کوتاہی سفارت مین اژدرخان کے ہاتھ سے ہلاک ہوا تھا اور اُس نے بہزاد کو مقابلہ کے لئے طلب کیا۔ بہزاد دلاور حکم اخلاق شاہ سے اجازت حاصل کرکے مرکب تازان اُس کے روبرو آیا اور بعد رد و بدل آلات حرب بہ زور بازو بلقوت نوبستانی کو صدر زین سے ہاتھ پر علم کرلیا اور بہ این ضرب سخت زمین معرکہ پر مارا کہ خاک سے یکسان ہو گیا۔ بلقوت جہنم نصیب کے بعد کفروت و مغروت و شیروت کہ مردان نار خوار تھے نوبت بہ نوبت آئے اور بہزاد کے ہاتھ سے زہر آب موت نوش کیا۔ اِس اثنا مین آفتاب غروب ہوا اور دونو لشکرون مین طبل ہاے بازگشت بجے

دوسرے روز پہلوق افعی چشم اژدر جسم معرکہ جنگ مین آیا۔

شیرزاد جہان پہلوان اُس کے مقابل ہوا - بہلوق نے نہایت قوت سے ایک ضرب تیغ بے دریغ شیرزاد کے سر پر لگائی - شیرزاد دلاور نے اس ترکیب سے ضرب تیغ دفع کی کہ وہ شمشیر آبدار بہلوق کے مرکب کی گردن پر لگی - بہلوق جست زدہ پشت اسپ سے جدا ہو گیا اور اُسی گرمی مین ضرب دوم کا قصد کیا تاکہ شیرزاد کا مرکب بھی ہلاک ہو - مگر شیرزاد دلاور نے اُس کو فرصت نہ دی - ایک ہی ضرب عمود خاراکوب مین نعش زمین کر دیا - بہلوق اژدرخان کا حقیقی چچا تھا - اُس کی ہلاکت سے اژدرخان کو باوجود جبلی بُزدلی کے تاب نہ رہی اور کرگدن فیل زور اپنا معرکہ مصاف مین جولان کر دیا - شیرزاد نے اُس کا نیزہ تو بہ آسانی خاک معرکہ پر گرا دیا - مگر جب اژدرخان نے شمشیر سحر غلاف سے نکالی شیرزاد کا دل ہلنے لگا - اُس مردود نے دم لینے کی فرصت نہ دی - نہایت چالاک دستی سے شمشیر اژدر فرسا کی ضرب شیرزاد کے سر پر لگائی - جہان پہلوان نے سپر فولادی سے پناہ کی - بازہم خود و مغفر کو چاک کرتی ہوئی تین انگشت کاسہ سر مین اُتر گئی - اگر داستانہ فولادی سے دفع نہ کرتا - بالیقین وہ شمشیر سحر تاب تا جگرگاہ بند نہ ہوتی - عیاران لشکر اسلام بادتند سے تیز تر حرگاہ مین پہونچے اور بمشکل تمام شیرزاد کو میدان سے لشکر مین لے آئے

داستانِ اتفاقِ شاہ بہ طریقِ عیادتِ شیرزاد نامدار

میں آیا۔ شیرزاد کے زخم سر سے خون مثل فوارہ جاری تھا اور بطور
غشی آنکھیں بند ہوئی جاتی تھیں۔ تاہم اژدرخان کی شمشیر کا
نام بطور ورد زبان پر تھا۔ آخرکار بے ہوش مطلق ہو گیا۔ جراحان
کامل فن شیرزاد کے علاج و درمان میں مصروف رہے۔ بہزار
مشکل نصف شب کے بعد ہوش میں آیا۔ اُس وقت بھی جو سردار
و پہلوان آیا اُس سے یہی کہا۔ اژدرخان کی شمشیر سے بہت ہوشیار
رہنا۔ وہ شمشیر قاطع نخل حیات ہے

وقت صباح موافق قاعدہ دونوں لشکر صف آرا ہوئے۔ جہلاق
بن جہلوق میدان میں آیا۔ بہرزاد نے اُس کے ہاتھ سے نیزہ
چھین لیا اور باین قوت دست و بازو عمود گران سنگ جہلاق
کے شانہ پر مارا کہ مع مرکب خاک معرکہ میں مل گیا۔ جہلاق کے
ہلاک ہونے سے کہ اژدرخان کا چچا زاد بھائی تھا اُس مارخوار
کو پھر جوش آیا اور عفریت بدمست کی طرح بہرزاد کے مقابل
ہوا۔ وہ دلاور جنگ نیزہ و عمود میں بہرصورت غالب رہا
اِلّا وقت جنگ شمشیر شیرزاد کی مانند سر پر زخم کاری کھایا۔
اُس کے بعد طالع زاد و بخت زاد و بیژن و بیشن میدان میں آئے۔
اور شمشیر سحر سے زخمی ہوئے اور عالم زاد نوجوان اُسی تیغ آفت
کی ضرب سے ہلاک ہوا۔ تازہ زخمیوں کا بھی وہی حال تھا۔ یعنے
بے ہوش رہتے تھے اور جس وقت ہوش میں آتے تھے اژدرخان

کی شمشیر کی آب و تاب کی مدح و ثنا کرتے تہے

روز دیگر طباوق مارخوار کتل زاد کے ہاتہہ سے جہنم واصل اور اژدرخان نے کتل زاد کو مجروح کیا - اس اثنا مین سرمالوق مارخوار حاکم کوہستان اژدریہ جو اژدرخان کا ماموں ہے چالیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے وارد ہوا - اژدرخان اُس کے استقبال کے واسطے گیا اور مرکب سے اُترنا چاہتا تہا مگر سرمالوق نے روکا اور محبت زدہ اژدرخان کی رکاب کو بوسہ دیکر کہا - مین تم کو اور تمہارے باپ کو کبھی خیال مین نہین لایا - لیکن سنا ہے کہ تو نظر کردہ خداوند ہوا ہے - بس مین تمہارے لشکر کی سپہ سالاری قبول کرونگا - یہ کہکر اژدرخان کی دستار اپنے سر پر اور اپنی دستار اُس کے سر پر رکہی - وطواط اُس کی اِس حرکت پر بے اختیار ہنسا - سرمالوق نے اُس کو اپنے پاس بُلایا اور ایک دہول اِس زور سے سر پر لگائی کہ وطواط کی دستار و زنادت طوق گردن ہو گئی - اژدرخان نے شفاعت کی اور کہا یہ شخص نہ جانتا تہا کہ کوہستان مین سپہ سالار حاکم سے دستار بدلتا ہے

رات لشکر کفار مین سرمالوق کی مہمانی کی تقریب سے مجلس عیش گرم رہی اور علی الصباح دو نو لشکر میدان مین آئے - مرزوش مارخوار اور گہرزاد نامدار زمین دن بہر کشش و کوشش رہی - آخر

وقت شام گہرزاد نے مرتوش کو بہ فن کُشتی سطح زمین پر مارا اور سر اُسکا خنجر سے جُدا کیا - دوسرے دن تربوس مار خوار کو اُسی دلاور نے بہ ضرب عمود خاک معرکہ مین ملا دیا - تیسرے روز سرما لوق میدان مین آیا - ہر چند کہ گہرزاد اُس دیو صورت سے فن نیزہ بازی مین برابر اور عمود بازی مین غالب رہا مگر ہنگام شمشیر بازی ایک زخم سر پر کہایا - جوان بخت وغیرہ عیاران اسلام اُس دلاور کو لشکر مین لے آئے - ہر چند کہ گہرزاد کا زخم شدید تہا مگر برخلاف مجروحان اژدرخان اُس کے دل مین کچھہ خوف و ہراس نہ تہا - اُس دن سرما لوق کے ہاتھہ سے لشکر اسلام کے چار پہلوان زخمی اور دو جوان راہی عدم ہوئے

راوی تازہ خیال گزارش کرتا ہے کہ نواح آفاقیہ مین ایک کوہ سربلند اسود جبل واقع ہے - جبل اسود کی غار مین ایک بُت عظیم الجسد مجوف ایک تخت سنگ سیاہ پر قدیم الایام سے رکہا ہوا ہے - بسبب ویرانی خلایق آفاقیہ اُس غار و بُت سے اصلاً واقف نہین - البتہ یہ وطواط آگاہ ہے - ورنیولا اُس نے دو ملازمان خاص ہوشیار و مکار کو غار مذکور مین مع جواہر و خنجر و خلعت و تاج بہیجا - اُنہون نے وہ سب جنس بت کے جوف مین داخل کی اور اُن مین سے ایک شخص وہان رہا اور دوسرا لشکر کفار مین آیا اور اژدرخان مارخوار سے کہا - اے پہلوان زمان - یہ شا

دہان ولایت فلان شہر کا باشندہ ہون - محض واسطے زیارت
مناۃ اکبر کے آیا تہا - ایک شب عالم واقعہ مین بشارت ہوئی
کہ ہم فلان غار کوہ مین اپنے نظر کردہ اژدرخان اور اپنے بندہ
صادق، سرطالوق کو جلوہ قدرت دکہائین گے - تو اُن کو ہمارا
پیغام پہونچا دے - چاہئے کہ وطواط کو جو ہمارا مرسل ہے ہمراہ
لیکر غار مین حاضر ہون - یہ تینون راندہ درگاہ الٰہی اُسیوقت
سوار ہوکر وہان پہونچے - وطواط کا ملازم دوم ایک گوشۂ غار
سے باہر نکلا اور وطواط کے دست ناپاک کو چند بار آنکہون سے
لگایا - بعد ازان کہا - وزارت پناہ - خداوند مناۃ اکبر کا یہ
حکم ناطق ہے کہ تم خداوند کے شکم سے خلعت وجواہر نکالو خلعت
سرطالوق مقبول بارگاہ خداوندی کو اور خنجر و تاج اژدرخان
پہلوان نظر کردہ کو بخشو - وطواط نے خلعت و تاج وغیرہ
بُت کے جوف سے نکالکر تقسیم کیا - وہ دونو احمق وطواط کے
تقرب و بزرگی کے زیادہ تر معتقد ہوگئے - کاریگر نے اُس بُت
مین یہ صنعت تازہ خرچ کی تہی کہ جب چاہین بُت کا مونہہ کہول
دین - وطواط نے اور چند ملازم بُت خانہ کی خدمت کے واسطے
مقرر کئے اور طلا و نقرہ اور جواہر گران بُت کے شکم مین بہرا
گیا

شدہ شدہ یہ روایت عجیب ملک استاطین کے بہی کان

تک پہونچی - ہرگاہ عقیدہ منات پرستی ہنوز بخوبی آفاق شاہ کے دل سے زایل نہوا تہا باینہمہ زیرکی و دانشمندی اِس روایت بے اصل کا یقین آگیا اور بہ جلوس و حشمت سوار ہوکر غار پیش پہونچا - جس وقت جبین فرسائی اور گزارش نذر سے فارغ ہوا - اژدرخان و سرالوق و وطواط نے ہمزبان کہا - ہماری یہ آرزو ہے کہ حضور ہم قدمان جان نثار کے لشکر میں قیام پذیر ہوں اور بچشم انصاف جنگ و حرب کا تماشا دیکہیں - آفاق شاہ نے ذیہوش دانا کے مشورہ سے منظور نہ کیا - وطواط نے اِس مکر و افترا سے دو امر مد نظر رکہے تہے - ایک یہ کہ سرالوق اُسکو بزرگ و معتمد سمجہے - دوم تمام عالم کے منات پرست لشکر میں فراہم ہوجائینگے - فی الحقیقت بیشتر مردان جنگ گذار اطراف و جوانب سے آئے اور بعد زیارت و طواف بتخانہ اژدرخان کے لشکر میں جمع ہوئے -

بوجہ مذکورہ صدر دو چار روز صف آرائی عساکر موقوف رہی اور پہر ایک شب طبل جنگ بجا - علی الصباح نخجیر کوہستانی ایک جوان تازہ وارد معرکگاہ میں آیا اور غضنفر زاد نامدار کا شکار ہوا - دیگر دو پہلوان تازہ وارد بہی اُسی جوانمرد کے ہاتہ سے قتل ہوئے - آخر سرالوق مار خوار غران و خروشان معرکہ میں آیا اور غضنفر زاد دلاور کے سر پر ایک زخم کاری لگایا

المختصر جب دن کی یہ اندازی مین لشکر اشرار سکے ہشتاد و دو پہلوان نامی قتل اور بیس جوان مجروح ہو گئے - لشکر اسلام کے ستر دلاور مجروح اور بعض نے شربت شہادت پیا - اسپر بجز اخلاق شاہ و شاہزادہ فرخ زاد بن اخلاق شاہ دونو بیٹے برادران خورد مہرزاد و ماہ زاد کے اور کوئی مرد صاحب اسم و رسم صحیح و تندرست نہ تھا - اُدھر گروہ گروہ مردمان مفسد و شریر کی جمعیت ہوتی جاتی تھی - بلکہ بعض ضعیف العقیدہ و سست ایمان جو تازہ مسلمان ہوئے تھے مرتد ہو گئے - ازانجملہ ایک جوان بہروز سنگ انداز نام کہ خاص صاحبقران اصغر کی تلقین و ہدایت سے مشرف باسلام ہوا تھا اژدر خان کے پاس پہونچا اور اُس کے حکم سے میدان مین آیا - شاہزادہ فرخ زاد نے اُسکو درک جہنم مین پہونچایا - سرمالوق نے فرخ زاد کو زخمی اور شاہزادہ مہرزاد و ماہ زاد کو شہید کیا - بروقت شہید ہونے ان شاہزادون کے مسلمانون مین ہنگامہ قیامت برپا ہوا

راوی کہتا ہے کہ اخنوس عیار ان ایام مین بیمار ہے اور حکیم نیرہ گدانش کی خدمت مین رہتا ہے - حکیم صاحب از روے علم نجوم اُسکو میدان جنگ کے حالات بتلاتے ہین - لیکن جسوقت یہ دریافت فرماتے ہین کہ صاحبقران اصغر کب لشکر مین داخل ہوگا حساب مین غلطی واقع ہوتی ہے

یہاں میدان میں سرمالوق اشتلم کنان هل من مزید کے نعرے لگاتا تھا اور اخلاق شاہ سرنگون دعا و مناجات میں مشغول تھا - ناگاہ مہتر جوان بخت نے اطلاع دی کہ شاہزادہ رستم زاد مع بارق نوجوان بن ارباق شاہ ایک لاکھ سوار و پیادہ کی جمعیت سے تشریف لایا ہے - اخلاق شاہ چند قدم بطریق استقبال گیا اور بکمال اعزاز و احترام سے بارگاہ میں لایا - رستم زاد بعد ساعت حال اسیوقت شیر زاد وغیرہ زخمداروں کی خبر کے واسطے گیا - واقعی مجروحان تیغ سحر کو حال بد میں مبتلا دیکھا

دوسرے دن پھر لشکر آرائی ہوئی - لشکر مارخواران سے ایک پہلوان منار قد جلاق کرہ پیکر عرصہ مصاف میں آیا - شاہزادہ بارق نوجوان نے باصرار اخلاق شاہ و رستم زاد سے رخصت میدان حاصل کی اور اس دیوصورت کو شمشیر جوہردار سے مع سپر چار پرکالہ کیا - بعد اس واقعہ کے سرمالوق غول صحرائی کی صورت شاہزادہ بارق کے روبرو آیا اور ایک زخم خفیف شاہزادہ کے سر پر لگایا - قاعدہ کے موافق عیاران چالاک بارق نوجوان کو لشکر میں لے آئے - بروقت زخمی ہونے شاہزادہ ارباقیہ کے رستم زاد دلاور سرمالوق کے مقابل ہوا اور یہ آسمانی نیزہ چھین لیا - سرمالوق نے عمود شیر کلہ کو گردسر چرخ دیا اور شاہزادہ

رستم نژاد کے سر پر مارا۔ شاہزادہ نے اُسکی ضرب کو اپنے عمود آہن
کوب پر سنبھالا تاہم خفیف ضرب آئی۔ رستم نژاد کہ صاحبقران
چہارم ہے اُس ضرب کو خیال میں نہ لایا بعد اُسی گرمی میں ایک
ضرب کوہ شکن شہر ماروق کے شانہ پر لگائی کہ دست چپ اُسکا
بیکار ہوگیا۔

چار دن دونو لشکر خاموش رہے۔ روز پنجم لشکر مارخواران
میں طبل جنگ بجا اور علی الصباح صف آرائی ہوئی۔ اُسی دن ایک
پہلوان قوی ہیکل ملفوق نام میدان میں آیا۔ شاہزادہ رستم
نژاد نے ہنوز غسل صحت نہ کیا تھا مگر ملفوق مارخوار کی لاف زنی
اِس قدر ناگوار طبع گزری کہ بے رخصت اخلاق شاہ کے معرکہ
جنگ میں پہونچا اور اُس نابکار کا کام تمام کیا۔ بعد قتل ہونے ملفوق
کے اژدر خان نے ہتیہ رزم کیا۔ مجروحان شمشیر سحر نے شاہزادہ
سے بہ سماجت کہلا بھیجا کہ میدان سے بازگشت کرو۔ اژدر خان
کی تلوار بے پناہ ہے۔ رستم نژاد دلاور سر دادن کو ہیچ سمجھ کے خوف
و ہراس کی وجہ سوچ رہا تھا کہ اژدر خان نے مقابل پہونچ کے شمشیر
اژدر فرما غلاف سے نکالی اور بے محابا رستم نژاد کے سر پر لگائی
شاہزادہ نے سپر فولادی سے پناہ کی۔ وہ تیغ سحر تراش سپر کو دو ٹکڑا
کرتی ہوئی خود و مغفر سے درگذری اور چار انگشت کے سر میں
داخل ہوگئی۔ رستم نژاد صدمہ بیجا لاکے دستی [illegible] شاہزادہ [illegible]

دم شمشیر پر مارا۔ ورنہ وہ شمشیر سینہ تک اُتر جاتی۔ عیاران اسلام رستم نژاد کو لشکر میں لے آئے

سرمالوق نے جو سنا کہ شاہزادہ رستم نژاد صاحب فراش ہو گیا دوسرے دن [illegible] میدان میں آیا۔ رستم نژاد بارق نوجوان کے ہمراہ جو پہلوان آئے تھے اُنہوں نے تین چار روز تک نوبت بہ نوبت اُس گبر مغرور کا مقابلہ کیا۔ اکثر زخمی ہو گئے اور بعض قتل تا بحدے کہ کوئی ایسا سردار دلاور نہ رہا جو سرمالوق کو جواب دے۔ ناچار ایک روز ملک اخلاق شاہ نے سرمالوق کے کلمات ناجیانہ سے تنگ آکر عزم رزم کیا۔ اُس وقت لشکر اسلام میں عجب ہنگامہ حشر و نشر برپا ہوا۔ ہر ایک پہلوان و سردار مانع ہوتا تھا۔ اِس اثنا میں جواسیس خبر لائے کہ خاقان زرین ستان بن اطلاق شاہ مع ملک لعفاق شاہ بادشاہ لعفاقیہ و گیہان رستم جوان دو لاکھ سوار و پیادہ کی جمعیت سے آیا ہے۔ ملک اخلاق شاہ شاہزادہ خاقان و ملک لعفاق شاہ کو بہ تعظیم و تکریم لشکر گاہ میں لایا اور زمانہ ناسازگار [illegible] خرم ہوا۔ خاقان نوجوان [illegible] لشکر شراب نوشی اور تمام شب [illegible] کی عیش [illegible] بسر کی۔ شیر نژاد و بہرام نژاد و [illegible] نژاد وغیرہ کی حالت اب بہتر ہو گئی تھی اور رستم نژاد کو سخت تکلیف تھی۔ لیکن ہر ایک سردار شمشیر [illegible] کی تعریف میں رطب اللسان تھا

صبح کو حسب معمول صف آرائی ہوئی - ایک جوان لو خواستہ
گبرزج نام اس شان و ترکیب سے میدان میں آیا - ایک ہاتھ
میں شیشہ شراب اور دوسرے ہاتھ میں ایک جام طلائی اور چند
مردان سپاہ اور دو ہمراہ - بطرز تماشا میدان میں آویزان تھے
گیہان رستم جہان اُس کے مقابل گیا - گبرزج نے بہت ہوشیار رکھے
گیہان بولا ور نے سینہ میں نیزہ مارا - اُس دلاور نے لے کے تلف
نیزہ چھین لیا اور اُسی نیزہ کو گرد سر پھرا کے گبرزج کے سینہ
پر مارا - حالانکہ اُس نے سپر فولادی سینہ پر رکھ لی تھی - اللہ شان
نیزہ سپر فولادی کو سوراخ کرتی ہوئی پشت سے اُس طرف گزر گئی -
یہ حال دیکھ کر گبرزج کا بھائی بہرزج مار خوار میدان میں آیا - گیہان
پہلوان نے اُس کو بضرب تیغ ورک بسقل میں پہونچایا - شام تک
چار پہلوان اور گیہان کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوئے

دوسرے دن کی میدان داری میں گیہان رستم جہان اور
القصائیہ کے سات دیگر پہلوان ... کے ہاتھ سے زخمی ہوئے
بلکہ تین ان کے ... پہلوانان نامی کو مجروح اور
... کیا - ... شاہزادہ ... نامی ...
... اول نیزہ وری کی پھر شمشیر بازی - آخر روز دست و
بازو میں در آئے - تین روز و شب کشتی کی کشتی میں گرسنہ تشنہ
سوم ... معرکہ ... شاہزادہ نے زور دست و سینہ سپر ...

کو ماتھہ بر علم کر لیا اور جنیغ زدہ زمین معرکہ پر مارا - عیاران اسلام دست و بابستہ لشکر مین لے آئے

جسوقت شاہزادہ خاقان کا کسل و تکان رفع ہوا سرمالوق کو بارگاہ معلی مین بلایا اور دین اسلام کی ہدایت کی - سرمالوق برنگ و نفاق خدا پرست ہوا - شاہزادہ والا قدر نے ایک خلعت گران بہا مع قبضہ شمشیر سرمالوق کو دیا - سرمالوق نے خلعت پہن لیا - الا شمشیر نہ لی - شاہزادہ نے اس کی وجہ پوچھی - سرمالوق نے کہا - اے بلند اقبال امراق جادو کی کمر کی شمشیر عنایت کرو تاکہ اقران و امثال مین امتیاز حاصل ہو - خاقان زرین سنان اُس تلوار کو نہایت عزیز رکھتا تھا - مگر سرمالوق کی التجا کا رد کرنا مناسب نہ سمجھا - اُس مردود نے چند لحظہ کے بعد عین عالم بدمستی مین خاقان زادہ کی دوسری طرف متوجہ پاکر وہی شمشیر غلاف سے نکال کر بے محابا شاہزادہ کے سر پر لگائی - بتائید اقبال شاہزادہ نے شمشیر کی چمک دیکھہ لی اور نیم تخت سے جسپر بیٹھا تھا جست کی - بازہم شمشیر کی نوک ران پر لگی

سرمالوق بے غیرت جان کے خوف سے باہر سرتہادہ بارگاہ سے بھاگا اور جلودار کو ہانک کر کے مرکب جوگی پر سوار ہوا - اثنا سے گریز مین مرد دین بلایا - دارستے جو آدمی معارض ہوتا تھا اُسکو ہلاک کرتا تھا - خاقان نے دوسرے مرکب جلد رفتار پر سوار ہو کر سرمالوق کا

کو تعاقب کیا - اژدر خان نے سات پہلوان سرمالوق کی حفاظت اور طاقان کے روکنے کے لیئے روانہ کیئے - طاقان نامی بہادر نے اُن ساتون کو قتل کیا اور اُس وقت اژدرخان کی بارگاہ مین پہونچا کہ سرمالوق اپنی شکست کی حقیقت بیان کر رہا تھا - شاہزادہ طاقان نے ایک نعرہ جگرشگاف مارا - سرمالوق بہون شمشیر برہنہ خونچکان روبرو آیا - طاقان نے اُس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور اُسی تلوار سے اُس کا قصہ پاک کیا - اژدرخان کو بوجہ بزدلی اُس وقت شاہزادہ سے مقابلہ کی ہرگز جُرأت نہ ہوئی اور وطواط تو وحشت زدہ بارگاہ سے بھاگا اور ایک طناب سے اُلجھہ کر اوندھا گرا

شاہزادہ خندان و فرحان لشکر نصرت اثر مین چلا آیا اور اژدرخان اپنے ماموں جہنم نصیب کے ماتم مین مشغول ہوا - بنابرین چند روز صف آرائی موقوف رہی - ایک دن موقع پاکر وطواط نے اژدرخان کو برانگیختہ کیا اور اُس نے نوازش طبل کا حکم دیا - صبح کو صف آرائی ہوئی اور سرملوق بن سرمالوق کہ جوان نو عمر قوی ہیکل تھے میدان مین آیا - بہزاد الطاقی اُس سے ہم نبرد ہوا - سرملوق نے چند زخم ایسے کاری بہزاد الطاقی کے سر سینہ پر لگائے - شہزادہ دلاور مجروح تیغ سہراب فضل الٰہی سے تندرست ہے - اُس نامدار نے شاہزادہ طاقان سے کہا - مجھے فقط اژدرخان

[illegible] ضرب شمشیر سے خون نکلا ہے - باقی [illegible] پہلوانوں نے [illegible] دیکھ [illegible]
تماشا دیکھ رہے تھے [illegible] ضرب در ضرب کی اجازت دی - شاہزادہ
طاقان نے [illegible] سے کہا - اے برادر - [illegible] اژدرخان کا قریب
کہ [illegible] ایسے [illegible] کیجیے - اگرچہ چاہتا ہے کہ [illegible]
سے زور آزمائی کرو - شیر زاد نے میدان میں پہنچ کر مردانہ وار مقابلہ
بہت جوانوں کو کام کر دیا - ان پہلوانوں میں [illegible] دل [illegible] ہو رہی تھی
بالآخر شمشیر زنی کی نوبت پہنچی - شیر زاد دلاور نے گرز جنگ میں
باین ضرب قوی شمشیر جان ستان سر طوق کی گردن پہ ماری کہ سر
ناپاک تن سے جدا ہو گیا - اژدرخان نے ایک آہ کی اور نعرہ زنان
میدان جنگ میں آیا - جس وقت شیر زاد دلاور نے اژدرخان
کو آتے دیکھا براہ راست میدان سے اپنے لشکر میں چلا آیا

شاہزادہ طاقان کو اس طرح شیر زاد کا میدان سے آنا ناگوار
گذرا - پھر دل میں سمجھا کہ یہ اثر شمشیر سحر کا ہے - آخر کار خود حرب گاہ
میں پہونچا اور اس زور سے نعرہ بلند مارا کہ تمام میدان لرز گیا -
اژدرخان پر شاہزادہ طاقان کا ایسا رعب چھایا کہ کسی سلاح سے
کام نہ لیا - وہی شمشیر آفت غلاف سے نکال کر سر پر لگائی - طاقان
نے شمشیر بالائے سپر رکھی - شمشیر سحر نے شمشیر و سپر دونو کو قلم کیا - طاقان
عاقل دوران نے سمجھا کہ اب یہ شمشیر خود و مغفر کو چاک کر کے سر پر
ہو پہنچے گی - جلالا کی تمام اپنی سپر شگافتہ زمین پر پھینک دی - وہ

شمشیر شاہزادہ کے مرکب کی گردن پر لگی - خاقان نامدار مرکب تازہ پر سوار ہوا اور اژدرخان سے کہا - اب ہوشیار ہو جا اور ہماری تیغ بے درنگ کی پناہ کر - اژدرخان نے وہی شمشیر سحر بجائے سپر سر پر رکھ لی - شاہزادہ نامدار نے بضرب قوی شمشیر اژدہا اژدرخان کے سر پر لگائی - مگر وہ شمشیر خارا شگاف اژدرخان کی تیغ سحر پرا ٹھگا کارگر نہ ہوئی - اژدرخان نے بلند قہقہہ مارا اور کہا - اب تجھے قدرت خداوندی کا باور آیا ہوگا - خاقان زرین نشان نے کہا - او نامعقول جلدی کیا ہے - انجام کار اس شمشیر آفت کا راز پوشیدہ نہیں رہنے کا - تو ساحر نہیں تو کسی ساحر غدار نے یہ تلوار تجھکو بخشی ہے - یہ سن کر بہ حالت غضب اُس نابکار نے ضرب دوم لگائی - اِس دفعہ شاہزادہ نے مرکب کی پشت پر تازیانہ مارا - وہ توسن برق وش شرارہ آتش کی مانند مقابل سے دس قدم شماری جست کر گیا - اژدرخان کی ضرب خالی گئی اور اپنی شمشیر گران وزن کی جھوک نہ سنبھال سکا غلطکلا زمان پشت مرکب سے زمین پر گرا - خاقان بہ چالاکی تمام مرکب سے اُترا اور اُس مارخوار سے دست دبغل ہو گیا - دونو جوانان پیلتن ایک روز و شب ہمہ تن کشتی مین مشغول رہے - جب اژدرخان کی قوت دست و پا نے جواب دیا - علیحدہ ہو گیا اور کہا - اے جوانمرد - میرا معدہ بالکل خالی ہو گیا ہے - اجازت دے

کر اپنے لشکر مین جاؤن - کل پہر یہی میدان اور یہی گو ہے - طاقان نوجوان نے کہا - او نامرد حیلہ ساز - آیا - اِس قاعدہ سے بہی واقف ہے یا نہین کہ جوانان بانام و ننگ بے یکسو ہوئے قضیہ کے آرام نہین لیتے - اژدرخان نے باصرار و سماجت مُہلت لی

اژدرخان نے بعد خورد و نوش و طواط بہ دین اور شعبان وزیر سے کہا - حاشا مین جنگ دست و بازو مین کسی طرح طاقان کا حریف نہین ہو سکتا - اگر مین مہلت نہ لیتا لے شبہہ دستگیر کر لیتا - رہی یہ شمشیر - سو تم نے دیکہہ لیا کہ طاقان نے کس ترکیب غیر مکرر سے میری ضربات دفع کین - ملکہ اسودہ آئے تو اُس سے زور دست و بازو کی تدبیر کرائی جائے - اُنہون نے کہا - یہ فکر احسن ہے - اژدرخان نے باین عذر طاقان دلاور سے مہلت لی کہ مین چندے ورزش کرونگا

روز سوم بوقت شب اسودہ ساحرہ اژدرخان کی خوابگاہ مین داخل ہوئی - بعد اختلاط اژدرخان نے اپنا درد دل سُنایا اسودہ نے کہا - یہان سے چالیس فرسنگ ایک کوہ شمالی شاق ہمدوش کرکشان تیغہ نام ہے - کوہ تیغہ بہ تسخیر اشیاے نادرہ ساحرون کے کام کی پیدا ہوتی ہین - مین اب وہان جاتی ہون ایک لوح منقش بہ نقوش سحر تیرے واسطے تیار کرونگی - اُسکو

اپنی گردن مین رکہنا - بہمہ وجوہ حریف پر غالب آئے گا

جب یہ مرد دانا عالم خلوت سے نکلے وطواط نے دست بستہ کہا میری دختر گم شدہ کی کچھہ تدبیر کرو - اسودہ نے قدرے سُرمہ وطواط کو دیا کہ ہر زن و مرد محلسرا کی آنکھون مین مع اخنوس عیار کے لگاؤ - وطواط نے جملہ ملازمون کی آنکھون مین وہ سرمہ لگایا اور ایک ایک کو اسودہ کے روبرو کیا - جب اخنوس کی نوبت آئی - ساحرہ سمجھہ گئی کہ یہی عیار مکار اُس عورت کی مفقودی کا باعث ہوا ہے

اسودہ ساحرہ اُسوقت خاموش ہو رہی اور شب کو اخنوس عیار کے مکان مین آئی - اخنوس کو وہان موجود نہ پایا - وہان سے راہ راست اُس درہ مین پہونچی جہان حکیم بزرگ دانش مقام گزین تہے دیکہا کہ اخنوس و رعنا صنم دونو حکیم بزرگ دانش کی خدمت مین حاضر ہین - ساحرہ نے اِن تینون زن و مرد کو بزور افسون سحر بیہوش کیا اور ایک تخت پر خوب مضبوط باندہا اور شیاطین تابع اعمال سحر کو حکم دیا کہ یہ تخت کوہ بنفشہ پر فلان غار مین پہونچا دو - اُن کے عقب مین خود بہی اُس غار کے اندر گئی اور اسیرون کو ہوش مین لا کر بہ ادب تمام حکیم بزرگ دانش کو سلام کیا اور کہا - اے بزرگ فرقہ بنی آدم واسطے سحر [illegible] عالم - مین تم سے ایک عرض رکہتی ہون - اگر [illegible] قبول [illegible] سے نجات پاؤ گے اور [illegible] کر تم [illegible]

سے بچ جائیں - حکیم صاحب نے فرمایا - وہ کیا غرض ہے جو مجھ سے متعلق ہوئی ہے - اسودہ نے کہا - بوجہ نہ جاننے ہندسہ و ہیئت و نجوم کے باوجود ساحر کامل ہونے کے مین طلسم بندی کی قدرت نہین رکھتی - آپ علوم حکمت کی تعلیم کا ذمہ کرین - ورنہ جان شیرین سے ہاتھ دھوئین - حکیم صاحب نے جان کے خوف سے اسودہ کی درخواست منظور کی - ساحرہ نے بار دیگر حکیم صاحب وغیرہ کو بیہوش کیا اور شیاطین کو حکم دیا کہ اُنکا تخت جزیرہ قعرتیہ البحر مین پہونچا دو جو خلیج کے وسط مین واقع ہے

اُس جزیرہ مین ایک مکان عمارات قدیم سے نہایت وسیع و دلکشا بنا ہوا تھا - اسودہ نے اُس مین ایک ماہ کا سامان خورد و نوش جمع کیا اور حکیم صاحب و وخنوس درعنا کو ہوش مین لاکر کہا - اے حکیم بزرگ - مین ایک مہم اہم سے فارغ ہو لون - پھر حضرت سے سبق لونگی

حکیم صاحب سے رخصت ہو کر اسودہ کوہ نیغشہ پر گئی اور ازدرخان کے واسطے لوح سحر کی تیاری مین مصروف ہوئی

احوال صاحبقران اصغر و قتل ہونا اسودہ ساحرہ کا

ہم نے اسی جلد مین تحریر کیا ہے کہ شاہزادہ بدرمنیر طلسم

حکیم اشراق کی فستیح کے بعد سمند ہزار گل نام پر سوار ہوا اور ایک
فرسنح راہ طے کی ہوگی کہ مرکب طلسمی نے سرکشی کی اور شرارہ آتش
کی مانند صحرا کی راہ لی۔ راوی کہتا ہے۔ سمند ہزار گل نے ایسی بدعنانی
کی کہ عنان اختیار صاحبقران اصغر کے ہاتھ سے رہا ہو گئی۔ اُس مرکب
برق وش نے ایک روز و شب مین سات کوہ سر بفلک کشیدہ اِس
طرح طے کیے کہ گویا زمین مسطح یا آب دریا ہے۔ دوسرے دن صبح کے
وقت سمند ہزار گل ایک دریاے مواج و بحر ذخار کے کنارہ پر پہونچا
جسکی ہر موج اوج فلک سے ہمسری کرتی تھی۔ وہ توسن پرورش یافتہ
زمین طلسم بے خوف و وسواس اُس دریا سے طوفان خیز مین داخل ہو گیا
اب صاحبقران کو زندگی کی توقع نہ رہی۔ ناگاہ ایک پیر مرد خضر صورت
ملایک سیرت سر تا پا سبز پوش عین وسط دریا مین پیدا ہوا اور اُس نے
سمند ہزار گل کے یال و دُم پر ہاتھ پھیرا۔ ہزار گل اُسی جا سے استادہ
ہو گیا۔ پیر مرد نے فرمایا۔ اے شاہزادہ بلند بخت۔ تم ایام نجومی
کے حساب سے چھ ساعت قبل از وقت سوار ہوئے۔ ورنہ یہ توسن
پری نژاد ہرگز گرم عنانی نہ کرتا۔ خیر آنچہ گذشت گذشت۔ حکمت الٰہی
مین یہی جاری ہوا تھا کہ تم اِس صورت سے ار دوے معلی مین پہونچو
اب یہ توسن تم کو جزیرہ تعریتہ البحرین مین پہونچاے گا۔ وہان ایک دوست
روحانی سے ملوگے اور وہ ایک ساحرہ کی قید مین گرفتار ہو گا۔ پیر مرد
نے اسود و شکہ البطال سحر کی ترکیب بتائی اور چند کلیجے مع صراحی آب شیرین

بغل سے نکال کر دئے - صاحبقران اصغر اُس بزرگ کا شکر احسان بجا لایا اور پوچھا کہ حضرت کا اسم مبارک کیا ہے - بہ مجرد اِس کے پیر مرد غائب ہوگیا - راوی واقف اسرار قیاسًا کہتا ہے کہ وہ بزرگ قدسی صفات حضرت الیاس پیغمبر تھے

صاحبقران اصغر نے مرکب پر سوار کلچے کہائے اور آب سرد پی کر رزاق مطلق کی روزی رسانی کا شکر بجا لایا - اب توسن طلسمی باین آہستگی و سبک قدمی سطح دریا قطع کرتا تہا کہ گویا صاحبقران اصغر ایک کشتی سبک رو مین سوار تہا - جس وقت کشتی زرین آفتاب بحر سپہر دوار کے وسط مین پہونچی - سمند ہزاررنگ دریا کے کنارہ پر آیا - صاحبقران اصغر نے طرفہ جزیرہ خوش آب و ہوا وسیع الفضا دیکہا سیر اجمالی کرتا ہوا ایک مکان رفیع و عالی کے قریب پہونچا - یہ وہی مکان ہے جہان اسودہ ساحرہ نے حکیم بزرگ دانش واخنوس عیار ورعنا صنم بنت طواط کو قید کر رکہا ہے - ایک حوض وسیع پر از آب مکان کے دروازہ پر واقع تہا - اسودہ نے بزور اعمال سحر اُس حوض کی یہ شکل کر رکہی تہی - کہ بجائے خود دریاے موج زن معلوم ہوتا تہا اور اُسمین ہزار در ہزار نہنگ و سوسمار دراز قد مہیب صورت دہن کشادہ چارطرف پہرتے تہے - حوض کے کنارہ پر ایک درخت چنار سالخوردہ نہایت بلند تہا اور ایک شیر ببر زیر درخت بیٹہا تہا - جس وقت اُس نے صاحبقران اصغر کو دیکہا غراں غراں حملہ آور ہوا - مگر سمند ہزاررنگ نے ایک ہی جست مین اُس حیوان

درندہ کا کام تمام کر دیا۔ صاحبقران نے سمند ہزار گل کی پیشانی کو بوسہ دیا اور حسب تعلیم بزرگ دریائی لوح مکاشفہ کو جس پر ہزار اسما سے جلیلہ کندہ تھے چند بار دریا سے سحر مین غوطہ دیا نیز آب سحر پر اسم اعظم دم کیا۔ بروقت بجا لانے اس عمل کے ایسا دود سیاہ غلیظ و متعفن پیچ در پیچ متصاعد ہوا کہ زمین و آسمان کو شب دیجور کا مرتبہ بہم پہونچا یا۔ دفع ہونے ظلمت دود کے دریا سے سحر اور جانوران مذکور کا نشان نظر نہ آیا۔ البتہ وہ حوض بہ ہیئت اصلی قصر کے دروازہ پر موجود تہا

جس دن سمند ہزار گل نے صاحبقران اصغر کو جزیرہ تعزیتہ البحر مین پہونچایا۔ اُس شب حکیم بزرگ دانش نے یہ خواب دیکہا کہ صاحبقران یہان تشریف لایا۔ علے الصباح از روے علم تعبیر خواب کی صحت کی اور اوضاع فلکی سے دریافت فرمایا کہ صاحبقران ابھی وقت اس جزیرہ شوم پر آفت مین داخل ہوا چاہتا ہے۔ اخذ مہر و رعنا صنم کو ہمراہ لیکر نہایت مسرور و خوش حال قصر کے غرفہ پر تشریف لائے اور وہ تمام کاروائی جو سمند ہزار گل و صاحبقران اسود کے ساحر دیکھے اعمال سحر کے بطلان [illegible] دیکھی عجیب رستہ صاف ہو گیا حکیم بزرگ دانش [illegible] و رعنا صنم بر جا تا کہ [illegible] دروازہ [illegible] صاحبقران اصغر کو حکیم بزرگ دانش کے [illegible] گذشتہ [illegible] تمام [illegible] اشتیاق [illegible]

البتہ بزرگ دریائی کی زبان سے یہ جملہ ضرور سُنا تھا کہ ایک دوست صادق تمہارا اُس مکان مین مقیم ہے - اب جو حکیم صاحب کی صورت دیکھی ہا بین حیرت و مسرت بے اختیار پشت مرکب سے جست زدہ اُترا اور بہزار شوق و آرزو حکیم صاحب سے بغلگیر ہوا - اخنوس عیار و رعنا ضیم بھی صاحبقران کے قدمبوس ہوئے - صاحبقران حکیم صاحب کے ہمراہ قصر مین تشریف لایا اور کہا - آپ کی مانند ملایک صفات انسان کہان اور یہ قصر ویران کہان - حکیم صاحب نے عجب لطف و کیفیت سے لشکر ظفر پیکر کا حال اور اپنے گرفتار ہونے کا قصہ از اول تا آخر بیان کیا - اِسکے جواب مین صاحبقران نے اپنی داستان عجیب سُنائی اور کہا - بزرگ دریائی نے یہ نصیحت ہی کی تھی کہ اسوہ ساحرہ کے آنے تک ہم اُس قصر مین مقیم رہین

اسوہ ساحرہ حکیم صاحب کو اُس قصر مین قید کر کے خود کوہ بنفشہ پر ہمہ تن اعمال ناپاک کے شغل مین مشغول ہوئی - اکیس روز کے عرصہ مین اُس نے ایک لوح برنجی منقوش بہ نقوش سحر خاص اژدر خان مارخوار کے نام سے تیار کی اور لشکر اشرار مین پہونچ کر اژدر خان کو دی - اژدر خان نے پوچھا اِسکی تاثیر کیا ہے - ساحرہ نے کہا - اِس کی یہ خاصیت ہی کہ جو شخص باطل السحر کا عامل ہوگا وہ تجھ پر غالب آئے گا - ورنہ کیا قدرت کسی انسان کی کہ تجھ سے بجنگ و مقابلہ پیش آئے - اژدر خان نے لوح کے دستیاب ہونے کا ایک ہفتہ جشن

خوشی کیا

اِس عرصہ میں اسودہ نے حسب دلخواہ اژدرخان سے عیش و عشرت کی اور روز ہشتم اژدرخان سے رخصت ہوکے تیرہ قصریہ کی راہ لی۔ یہاں اُس خوش حکیم بزرگ و دانش نے بزور دست علم نجوم صاحبقران اعظم کو خبر دی تھی کہ آج اسودہ جادوگر اس قصر میں ضرور آئے گی۔ صاحبقران سپہر قدر اسودہ کے آنے سے پہلے ایک حجرہ میں پوشیدہ ہو گیا۔ جس وقت اسودہ در قصر پر پہونچی اور اپنے طلسم سحر کو باطل پایا متحیر و ششدر قصر میں آئی اور حکیم صاحب سے پوچھا۔ مقام حیرت و استعجاب ہے کہ میں بزور اعمال سحر اس قصر کے دروازہ پر سہل طلسم بند ہی کر گئی تھی اب جو یہاں آئی اُسکا نشان نہ پایا۔ قیاس کہتی ہوں کہ شاید تم نے بتائید آسمانی حیلہ طلسم برطرف کر دیا۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ او مکارہ یہ گمان تیرا محض غلط ہے۔ اسودہ نے پوچھا۔ پھر کس شخص کا کام ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ یہ شخص بتائید اقبال بلند یہاں پہونچا۔ اُسی مؤید من الغیب نے تیرا طلسم ناگہ ہی باطل کیا۔ بلکہ اُسی تائید یافتہ آسمانی ساحر کش کو اپنی جان بلب کا ملک الموت سمجھ۔ اسودہ ساحرہ نے غضبناک ہو کر ایک چوبدست بقوت تمام حکیم صاحب کے سر پر لگائی۔ حکیم صاحب نے بآسانی چوبدست اُس کے ہاتھ سے چھین لی۔ اور عوض میں وہی چوبدست گردن پر ماری۔ مگر ساحرہ

کو بوجہ رویین تنی کچھہ ضرر نہ پہونچا۔ اسودہ نے ایک افسون سحر
پہونک کر حکیم صاحب کو بے دست و پا سے محض کردیا۔ اخنوس
عیار و رعنا صنم نے بہی ایک ایک سنگ گران وزن ساحرہ
کو مارا اور اُس نے اخنوس عیار و رعنا صنم کو بہی بے حس و حرکت
کردیا۔ اِس ہنگامہ آرای مین صاحبقران حجرہ سے باہر نکلا اور
بصدائے زہرہ شکن فرمایا۔ او ساحرہ لعینہ بچشم کور دیکھہ کہ تیری
جان کا ملک الموت آپہونچا۔ آگاہ ہو کہ منم صاحبقران فرقہ بنی آدم
و قاتل ساحران عالم سلطان کشور گیر شاہزادہ بدر منیر فاتح طلسم
حکیم اشراق روشن ضمیر سیار بر عجائب کشندہ نہنگ بری۔ اسودہ
ساحرہ نے جو یہ عبارت سُنی جسم پلید اُسکا مثل بید کانپنے لگا۔
مگر چونکہ ایک زن کہن سال خونخوارہ ہے ہوش و حواس بجا کیے اور
کہا۔ خیر ہر کہ باشد باشد۔ اب تجھے خداوند ابلیس و سامری نے
اِس مقام مرگ انجام مین پہونچایا ہے۔ بہر حال تجھہ سے مختلط ہو
[illegible] صورت دیگر منصب صاحبقرانی و طلسم کشائی سے ہاتھہ دہو
[illegible] فرمایا۔ معاذ اللہ۔ اگر تو افضل حوران بہشتی کی
[illegible] اپنی صورت زشت [illegible] تبدیل کرے گی [illegible]
[illegible] زادہ سگ و خوک سمجھینگے۔ [illegible] نے ایک جو بدست [illegible]
[illegible] پہونچا اور صاحبقران [illegible] زمین پر پہینکتا تہا
جو بدست نے چند بار پیچ و تاب کہایا اور بصورت مار [illegible]

صاحبقران پر حملہ کیا - صاحبقران نے شمشیر برق دشمن سوز پر اسم اعظم دم کیا اور اُس مار سیاہ پر ضرب شمشیر لگائی - ایک ہی ضرب میں وہ چوبدست دو حصے ہوگئی - ساحرہ نے بہ چالاکی دستی دونو پارچے چوبدست کے باہم وصل کئے اور بار دگر اُس پر افسون سحر پھونکا - چوبدست بصورت عقرب سیاہ دراز نیش صاحبقران پر حملہ آور ہوئی - صاحبقران اصغر نے اسم اعظم کی مدد سے یہ بلائے سحر بھی دفع کی - بار سوم اسودہ نے اُس قصر کے تمام در و دیوار پر متعدد افسونہائے سحر پھونکے - صاحبقران نے دیکھا کہ ہر ستون مکان کا مثل اژدہائے شرر بار اسطرف چلا آتا ہے - آخر بہ برکت اسمائے جلیلہ یہ سامان متوحش بھی دفع کیا - جب ساحرہ نے دیکھا کہ کوئی عمل زبردست اِس جوان بلند اقبال پر مؤثر نہیں ہوتا ناچار روبرو سے بھاگنے کا قصد کیا - صاحبقران گردون سریر نے ہنگام فرار یا مین تا وہ اندازی ایک تیر جانگداز اسودہ کو مارا کہ سینہ پر کینہ سے دو تن گذر گیا معلق زنان زمین پر گری - اخنوس عیار نے صاحبقران کے حکم سے اُس ساحرہ کی لاش خبیث اسیوقت آگ میں جلادی

اب اخنوس اور صنم منصفانہ قلب مسلمان ہوگئے - صاحبقران اصغر نے اخنوس کو ہمت اُمید خطاب دیا اور اُس قصر میں جتنے تھی جواہر ساحرہ کا تھا ہمت اُمید اور ...

کو بخشا

روز سوم حکیم بزرگ دانش نے چوب درخت کا ایک عمد عریض و طویل بنایا اور اُس پر صاحبقران کو مع رفقا و توسن طلسمی سوار کیا - ایک روز و شب اُنکو دریا مین گزرا تھا کہ دوسرے دن چند کشتیان زنگیون کی نظر آئین - اہل کشتی نے جو زنگیان آدم خوار تھے عمد کا چار طرف سے محاصرہ کر لیا - صاحبقران اصغر نے پوچھا - ہم سے کیا مطلب رکھتے ہو - زنگیون کے جماعت دار سویق نے کہا - تم کو اسیر کرین گے اور گوشت تمھارا شراب کے ساتھ کھائین گے - صاحبقران نے فرمایا - اس قدر مہلت دو کہ ہم دریا کے کنارہ پر پہونچ جائین - زنگی نہایت احتیاط و ہوشیاری سے عمد کو دریا کے کنارہ پر لائے - صاحبقران مع رفقا عمد پر سے اُتر پڑا

ایک سر ور زنگی الاصل یلماق سرخ چشم اس جزیرہ مین چالیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے حکومت کرتا تھا اور اُس دن دریا کے کنارہ پر شکار کھیل رہا تھا صاحبقران کو دیکھکر یلماق نے سویق زنگی کو باواز بلند کہا - اے سویق آفرین خوب شکار فربہ ہمارے واسطے پیدا کیا ہے - صاحبقران اصغر یلماق زنگی کے سامنے آیا اور کہا - پہلے ہم سے زور آزمائی کر - اگر غالب آیا گوشت کھانا - یلماق نے کہا - اے جوان آفتاب طلعت مین زور آزمائی

سکو موجود ہون - اگر مجھپر زورمندی یا فنون مبارزت مین غالب
آئے گا سجدۂ خدمت بزرگ اُسیوقت حلقہ فرمانبرداری
آویزۂ گوش کرونگا - یہ کہہ کر صاحبقران کے مقابل ہوا -
صاحبقران نے تمام زور کی قوت و جہد مین یلماق زنگی کو مغلوب
کیا - یلماق نے بخلوص عقیدت قدم ہمایون کو بوسہ دیا اور
کہا - اُمیدوار ہون کہ اپنی اصل حقیقت سے آگاہ فرماؤ - صاحب
قران نے از اول تا آخر وقایع گزشتہ اپنا بالتصریح بیان کیا -
یلماق مع لشکر دائرہ اسلام مین داخل ہوا

روز دوم صاحبقران اصغر نے دیکھا کہ ایک نوجوان صاحب
جمال زنجیر طلائی سے از سرتاپا مسلسل ہو رہا ہے اور چند نفر
زنگی قوی الجثہ اُسکو دربار مین لئے آتے ہین - صاحبقران نے
پوچھا - یہ نوجوان کون ہے - یلماق نے کہا - یہان سے قریب
ایک بادشاہ مطلع شاہ نامی صاحب لشکر و افسر فرماندہی کرتا
ہے - یہ نوجوان اُس بادشاہ کا فرزند مطیلع نام ہے - ایک دن
مین نے اکثر علمائے زمان معتبر کی زبان سے سنا کہ مطلع بن مطلع
شاہ اپنے یاران صحبت سے کہتا تھا جی چاہتا ہے کہ زنگبار مین
جاؤن اور یلماق زنگی سرکش کو گوشمال دیکر گرفتار کر لاؤن
اسمین مروت خلاف شرع سے میری طبیعت بہت برہم ہوئی - ایک
دن براہ راست شکارگاہ مین پہونچا عین وقت مقابلہ برعکس

اُسکو گرفتار کر لایا - اب اِس شہزادہ کے عوض ہر روز مطالع شاہ سے اپنی خوراک کے واسطے دس آدمی جسیم و شحیم منگاتا ہون - اور اُن کا گوشت شراب کے ساتھہ کہاتا ہون - قمار خراں اصغر نے بدست خود مطلع کے بند ہاے قید کہول دیے - اور آیندہ عماق زنگی سے آدم خواری کی شدید توبہ کرائی - بعد ازان شہر مطلعیہ کی طرف روانہ ہوا - شہزادہ مطلع صاحبقران سے اول شہر مین گیا - مطالع شاہ ایک لاکہہ سوار کی جمعیت سے صاحبقران کے استقبال کے واسطے بیرون شہر آیا - صاحبقران نے شہر مطلعیہ کو بہی سرتاسر اسلام آباد کیا اور چار روز مطالع شاہ کے ہان مہمان رہا - روز پنجم چالیس ہزار زنگی اور چالیس ہزار سوار سلطنت مطلعیہ کی جمعیت سے براہ غیر متعارف شہر آفاقیہ کی طرف نہضت فرمائی

جمعیت آفاقیہ اور پہونچنا احراق شاہ کا اور بعد ازان صاحبقران اصغر کا لشکر اسلام مین

یہ امر ناظرین کو فراموش نہ ہوا ہوگا کہ اسود و عاد و ستے

بوح سحر اژدرخان کو دی اور خود جزیرہ قعریہ کو روانہ ہوگئی - بعد اُس کے روانہ ہونے کے اژدرخان نے اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوایا - اور وطواط کے ہاتھہ آفاق شاہ کو پیام بہیجا کہ عالیجناب شہر سے باہر نکلین اور میرے جنگ کا تماشا دیکھین - آفاق شاہ کو ہرگز یہ امر منظور نہ تہا اور فیہوشش دانا نے بہمہ وجوہ اطمینان کر دیا تہا کہ صاحبقران اسیر تحیر و قانیت واپس تشریف لائے گا - تاہم رفع شر کے واسطے بجمعیت کثیر شہر سے باہر نکلا - اژدرخان مارخوار دو فرسخ استقبال کے واسطے آیا - مگر مرکب سے نہ اُترا - اور کہا - تدا و تدمنات اکیس سے مجہے تفکر کردگی کا اعزاز حاصل ہے - استقبال بہی مین نے پچہلے تعلقات کے لحاظ سے کیا اور تمہارے پیادہ پا ہونے کا متقاضی نہ ہوا - بہتر یہ ہے کہ جلد تر رستم جہان پہلوانی و تخت سلطانی سے مجہے عطا فرماؤ اور مجہہ سے فرمان سلطنت اپنے نام لکہواؤ - اِس جملہ کے استماع سے آفاق شاہ نے ایک آہ سرد کہینچی الا بجز اِس کے چارہ نہ دیکہا کہ رستم جہان پہلوانی اُس کو دی اور لشکر مارخواران کے دست راست ایک فرسخ اپنے لشکر کے خیام برپا کروائے

جس شب اژدرخان کے لشکر مین طبل جنگ بجا لشکر صاحبقرانی سے بہی صدائے کوس رزم بلند ہوئی تہا - صبح کو دونون لشکر میدان کین مین صف آرا ہوئے - نہ تو کسی لشکر سے کوئی پہلوان [illegible]

جنگ میں نہ گیا تھا کہ گوشہ بیابان سے گرد سیاہ بلند ہوئی۔ بعد دریافت حال معلوم ہوا کہ میسور بن شہرار مار خوار سر ملوق مقتول کا چچازاد بھائی چالیس ہزار سوار کوہی کی جمعیت سے اژدر خان مار خوار کی مدد کے واسطے آیا ہے۔ میسور کے آنے کو چند لمحہ کا عرصہ گزرا تھا کہ اور بگولہ گرد نظر آیا۔ یہ تتق گرد مطابق بن شافیل ستبر گردن کے لشکر کا تھا اور پچاس ہزار سوار و پیادہ اُس کے ہمراہ تھا۔ اُسی دن اِسی طرح دو چار ساعت کے عرصہ میں پس و پیش مسقول شتر گردن و تہ فیل گرہ ابرو وغیرہ سات پہلوان بلاد متفرق سے پچاس ہزار سوار کی جمعیت سے اژدر خان مار خوار کی مدد کو آئے۔ اژدر خان اور وطواط فراہمی لشکر سے جامے میں نہ سماتے تھے

ان لشکران تازہ وارد کی چہلپی کے سبب دو دن جنگ موقوف رہی۔ تیسرے روز صف آرائی ہوئی اور میسور بن شہرار مار خوار میدان جنگ میں گیا۔ حمید بن مجاہد نے اُس سے نیزہ بازی شروع کی اور بائیں ضرب نیزہ مارا کہ میسور کی پشت سے گذرا اژدر خان سوختہ و برگشتہ آیا اور حمید دلاور کو گرفتہ لبت اپنے لشکر میں لے گیا۔ اسی طرح دلاور پہلوان فغفور الطاقی جنبیہ الطاقی کو گرفتار کیا۔ دوسرے دن مسقول سخت پنجہ تاجی میدان میں آیا اور رستم زادہ [illegible] نے اُسکو گرفتار کر لیا۔ اژدر خان اس قصد سے

میدان مین آیا کہ معقول کو رستم زاد سے چھین لے رستم زاد نے جو اژدرخان کی صورت دیکھی با ثر سحر میدان جنگ سے اپنے لشکر کی راہ لی مگر معقول کو اسی طرح گرفتہ دبستہ لشکر مین لے گیا اژدرخان نے اُس دن لشکر اسلام کے پانچ پہلوانون کو شمشیر سحر سے ہلاک اور دو پہلوان زندہ گرفتار کیئے۔ شب کو مہتر سہیم آہو تک بہ تغیر صورت صیقلان بن معقول کے پاس پہونچا اور کہا۔ تیرا باپ قتل کیا جائے گا۔ اگر والد کی جان بچانی منظور ہے لشکر اسلام کے تمام پہلوان مجھے دیدے۔ صیقلان آہو چشم اژدرخان کا منظور نظر تھا گریان و نالان اژدرخان کے پاس گیا۔ اژدرخان نے اُس کی خاطر سے کل پہلوانان اسلام کو شہزادہ خاقان کے پاس بھیجدیا اور معقول سخت پنجہ کو منگا لیا۔ دوسرے دن وہی معقول معرکہ جنگ مین آیا اور شیرزاد دلاور کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اژدرخان نے معرکہ جنگ مین آنے کا ارادہ کیا تھا کہ شیرزاد اپنے لشکر مین چلا آیا۔ اژدرخان نے اُس دن چار پہلوانون کو سخت زخمی کیا اور دو پہلوانون کو دست وگلوبستہ لے گیا۔ اسی طرح چند روز کی معرکہ آرائی مین چالیس پہلوان لشکر اسلام کے اژدرخان نے زندہ گرفتار کیئے۔ مردان مقتول ومجروح علاوہ تھے

جب لشکر اسلام میں کوئی مرد میدان نہ رہا لاچار شہزادہ
طاقان بن الطاق شاہ اژدرخان سے بہ عزم جنگ و پیکار
معرکہ رزم میں گیا اور وقت مقابلہ فرمایا - او مرد کوہی ہار خوار
پُر مکر و دغا ہم بہ این شرط تجھ سے جنگ و مصاف کرتے ہیں
کہ شمشیر سحر کا دخل نہ ہو - اژدرخان نے کہا بالفعل شمشیر سحر سے زیادہ
لوح برنجی پر مغرور و نازاں ہے جواب دیا کہ بہتر - آخر دونو
پہلوان پیلان ستہ کی صورت جنگ دست و بازو میں مشغول
ہوئے - ایک روز و شب باہم طرفین سے کشش و کوشش
ہوتی رہی ایک کو دوسرے پر غلبہ کلی میسر نہ ہوا - قضارا
دوسرے دن وقت تلاش اژدرخان کی زرہ کا گریبان
شہزادہ کے ہاتھ میں آگیا - طاقان نے اس زور سے
گریبان کو کھینچا کہ زرہ سے صاف نکل آیا - بہ وقت جدا
ہونے گریبان کے دیکھا کہ ایک لوح برنجی اژدرخان کی
گردن میں موجود ہے - اژدرخان بہ خوف افشا سے
راز فوراً شہزادہ سے جدا ہو گیا - اور کہا اسے جوانمرد
آج اس قدر [illegible] موقوف کرنی چاہیے روز فردا پھر
مقابلہ کریں گے - ہر چند شہزادہ طاقان نے لعنت ملامت
کی - مگر اژدرخان نے ایک نہ سنی دوڑا ہوا داخل اپنے
لشکر میں چلا گیا

وقتِ شب ایک قاصد گرد آلود ملک اعراق شاہ کا شتر تیز رو نام دستورِ اعظم ذیہوش دانا کے در خیمہ پر آیا اور کہا مین ایک خبر خوش و نوید مسرت افزا لایا ہون ملک آفاق شاہ کے روبرو بیان کرونگا - ذیہوش دانا قاصد کو ملک السلاطین کی خوابگاہ تک لے گیا اور بادشاہ کو خواب راحت سے جگایا - ناشتر نے بعد آداب کے رسم دعا و ثنا عرض کیا - اے سلطان با عزوجاہ حضور کو اپنے فرزند بخت بلند اور عروس دلبند کا پیدا ہونا مبارک ہو - یہ نامہ کہ سرتاسر دفتر مسرت و انبساط ہے ملک اعراق شاہ نے بدست خود حضور کو لکھا ہے - آفاق شاہ نے شمع کی روشنی مین اُس نامہ مسرت آگین کو دیکھا - لکھا تھا - اے سلطان السلاطین

الحمد للہ

ہر آن چہ خواستم ز خدا ام شد میسرم

یعنے بتائید طالع بیدار طلسم حکیم اشراق فتح ہوا اور شہزادہ مہران اور کوکبہ روشن تن دونون عروس دو دلہا دلہے بعافیت و سلامتی اُس طلسم خونخوار سے نجات پائی - مین قریب تر مظفر و کامیاب آفاقیہ مین پہونچتا ہون - انشاء اللہ العزیز بر وقت ملاقات کُل حالات مفصل عرض کرونگا - والسلام - جس وقت ملک آفاق شاہ کی نظر سے نامہ کا مضمون گذرا قریب تہا کہ فرط

سرت سے شادی مرگ ہوجائے - جو لباس اُسوقت جسم مین تہا مع زیور سلطانی ماشتر تیز رو نامہ رسان کو بخشا اور کہا اس نامہ کا یہ جواب ملک احراق شاہ کو دینا کہ اب ہمین روز و شب تمہارے انتظار مین گزرے گا - ماشتر تیز رو شبا شب لشکر احراقیہ کی طرف روانہ ہوگیا - آفاق شاہ نے ایک حالت خوشی و انبساط مین ذہوش دانا کو سینہ سے لگایا اور فرمایا اے دستور اعظم خبر خیر بات تو گوش زد ہوئی ہے - لیکن باینہمہ تحریر وامق اِس امر کا یقین نہین آتا - ذہوش نے کہا - حضور کیا فرماتے ہین - یہ عہد نامہ اُنہین احکام صادق کا ہے جو مین تمکو بارہا رو سے علم نجوم گزارش کرتا رہتا تہا - بلکہ یہ بہی بارہا عرض کیا ہے کہ بجز دین خدا پرستی جملہ ملل و ادیان عالم باطل محض ہین - آفاق شاہ نے فرمایا ہم نے بہی شہزادہ بدر منیر سے گفتگو سے منافقہ نہین کی - اب ہمین فقط اُس شہریار کے آنے کا انتظار ہے

دوسری شب لشکر کفار مین پہر طبل جنگ بجا - علی الصباح بدستور عساکر قیامت اثر ترتیب وار عرصہ مصاف مین صف آرا ہوگئے - مسحول مار خوار میدان جنگ مین آیا - گیہان رستم جہان نے مسحول کو مع آذرچار پہلوانان مارخوار کے حربہ ہاے مختلف سے خاک و خون مین ملایا - جسوقت اژدرخان مارخوار

میدان جنگ مین آیا - گیہان بہی شمشیر سحر کے خوف سے بے جنگ و مقابلہ اپنے لشکر مین چلا آیا - شہزادہ طاقان شہباز بلند پرواز کی مانند اسپ تازان میدان مین گیا اور اژدرخان سے شمشیر بازی مین مشغول ہوا - مگر شمشیر سحر کے خوف سے بہوشیاری تمام حرب کرتا اور انواع انواع ترکیب سے اُس کافر کی ضرب دفع کرتا تہا - جب اژدرخان نے دیکہا کہ یہ مرد ہوشیار میری شمشیر کی زد مین نہین آتا ناچار شمشیر غلاف کرلی اور دیوانہ وار دست و گریبان ہوگیا ہنگام گرمے جنگ شہزادہ طاقان کو اُس لوح سحر کا خیال گزرا جو گزشتہ جنگ مین اژدرخان کے گلے مین دیکہی تہی - عین وقت تلاش اُس لوح کی طرف ہاتہہ دراز کیا - مگر اژدرخان لوح تک شہزادہ کا ہاتہہ جانے نہ دیتا تہا - دو روز و شب اسی حیص و بیص اور کاؤ زوری مین گزرے - روز سوم اژدرخان نے اپنے لشکر مین لوق بازگشت بجوادیا

تین دن صف آرائی موقوف رہی - روز چہارم پہر معرکۂ جنگ آراستہ ہوا - ہنوز کوئی پہلوان لشکر سے میدان مین نہ آیا تہا کہ درۂ کوہستان سے گرد سیاہ بلند ہوئی اور آواز کوس و کرنا سے گوش ہاے اہل معرکہ کر ہوگئے - جس وقت تتق گرد شگاف ہوا - تین سو علم مختلف رنگ مین

لاکھہ سوار و پیادے کی علامت عجیب شان و جلوہ سے نمودار ہوئے - جملہ شقہ ہاے اعلام پر خداوند دو عالم اور نعت مرسلان علیہم السلام منقوش تہی - بیشتر تخت ہاے روان مع چتر ہاے زرنگار پیشا پیش چلے آتے تہے - دونو لشکروں کے عیار خبر کے واسطے مقرر ہو سکے - معلوم ہوا کہ یہ لشکر جرار ملک احراق شاہ کا ہے بحسب اتفاق اُسی روز بہمن زاد ولادرین کوہ نژاد و غرغر زرہ بلند رہ نژاد و ارناق و الماق و سولاق وغیرہ سرداران و پہلوانان کی جمعیت سے وارد ہوا - ملک اخلاق شاہ ملک احراق شاہ کے اور شہزادہ خاقان بہمن نژاد نامدار کے استقبال کو روانہ ہوئے

وطواط نے اپنے عیار معتبر شلمگ کو کہا کہ فوراً لشکر اسلام سے شہزادہ بدر منیر کی صحیح خبر لا - اُس نے بعد تجسس بیان کیا کہ شہزادہ بدر منیر طلسم سے مظفر و کامیاب نکلا - الا بعد اخراج طلسم ایک مرکب طلسمی سرکش و بدعنان اُس کو کسی طرف لے گیا اور ابہی تک اہل لشکر کو بدر منیر کے نیک و بد اور زیست و مرگ کی خبر نہیں ملی - اِس خبر کے استماع سے وطواط کو نہایت مسرت قلب حاصل ہوئی کہ دستار زمین پر پہینک دی اور اُٹہ ورقان سے کہا تم نے میری راست بیانی کا ثبوت دیکہا

عالم طلسم سے بدر منیر کے سلامت نکلنے میں ہرگز شبہ نہیں
مگر اُسکی ہلاکت بھی ایک امر یقینی ہے - عجب نہیں کہ کوئی ساحر
زبردست ساحران طلسم سے بصورت مرکب سرکش آیا اور
اِس ترکیب سے اُسے کسی وشت اجل میں لے گیا

جس وقت ملک احراق شاہ اور بہمن زاد لشکر اسلام میں
داخل ہوئے - ملک آفاق شاہ بھی وہیں تشریف لایا - شہزادہ
مہران پا برہنہ بارگاہ سے نکلا اور پدر والا قدر کی رکاب کو
متواتر بوسے دیئے - شاہ آفاق نے مثل جان شیرین فرزند پارہ
دل کو سینہ سے لگایا اور اسقدر رویا کہ ایک جوئے اشک آنکھوں
سے رواں ہوئی - شہزادہ مہران آفاق شاہ کو باعزاز و احترام
بارگاہ میں لایا اور رجال سلاطین سے بالادست ایک تخت بلند پر
بٹھایا - دلاوران لشکر اسلام نے پدر و پسر کی ملاقات کی مبارکبادیں
دیں - آفاق شاہ نے لشکروں کے واسطے ایک بارگاہ جس کا
نقیب بارگاہ گردون پناہ تھا برپا کروائی اور تمام سلاطین و
دلاورانِ عالی مقدار اور افسرانِ لشکر مہرانی کی بہ تکلف تمام
دعوت کی - جب یاران مجلس سرور بادۂ ناب سے سرخوش و
تر دماغ ہوئے شہزادہ آفاق نے شہزادہ مہران سے کہا اسے
والا تبار پھر تو آفتاب جہانتاب بے نظر آتا ہے - اور نیر اعظم روشنی
بخش عالم ہو کر آفاقی پر اسکے طلوع نہیں ہوا - شہزادہ مہران نے

ہدیہ ؤ پُر آب کہا۔ اے والا قدر قسم ہے خدائے عز و جل کی
ہر چند کہ صاحبقران کشور گیر کی طرف سے بہمہ وجوہ خاطر جمع
ہے۔ بعونِ الٰہی وہ گردون حشمت بعافیت و سلامتی ہم
جان نثارون کو اپنے دیدار سے بہرہ اندوز کرے گا لیکن
جسوقت سے یہ حادثۂ ناگہانی پیش آیا ہے عجب طرح کی تشویش
و انقلاب مین مبتلا ہو رہے ہین۔ بعد ازان شہزادہ نے سرگذشت
طلسم بہ سبیل اجمال اہل مجلس کے روبرو بیان کی اور کہا فلان
منزل مین صاحبقران سلیمان سریر قبل از ساعت موعود سمند ہزار
رنگ پر سوار ہوا اور وہ مرکب برق وش مثل باد صرصر صاحبقران
کو کسی طرف لے گیا۔ اگر حیانوس جنی ہماری تسلی نہ کرتا اِس صدمہ
سے زندہ نہ رہتے۔ ازان بعد شہزادہ مہران ملک شاہ آفاق
کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ اے پدر والا قدر جس حال مین حضور
کو دین اسلام کی حقیت اور صاحبقران کی صدق مقالی ظاہر
ہو گئی ہے۔ پھر میرے نزدیک حضور کا ایک لمحہ بھی آلایش کفر و
ضلالت مین گرفتار رہنا آئین عقل و ہوش سے بعید ہے۔
ذیہوش دانا نے شہزادہ کے قول کی تائید کی۔ ملک آفاق
شاہ نے فرمایا

صلاح ما ز دل و جان صلاح یار است　　جہان بدیدۂ ما موسم بہار است

شہزادہ مہران نے حسبقرار ارکان شریعت کی تعلیم صاحبقران سے

پائی تھی اپنے پدر عالی مقام کو تعلیم کی - آفاق شاہ و احراق شاہ مع اپنے بادشاہان ماتحت اور سرداران و امرا کے بہ صفائی نیت دایرہ اسلام مین داخل ہوئے

یہ اخبار اثر در خان و وطواط نے بہی سنا - سخت شوش ہوئے آخر بہ نحواے

فِی قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا

اپنے سردارون اور پہلوانون سے وعدہ لیا کہ مردی یا مکر و حیلہ غرض جس طرح ہو سکے مسلمانون کی تخریب کے درپے رہین - از انجملہ ایک سردار قوی ہیکل ہمکال بدمست عقرب صفت نے ارادہ کیا کہ حالت غفلت مین شہر آفاقیہ میں دخل و عمل کرلے - وطواط نے کہا اگر یہ مہم دشوار تیری سعی و جہد سے انجام کو پہونچی - مین اپنی دختر رعنا صنم کا تجہہ سے نکاح کردونگا - ہمکال بدمست ہنسا اور کہا وہی رعنا صنم جو اخنوس کو بخشی تہی اور جسکا اب سراغ نہین لگتا - وطواط نے خجلت زدہ کہا - ملکہ اسودہ نے اُسکے پیدا کردینے کا وعدہ واثق کیا ہے

ایک دن جاسیس نے ہمکال کو خبر دی کہ جملہ سلاطین و امرا بارگاہ شرف جہان نام مین جمع ہین اور بادہ عشرت و نشاط سے مدہوش و لایعقل ہو رہے ہین - باستماع اس روایت کے ہمکال عقرب صفت تیس ہزار سوار جنگ آزما کی جمعیت سے قلعہ آفاقیہ

کی طرف روانہ ہوا - آخر شب مہتر سہیم آہو تگ نے یہ خبر سُنی اور
شاہزادہ مہران مہر طلعت کے گوش گزار کی - شاہزادہ مہران
خاموش بارگاہ سے نکلا اور فقط رستم نوجوان اور شارق بن ملک
اشرق کو مع ہزار سوار شرقی آباد ساتھ لیکر آفاقیہ کی راہ لی - قریب
صبح ہمکال شہر مین داخل ہوا چاہتا تھا کہ شاہزادہ مہران بھی وہان
پہونچا اور اُس دلاور نے ایک نعرہ گردون شگاف مارا - ہمکال نے
جو شاہزادہ مہران کو ایک جوان بست سالہ نحیف الجثہ دیکھا - لاف زنان
مقابل آیا - دو نوجوان نیزہ دری مین درآئے

جس وقت لشکر اسلام مین شہزادہ مہران کے جانے کی خبر مشہور
ہوئی جملہ سلاطین و سران لشکر اسلام پس و پیش معرکہ جنگ مین پہونچے
ادہر اژدرهان مار خوار تمام پہلوانان لشکر کفار کی جمعیت سے وہان
پہونچا - وہان دیکھا کہ شہر آفاقیہ کے دروازہ پر شہزادہ مہران و
ہمکال بدمست نیزہ دری مین مصروف ہین - چار ساعت مستقیم
نیزہ دری ہوتی - آخر ساعت پنجم مین شہزادہ مہران نے اپنے نیزہ
کی ضرب سے ہمکال کا نیزہ سطح زمین پر گرا دیا - اُسوقت دوست و
دشمن کی زبان سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی - بعد نیزہ دری
شمشیر بازی کی نوبت آئی - جب تیغ بازی کا بھی کچھ نتیجہ نہ نکلا ہمکال
دل میں بہت منفعل ہوا اور خیال کرتا تھا کہ کسی طرح شہزادہ مہران سے
دست و بغل ہو گئے - انہیں ساعت مرکبون کی پشت پر کشتی کی کوشش

ہوتی رہی - عین گرمی زور و قوت میں مہکال شہزادہ مہران سے جدا ہوگیا - اور کہا - میں بار دگر تجھ سے شمشیر بازی کیا چاہتا ہوں - شہزادہ مہران ہنسا اور کہا - کچھ مضائقہ نہیں - دو نوجوانان کینہ ور میں از سر نو تیغ بازی شروع ہوئی - اِس دفعہ مہکال نے حالتِ غضب میں اپنی ضرب شدید شہزادہ کے سر پر شمشیر گران وزن لگائی کہ خود و مغفر کو چاک کرتی ہوئی تین انگشت سر میں اُتر گئی - شہزادہ مہران اِس زخم کاری کو اصلاً خیال میں نہ لایا اور بدست خود شال سے اپنا زخم سر خوب مضبوط باندھا اور مہکال سے کہا - او بدخصال ہوشیار ہو جا اب ہماری نوبت ہے - شہزادہ مہران کے پاس ایک شمشیر آبدار برق قاتل عدو نام پریزادان طلسم کی عطیہ تھی اُس نامدار نے وہ شمشیر جانستان نیام سے نکالی اور اپنی ضرب استوار سر پر لگائی کہ خود و مغفر کو مثل قرص پنیر چاک کرتی ہوئی برق لامع کی مانند گردن کے زیر تک پہونچی

همان لحظه آن سنگدل اوفتاد | تو گوئی که هرگز ز مادر نزاد
قضا گفت گیر و قدر گفت ده | فلک گفت احسن ملک گفت زه

نامداران لشکر اسلام نے باتفاق ایسا نعرہ خوشی مارا کہ فلک اخضر سے درگزرا اور تمام اہل اسلام لشکر کو یکبارگی جلوہ دکھایا - اژدرخشان چاہتا تھا کہ شہزادہ مہران سے [illegible] ملے - وطواط اِس قصد سے [illegible] از [illegible] وطواط کی [illegible] سے مہکال کا لاشہ [illegible]

لے کر قرین خذلت و انفعال اپنے لشکر مین چلا آیا

یہان شاہ شاہان ملک آفاق شاہ مع جملہ سلاطین و سرداران
نامدار نقارہ نوازان و شادی کنان بشہر آفاقیہ مین داخل ہوا اور
حکم دیا کہ اسی وقت بتخانہ ہائے شہر منہدم کیے جائین اور مساجد و
مدارس کی بنیاد قایم ہو - ہر کوچہ و محلہ مین منادی ہوتی تھی کہ بشرط
قبول دین اسلام رعایا کی جان بخشی ہوگی - جوق جوق خلایق شہر
آتی تھی اور شہزادہ طاقان سے دین اسلام کی تعلیم پاتی تھی - ملک
آفاق شاہ نے تین روز و شب تمام سلاطین و امرا کی اپنے حسب شان
و منزلت دعوت و مہمانی کی - روز چہارم اسی جمعیت و حشمت سے بیرون
شہر آیا - اسی شب لشکر کفار مین طبل جنگ کی صدا بلند ہوئی - صبح
کو بعد آراستگی صفوف قتال مجول کوہستانی میدان مین آیا - فیل روز
بن فیل زاد اخلاقی نے ایک ہی ضرب شمشیر مین مجول کوہستانی کو قتل
کیا - اسی طرح چھ پہلوان لشکر مارخواران کے فیل روز کے ہاتھہ سے
جہنم واصل ہوئے - اور آخر خود اژدرخان کے ہاتھہ سے شمشیر سحر
ہند کا زخم کاری کھایا - بعد جراحت سر فیل روز کا حال بھی انہین
شہرزاد و ببرزاد وغیرہ پہلوانون کی مانند ہوگیا - دوسرے دن پھر
معرکہ مصاف آراستہ ہوا اور ارطال کوہ تن لشکر کفار سے میدان مین
آیا - شہزادہ فرخ زاد بن اخلاق شاہ بعد جنگ آلات و حرب زندہ
گرفتار کر لایا - علاوہ اسکے چار پہلوان بحریہ ہائے مختلف درہ جہنم

مین پہونچے - وقت شب شہزادہ فرخ زاد نے ارطال کو اپنے خیمہ مین بلایا اور افہام و تفہیم کی - ارطال بصدق نیت مسلمان ہوا - روز سوم پانچ پہلوان گمنام نوبت بہ نوبت معرکۂ کین مین آئے اور اسفندیار بن بہمن زاد کے ہاتھہ سے جہنم واصل ہوئے - اژدرخان نے اسفندیار کو زخمی کیا - روز چہارم مکفور بن اکفر بلند کلاہ حربگاہ مین آیا - رستم زاد دلاور نے مکفور کو مع پانچ پہلوانان دیگر خاک و خون مین ملا دیا - اژدرخان بقصد حرب معرکہ جنگ مین پہونچا تہا کہ رستم زاد مرکب جہاندہ اپنے لشکر مین چلا آیا - اُس دن کی معرکہ آرائی مین اکثر پہلوانان لشکر ظفر پیکر زخمی اور دو پہلوان قتل ہوئے - میدان داری پنجم مین دستام دراز دست جنگ گاہ مین آیا - شہزادہ بہمن زاد دستام کو گرفتار کر لایا اور سیفام سیہ دل کو قتل کیا - شہزادہ طاقان زرین سنان نے دستام دراز دست کو بارگاہ مین بلایا اور مسلمان کیا - روز ششم اژدرخان نے جوان روز و بلند روز وغیرہ دس جوانان نامدار کے سر و سینہ پر شمشیر سحر تاب کے زخم ہاے کاری لگائے اور چار پہلوانون کو گرفتہ و بستہ لے گیا - میدانداری ہفتم مین فیروز یعنے فرخ روز نے لشکر کفار کے دس پہلوانان زبردست کو بجربہ ہاے مختلف ہلاک کیا اور آخر خود بہی اژدرخان کے ہاتہہ سے زخمی ہوا - روز ہشتم اژدرخان کے کرگدن کو بہمن زاد دلاور نژاد نے بہ ضرب عمود خاک معرکہ مین ملا دیا -

اژدرخان نے حالت پیادہ پائی میں ایک زخم شدید بہمن زاد کے سینہ پر لگایا - بہمن زاد کے مجروح ہونے سے چند روز معرکہ آرائی موقوف رہی

اول بیان ہوا ہے کہ صاحبقران اصغر نے مع حکیم بزرگ دانش و مہتر امید و بلاق زنگی ومطیع شاہ اسی ہزار سوار کی جمعیت سے آفاقیہ کیطرف نہضت فرمائی - ابھی شہر آفاقیہ چار منزل تھا کہ ایک شب شمائیل موکل عالم واقعہ میں صاحبقران اصغر کے پاس آیا اور اس مخبر صادق نے اژدرخان کے جنگ و دیگر اور شمشیر سحر بند کی حقیقت و ماہیت صاحبقران کے روبرو بیان کی - بعد ازاں کہا حکیم بزرگ دانش سے فرماؤ کہ جسطرح ممکن ہو اپنے استاد عالیجناب حضرت خضر علیہ السلام سے اژدرخان کی مرگ و فنا کا طریق پوچھے وقت صباح صاحبقران اصغر نے خواب شب کا حال حکیم بزرگ دانش کے روبرو بیان کیا - حکیم صاحب نے اسمائے جلیلہ سے ایک اسم پڑھا - اس اسم بزرگ کے موکل نے حضرت خضر علیہ السلام کو خبر پہنچائی - حضرت خضر نے اپنے شاگرد ارشد حکیم بزرگ دانش کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور بعد آگہی حال صاحبقران کو اپنے پاس بلا کر اول پیشانی کو بوسہ دیا بعد ازاں فرمایا اے فرزند حضرت [illegible] علیہ السلام آگاہ ہو - شہر آفاقیہ سے چار فرسخ ایک کوہ [illegible] نام ہے اسمیں ایک ساحرہ مقتولہ نے

اژدرخان کے واسطے ایک شمشیر بزور اعمال سحر اور اُسکے ازدیادِ
زور و قوت کے واسطے ایک ہیکل طلسم باندھا ہے - اُسی کوہ پر
ایک چشمۂ آب واقع ہے اُس لعینہ نے بزور سحر اُس چشمہ کا پانی مثل
قیر سیاہ مطلق کردیا ہے اور اسقدر متعفن ہے کہ اُسکی بوے دماغ
شکن سے انسان کو غثیان کی نوبت پہونچتی ہے - اُس چشمہ کی تہ
مین ایک صندوق متقفل رکھا ہے - صندوق مین ایک سپر
فولادی منقوش بہ نقوش سحر رکھی ہوئی ہے - علاوہ ایک پیکر
انسانی اژدرخان کی صورت سے مشابہ مس برنج کی بنائی ہے -
اُس پیکر کے جسم پر بھی از سرتا پا نقوش سحر کندہ ہین - تم بدولت
وسعادت وہان جاؤ اور یہ اسم اعظم بانین عدد بلا فاصلہ پڑھو - پھر
چشمۂ سیاہ مین داخل ہو اور وہ صندوق و پیکر برنجی چشمہ سے باہر
نکال لاؤ - یہی اسم اعظم چالیس بار اُس سپر و پیکر پر بھی پھونکنا اور
بقوت صاحبقرانی سپر کے پرزے کردینا - بروقت اس عمل کے
پردۂ غیب سے بیشتر غولان بلند قامت و راژدہم پیدا ہونگے اور
بالاتفاق ہر طرف سے تم پر حملہ کرینگے - اُنکو تیغ برق دشمن سوز
سے ہلاک کرنا اور پرزہ ہاے سپر آگ مین جلا دینا - جس وقت
دود غلیظ سرخ رنگ اوج آسمان پر پہونچیگا - اژدرخان کی شمشیر
سحر کا اثر زائل ہونا شروع ہوگا اور وہ زور عارضی بھی جو لوح سحر
کے اثر سے بہم پہونچا ہے کم و ختم ہو جائیگا - مگر اُس پیکر
کو

مس کے اجزا بھی بہ ضرب عمود ریزہ ریزہ کر دینا - اُس وقت اشکال مہیبہ و صور خوفناک ہر طرف سے پیدا ہونگی اور تم پر ہجوم کرینگی شمشیر برق دشمن سوز سے اُنکو بھی دفع کرنا

وقت صباح صاحبقران اصغر کوہ بنفشہ کی طرف روانہ ہوا - وہان پہونچکر چشمہ سیاہ کی تہ سے صندوق مقفل نکالا اور اژدرخان کی پیکر مسی مع سپر ہمراہ لی - جب آفاقیہ کے قریب پہونچا اپنا چہرہ پردہ نقاب مین مستور کیا - بلکہ حکیم بزرگ دانش و مہتر اُمید کو بھی نقابدار ہونے کا حکم دیا ؎

یہان چار روز کے بعد اژدرخان پھر معرکہ جنگ مین آیا - جو پہلوان لشکر اسلام سے مقابلہ کے واسطے گیا - اُس ملعون کی شمشیر سحر سے زخمی یا اسیر ہوا - دوسرے دن ملک امین و ملک ایسر بھی اُسکے ہاتھہ گرفتار ہوئے - یہ دیکھکر شہزادہ مہران کو تاب نہ رہی اور بغیر اجازت اپنے پدر ملک آفاق شاہ کے سمند تیز گام کو معرکہ کین و غنا مین جولان کر دیا - وقت مقابلہ فن نیزہ بازی و عمود بازی مین شہزادہ ایک گونہ غالب رہا - اژدرخان نے جو دیکھا کہ یہ حریف غالب ہے حسب قاعدہ شمشیر سحر بند غلاف سے نکالکر بے محابا شہزادہ کے سر پر لگائی - وہ شمشیر آفت بعد چاک کرنے خود و مغفر کے چار انگشت کاسہ سر مین اُتر گئی - عیاران لشکر اسلام شہزادہ کو لشکر مین لے آئے - روز سوم چند جوانان اجل نصیب پہلوانانِ

ریزہ سے نوبت بہ نوبت مقابلہ کے واسطے گئے اور اژدرخان
کے ہاتھ سے قتل ہوئے

روز چہارم پھر معرکہ آرائی ہوئی - شہزادہ طاقان نے ارادہ
جنگ کیا تھا کہ بقدرت کاملہ ربانی کوہستان کی طرف سے ایک
گونہ گرد تیرہ و تار بلند ہوا - صدائے طبل و نقارہ ہائے رزمی سے
گوش کر ہوتے تھے - وہ سینہ گرد سے اعلام سیاہ و سرخ رنگ
نمودار ہوئے - چالیس اعلام سیاہ رنگ چالیس ہزار فوج زنگی
اور چالیس اعلام سرخ رنگ چالیس ہزار لشکر کوہستانی کا نشان
تھے - دو بادشاہ صاحب تاج و افسر تخت ہائے روان پر سوار
پیش پیش لشکر کے چلے آتے تھے اور ایک پہلوان رستم صورت
پیل صولت کرگدن دیو پیکر پر سوار بمہابت مالا کلام بادشاہان
تخت نشین کے برابر آتا تھا - انکے عقب میں تین جوانان نقابدار
تھے جن سے ایک شتر تیز رفتار پر اور دو اسپان پری نژاد پر
سوار تھے - ان دونوں میں سے ایک نقابدار سبز پوش تھا - اس
روز بوجہ ورود لشکر تازہ کے جنگ موقوف رہی

لشکر اسلام سے مہتر سعد آتشک اور لشکر کفار سے عقرب
اژدری خبر کے واسطے گئے - ہیجم نے آکر بیان کیا - ان بادشاہان
تخت نشین میں سے ایک کا نام مطالع شاہ ہے اور اسکے فرزند کو
مطلع بن مطالع کہتے ہیں - سپہ سالار کا نام فرتوپ قوی گردن

ہے۔ دوسرا بادشاہ بلماق زنگی نام ہے۔ مگر اُن جوانان نقابدار
مفلوک وضع کا حال معلوم نہین ہوتا کہ کون ہین اور نقابداری
کی علت کیا ہے تہ بہیم سکیے اس بیان سے ملک آفاق شاہ و شہزادہ
خاقان وغیرہ کسی فرد بشر کے دل مین صاحبقران اور حکیم بزرگ دانش
کا گمان تک نہ گذرا

وقت شب حسب معمول لشکر کفار مین طبل جنگ بجا۔ علی الصباح
لشکرہائے سہ گانہ بہ ترتیب و تشکیل صف آرا ہوئے۔ لشکر ناخواران
سے چند پہلوانان جانباز میدان جنگ مین آئے اور دلاوران
لشکر اسلام کے ہاتھ سے بہ حربہائے مختلف درک اسفل مین پہونچے
آخرکار اژدرخان بدستور غرور و نخوت سے معرکہ مین آیا۔ لشکر
تازہ وارد سے فرتوپ قوی گردن مطارخ شاہ کے لشکر کا سپہ سالار
مقابل ہوا۔ اُس بہادر نے ایک ضرب چوبدست آہنی اژدرخان کی گردن
کا مغز پاش پاش کر دیا۔ اژدرخان عفریت بدمست کی مانند دست
و گریبان ہوگیا اور قریب غروب آفتاب اُسکو گرفتار کر لیا

رات کے وقت مہتر امیر اُس ہشت خانہ مین جو کوہ اسود کی
غار مین واقع تھا پہونچا اور ناصر عمامہ و [illegible] کو عالم غفلت مین خنجر سے
ذبح کیا اور اپنی طرف سے ایک آدمی خوش بیان کو اُس ہشت خانہ
جو وقت مین داخل کرکے رہنما ضمیر بتشیا [illegible] ظاہر کر سمجھا یا کہ جب تک
مین نہ آؤن یہان موجود رہنا بعد ازان [illegible] مسمرخ [illegible] لشکر کفار

محبس کے داروغہ کے پاس جو شعبان وزیر کا خواہرزادہ ہے پہونچا بعد ملاقات کہا اے پہلوان اُس بت نو احداث سے جو کوہ اسود کی غار مین ہے اور خداوند سمات اکبر اُسکے جوف مین نزول فرماتا ہے عجب طرح کے کرشمہ ہائے خداوندی ظاہر ہوتے ہین - چند شب گذشتہ خداوند نے مجھسے فرمایا - اے اخوش چونکہ دوطواط کی دختر حسب قدر و منزلت تیری نسبت کے لایق نہ تھی اس لئے ہم نے اُسے اپنے پردۂ قدرت مین مخفی کر دیا - اب اُسکا عقد مہلال سرخ چشم سے کیا جائیگا - تو مہلال کو ہمارے نزول گاہ مین لے آ - ہم اُس سے رعنا صنم کا عقد کر دین گے - مہلال فرحان و خندان اخوش کے ہمراہ ہو لیا - جب بتخانہ کے دروازہ پر پہونچے مہتر نے مہلال سے کہا تم بخوف رد و سواس بتخانہ مین جاؤ مجھے اس وقت جانے کی اجازت نہین مہلال خوش و خرم بتخانہ مین گیا - فی الحقیقت رعنا صنم کو موجود پایا - اُس زن جادو نظر پُرہوش نے موافق فہمایش مہتر اسد مہلال کو باندازو کرشمہ ہائے دلربائی اپنی صورت دکھا کر مفتون کر لیا اور وہان سے ایک طرف چلی گئی رعنا صنم کے جانے کے بعد بت تخت نشین کے حلق سے یہ آواز سنگین آئی - او مہلال آج سے ہم نے تجھے اپنا مقرب بارگاہ قرار دیا اور یہ نازنین باشارۂ غیبی تجھے بخشی - جس قدر پہلوانان لشکر عرب ہم تیری حراست مین ہین اُنکو بے اطلاع غیر اپنے ہمراہ لا

زور اول ہی میں اُس انسان دیو پیکر کو سر سے بلند کر لیا اور اپنے چہرہ ماہ مثال سے پردۂ نقاب دور فرمایا۔ مہتر امید نے بھی نقاب اٹھا کر کلاہ عیاری اوج ہوا پر پہنچائی اور آواز بلند پکارا

مژدہ باد اے دوستان صاحبقران آمد پدید
مہر اقبال و شرف از آسمان آمد پدید

جس وقت ولواط نے جمال خورشید مثال صاحبقرانی دیکھا اس زور سے ہائے کا نعرہ مار کر اُسکے صدمہ سے جان ناپاک اسکی قالب نجس سے نکل گئی۔ ہر وقت گرفتار ہوئے تو دو ہزار انسان ہلاک ہوئے ولواط کے لشکر کفار نے چاروں طرف سے مثل سیل دریا تیغ و خنجر لشکر اسلام پر یورش کر دی۔ اب کہ دفتر ساحری کا تو خورد ہو گیا دلاوران لشکر اسلام بھی بے توقف و خطر لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے اور بضربات شمشیر و نیزہ کافران بے دین کی لاشوں کے ہر طرف پشتے لگا دیئے اکثر کافران روسیاہ گریز کر گئے اور باقی قتل ہو گئے۔ البتہ ایک جوان اسود خان نامی ستر ہزار جوان جنگ گذار کی جمعیت سے دائرہ اسلام میں داخل ہوا

بعد فتح نمایاں ہونے معرکہ مصاف کے ملکہ آفاق شاہ و داخاق شاہ و دوراق شاہ و انصاف شاہ و شہزادہ مہران مہر طلعت و طاق بن الملاق شاہ و ارتق جوان و ملک المشرق و ملک المغرب و ملک الیمن و ملک السیر و غیرہ سلاطین نامدار و سرداران نامزد و کار

صاحبقران کے قدمبوس ہوئے اور فتح و ظفر کی مبارکباد دی - صاحبقران نے بارگاہ مین مسند پی صاحبقرانی پر جلوس فرمایا اور تمام بادشاہ تختون پر بیٹھے - سب نے علی قدر مراتب نذر گذرانی صاحبقران اصغر بھی حسب قدر و شان ہر ایک بادشاہ و شہزادہ سے بالخصوص زیبق زنار و وزیر آناقیہ و سہیل دانشمند وزیر احراقیہ کے حال پر حد سے زیادہ مہربانی فرمائی حکیم بزرگ دانش کا بھی تمام بادشاہ و امرا قدمبوس بجا لائے - تمام لشکر مین روز عید کی مانند ہر طرف سے صداے مبارکباد بلند تھی - صاحبقران بار بار درگاہ خدا مین اس فتح و ظفر نیز آفاق شاہ وغیرہ کے خدا پرست ہونے کے سبب سجدہ ہاے شکر بجا لاتا تھا - جو سردار شمشیر سحر سے زخمی ہوئے تھے وہ صاحبقران کی سعی سے تندرست ہو گئے - صاحبقران نے اژدرخان کو دربار عام مین مع ثعبان وزیر کے طلب کیا اور دین اسلام کی تلقین کی اژدرخان بہ نفاق اور ثعبان بہ صدق دل مسلمان ہوا

شہزادہ مہران و دیگر شہزادون کی کتخدائی کا حال اور اژدرخان کی ہلاکت اور قہستان سے صاحبقران اصغر کی روانگی کی حقیقت

جب صاحبقران اصغر نے مقدمات جنگ وجدل سے فرصت کلی حاصل کی۔ شہزادہ مہران و شہزادہ فرخزاد وغیرہ کی مجالس عروسی کے منعقد ہونے کا حکم دیا ملکہ شاہ بانو رضیہ سلطان اور شعشہ جہان افروز مع خورشید لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو وغیرہ باجازت صاحبقران اس طرح ان مجالس عروسی مین شامل ہوئین کہ کوئی آدمی اُن کی اصل ماہیت سے آگاہ نہ ہوا۔ صورت افروز پری معاشقہ صادقہ مہران مہر طلعت بہی ملکہ رضیہ سلطان کے ہمراہ آئی تہی۔ اول شہزادہ مہران کو کہ روشن تن بنت افراق شاہ سے منعقد ہوا۔ بعد مین صورت افروز پری سے۔ ملکہ رضیہ نے دو زیور الماس نگار ملکہ کوکبہ کو اور ایک زیور صورت افروز کو بخشا اسی طرح شعشہ جہان افروز نے ہر ایک عروس سے سلوک کیا۔ ملک اغرب کی دختر سے ارقم نوجوان کا اور شہزادہ فرخزاد بن اخلاق شاہ کا ملکہ ماہ آفاق بنت آفاق شاہ سے اور شیرزاد دلاور کا ملکہ حیات بخش بنت اخلاق شاہ سے نکاح ہوا۔ دیگر چالیس شہزاد چالیس پریزادان حسینہ و جمیلہ سے جو ملکہ رضیہ و شعشہ کے ہمراہ آئی تہین منعقد ہوئے۔

جب ان مجالس عروسی سے فراغت حاصل ہوئی۔ صاحبقران کے دل مین ملکہ خورشید نگار بنت سلطان رکن الدین غریب نواز کے عشق دیرینہ نے جوش مارا۔ اسی اضطراب مین ایک روز قراولان نے صحرائے آفاقیہ مین جانوران شکاری کے افراط کا ذکر کیا صاحبقران

شکار دوست اُس صحرائے پُر بہار مین پہونچا - اژدرخان اور ثعبان
بھی ہمراہ ہوئے - صاحبقران نے ایک ہرن تیر سے مارا اور بدست
خود کباب پزی مین مشغول ہوا - اژدرخان نے صاحبقران کے حق
مین ارادہ فاسد کیا - ثعبان نے روکا - اژدرخان نے ایک ہی
ضرب شمشیر مین ثعبان کا کام تمام کر دیا - وہی شمشیر خونچکان صاحبقران
کے سر پر ماری جب تک صاحبقران اصغر خبردار ہو چار انگشت
کاسہ سر مین اُتر گئی - زان بعد اژدرخان ایک مرکب تند و تیز پر سوار
ہو کر گریز کر گیا - صاحبقران نے زخم سر کو شال سے مضبوط باندھا
اور سمند ہزار گل پر سوار ہو کر اژدرخان کے عقب مین روانہ ہوا -
اژدرخان ایک کوہ پر چڑھ گیا - صاحبقران بھی کوہ پر مع متہر سیم
پہونچا - ایک درخت پر اژدرخان نے پناہ لی - صاحبقران نے اُسی
بیخ سے اُکھاڑ کر پھینک دیا - اژدرخان غلطان غلطان زمین پہ
گرا اور پیشتر گریز کی - اُس کوہ کی ایک غار مین ایک گرگ کہن سال
زورآور کا مسکن تھا وہ آدمی کی بو پا کر باہر نکلے اور اژدرخان کو
مع اسپ پارہ تقسیم کر لیا - اسی عرصہ مین اکثر ملازم و رفقائے صاحبقران
تلاش کرتے تخت رواں پر پہونچ گئے - صاحبقران اژدرخان کی ہلاکت
کو سنکر شکر بجا لایا اور تخت رواں پر سوار ہو کر قلعہ مین تشریف
لایا - حکیم بزرگ امش نے ایک مرہم سر پر لگا کر صاحبقران
کے زخم پر لگایا جس سے تھوڑی دیر مین زخم بالکل اچھا ہو گیا

روز چہارم صاحبقران نے غسل صحت کیا اور تمام سرداران سلطنت و لشکر کو خلعت ہائے فاخرہ بخشے۔ بعدازان ملک احراق شاہ و ملک انصاق شاہ کو اُنکے شہرون مین جانے کی رخصت دی اور اسود خان کو سرزمین کوہستان کا فرمان حکومت عطا فرمایا اور حکم دیا کہ ملک آفاق شاہ کی فرمان برداری سے منحرف نہ ہونا۔ دوسرے دن بادشاہان مذکورہ اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوگئے شہزادہ مہران مہر طلعت اور ارتق بن احراق شاہ اور مشتاق نوجوان بن انصاق شاہ نے رفاقت ترک نہ کی۔ ان بادشاہون کے روانہ ہونے کے بعد صاحبقران نے بالشکر قہار و فوج آتشبار ملک اخلاقیہ کی طرف کوچ کیا۔ ملک اخلاق شاہ نے تین روز صاحبقران کی مع لشکر نہایت رونق و تکلف سے دعوت کی۔ روز چہارم صاحبقران اخلاقیہ سے انطاقیہ کو روانہ ہوا۔ شہزادہ فرخزاد بن اخلاق شاہ باتیغا ہمراہ رکاب ہوا انطاق شاہ نہایت تجمل و شوکت سے صاحبقران کو شہر مین لایا اور صاحبقران کے فرزند کو جو ملکہ سرو سیمتن جبت انطاق شاہ کے بطن سے پیدا ہوا تھا نذر گذرانا۔ قطع نظر جمال یوسفی آثار شجاعت و سلطنت اُس نور دیدہ کے ناصیہ سے ہویدا تھے۔ صاحبقران نے اُسکا نام شہزادہ قمر شاہ زرین زرہ رکھا اور ایک بازو بند لعل بدخشانی مع شمشیر جسکا قبضہ الماس نگار تھا بخشا۔ ایک ہفتہ انطاکیہ مین قیام کیا۔ روز ہشتم انطاقیہ سے کوچ فرمایا۔ شہزادہ طاقان بن انطاق شاہ

بامرار ہمراہ ہوا۔ بوقت رخصت الطاق شاہ کو قمرشاہ کی تربیت کے بارہ مین تاکید مزید کی اور فرمایا کہ بوقت فرصت ہم اس نور عین کو اپنے پاس طلب کرین گے

رخصت ہونا حکیم بزرگدانش کا اور ملاقی ہونا صاحبقران سے مرجان شاہ کا اور گم ہونا صاحبقران کا

جس وقت صاحبقران اعظم نے ڈالا کہہ سوار دیار دہ کی جمعیت سے الطاقیہ سے نہضت فرمائی منزل اول ہی مین برعجائیب کا درہ نظر آیا۔ اور اُس درہ کے مقابل لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دیا جب وقت شب یاران جلسہ کی صحبت گرم ہوئی حکیم بزرگدانش جام بکف نہادہ صاحبقران کے روبرو آئے اور کہا یہ جام مرادہے۔ صاحبقران نے جام شراب لاجرعہ پی لیا اور پوچھا اسے جناب حکمت آب ارشاد ہو وہ کیا مراد ہے۔ حکیم صاحب نے کہا یہی مراد ہے کہ اب حضور مجھے رخصت دین۔ صاحبقران اعظم نے فرمایا حاشا ثم حاشا حضرت یہ توقع مجھ سے نہ رکھیں۔ سچ کہتا ہون کہ آپکی مفارقت دل پر اس قدر شاق گذریگی کہ تمام کامون سے معذور ہو جاؤن گا۔ حکیم صاحب نے کہا مین نے اپنے پیر و مرشد حضرت خضر علیہ السلام

کے حکم سے تمہاری رفاقت اختیار کی تہی۔ ورنہ دل مین انصاف فرماؤ کہ ایک مرد گوشہ نشین کو امور دنیا و اہل دنیا سے کیا رجوع۔ جب صاحبقران نے دیکہا کہ اب حکیم صاحب کسی صورت میرے پاس نہین رہ سکتے بے اختیار آنکہون مین آنسو بہر آئے اور فرمایا قبلہ عالم جہان حضرت نے اس قدر ایام میرے حال پر شفقت بزرگانہ فرمائی زیادہ نہین اور دو روز توقف کیجیے۔ حکیم بزرگدانش خاموش ہو رہے ان دو روز و شب مین صاحبقران اصغر کوئی لحظہ حکیم صاحب سے جدا نہوا۔ جملہ سلاطین و شہزادے بہی ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ حکیم صاحب کے تشریف لے جانے کے رنج مین تمام اہل لشکر غمگین تہے۔ مہتر امید۔ اور اسکی معشوقہ رعنا ضنم بخصوصیت اس صدمہ جانگزا سے قریب المرگ ہوگئے تہے

روز سویم صاحبقران اصغر نے حکیم بزرگدانش کو تخت رروان پر سوار کیا اور تمام سلاطین و امرا کی جمعیت سے برجائے کے درہ تک پا پیادہ مشایعت کی۔ اسوقت ہر ایک اعلی و ادنی کی آنکہون سے اشک رنج و افسوس جاری تہے۔ جب قریب درہ پہونچے صاحبقران نے پوچہا۔ دیکہئے پہر کبہی ہمارے مقسوم مین حضرت کے شرف دیدار سے مشرف ہونا ہے یا نہین۔ حکیم صاحب نے فرمایا از روئے علم معلوم ہوتا ہے کہ ایکبار پہر ملاقات جسمانی میسر آئے اور شاید وہ ملاقات آخری ہو۔ بعد اسکے حکیم صاحب تخت سے اُترے۔ اور

صاحبقران اصغر مکبہ ہر ایک امیر و سردار سے بفرحتی تمام بغلگیر ہوئے اور درہ مین قدم رکھا۔ صاحبقران نے فرمایا۔ بالفعل بفضل الہی سے اس بیابان مین دیو و غول وحشی و شیر و پلنگ وغیرہ بلیات کا نشان تک باقی نہین رہا۔ اگر حکم ہو سب جمعیت تا باغ سلیمانی ہمراہ چلین۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ اس بیابان آفت خیز کی سرزمین کو خالق انس و جان نے یہ خاصیت بخشی ہے کہ بجائے انسان غول و دیو پیدا ہوتے ہین۔ بیشک تم نے چند دیوان کوہ پیکر و غولان دیو خو کو ہلاک کیا۔ لیکن اس سے تمام وادی کی بلیات کا خاتمہ نہین ہوگیا اور معلوم نہین کہ اس عرصہ مین مقتولون کی جائے چند اضعاف غول و دیو پیدا اور جمع ہوگئے ہین۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ حضرت کا یہ بیان زیادہ تر تشویش کا باعث ہوا۔ حالانکہ آپکا فضل و کمال اور رعب و جلال خود آپکا محافظ ہے۔ الا ہم کس طرح مطمئن ہونگے۔ بخدائے عز و جل تا وقتیکہ آپکی خیر و عافیت نہ سن لین گے۔ یہان سے کوچ نہین کرنے کے۔ حکیم صاحب مسکرائے اور فرمایا۔ انشاء اللہ تعالی منزل مقصود پر میرے پہونچنے کی خبر صحیح مل جائیگی۔ بعد ازان پاپیادہ پیشتر روانہ ہوئے۔ صاحبقران اصغر چالیس قدم شماری درہ مین حکیم صاحب کے ہمراہ گیا

حکیم بزرگدانش کے جانے کے بعد صاحبقران کو دو ساعت کامل خاموشی و سرنگونی کا عالم طاری رہا اگرچہ بادل محزون

اردوے معلے مین تشریف لایا۔ شاہزادہ طاقان نے جو صاحبقران کو مکدر و پریشان دیکھا۔ سامان بادہ کشی مجلس مین منگوایا اور بارگاہ کا سراپردہ بلند کرادیا۔ جس وقت دو چار جام پیے ملکہ خورشید نگار بنت سلطان رکن الدین کا ایسا تصور کامل بندھا کہ باوجود ضبط صاحبقران کے دیدہاے آرزومند سے اشک حسرت روان ہوے مہران و طاقان نے کہ صاحبقران اصغر کے راز دل سے واقف تھے ہر طرح سے تشفی و تسلی کی۔ اس اثنا مین مہتر اسد بارگاہ مین آیا اور عرض کی۔ شہریار غلام بطریق بالا دوی لشکر سے چند فرسخ دور نکل گیا تھا دور سے خیمہ و خرگاہ نظر آے۔ آخر معلوم ہوا کہ ملک مرجان جزیرہ نشین کا لشکر ہے اور حضور سے ملاقات کرنے کو آیا ہے۔ صاحبقران اصغر شاہزادہ طاقان کی طرف متوجہ ہوا۔ شاہزادہ نے کہا۔ قبلہ عالم اس مقام سے تین منزل دریاے شور ہے۔ پانچ روز و شب مسافت دریا مین گذرتے ہین۔ روز ششم جزیرہ مرجانیہ مین پہونچتے ہین مرجان شاہ حاکم جزیرہ کا مذہب گوسالہ پرستی ہے اور ایک لاکھ بیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے فرمانروائی کرتا ہے تمام ممالک کہستان مین مرجانیہ کے مردون کی زورمندی اور عورتون کی شکل و شمایل کی نظیر دیتے ہین۔ قبل ازین کہ یہ غلام ملک مہران شاہ کی دختر گم شدہ ملکہ گل افروز پر عاشق ہوا ایکبار میرے پدر بزرگوار ملک الطاق شاہ نے بالشکر گران مرجانیہ پر لشکرکشی کی تھی۔ ملک مرجان نے

مردانہ مقابلہ کیا - اتفاق سے یاقوت لعل پوش بن ملک مرجان میرے ہاتھہ سے زخمی ہوا - اُس وقت مرجان شاہ نے جنگ کو طول دینا مناسب نہ سمجھا اور بطور خراج قدرے زر نقد دے کر ملک الطاق شاہ سے صلح کرلی - ملک مرجان خود کو سمراج بن سامری کی اولاد خاص سمجھتا ہے - صاحبقران اصغر نے فرمایا - بوقت ملاقات اُس کے مافی الضمیر سے آگاہی حاصل ہو جائے گی

دوسرے دن مرجان شاہ کے خیام لشکر کوکبہ صاحبقرانی کے قریب نصب ہوئے - عصر کے وقت مرجانیہ کا ایک سردار معزز حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمارا بادشاہ حضور کی ملازمت و قدمبوس کا آرزومند ہے - صاحبقران اصغر نے فرمایا - جس وقت ملک مرجان کو منظور ہو بے تامل آئے - بعد ازاں اُس سردار کو خلعت فاخرہ دے کر رخصت کیا - روز دیگر علے الصباح ملک مرجان لشکر اسلام مین داخل ہوا - صاحبقران اصغر نے شہزادہ اخلاقی کو بہ جمعیت چند سرداران معزز ملک مرجان کے استقبال کو بھیجا - ملک مرجان ان سرداروں سے بغلگیر ہوا اور بہ انکسار تمام ہر ایک کی خیر و عافیت پوچھی - شہزادہ دلاور نہایت احترام و وقار سے ملک مرجان کو بارگاہ مین لایا - ملک مرجان نے رسوم آداب و سلام ملازمانہ ادا کین اور بعد دعا و ثنا دنگل صاحبقرانی کے بایہ کو متواتر بوسے دیکے - حسب الحکم سلطانی جملہ بادشاہان و شاہزادگان جلیل القدر

نے اپنی اپنی جا سے ملک مرجان کی راست قد تعظیم دی اور
ایک نیم تخت پر بٹھایا جو شاہزادہ باریق نوجوان کے پہلو مین بچھا
تھا

صاحبقران اصغر نے بہ زبان لطف و کرم پوچھا - اے حاکم
جزیرہ مرجانیہ - بیان کرو - یہان تکلیف کرنے کی کیا وجہ ہی - ملک
مرجان نے دست بستہ کہا - غلام کا ایک فرزند تہا یاقوت لعل پوش
نام - یاقوت کا اتفاق ایک تالاب پر گزر ہوا جو شہر مرجانیہ سے
[illegible] فرسخ پر واقع ہے - درازی مین پیمایش دو فرسخ سے دو
فرسخ [illegible] - اُس کے [illegible] قدر [illegible] زمین اس قدر مرتفع ہے
کہ پانی تالاب کا وہان نہین پہونچ سکتا - اُس قطعہ زمین مین اشجار
میوہ دار و درختان بار آور اس کثرت سے ہین کہ رشک فردوس
[illegible] ہے - اُس قطعہ کے وسط مین ایک صفہ وسیع و مصفا
بنا ہوا ہے اور اُس پر ایک درخت سربلند خوش سایہ واقع ہے
اُس تالاب کے کنارہ پر ایک کشتی بہی ہر وقت موجود رہتی ہے
یاقوت کشتی مین سوار ہوکر اُس جزیرہ پر پہونچا اور سیر مین مشغول
ہوا - جب سیر [illegible] کر [illegible] نوبت پہونچی نغمہ سرائی شروع کی - ناگاہ
اُس درخت پر سے یہ آواز [illegible] آئی - اے شاہزادہ
یاقوت [illegible] لطف [illegible] - یاقوت نے حیرت زدہ
درخت کی طرف دیکہا وہان کوئی زن و مرد آواز دہندہ نظر

نہ آیا - ایک لمحہ کے بعد پھر وہی آواز دلکش کان مین آئی - اے
جوانمرد تو نے سنا یا نہین کہ صحبت بادہ خواری مین کسی ہمنشین خوشرو
خوش گپ کا بھی موجود ہونا لازم ہے - اِس دفعہ یاقوت نے بہ غور
تمام درخت کی طرف دیکھا اور کہا - او شخص اگر ایسا ہی شراب کا
طالب ہے - بے تکلف ہمارے پاس چلا آ - جس وقت یاقوت نے
یہ جملہ کہا - ایک دست حنا مالیدہ نہایت نازک و رنگین زیور الماس
نگار سے آراستہ درخت پر ظاہر ہوا اور یہ آواز بہ انداز دلربائی
آئی - لاؤ - ہمین ایک جام لبریز دو - بہ وقت دیکھنے اُس دست نگارین
کے نزدیک تھا کہ یاقوت اقلیم ہوش سے خارج ہو جائے - بارے بمشکل
طبیعت کو سنبھالا اور بادہ ریحانی کا ایک جام اُس پنجہ بلا مین دیدیا -
اِسی طرح تین جام شراب متواتر دیئے - چند لحظہ کے بعد یہ آواز
آئی - لو خدا حافظ - اب ہم جاتے ہین - روز فردا پھر یہان آینگے
یاقوت نے وہ تمام شب اُسی صفہ پر گزاری - دوسرے دن وقت
موعود وہی آواز دلفریب درخت پر سے آئی اور وہی دست ظاہر
ہوا - یاقوت نے بدستور شب گزشتہ تین جام شراب لیے درخت
اُسے دیئے - آج وقت روانگی اُس بلا نے تین روز کا وعدہ کیا
ہرگاہ یہ خبر موحش مین نے سُنی اندنان دختران وہان پہونچا اور تنبیہ
و زاری سمجھایا - اے طفل بے خرد شاید تیرے دماغ مین فتور آ گیا ہے
کہ اپنے مطلب امین نہین چلتا - نہ معلوم یہ کیا بلا ہے [illegible]

فقط ایک ہاتھہ ظاہر ہوتا ہے - یاقوت نے کہا - اے پدر بزرگوار - مین سمجھتا ہون کہ یہ شعبدہ پریزادان قاف کا ہے اور مین مدت سے تہ دل سے پریزاد کے دیکھنے اور ملنے کا مشتاق ہون - بالغرض کوئی اور بلا ہے - ہنگام صحبت ایک ہی ضرب تیغ بے دریغ مین اُسکا کام تمام کردونگا - یاقوت نامراد کی اِس تقریر سے مجھکو یاس کلی ہوگئی اور گریان و نالان شہر مین چلا آیا - یاقوت کی مادر کا حال مجھہ سے بدتر تہا - غرضیکہ اِسی طرح ایک ماہ کامل گذرا - ایک دن جبکہ صاحب درخت اور یاقوت مین صحبت میکشی گرم تہی غلام زادہ نے بدیدۂ حیرت و حسرت اُس درخت شوم کی طرف دیکہا اور کہا - اے ملکہ خوبان قاف اِس عرصہ مین تم نے کبہی رخ ماہ مثال اپنا نہ دکہایا - درخت پر سے آواز آئی - ہم کو بہی تم سے تعلق دل پیدا ہوگیا ہے - بالاے درخت نظر کرو - جس وقت یاقوت لعل پوش نے درخت کی طرف دیکہا - خدا جانے کیا تماشا بے ہوش ربا نظر آیا کہ مثل ماہی بے آب بے قرار ہوگیا - درخت نشین نے کہا - اے شاہزادہ مرحبا نیہ - اگر ہم سے تعلق خاطر رکہتا ہے - تمام خویش و بیگانہ سے قطع نظر کر اور بالاے درخت چلا آ - یاقوت بہزار شوق و آرزو بالاے درخت پہونچا اور پہر اُسکا نشان و اثر پیدا نہ ہوا - ہرگاہ یہ سانحہ جگر فرسا مین نے سنا - اُسی مقام بد انجام مین گیا اور اُس درخت کے علاوہ نیچا ارد گرد بہراہ ہر طرف تلاش کرایا -

روز منجم مایوس و محزون دست بہ سر زنان شہر مین چلا آیا اور اہل تنجیم سے رجوع لایا - ایک منجم کامل نے کہا - شاہزادہ یاقوت ایک انسان صاحب طالع صاحبقران زمان موید من الغیب کی سعی سے نجات پائے گا

صاحبقران نے پوچہا - اے بادشاہ مرجانیہ - اِس عرصہ مین تم کو شاہزادہ یاقوت کے نیک و بدحال کی کچہہ بہی خبر ملی یا نہین - ملک مرجان نے کہا - کیسی خبر اور کس کا نیک و بدحال - یاقوت کے اکثر رفقا ترنگ جوانی مین اُس صفہ پر زیر درخت گئے اور اِس خیال سے شغل شراب نوشی مین مشغول ہوئے اور نغمہ سرائی غزل خوانی کی کہ شاید ہمین بہی وہ دست حنا مالیدہ نظر آئے - ہرچند باد ابا دبرو قت دینے جام شراب کے دست گرفتہ اُس بلا کو زیر درخت کہینچ لین گے - مگر اُن کی آرزو برنہ آئی - البتہ ایک ماہ کے بعد درخت پر سے کسی نے یہ کہا - تم متبندگان شہر کس شمار و قطار مین ہو - یہان سے چلے جاؤ - اگر اب اِس قصد سے یہان آؤ گے ایسی سزا سے سخت پاؤ گے کہ تمام عمر یاد رکہو گے اُس دن سے پہر کسی جوان کو بالاے صفہ زیر درخت جانے کی جرأت نہ ہوئی

صاحبقران اصغر وہ تمام روز دشب شہزادہ یاقوت لعلپوش کے بارہ مین غور و فکر کرتا رہا - آخر دوسرے روز شاہزادہ طاؤاق

زرین سنان اور شہزادہ مہران مہر طلعت کو حکم دیا کہ تم مع لشکر اسی مقام مین خیمہ زن رہو اور خود بدولت وسعادت شاہزادہ رستم نژاد و بارق نوجوان وغیرہ بیس سرداران جلیل القدر کو ہمراہ لے کر بارہ ہزار سوار کی جمعیت سے جزیرۂ مرجانیہ کو روانہ ہوا - جزیرہ کو باکیفیت و بہار خیز اور شہر مرجانیہ اکثر شہر و بلاد سے وسیع تر و آباد تر دیکھا - جب شہر کے قریب پہونچے - ملک مرجان پیادہ پا پایہ گرفتہ تخت صاحبقرانی کے ہمراہ ہو لیا اور دیوان عام مین لاکر مجالس عیش وعشرت گرم کین - اثنائے صحبت مین بارق نوجوان نے سُنا کہ یاقوت کی خواہر لعلانہ بغایت حسینہ وجمیلہ ہے - نادیدہ مشتاق جمال ہوا - لیکن مردمان مرجانیہ نے کہا - لعلانہ برادر سے محبت مفرط رکھتی ہے اور اُس نے قسم کھاتی ہے کہ اُس شخص سے منعقد ہوگی جو یاقوت کو پیدا کرے گا - یہ سُنکر بہ بہانہ شکار اُس تالاب پر گیا اور کشتی پر سے سوار ہو کر بالائے صفہ زیر درخت پہونچا اور فرش پاکیزہ بچھوا کر میخواری مین مشغول ہوا - ہنوز دو چار ہی جام شراب پیئے تھے کہ درخت پر سے آواز آئی - گویا ایک زن نوجوان دوسری عورت سے کہتی ہے - اے خواہر - اِس جوان میکش کی صورت و شان دیکھتی ہے - دوسری نے کہا - فی الواقع نہایت حسین وقابل صحبت ہی - زن اول نے کہا - جلد کسی کے ہاتھہ ہماری شراب خاص مع جام مرصع نگار منگاؤ - ہم اِس جوان رعنا کو بدست خود

شراب پلائیں گے - بارق نوجوان یہ باتیں سُنتا تھا اور دل ہی
دل میں حیران ہوتا تھا - ایک لمحہ کے بعد برگ ہائے درخت کے
غنچہ سے ایک دست حنا مالیدہ جام بہ کف رنگین تر از مرجان
نکلا اور کسی نازنین شوخ و شنگ نے بہ آواز دلفریب کہا

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند

شاہزادہ بارق اُس دست نگارین کو دیکھ کر بے قرار ہو گیا اور
مستانہ یہ شعر پڑھ کر

مقدور کسے ہست کہ صحبت بپذیرد   ای ساقی و این بادہ چو در بزم در آید

وہ جام اُس دست رنگین سے لے کر وہ جرعہ پی گیا - بعد ازاں چشم
خمار آلود درخت کی طرف دیکھا - کیا دیکھتا ہے کہ ایک تخت مکلف
شاخہائے درخت پر رکھا ہے اور دو زن ہائے پری تمثال مہ
پیکر خوش اندام نازنینان شیرین حرکات پہلو بہ پہلو اُس تخت
پر بیٹھی انداز و ادا کی باتیں کر رہی ہیں

کہ بعد از دیدنش ہرگز نماند   بجز دیدار ایشان را شکیبے

بمجرد دیکھنے اس سامان عیش کے بارق کہ سرشار تھا بے قرار تر ہو گیا
اور بزبان تحیر و تمنا کہا - اے سر خیل خوبان جہان تم کو قسم ہے اپنے
دین و آئین کی مجھ خستہ شکستہ حالت کو بھی اپنے پاس بلا لو - اُنھوں نے
بارق نوجوان کو دست بدست باغ سے درخت پر کھینچ لیا - شاہزادہ
بارق کے وہ ملازم خاص حلقہ پر حیرت دیکھتے - اُنھوں نے کہا تو

دیکھا ہوش و حواس بجا نہ رہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا۔ یہ عورتین بلاے جان با وجود نازک اندامی کس قدر صاحب قوت ہین۔ کہ شہزادہ کی مانند جوان تنومند کو اس آسانی سے درخت پر کہینچ لیا۔ اس اثنا مین ایسی ہواے تند و تیز چلی کہ زمین و آسمان سیاہ ہوگیا۔ جب ظلمت طوفان رفع ہوئی۔ اُن نازنینون اور شاہزادہ کا اثر تک بالاے درخت نہ دیکہا۔ ملازمان مذکورہ مع دیگر خدام کے جو کنارہ تالاب پر جمع تہے گریان و چاک گریبان شہر مین آئے

صاحبقران اصغر نے جو یہ قصہ پر سوز سُنا۔ فرمایا۔ یک نشد دو نشد۔ آخر چند سرداران اعلی کے ساتہ اُس صفہ پر تشریف لایا اور زیر درخت عبادت الہی مین مشغول ہوا۔ دو ہفتے گزر گئے۔ کچہہ اسرار درخت پر نظر نہ آیا۔ روز پانزدہم صاحبقران اصغر نے بعد نماز ظہر واسطے رفع تکان کے چند جام شراب پیئے۔ اُس عالم سرور و کیفیت مین بار بار بالاے درخت نظر کرتا تہا اور فرماتا تہا۔ حیرت کی بات ہے کہ ہمین وہ جلوہ رنگین نظر نہین آتا۔ بمجرد اس خیال کے درخت پر سے آواز آئی۔ اے خواہر چشم غور و انصاف دیکہہ کہ آج کس حسن و جمال بے مثال کا ایک جوان مہ پارہ زیر درخت شراب پی رہا ہے۔ دوسری عورت نے کہا۔ الحق آفتاب عالمتاب نے فلک چہارم سے پردہ زمین پر نزول کیا ہے۔ زن اول نے کہا۔ اس جوان کو مین نے پسند کیا ہے۔ تجکو لائق نہین کہ نظر بد سے

ضمیمہ اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۲۳ - دسمبر ۱۸۹۵ء

دیکھیں - دونوں نے کہا - ہم دونو اپنی اپنی صورت دکہائیں جس کے
ہاتھ سے جام شراب پیئے وہی اس سے عیش کرے - زن اول
نے کہا - بہتر یہ ہے کہ ہم دونو ایک ہی پلنگ پر سوئیں - صاحبقران
اعظم نے کہ یہ سوال و جواب سُنتے - دل مین کہا - بسیار خوب - بالا
بالا میرا سودا ہورہا ہے - ناگاہ اُن عورتون نے اپنا اپنا دست
حنا ٔلیدہ باہر نکالا اور دفعۃً جام شراب صاحبقران کے روبرو
لائین - صاحبقران نے اُنکے ہاتھ پنجہ دست پر سے مضبوط
تہاما اور بہ قوت تمام اپنی طرف کہینچا - اُن عورتون نے
بہی دوسرے ہاتھ سے صاحبقران کے ہاتھ تہام لئے اور بالائے
درخت کہینچا - اس کشمکش و کوشش کے اثنا مین وہ عورتین عجب
طرح کے انداز دلربائی خرچ کرتی تہین - ناگاہ بین القوتین ایک قطعہ
ابر سیاہ وغلیظ اُس درخت اور صفہ پر محیط ہوگیا - صاحبقران
اُن زنہاے غدارہ کی طرف متوجہ تہا کہ ابر سیاہ سے ایک پنجہ
دست نکلا اور اوج آسمان پر لے گیا - بمجرد اس کے زنان درخت
نشین نے نعرہ ہاے خوشی لگائے اور بہزبان کہا - زدیم و بستہ
کردیم - بعدازان وہی باد تند و تیز چلی کہ آسمان و زمین سیاہ ہوگئے
جس وقت روشنی ہوئی شہزادہ رستم زاد و ملازمان ہمراہی نے
صاحبقران کا نشان نہ پایا - البتہ درخت ہیئت اصلی پر تہا - شہزادہ
رستم زاد وغیرہ نے اس واردات ناگہانی سے اِسقدر فریاد و زاری

کی کہ قریب ہلاکت پہونچ گئے - ملک مرجان خبر یرہ نشین بہی یہ خبر
وحشت اثر سُنکر وہان آیا اور اِس آواز دردناک سے رویا کہ جانور ان
ہوائی کو بہی ان کے حال بدپر رحم آتا تہا - غرضکہ اِسی شیون و زاری
مین دو روز و شب گذرا - کسی شخص نے نہ کچہہ کہایا - اور نہ قطرۂ آب
پیا - قضارا اِس ہنگامہ سخت مین وہی منجم غارہی قون وہان آیا جس
نے ملک مرجان کو یہ مژدہ دیا تہا کہ ایک جوان موید من اللہ کی سعی
سے تمہارا فرزند نجات پائے گا اور اُس نے اصطرلاب آفتاب کے
مقابل رکہا اور بتوجہ دل صاحبقران کا طالع وقت دیکہا اور جو حال
معلوم ہوا ایک کاغذ پر لکہہ کر ملک مرجان کو دیا - اُس مین لکہا تہا
کہ بے شائبہ ریب شہزادہ بدر منیر صاحبقران زمان کے دست حق
پرست اور شمشیر جہان کشا پر حملہ اشرار و کفار کا استیصال و شہزادہ
باقوت و بارق نوجوان کی نجات منحصر ہے - اگر اِس حکم مین ایک
لفظ کا بہی خلاف واقع ہو بخوشی دل اپنا خون تجہکو مباح کرتا ہون -
اُس منجم غیب شناس کے کلمات تشفی آمیز سے شہزادہ رستم زاد و ملک
مرجان فی الجملہ مطمئن ہوئے اور بے خواہش نفس دو چار لقمے کہائے
اور اُسی تالاب کے کنارہ پر خیام ماتم کے برپا ہونے کا حکم دیا - مہتر
نسیم اُسی وقت باد تند سے تیز تر شہزادہ طلاقان و مہران مہر طلعت
کو اِس سانحہ غریبہ کی خبر دینے کے لئے روانہ ہوا

بیان ان واقعات پریشان کا جو صاحبقران اصغر کی غیبت مین ملک غریبستان مین پیش آئے

جب مہتر سہیم آہو تک صاحبقران اصغر کو اتنا ے شکار مین غیبتان سے الطاقیہ کو لے گیا شہر غرائب نگار مین صاحبقران کے گم ہوتے کی خبر مشہور ہوئی اور رشدہ شدہ یہ خبر ملک بہارستان و فرویدن حصار مین پہونچی جسکا بادشاہ فزیدون شاہ زرین کلاہ ہے۔ وزیر سلطنت ارجک بادشی یہ خبر سنکر خندان و فرحان دربار مین گیا اور صاحبقران اصغر کے گم ہونے کا مفصل حال بیان کیا اور کہا - اب سلطان رکن الدین کے قلع و قمع و ملک غریبستان کے آتش پرست کرنے مین ایک لمحہ کا توقف کرنا لازم نہین - شہزادہ منوچہر بن فزویدون نے کہا اے ارجک بدخواہ سلطنت حالانکہ ہم پچاس برس کے زمانہ سے سلطان رکن الدین کو خراج نہین دیتے مگر کتب تواریخ مین دیکھ کہ چار سو برس کامل سے ہمارے بزرگ سلطان کے باج گذار ہوتے آئے ہین - اور اب بھی ایسا اطمینان کلی نہین کہ ہم باعتبار کثرت لشکر و افزونی جاہ و دولت سلطان رکن الدین پر بہر صورت غالب آئین - نیز یہ بھی ہم نے سنا ہے کہ بدر منیر سلطان رکن الدین کی دختر بہ شہزادہ جان جمشید ان وشید اہے - پس اگر وہ آسمان پر بھی ہوگا تو وقت تنگی مین سلطان

کی ضرور مدد کرے گا۔ ارچاک نے کہا۔ ہمارا قصد ہے کہ سلطان
رکن الدین کی دختر سرآمدہ دختران سلاطین سے تم کو منسوب کرین
اور تم بخوشی دل ایک شخص غیر کے حوالے کیئے دیتے ہو۔ شہزادہ منوچہر
نے کہا۔ شاید پردۂ عالم مین عورتین کم ہین کہ ہم کسی کی ناموس پر
نظر رکھین۔ شہزادہ کی اِس گفتگو سے فریدون شاہ نہایت برہم
ہوا اور کہا۔ خبردار دیگر ایسی گفتگو سے بیہودہ نہ کرنا۔ شہزادہ منوچہر
ملول و مکدر اپنے محل مین چلا آیا۔ عالم خلوت مین ارچاک مشتری عالم
نے ملک فریدون شاہ سے کہا۔ بالفعل حضور خوکال فولادگردن سپہ
سالار دوم و حکیم جمشان دانشمند کو بصیغۂ سفارت مع لشکر جنگ گرا
ملک غربستان مین بھیجین اور ایک نامۂ [illegible] میر سلطان
کو لکھین۔ اگر خوکال و حکیم جمشان سلطان کی سلطنت مین کسی طرح
کا ضعف دیکھین جواب نامہ لے کر چلے آئین اور غربستان کی نواح
مین اپنے لشکر کا مقام کردین۔ بروقت درخواست یہان سے اور
چند پہلوان نامی مع لشکر اُنکی مدد کے واسطے بھیجے جائین گے۔
فریدون شاہ کو وزیر کی تدبیر کا مشورہ پسند آیا اور دبیر سلطنت
کو حکم دیا کہ سلطان رکن الدین کو نامہ لکھو۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔
کہ بعد حمد و ستایش خداوند آتش بزرگ و پیغمبر صادق حکیم زردشت
گرم روان سلطان رکن الدین غیرہ خسرو خسروان کو واضح ہو کہ گو
زمانہ دراز تک ہمارے خاندان سے تمہارے خاندان مین زرعلیل

بطور ہدیہ خواہ بمصلحت و خواہ غیر مصلحت پہونچتا رہا۔ مگر اب انقلاب زمانہ اِس امر کا مقتضی ہے کہ ہم تم سے خراج کے خواہان ہوں۔ دوسرے ازیں مذہب خدا پرستی سے کہ قابل اعتبار نہیں ہے دست بردار ہو اور طریق آتش پرستی کہ اشرف ترین ادیان جہان ہے اختیار کرو۔ سوم اپنی دختر بلند اختر پردہ نشین حریم عفت ملکہ خورشید رخسار کو ہمارے فرزند بخت بلند شہزادہ منوچہر زرین قبا سے بعقد زوجیت منسوب کر دو۔ اگر ملازمان بد اندیش و اہلکاران بدخواہ کے مشورہ سے اِن تینوں باتوں کے منکر ہوگے ہمارے لشکر گردون مآثر کو جلدی غریبستان میں پہونچا ہوا جانو۔ بعد ازان حکیم جمشاسپ و خواجہ نکائی فولاد گردن کو خلعت ہائے فاخرہ دیکے اور بیس ہزار سوار کار گذار کی جمعیت سے ملک غریبستان کی طرف روانہ کیا

یہاں کا حال سنئے سلطان رکن الدین غریب نواز بارگاہ آئین سریر سلطانی پر متمکن تھے اور جملہ ارکان سلطنت و پہلوانان نامدار مثل شہزادہ مظفر بن رکن الدین و خواجہ بہمن خورد و دانا وزیر جسکا دانشمند لقب ہے اور احیا وزیر بن نوشیں و اقلیدن درو قیس تیز ہوش بلند آوازہ و اجیل شیر صولت و قباد دون ببر ہیبت و کیوان تیغ بدست بہرام گرز گردان و نریمان صف شکن و غریان ہنر پرور و صدا بہ رعد آواز و مسعود شیر چنگال و غضنفر فولاد بازو و ملک اسجال گردش شکن وغیرہ ہا مجسم بہادران یکتا دربار میں حاضر تھے۔

سلطان رکن الدین نے فرمایا معلوم نہین شہزادہ بدر منیر و مہتر توفیق کہان گم ہو گئے - خواجہ بہمن دانشمند نے کہا حکیم بوریاے ولی نے بارہا فرمایا ہے کہ شہزادہ بدر منیر ایزد تعالےٰ و تقدس کے فضل و کرم سے باین شوکت و حشمت غریبستان مین معاودت فرمائے گا کہ سکندر ذوالقرنین کو بھی نصیب نہوئی ہو گی - سلطان رکن الدین نے فرمایا - ہم نے شب گذشتہ خواب مین دیکھا کہ گویا اُس ورشہوار بحر صاحبقرانی کے پاس سے ایک قاصد آیا ہے اور اُس نے شہزادہ بدر منیر کا ایک رقعہ دستخطی ہمین دیا - شاید اُس مین یہ جملہ بھی لکھا تھا کہ بالفعل وہ گردون حشمت کسی سمت کا عزم رکھتا ہے - ہنوز یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ درگہ سالار نے ایک عرضی سرحدار کی سلطان کی نظر سے گذرانی اُس عرضی مین لکھا تھا کہ ملک فریدون شاہ بادشاہ ملک بہارستان نے ایک حکیم و ایک پہلوان زبردست خوکال فولاد گردن کو بیس ہزار سوار جنگ گذار کی جمعیت سے بھیجا ہے - یقین ہے کہ قریب تر حضور معلی مین حاضر ہون - بعد مطالعہ عرضی سلطان نے فرمایا - کیا جلدی اور کیا خوب اُس خواب کی تعبیر کا ظہور ہوا ہے - ان ایلچیون کا اسقدر جمعیت کثیر سے یہان آنا خالی از علت نہین

روز ششم خوکال اور حکیم جمشان کے خیام لشکر حوالی شہر غرائب نگار مین نصب ہوئے - دوسرے دن خواجہ بہمن دانشمند وزیر نے اپنی طرف سے جمشان و خوکال کو رقعہ لکھا کہ ہم نے آج تک باین فوج و لشکر ایلچی کا

آنا کسی سلطنت مین نہین سُنا - خیر تم اس انبوہ سے یہان آئے ہو کچھہ مضایقہ نہین - مگر یہ لکھو کہ تمام جمعیت سے شہر مین آؤ گے یا بذات خاص سلطان والا شان کی ملازمت سے مشرف ہو گے تاکہ اُسکے موافق بند و بست کیا جائے - خوکال نے حکیم حمشان سے مشورہ لیا - حکیم حمشان نے کہا - سلاطین عالیجاہ کے دربار کا یہ قاعدہ نہین ہوتا کہ ایلچی سے بصورت بہ پیش آئین - بہتر یہی ہے کہ اپنے لشکر کو اسی مقام مین مقیم رکہو اور خود بہ جمعیت قلیل دربار سلطانی مین چلو - دوسرے یہ نصیحت کرتا ہون کہ اگر کوئی امر خلاف قاعدہ وقوع مین آئے خموش دلب بند اپنے لشکر مین چلے آنا - خوکال نے کہ ایک مرد شریر النفس ہے کہا - یہ نصیحت اپنی گرہ مین رہنے دو - مین خاص بہ نیت شر و فساد یہان آیا ہون - ہان تمہارے کہنے سے مع لشکر شہر مین نہین جاؤنگا - حکیم حمشان نے رقعہ کا یہ جواب لکھا کہ ہمین بہر حال تمہاری خوشی منظور ہے فوج شاہی ساتھہ نہین لانے کے - ملازم رقعہ آورنے خوکال اور حکیم حمشان کی تمام گفتگو بھی بیان کی - خواجہ بہمن اُسیوقت سلطان رکن الدین کی خدمت مین پہونچا اور حقیقت عرض کی - سلطان رکن الدین نے فرمایا - افسوس مہتر توفیق موجود نہین ورنہ اِس خوکال بد افعال کی معقول مہمانی کرتا

ایک نوجوان طرفک نامی فنون عیاری مین مہتر توفیق کا شاگرد

لطیف مطرز نباتی کے بنی تھے ہو دو نون مین جو نشست ہے ۔۔ اس شہ
نخست سلطانی کے روبرو آکر دست بستہ کہا ۔ کہ مہر داری ہون کہ حضور
خوکال کے استقبال کا غلام کو حکم دین ۔ سلطان نے فرمایا ۔ اسکے
استقبال کے واسطے خوکال کی منزلت کے بموجب ہدایت
دیا ۔ مرزفہ آداب بجا لایا اور اس جیا رطراز نے ان کے عرض
مین ایک چہرہ کاغذی بعینہ خوکہ جیسا اور دونون کی صورت کو تو جب
تا بگردن بنایا اور آئیکے مشابہ ہونے مین نہایت صنعت خرچ کی ۔ یہ وہ
استقبال وہ کلاہ کاغذی پہنکر نقاب انگندہ قلیل جمعیت سے خوکال کے
لشکر کی طرف روانہ ہوا ۔ اس تمام جماعت کا لباس زرد رنگ تھا ۔
خوکال و حکیم جمشان تا کنار لشکر استقبال کے واسطے آئے ۔ خوکال نے
حکیم جمشان سے پوچھا ۔ اس جوان کے نقاب دار ہونیکی کیا علت
ہے ۔ جمشان نے کہا ۔ عجب نہین کہ نقاب داری بھی خدا پرستون کے
لوازم استقبال مین داخل ہو

پہر طرزنک ایلچیون کو بارگاہ سلطانی کے دروازہ پر لایا اور
اطلاع کر کر بارگاہ معلی مین لے گیا ۔ جب ان ایلچیون کے دو سپاہی کرسیان
تخت کے روبرو رکھی گئی تھین ۔ خوکال و جمشان آداب گاہ سے تسلیم
و مجرا بجا لائے اور طرزنک کے اشارہ سے ان کرسیون پر بیٹھ گئے
خوکال نے کسی سردار و پہلوان سے برسم سلام اوانہ کی ۔ جس وقت
نامہ کا ذکر آیا ۔ خوکال نے کہا ۔ بے تعظیم و نثار بادشاہان عظیم المرتبہ کا

نامہ پہنچ دیا جاتا۔ شاہزادہ مظفر نے کہا۔ آپکے ہان بہ مطالعہ رسم شار علمین لائی جاتی ہے فی الجملہ بحجت دیگر از خوکال لے ملک فریدون شاہ کا نامہ سلطان رکن الدین کے دست خاص مین دیا۔ سلطان نے میر منشی کے حوالہ کیا اور فرمایا - بآواز بلند پڑہو - سلطان نے جو دہ مضامین ہزل سنے - میر منشی سے فرمایا - اِس نامہ کا یہ جواب لکھو - اے ملک فریدون - نرسی بن نریمان سے قبل تمہارے اجداد خدا پرست تہے - گویا تمہارا مذہب جدید ہے - مزید بران سراسر باطل کیونکہ آتش ایک عنصر ہے عناصر چارگانہ سے جنکو کسی قسم کی قدرت حاصل نہین - بہتر ہے کہ تم اسلام قبول کرو - اِسی طرح ہمیشہ سے ملک بہارستان ہمارا باجگزار رہا ہے - اگر تم نے اور زیادہ عرصہ خلاف ورزی کی - تخت وتاج سے دست بردار ہونا پڑے گا - امر سوم کے تحریر کرنے مین تم نے کمال ناشائستگی کا اظہار کیا ہے - تمہارا فرزند شوم بخت کس مزبلہ کا سگ گندہ خوار ہے - جس نے یہ سودا ے خام اپنے دل مین پکایا ہے - شاید اِس حال سے تم پدر وپسر واقف نہین ہو کہ وہ ناہید برج عصمت وبدر ساتی ایک ایسے مرد جلیل المنزلت سلیمان مرتبت کی پہلو نشین ہوگی - جسکے جمال وکمال کی پردہ عالم پر مثال دینگے

جس وقت مضمون جواب ایلچیون نے سُنا اُن کے طایر ہوش نے پرواز کی - خوکال فولاد گردن نے مار چوب خوردہ کی صورت دل مین پیچ وتاب کہایا - مگر سطوت دربار مانع ومزدن ہوئی - تقضاے کردگار اِس اثنا مین مہتر سہیم آپہونچا جسکا ایک لقب سگ شاہی ہے

لباس و یراق سرہنگی سے آراستہ صاحبقران اصغر کا نامہ پیر بازینت ہوئے از سرتا پا گرد آلود در بارگاہ پر پہونچا - اُس عیار نامدار نے اِس قدر توقف نہ کیا کہ دربان بارگاہ سالار اطلاع کرے - جست زدہ بارگاہ مین داخل ہوا اور با آواز بلند پکارا

منم نامہ دار و منم نامہ دار — منم نامہ دار شہ نامدار
فلک قدر سالار آفاق گیر — بہر شرف شاہ بدر منیر
کہ اورا خدا کرد صاحبقران — باقبالش آباد بادا جہان

سلطان رکن الدین غریب نواز نے جو شاہزادہ بدر منیر کا نام سنا ایک حالت سرور و بیخودی مین مہتر سہیم کو سینہ سے لگایا اور پیشانی سے متواتر بوسے لیے - شاہزادہ منظفر نے مہتر سہیم سے معانقہ کیا اور پوچھا

از کجا میرسی اے ہدہد فرخندہ قدم — اے تاج سر سرگروہ مرغان حرم
بال افشانی تو و نظر منتظر ان — خوشتر از جلوۂ طاؤس گلستان ارم

خواجہ بہمن و دیگر اراکین سلطنت نوبت بہ نوبت مہتر سہیم سے بغلگیر ہوئے اور ہر ایک نے صاحبقران عالی تبار کا حال فرخندہ مآل پوچھا - مہتر سہیم نے کہا - مختصر یہ ہے کہ غلام ہی صاحبقران کو بہ مکر و فریب ملک الطاق شاہ کے پاس لے گیا تھا - اُس شہسوار عرصۂ شجاعت نے ملک مہرافیہ کو جادو گرون سے پاک کیا اور شاہزادہ طاقان زرین ستان کو اپنی معشوقہ کا وصال میسر آیا - ملک الطاق شاہ نے دین اسلام قبول کیا - بالفعل صاحبقران گردون حشم حسب درخواست

ملک جنلاق شاہ بادشاہ سوم ممالک قہستان بر غنچہ ٔب مین داخل
ہوا ہے - مجھے محض اسواسطے بھیجا ہے کہ اخبار فرحت آثار صاحبقرانی
سناؤن - بعد ازان مہتر سہیم نے صاحبقران اصغر کا نامہ سلطان
رکن الدین کی نظر سے گزرانا - سلطان نے چند خوان زر و سرخ
و جواہر گرانبہا اُس نامہ عالی پر سے نثار کرائے اور زر نثار مہتر سہیم
کو بخشا - خوکال اول ہی ملک فریدون کے نثار نامہ نہ دینے سے
سوختہ و برشتہ ہو رہا تھا اب جو اُس نے صاحبقران اصغر کے نامہ
کی یہ عزت دیکھی چہرہ کا رنگ مثل قیر سیاہ مطلق ہو گیا - مہتر طرفک
نے جو خوکال کو متغیر دیکھا پوچھا - اے پہلوان تغیر مزاج کی کیا وجہ ہے
خوکال بیوقوف نے یہ سمجھکر کہ شاید بطریق دلسوزی و دوستی پوچھتا
ہے جواب دیا - شرط انصاف یہی ہے کہ بادشاہ بہارستان کا نامہ
جس کے رکاب مین چار صد و چہل پہلوانان نامور و سرداران جلیل القدر
حاضر رہتے ہین - این بے توقیری لیا جائے اور ایک جوان غیر دیار
مجہول النسب کے نامہ کی یہ آبرو ہو - طرفک نے کہا - شہزادہ
بدر منیر نے نامہ نہین لکھا ایک عریضہ بطریق فرزندانہ لکھا ہے -
اگر ملک فریدون شاہ ہی بجائے اس نامہ شایستہ کے عریضہ لکھتا
اُسکی عرضی کی بھی یہی ہی توقیر و منزلت ہوتی - خوکال نے بنظر غضب آلود
تہ طرفک کی صورت دیکھی اور کہا - معلوم ہوتا ہے کہ سلطان رکن الدین
نے تجھے اپنی خدمت مین گستاخ کر رکھا ہے - طرفک نے کہا - اگر میزبان تھا

مسخرگی ہوتا تیری مانند فرنامشخص کے استقبال کو نہ بھیجا جاتا خوکال نے کہا او ل
اپنا چہرہ کھول۔ دیکھین کس صورت و قماش کا انسان ہے۔ مہتر طرفک
نے کہا۔ مجھے اپنا چہرہ دکھانے مین یہ خیال آتا ہے کہ میری اور تیری
صورت مین نہایت اتحاد ہے مبادا یہ راز آشکارہ ہو جائے اور تجھے
یہ امر ناگوار گزرے۔ خوکال نے کہا۔ مین ہرگز آزردہ نہین ہونے کا
مہتر طرفک نے پردہ نقاب چہرہ مصنوعی سے بلند کر دیا۔ خوکال نے جو
وہ چہرہ مصنوعی بعینہٖ خنزیر کی صورت دیکھا شدت غضب سے آنکھون
مین بارگاہ سیاہ ہو گئی اور کہا۔ اِس مسخرگی کی وجہ بتا ورنہ اِسی بارگاہ
سلطانی کو اپنے خون سے رنگین دیکھے گا۔ طرفک نے کہا۔ اے پہلوان
برہم ہونے کی بات نہین۔ ہرگاہ نام تیرا خوکال ہے۔ اِسی وجہ سے
مین بھی بصورت خنزیر تیرے استقبال کے واسطے گیا۔ خوکال نے
ایک حالت غضبناکی مین شمشیر مثل تختۂ عطار علاحدہ نکالی اور بے محابا طرفک
کے سر پر لگائی۔ طرفک نے شرارۂ آتش کی مانند ایسی جست کی کہ ضرب
شمشیر خالی گئی اور خوکال شمشیر گران وزن کی جھوک سے اوندھا فرش
پر گرا۔ بعد ازان طرفک چالاک دست نے بہ این ضرب قوی پنجہ
عیاری خوکال کے سر پر مارا کہ پانچ انگشت کا ل سر مین اُتر گیا۔
حکیم جمشان نے دست بستہ سلطان والا شان کی خدمت مین عرض
کیا۔ اے بادشاہ فلک جاہ یہ امر دستور سلطنت سے بعید ہے
کہ ایک پہلوان صاحب توقیر خصوص ایلچی ایک مسخرگی پیشہ کے ہاتھ

سے زخمی ہو - خواجہ بہمن وزیر نے حکیم جمشان کی ہر طرح سے خاطر جمع کی اور کہا - خوکال نے اپنے غرور و سرکشی کی سزا پائی تھی کہ سر پر بیوجہ ضرب شمشیر لگا تا نہ خود زخمی ہوتا

سلطان رکن الدین غریب نواز نے جواب نامہ حکیم جمشان کو دیا اور دس ہزار تومان خوکال کے تیمار کے واسطے عطا فرمائے - حکیم جمشان خائف و ترسان خوکال کو اپنے لشکر میں لے آیا اور دوسرے دن غریبستان سے کوچ کر دیا - تا اینکہ چند روز کے بعد ملک بہارستان کی سرحد میں پہونچا - اس عرصہ میں خوکال کا زخم سر تی الجملہ مندمل ہو گیا تہا - خوکال نے حکیم جمشان کو کہا - تم ایک مرد دانشمند ہو جواب نامہ بادشاہ کی خدمت میں پہونچا دو اس طریق معقول سے ماجرا سے گزشتہ بیان کرو کہ میری ذلت و جراحت سر کا اظہار نہو - حکیم جمشان نے کہا - جو خبر صحیح از روے اخبار بادشاہ کے کان میں پہونچگی اُس کا کیا بندوبست کرو گے - خوکال نے کہا - اب میں بجز تمہارے کسی کو اپنا محرم راز نہیں جانتا جو امر بہتر سمجھو بیان کرنا - ورنہ یقینی تمہاری پیدایش میں فتور سمجھوں گا - حکیم جمشان نے کہا - او ملعون بد زبان شاید میرے سر باعث تجہے یہ ذلت نصیب ہوئی ہے کہ بر روے دشنام دیتا ہے - خوکال بد اصل نے ایسی ایک دہول حکیم کے سر پر لگائی کہ عمامۂ حکمت زمین پر گرا - جمشان نے بہی ایک کفش خوکال کے سر پر گذرانی جس سے زخم سر تازہ ہو

تازہ ہو گیا اور فوارۂ خون جاری ہوا - خوکال کے ملازمون نے جمشان کو لکد وکوب کی - بارے چند افسران لشکر نے باہم صلح کروائی - حکیم جمشان اُسی وقت فریدون حصار کی طرف روانہ ہوا اور اطلاع دے کر بارگاہ مین گیا - بادشاہ نے جو آپس کی زبانی پہلے سے حقیقت سُن لی تہی اور ارجنک نے کہا تہا کہ مجہے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ خوکال کی حماقت کے سبب یہ معاملہ وقوع مین آیا - ورنہ مین نے تحقیق سُنا ہے کہ بروقت پہونچنے لشکر شاہی کے سلطان رکن الدین نہایت ہراسیدہ ہوا تہا - بادشاہ نے جمشان سے ہنگام کلمہ وکلام بزبانِ تلخ فرمایا - ہم نے تجہے ایک مرد دانشمند حکمت پیشہ سمجہکر خوکال کے ہمراہ کیا تہا - صد ہزار آفرین کیا خوب تم دونو نے خدمت رسالت کو رونق دی - جمشان نے کہا - حضور کو ناگوار نہ گزرے - نہ حضور خلاف شان وقدر سلاطین نامہ لکہتے نہ سلطان سے یہ جواب خلاف مزاج پاتے - خداوند آتش کا شکر ہے کہ وہان سے زندہ وسلامت بہ پہنچے - ورنہ اِس خوکال رذیل النسب نے میری اور اپنی ہلاکت مین کوئی وجہ باقی نہ رکہا تہا - بعد ازان جواب نامہ ملک فریدون شاہ کے ہاتہہ مین دیا - فریدون شاہ نے دبیر سلطنت کے حوالہ کیا - میر منشی نے بعد مطالعہ عرض کی - جواب نامہ دربار عام مین سُنانے کے قابل نہین - شہزادہ منوچہر نے کہا - بے تکلف پڑہو - اگر مضمون نامہ مشتمل عجز وفروتنی ہوگا ہر ایک کے حوصلہ وجسارت مین ترقی ہوگی

اور اگر جواب ترکی ترکی مین دیا ہے وہ الفاظ ناشائستہ ارجاسپ بادشاہ
کے حق مین محمول کیئے جائین گے کیونکہ اسی کی صلاح و مشورہ سے
نامہ لکھا گیا تھا۔ منشی نے باواز بلند لفظ بلفظ جواب نامہ پڑھا۔
بر وقت استماع فرط غیظ و غضب سے ملک فریدون شاہ کا رنگ
رُخ متغیر ہو گیا اور عرصہ دراز تک خاموش و سرنگون رہا۔ شہزادہ
منوچہر نے کہا۔ حضور ناحق مشوش ہوتے ہین۔ اِس حرکت نالائق
کی سزا ارجاسپ نمکحرام کو دینی چاہیئے۔ ارجاسپ نے کہا۔ مین نے بہر
صورت خاطر جمع کر لی تھی اور اب بھی جو سمجھا ہے بے تامل عمل مین
لاؤن گا۔ ہمارے بادشاہ جم جاہ کو خداوند آتش نے وہ لشکر
جرار فزون از مور و ملخ عطا فرمایا ہے کہ اگر ہفت اقلیم کے فتح
کرنے کا عزم کرین سزاوار ہے۔ بہرحال مین خدمتگزار دیرینہ خود
ہم ملک غریبستان کے انفصال کا ذمہ دار ہوتا ہون۔ شہزادہ
منوچہر اِس لفظ سے دل مین پیچ و تاب کہاتا تھا کہ سلطان نے مجھے
سگ فرمایہ لکھا۔ آخر مکدر و بیدماغ اپنے محل مین چلا آیا۔ ملک
فریدون بھی محل سرا مین داخل ہو گیا۔ الا ارجاسپ کو غریبستان پر لشکر
کشی کا حکم ناطق دیا۔ ارجاسپ خوش و خورم اپنی دار السلطنت مین آیا
اور خوکال کو بدین عبارت رقعہ لکھا۔ او خوکال خدمت ایلچی گری مین
تو نے ایسی ذلت فاش کہاتی ہے کہ بادشاہ کے دربار مین آنے
کے قابل نہین رہا۔ اگر کچھہ غیرت و حیا رکھتا ہے بار دگر غریبستان

مین پہونچ اور فریقانہ اطراف وجوانب مین ایسی ہنگامہ آرائی مشتغل کر کر کوئی خدا پرست برائے نام زندہ نہ رہے - یہ دلجمعی رکہہ کہ یہان سے بے ہور بے لشکر تازہ مع سامان جنگ بہیجتا رہے گا اور دس ہزار سوار جرار مع معتادی خزانہ خوکال کے پاس بہیجے - خوکال یہ لشکر دخزانہ دیکہکر کل جز مرد و برباد ہوگیا اور جواب مین لکہا - مین پہلے سے اس عزم پر مستعد تہا - قریب تر مین لوگ کہ اس زخم سر کی تلافی مین کہ ایک عیار مکار کے ہاتہہ سے مجہے پہونچا کس قدر پہلوانان لشکر سلطانی میرے ہاتہہ سے بے سر ہوئے

یہان فریدون حصار مین دوسرے دن ارجاسپ دربار مین آیا - شہزادہ منوچہر نے بادشاہ سے کہا - اگر کوئی شخص زبان دراز حضور کے فرزند کے حق مین کوئی لفظ ادا کرے یعنی خود سگ خطاب دے اُس کو کیا سزا دیجائے - ارجاسپ شہزادہ کے مغز سخن کو نہ پہونچا - اور کہا - وہ شخص باجی واجب القتل ہے - ملک فریدون نے بہی ارجاسپ کے قول کی تائید کی - شہزادہ نے کہا - اگر وہ شخص صاحب توقیر وعزت ملازمان سلطنت سے ہو اور اُسکے قتل کردانے مین ایک نوع کا فساد عائد ہو اُسے کیا سزا دیجائے - ملک فریدون شاہ نے کہا - اے فرزند - ہم تجہے اسقدر عزیز رکہتے ہین کہ اگر کوئی پیشوائے دین بہی تیری نسبت کوئی کلمہ نا سزا کہے اُسی وقت اُسکو منصب سرداری سے معزول کردین - ارجاسپ نے کہا - شہزادہ وہ نالائق قابل گردن زدنی ہے - اگر قتل کرنا خلاف مصلحت سمجہا جائے

قرار واقعی گفشکاری ہونی چاہئے - شہزادہ منوچہر نے فرمایا - وزارت پناہ اول اپنے قول کا ایک نوشتہ لکھوا اور اُسپر جملہ اراکین سلطنت کی مُہرین کروادو - پہر ہم اُس شخص بد زبان کا نشان دین گے - اہل دربار شہزادہ کی اِس گفتگو سے حیران تہے - آخر شہزادہ کے اصرار سے ایک نوشتہ موافق فتواے شرعی لکہا گیا اور اُس پر بادشاہ و امراے سلطنت کی مُہرین ہوئین - بعد اسکے شہزادہ نے ارچک سے پوچہا - اگر کسی شخص کے کہنے سے کسی انسان ممتاز کو دشنام ہاے فاش دی جائین بتاؤ کہ اصل مین دشنام دہندہ کسکو قرار دین - ارچک نے کہا بے شبہ شخص آمر دشنام دہی کی سزا پانے کا مستحق ہے - جب شہزادہ نے اتمام حجت کرلی اپنے ایک ملازم سے اپنی کفش کہنہ منگائی اور ارچک کے غلام کے ہاتہ مین دے کر فرمایا - اگر تجہے اپنی سلامتی منظور ہے پچاس ضربات کفش اپنے آقا ارچک کے سر پر لگا - ارچک یہ حکم سُن کر بیہوش ہو جاتے رہے - غلام نے جان کے خوف سے بے محابا ارچک کے سر پر ضربات کفش لگانی شروع کین - تمام حاضرین دربار مع فریدون شاہ ایک عالم تحیر مین یہ تماشا دیکہ رہے تہے - آخر ملک فریدون شاہ سے ضبط نہو سکا فرمایا - اے فرزند - تم نے کس جرم و گناہ پر وزیر سلطنت کو اِس قدر کفشکاری کرائی شہزادہ نے کہا - جب وزارت پناہ کی تفضیحت سے فارغ ہو لونگا اصل حال گزارش کرون گا - اُس طرف ارچک ہر ضرب کفش پر

ہاے واے کرتا تہا - جب اعداد کفش تمام ہو گئے - شہزادہ منوچہر نے
ارجاسپ کو اپنے پاس بلایا اور بدست خود دستار سربستہ و ملبوس خاص
بخشا اور فرمایا - تم خوب آگاہ ہو کہ وزارت دست راست کی خدمت
مجہے حضور معلیٰ سے عطا ہوا اور وزارت دست چپ تمہارے نام نہاد ہے -
قطع نظر اسکے تم نے بہ طیب خاطر ایک اقرار نامہ تمام اراکین سلطنت کی
مہرون سے مزین لکہدیا - لاجرم اگر مین یہ عمل نہ کرتا اُسکا وبال تمہاری
گردن پر باقی رہتا - ارجاسپ سوختہ و برشتہ نے کہا - طرفہ نقل ہے کہ سلطان رکن الدین
تم کو الفاظ ناسزا لکہین اور مین ناکردہ گناہ ایکا ماخوذ ہون - شہزادہ منوچہر
نے فرمایا - میرے دل مین سلطان رکن الدین کی دختر سے عقد و نکاح
کرنے کا کبہی خیال تک نہین گذرا - تجہہ بے وقوف کو لازم تہا کہ
اول اس معاملہ مین مجہہ سے صلاح کرتا اور موافق میری مرضی کے سلطان کو نامہ لکہتا
نہ سلطان اُس نامہ سیاہ مین یہ جملہ بیہودہ دیکہتی نہ مجہے یہ خطاب دیتی کہ کس منہ کا بہک
مردار خوار ہے - محض تیری شرارت سے یہ ذلت نصیب ہوئی ہے - اکثر امراے سلطنت ارجاسپ
سے دل مین آزردہ تہے - کفشکاری سے نہایت خوش ہوئے اور ایک دوسرے سے
کہتے تہے کہ ایسی مردود کی سخت جانی دیکہو - ایسا ضد سخت کے زندہ رہا - ملک
فریدون شاہ نے ایک خلعت فاخرہ بخشا اور ہر طرح سے دلجوئی کی - شہزادہ منوچہر
نے بہی پانسو ہزار تومان نقد کہ بہا کے انعام مین دیئے
. . . خوار . . . دو دن گہر سے باہر نہ نکلا . . . تیسرے دربار مین آیا اور موافق
. . . اسلام کی . . . کی وجہ سے ملک . . . ہ کو ورغلایا - بادشاہ نے کہا

ہم تجہے اپنا مشیر تدبیر مدار المہام سلطنت سمجھتے ہیں جو مشورہ دیگا بطوع و رغبت عمل میں لائینگے۔ شہزادہ منوچہر فطرت مجسم نے کہا۔ شہریار میں محض اس نظر سے ارجاسپ کو یہ تعذیر سخت دلوائی ہے کہ آیندہ حضور کو مشورہ باصواب دے۔ ملک فریدون شاہ نے پوچھا۔ تم اس باب میں کیا مشورہ دیتے ہو شہزادہ نے کہا۔ میں یہی صلاح دونگا کہ چند روز توقف کرنا انسب ہے معنوریہ ہی ملین سمجھیں کہ ہمارے آبا و اجداد سلطان رکن الدین کے باجگذار ہوتے آئے ہیں۔ مجھے کمال افسوس ہے کہ وقت نامہ نگاری میں دربار میں حاضر نہ تھا ورنہ کبھی وہ نامہ از سرتا پا ہزل لکھنے نہ دیتا۔ ارجاسپ اس وقت دم بخود ہو رہا اور خلوت میں ملک فریدون شاہ کے پاس پہونچکر کہا۔ شہزادہ منوچہر کے فحوائے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شہزادہ کا میلان خاطر خدا پرستی کیطرف ہے۔ خیر باشد۔ بالفعل یہی مصلحت ہے کہ اُسی خوکال فولاد گردن ذلت نصیب کے نام مہم غرجستان کا فرمان تحریر فرمائیں اور لشکر تازہ مع سامان جنگ اُسکو بھیجیں۔ بالفرض محال خوکال سے کچھہ کاربرآری نہوئی میں خود جاؤنگا اور کار شاہی کو بحسن تدبیر انجام دونگا۔ ملک فریدون شاہ کو کہ کاہل مزاج و آرام طلب ہے ارجاسپ کا مشورہ پسند آیا اور فرمایا۔ ہم نے اول ہی کہا ہے کہ جو امر مناسب سمجھو عمل میں لاؤ۔

قضارا ایک سردار ہمتا ز شہزادہ منوچہر کا خیرخواہ اِس صحبت میں موجود تھا۔ اُس نے یہ تمام گفتگو شہزادہ کے روبرو بیان کی۔ شہزادہ نے فرمایا۔ اگرچہ میرا میلان دین خدا پرستی کیطرف نہیں۔ الا یہ خوب جانتا ہوں کہ فرقہ خدا پرست کا طریق جملہ ادیان سے بہتر ہے۔ اگر کوئی شخص واقف مذہب اسلام پیدا ہو اُس سے ارکان شریعت اسلام دریافت کروں۔ اب تک مجھے حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوا کہ یہ ارجاسپ شریر النفس بادشاہ کو [illegible] پس [illegible] اسلام کا [illegible] نہیں ہونیکا۔ عجب نہیں کہ برعکس اس کے [illegible] کامل واقع ہو

جسوقت خوکال نامرد جیسا کہ [illegible] اور دو سردار نامور زرور گون زرور [illegible] و خوگون شکستہ پا دس ہزار سوار کی جمعیت [illegible] اسکے پاس پہونچے اور بادشاہ کی

طرف سے سالاری لشکر کا خلعت دیا اُس نے جواسیس کو حکم دیا کہ یہ خبر
صحیح لائیں کہ اِس نواح مین کوئی شہر سلطان رکن الدین کی سلطنت
سے متعلق ہے یا نہین - روز چہارم جواسیس خبر لائے کہ یہان سے تین
منزل ایک شہر سلقمیہ نام ہے اور طمراق خان قوی باز و دس ہزار
سوار و پیادہ سے حکمرانی کرتا ہے - سُنتے ہین کہ قلعہ سلقمیہ مین مال و
خزانہ بھی کثرت سے جمع ہے - خوکال نے اُسی دن اپنے لشکر کا قلعہ
سلقمیہ کی طرف کوچ کروا دیا - روز چہارم یہ لشکر سلقمیہ کی نواح مین پہونچا
اور ایک میدان وسیع باآب و علف مین خیمہ زن ہوا - دوسرے دن
خوکال نے طمراق خان کو ایک افسر کے ہاتھہ یہ پیام بھیجا کہ اگر اپنی سلامتی
وعافیت رعایا منظور رہے میری خدمت مین حاضر ہو اور آتشکدہ فارس
کو سجدہ کر - بلکہ جب تک ہم تیری زبان سے سلطان رکن الدین
کے حق مین الفاظ ناسزا نہ سُن لین گے فرمان برداری کا یقین نہین
لانے کے - بحالت دیگر یہ بہادران قلعہ شکن بہ ضرب بازو عمود یورش
اول ہی مین تمام اجزاے قلعہ درہم و برہم کردین گے - ملک طمراق خان
نسب مین ایک شہزادہ عالی خاندان [illegible] حلالان سلطانی سے
ہے - اُس نے جواب دیا - او بدبخت بہرہ روزگار مذہب آتش پرستی
مین یہ بھی داخل ہے کہ سلطان والا شان کے حق مین الفاظ ناشایستہ
کہے جائین - بہرحال آمادہ جنگ و پیکار رہو

دوسرے دن ملک طمراق دس ہزار سوار کی جمعیت سے روانہ

و دلیرانہ بیرون شہر نکلا - خوکال کے لشکر سے زرگون زرد ریش
لاف گویان معرکہ کین مین گیا - اس طرف سے ملک طمراق خان خود مقابل
کے واسطے آیا - ہنگام نیزہ وری ملک طمراق خان نے زرگون کے
ہاتھ سے نیزہ چھین لیا - جب شمشیر بازی کی نوبت آئی ایک زخم
کاری زرگون کے سر پر لگایا - اہل لشکر زرگون کو لشکر مین لے آئے
خرکون شکستہ با غضب آلود میدان کین مین آیا اور بجائے رجز سلطان
رکن الدین کو دشنامہائے مغلظ دین اور بے محابا ایک ضرب تیغ ملک
طمراق کے سر پر لگائی - ملک طمراق دلاور نے بفنون سپہ گری وہ
ضرب دفع کر دی - قضائے کردگار عین گرمی جنگ مین خرکون کا
مرکب سیخ پا ہوا اور معلق زنان خاک معرکہ پر گرا - ملک طمراق خان
یہ بالا کی ضرب سے اترا اور بایں ضرب قوی ایک لکد مستحکم خرکون
کے سر پر لگائی کہ موزہ آہنی کی ضرب سے مثل خربزہ پاش پاش
ہوگیا - بعد ہلاک ہونے خرکون کے دونو لشکر اپنے اپنے مقام پر چلے
آئے - دوسرے دن پھر عرصہ مصاف گرم ہوا اور خوکال خود میدان
مین آیا - اس طرف سے ملک طمراق خان گیا - اول شمشیر بازی شروع
ہوئی - خوکال شیطان خصال نے اس قوت سے ضرب شمشیر ملک
طمراق خان کے سر پر لگائی کہ چار انگشت کاسہ سر مین در آئی - ملک
طمراق کے عیار اسکو بحال خراب اپنے لشکر مین لے گئے - خوکال نے
اپنے لشکر ابتر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دیا - ملک طمراق خان کا لشکر بھی

سر جنگ گریز کنان قلعہ سلقیمہ مین داخل ہوگیا اور تمام دروازے شہر کے بند کرا دیئے اور برج و فصایل پر سامان قلعہ بندی آراستہ کرایا - خوکال نے قلعہ کے مقابل اپنے لشکر کا مورچہ لگوایا - جب شہر مین داخل ہونے کی کوئی تدبیر بن نہ آئی ارجاک بادشاہ کو عرضی لکھی کہ خداوند آتش کی مدد اور ملک فریدون شاہ کے اقبال سے امروز و فردا کلید قلعہ سلقیمہ تمہاری خدمت مین ارسال کرتا ہون - جبوقت عرضی ارجاک ملعون کو پہونچی نقل لوزنہ رقصان و شاداں ملک فریدون کے پاس گیا اور عالم تخلیہ مین خوکال کی شجاعت و مردانگی کی حد سے زیادہ تعریف کی - بادشاہ نے اس خدمت کے صلہ مین ایک خلعت فاخرہ خوکال کے واسطے دیا - ارجاک نے حرفک کو کہ ایک عیار بلانے روزگار ہے بلایا اور کہا - خوکال قلعہ سلقیمہ پر ہر روز یورش کرتا ہے اور وہ قلعہ استحکام کے باعث قبضہ مین نہین آتا - لاجرم تجھے وہان پہونچنا اور بفن عیاری کشایش قلعہ کی کوئی صورت نکالنی واجبات سے ہے - ہم اقرار کرتے ہین کہ اس خدمت کے صلہ مین وہان کی کوتوالی بلا شرکت غیرے تجھے دین گے - خوکال کا خلعت بھی اُسی کے حوالہ کیا

حرفک عیار ایک راہ غیر مشتبہ سے خوکال کے لشکر مین پہونچا اور چند شب قلعہ کے گرد پھرا - آخر ایک دن بروز روشن قلعہ کے چار طرف گشت لگایا - ایک نگہبان نے آواز دی - تو کون ہے کہ

بے خوف و خطر زیر قلعہ پہر رہا ہے - حرنک نے کہا - مین ایک
مرد غیر دیار خدا پرست ہون - آبادی اہل اسلام سنکر شہر مین داخل
ہونا چاہتا تہا - پاسبان نے اہل قلعہ کا حال سُنا کر کہا - غلہ کی کمی کے
سبب ایک وقت نصف نان خشک ملتی ہے - حرنک کے پاس دو
نان خمیری موجود تہین - وہ دینار سرخ کو پاسبان کے ہاتہ بیچین اور اپنے
لشکر مین چلا آیا

یہان خوکال فولاد گردن نے قلعہ پر یورش کی - مستعاط گرہ پیشانی
خوکال کے برادر خورد نے علم کندہے پر رکہہ لیا اور اہل قلعہ کا گلہ تنگنا
سپر فولادی برد کرتا ہوا زیر قلعہ پہونچا - نگہبانان فصایل نے مایوس
ہوکر بے تحاشا شور وغل مچایا - ملک طمراق کا ایک پسر پیندرہ سالہ
بے عقل و شجاع طمطراق خان نام - وہ اِس ہنگامہ کو خاموشی سے
دیکہتا رہا - قضا را مستعاط نے چہرہ پر سے سپر نیچی کی اور منظر سرسری
قلعہ کے دروازہ کو دیکہا - طمطراق دشمن شکار نے بانی قادر اندازی
ایک تیر جان ستان مستعاط کی پیشانی پر مارا کہ پشت سے درگذرا -
خوکال نے مستعاط کو مردہ دیکہہ کر گریبان تا بدامن چاک کیا اور
اُسی وقت لشکر کی بازگشت کرادی - دوسرے دن بذات خود قلعہ
کی طرف متوجہ ہوا اور ایسی سعی نہ کی کہ قریب شام زیر قلعہ موعالیہ
لگا دی - ملک زادہ بدستور خوکال کی حرکات و سکنات دیکہتا رہا -
جس وقت وہ نابکار تیر کی زد مین پہونچا - اِس ضرب تیر ہی سے

ایک تیر مارا کہ بازو سے سطر مین ترازو ہو گیا - اگرچہ خوکال زندہ رہا لیکن غلطک زنان پشت مرکب سے زمین پر گرا - بروقت مجروح ہونے خوکال کے اہل لشکر نے بوقت بازگشت بجا دیا اور تا صحت اُس کے یورش سے توقف رکھا

ملک طمراق خان نے فرزند کو سینہ سے لگایا اور پیشانی سے متواتر بوسے لیئے - پھر ارشاد کہا - جبکہ ایک لڑکے کی تربیت ہمارے ایسے کار نمایان کا باعث ہوتی ہے تو ہم کو کسی حال مین ہمت ہارنا مناسب نہین - مگر چند روز سے دعا مانگ کر علم ہینگے - واقعی اہل سلقیمہ غلہ کی کمی کے باعث شب و روز سخت مصیبت گرفتار رہتے تھے - ناگاہ پانچوین روز شام کے وقت ایک شخص اجنبی صورت زیر قلعہ آیا اور اُس نے مجیب قرن سے کہا - جیسے کمند کے ذریعے سے بالا سے فصیل لے لو مارا وقت سے کچھ غرض ضروری کہنا ہے - تب اہل قلعہ نے ملک طمراق خان کی اجازت سے اُسکو فصیل پر چڑھا لیا اور ملک کے پاس لائے - ملک نے پوچھا تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے - اُس نے کہا مین فلان مقدم کا برادر زادہ ہون - جسکو فلان دہ کا محاصل سلطان رکن الدین غریب نواز کی سرکار سے معاف ہے - میرے پاس خدا کے فضل سے ہزار نرگاؤ بارکشی کا گلہ نیز غلہ بے شمار موجود ہے - اگر حکم ہو حاضر کردون - مگر باین شرط کہ بعد رفع فساد فلان پرگنہ کی زمینداری نسلاً بعد نسلاً مجھے عطا فرماؤ - طمراق خان نے بہ ارشاد

رضا منظور کیا - اُس شخص نے کہا - قلعہ کا فلان دروازہ ہمیشہ بند رہتا ہے یقین کرتا ہون کہ بسبب ویرانی اُس طرف لشکر حریف کے کسی جاسوس کا گذر نہ ہوتا ہو - مین نصف شب کے وقت گلہ و غلہ اُسی دروازہ پر موجود کر دون گا - ملک طمراق خان نے اُسکی تجویز کو پسند کیا اور خلعت عطا کر کے رخصت فرمایا

یہ زمیندار وہی حیرناک عیار ہے - اُس مردک نے اپنے لشکر مین آکر اکثر جوانون کو جنکی شجاعت و جوانمردی مسلم تھی ساتھہ لیا اور جانوران بارکش پر غلہ وغیرہ سامان ضروری لدوا کر ابعد نصف شب دروازۂ مذکور پر پہونچا - اہل دروازہ نے ملک طمراق خان کو اطلاع کی - ملک خود دروازہ پر آیا اور دروازہ کہلوا کر تمام سامان مع ہمراہیان قلعہ مین لے لیا

اُسی شب ملک طمراق خان کی بانوے خانہ عفیفہ خاتون نے عالم خواب مین یہ تماشاے ہولناک دیکھا کہ ایک دریاے خون موجزن قلعہ مین داخل ہوا - اور کوئی مرد غیب آواز سخت کہتا ہے اے عفیفہ جلد تر اپنے فرزند لخت جگر کو اپنے ساتھہ لے اور اسیوقت بعجلت تمام قلعہ کے دروازہ سے باہر نکل جا - ایک لمحہ کا توقف نہ کر تیرے جانے کے بعد یہان اسقدر ہنگامۂ کشت و خون برپا ہوگا کہ کشتون کے پشتے لگ جائینگے - اِس خواب موحش سے عفیفہ خاتون کی آنکھہ کھل گئی اور بغیر بیان کرنے حقیقت خواب کے خواجہ سراے محل سے

سواری منگائی اور اپنے فرزند طمطراق خان کو مع قدرے زر و جواہر ساتھ لیا - اکثر کنیزان و خدمتگذار و ملازم و جماعتدار جو ہمیشہ سے محلسرا کے دروازہ پر معین تھے ساتھ ہو لیئے - ان کے اعلی افسر کا نام حارث تیغ زن تھا - عفیفہ خاتون کی سواری اُسوقت دروازہ پر پہونچی کہ اہل قلعہ نے جانوران پراز غلہ کو قلعہ مین لے لیا تھا اور دربان قلعہ کا دروازہ بند کیا چاہتے تھے - حارث تیغ زن قدم بردآشتہ پہونچا اور مع عفیفہ خاتون قلعہ سے باہر نکل گیا - کنیزان باقیماندہ ملک طمراق خان کے پاس آئین اور کہا - ملکہ بے خبر پلنگ پر سوتی تھین کہ یکایک آنکھہ کھل گئی اور اُسی وقت ایک حالت سراسیمگی مین ملک زادہ کو ساتھ لے کر مع حارث تیغ زن قلعہ سے نکل گئین - ملک طمراق خان افتان و خیزان بہر قلعہ کے دروازہ پر آیا اور دربانون سے حال پوچھا - اُنہون نے کنیزون کے بیان کی تصدیق کی - طمراق خان کے دل پر فرزند کے جانے کا ایسا صدمہ سخت گذرا کہ دونو ہاتھہ مونہہ پر مارے - ایک سردار عبید خان نے کہا - آپ بہر نوع ملکہ کی طرف سے خاطر جمع رکھین وہ ایک زن عاقلہ صاحب ہوش ہین صبح کے وقت اُنکی دانائی یا دیوانگی کا حال ظاہر ہو جائے گا - ملک طمراق خان قلعہ کا دروازہ بند کرا کے وہان آیا جہان غلہ کا انبار ہو رہا تھا - کیا دیکھتا ہے کہ مردمان غلہ رسان کا نشان تک نظر نہین آتا وے اور وہ زمیندار رحش نامی بھی موجود نہین ہے - ناگاہ تمام شمایل مجسمۂ

قلعہ کے پاسبان دوان دخیزان آئے اور کہا - ایک انبوہ کثیر با تیغہائے عریان فلان دروازہ پر پہونچا اور پاسبانون کا قرار واقعی کشت وخون کیا - بعد ازان قلعہ کا دروازہ کہول دیا - ملک طمراق خان کی زبان سے بے اختیار کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن نکلا اور باوجود جراحت وزخمداری سلاح جنگ وحرب قامت پر لگائے اور کلمہ شہادت پڑہتا ہوا اُسوقت دروازہ پر پہونچا کہ فوج عدو مثل قطار مورچگان قلعہ کی طرف متوجہ تہی اور خوکال خوک صحرای کی صورت با شمشیر عریان تمام لشکر سے مقدم چلا آتا تہا - ملک طمراق خان نے بآواز مردانہ کہا - او خوکال بد خصال اِس مکر و دغا سے قلعہ کا فتح کرنا مردان صف شکن ننگ وعار سمجہتے ہین - لیکن ایزد جہان آفرین نے تجہے روز ازل سے جز غیرت وحمیت عطا نہین فرمایا - بہر حال مقابل ہو - خوکال کا بازوے چپ ملک زادہ طمطراق خان کے تیر سے زخمی ہو رہا تہا - اُس نے طمراق خان کی بات کا کچہہ جواب نہ دیا - البتہ ایک افسر رزنگین نام نے بے محابا ضرب شمشیر طمراق خان کے سر پر لگائی - طمراق خان نے باوجود پیرانہ سالی وجراحت ضرب شمشیر دفع کردی اور عوض مین باین قوت شمشیر جانکر رزنگین کے سر پر لگائی کہ گردن تک شگافتہ ہوئی - اِسی طرح دو پہلوان دیگر خشمگین سرخ چشم ورزمجو نامی ملک طمراق خان کے ہاتہہ سے قتل ہوئے - جب خوکال نے دیکہا کہ اِس پیر مرد رستم توان نے تین افسران نامی کو نابود کیا

نار جہنم مین پہونچا یا ناچار خود مقابل آیا اور ایک حالت بدحواسی مین ضرب شمشیر طراق خان کے نشانہ پر لگائی - ملک نے ضرب شمشیر سپر فولادی پہ دریغ کی اور اُس ضرب کا ضرب شمشیر سے ہی جواب دیا جو خود و مغفر کو چاک کرتی ہوئی پانچ انگشت خوکال کے سر مین اُتر گئی - اخسر جبار حرز نگوش نامی خوکال کے ہمراہ تھا - اُس نابکار نے کہ ملک طراق خان دخوکال کو سرگرم حرب دیکھا - پس پشت سے باین ضرب تو ہی نیزہ جگر شگاف مارا کہ سنان نیزہ طراق خان کے سینہ کی طرف گذر گئی

بعد شہید ہونے طراق خان کے اُن ملاعین نے دست قتل و غارت دراز کیا حتی کہ طفلان صغر سن مثل بچہ ہا سے بزرگوں سینہ ذبح ہوئے - اہل قلعہ نے بہی حد سے زیادہ داد مردی و مردانگی دی - بشتیر اہل کین وعناد کو جان سے مارا - مگر تاکجا - بعد زوال آفتاب اکثر اہل شہر قتل ہوئے اور ما بقی بہاگ گئے - خوکال نے عرفک کے دست ناپاک کو آنکھون سے لگایا اور قلعہ سلقیمہ کی فتح و کشایش کا عریضہ اُسی کے ہاتہہ ملک فریدون شاہ کی خدمت مین ارسال کیا

احوال طمطراق خان پسر ملک طراق خان شہید

نیفہ خاتون نے موافق بشارت خواب تین پہر کامل باد تند

سے تیز تر مسافت قطع کی - وقت ظہر ایک باغ مین پہونچی اور ایک سرہنگ تیز رو کو قلعہ سلقیہ کی طرف بھیجا - دوسرے دن علی الصباح وہ سرہنگ گریان و نالان باغ مین آیا اور بہ زبان گمر یہ آلود ملک طمراق خان کی شہادت اور قلعہ کے قتل و غارت ہونے کی حقیقت مفصل و مشرح بیان کی - ملک زادہ طمطراق خان نے والدہ سے کہا - تم مجھہ کو ناحق اپنے ساتھہ لے آئین - مین اعدٰے دین کے خون سے زمین قلعہ رنگین کر دیتا یا پدر فردوس منزل کے ساتھہ شہید ہوتا - عفیفہ خاتون خاموش ہو رہی اور دوسرے دن وہان سے کوچ کر دیا - شام کے وقت یہ قافلہ ایک آبادی کے قریب مقیم ہوا جسکا نام سلیم آباد تھا - وقت شب عفیفہ خاتون نے حارث تیغزن کو پس پردہ بلایا اور حقیقت خواب بیان کر کے کہا - مجھہ کو مبشر غیب کا حکم تھا کہ تین روز اِس حال کو پوشیدہ رکھون اسی سبب سے مین نے اپنے شوہر مظلوم کو بھی اِس حال کی خبر نہ کی

سلیم آباد مین ایک حاکم جلیل القدر ملک سلیم نامی سلطان الدین کی طرف سے فرمانروا ہے - جس وقت اُس نے جواسیس کی زبانی ملک طمطراق خان کے شہید ہونے اور عفیفہ خاتون کے یہان آنے کا حال سُنا - اُسی وقت عفیفہ خاتون کے پاس آیا اور اُس مظلومہ کو اپنے مکان مین لے گیا - دوسرے دن ملک سلیم پھر

عفیفہ خاتون کے پاس آیا اور کہا - اے خاتون بزرگ آج مین ایک عریضہ اِس ہنگامہ خشر دنشر کے حال کا سلطان والا شان کی خدمت مین بھیجتا ہون - دیکہین حضور معلی سے کیا حکم صادر ہوتا ہے - فی الحال مصلحت وقت یہ ہی کہ تم میرے عیال و اطفال کے سمیت کوہستان سلیمان مین چلے جاؤ - جہان میرا برادر خورد ملک سلیمان تین ہزار سوار کی جمعیت سے حکومت کرتا ہے - ملکزادہ طمطراق خان نے کہا - اے عموی بزرگوار - حاشا مین سرزمین کوہستان مین نہین جانے کا - یہ عزم بالجزم رکہتا ہون کہ بخط مستقیم سلطان غریب نواز کی خدمت مین پہونچون اور وہان سے فوج لے کر قلعہ سلقیمہ مین آؤن - ملک سلیم نے ملکزادہ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا بہتر ہے - اپنی والدہ ماجدہ کو بہ حفاظت تمام کوہ سلیمانیہ مین پہونچاؤ اور خود واردوے معلاے سلطانی کی طرف روانہ ہو - حارث کے ہمراہ قلعہ سلقیمہ سے ہزار سوار آیا تہا - اُس نے نو سو سوار کو ملک سلیم کی رفاقت مین چہوڑا اور سو سوار کے ساتہہ شاہزادہ کے ہمراہ ہولیا

تین روز اِس قافلہ کو قطع راہ مین گذرے - روز چہارم قلعہ سلیمانیہ مین پہونچے - ملک سلیمان باعزاز و احترام مستورات کو قلعہ مین لے گیا - ملک سلیمان نے ایک افسر عصبان خان نامی کو قلعہ سلیمانیہ کی قلعداری سونپی اور خود سلیم آباد کی طرف روانہ ہوا - ملکزادہ طمطراق خان نے بعد جانے ملک سلیمان کے غرائب نگار کے سفر کا تہیہ کیا - اہل سلیمانیہ نے کہا - ... فوج مین ... ...

ایک دو روز دل بہلاؤ - پہر سلطان کی خدمت مین روانہ ہو جانا-
ملکزادہ با دل ناخواستہ ایک دن بعزم صید و شکار نکلا- فقط دو غلام خاص ہمراہ رکاب تہے - شکار کنان اُس کوہستان کے ایک درہ مین پہونچا- وہ درہ ایسا باکیفیت تہا کہ بعینہ گلستان معلوم ہوتا تہا- ملکزادہ کے دل و دماغ کو اُس قطعہ مینو سرشت کے دیکہنے سے کمال قوت و فرحت حاصل ہوئی - قضارا ایک آہوے صحرائی جست کنان روبرو سے گذرا - ملکزادہ نے ہرن کو تیر مارا- ہرچند کہ تیر ہرن کے شانہ پر لگا - مگر اُس نے بادصرصر کی مانند ایک طرف خیز کی - ملکزادہ نے بہی آہو کے عقب مین مرکب بادوش جولان کیا - دونو غلام پیچہے رہ گئے - ملکزادہ نے عین دوادوش مین دوسرا تیر ہرن کے پہلو مین مارا- بارے اِس دفعہ ہرن زمین پر گرا

ملکزادہ نے پیش قبض سے ہرن کو ذبح کیا اور کباب لگا کر کہائے - اُسوقت تشنگی معلوم ہوتی - ملکزادہ نے مرکب کو اُسی صحرا مین رہا کر دیا اور خود پانی کی تلاش مین روانہ ہوا - بعد سرگردانی کامل یہ دیکہا کہ ایک جاے کمر کوہ سے کچہ قطرہ افشانی ہو رہی ہے ملکزادہ بہزار محنت و مشقت بالاے کوہ گیا اور چشمہ سے پانی پیا - قریب چشمہ ایک درخت عظیم الشان کے سایہ مین کسی بزرگ کی قبر تہی اور عجیب طرح کا جلال و دبدبہ اُس قبر سے ظاہر ہوتا تہا - وقت

شام تھا اور طمطراق خانہ پر تکان غالب تھا۔ چند آیات انجیل بطور فاتحہ مرقد مطہر پر پڑھیں اور قریب مزار تنہ درخت کا تکیہ لگا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحہ کے بعد ایک شیر درانہ سپید رنگ مہیب صورت نظر آیا۔ ملکزادہ کمان میں تیر رکھ کر مستعد ہو گیا۔ لیکن اُس وقت شیر کی دہشت اس قدر دل پر غالب ہوئی کہ تیر و کمان ہاتھ سے صاف نکل گیا۔ شیر ابیض خرش کنان آہستہ قدمی قبر کے قریب آیا اور دم سے جاروب کشی کی۔ بعد ازان جس طرف سے آیا تھا۔ دم بخود روانہ ہو گیا۔ حیوان صحرائی کی اس حرکت سے ملکزادہ کے دل میں صاحب قبر کی بزرگی و تقدس کا اعتقاد زیادہ تر پیدا ہوا۔ تمام شب عبادت میں بسر کی خدا سے دعا مانگی کہ اس بزرگ صاحب مرقد کی طفیل سے مجھکو اپنے باپ کے تاجوں پر تسلط کرے۔ آخر شب غنودگی طاری ہوئی اور بین الخوابین کہ جو نوم و تیقظ سے عبارت ہے دیکھا کہ قبر شگافتہ ہوئی اور اُس سے ایک مرد بزرگ ملائک صورت سپید پوش باہر نکلا۔ طرفہ تر یہ کہ اُس مقدس کے ساتھ ایک اور درویش قبر سے نکل کر بصورت خادم اُس کے روبرو دست بستہ استادہ ہو گیا۔ پیر روشن ضمیر اُس خادم سے فرمایا۔ اے درویش نیک نام دعا اجابت خاص اسی نوجوان کے واسطے مانگی ہے۔ روز فردا اُس کو دیدار اور جو کچھ سمجھانا ہو سمجھا دو۔ ازان بعد ملکزادہ کو اپنے پاس بلایا۔ تین بار از گرفتہ زمین سے بلند کیا۔ ملکزادہ اُس برگزیدہ حق کی خدمت میں کچھ عرض کیا چاہتا تھا کہ

یکایک خواب سے آنکھ کھل گئی - قبر کو ہیئت اصلی پر دیکھا - اس تصور و خیال مین پھر سو رہا

جب وقت صباح آنکھ کھلی - یہ دیکھا کہ وہی شیر ابیض مزار پر دُم سے جاروب کشی کر رہا ہے اور ایک طرف ایک مادہ آہو اور ایک نر بز کوہی شیردار بھی ایستادہ ہین - اس سامان عجیب سے ملکزادہ کو زیادہ تر حیرت ہوتی - اسی اثنا مین اُس مزار متبرک مین ایک دریچہ نیم قد انسانی ظاہر ہوا اور ایک مرد درویش صورت دریچہ سے باہر نکلا - اُس کے پاس ایک ظرف گلی بھی تھا درویش نے مادہ آہو اور بز کوہی کا اُس ظرف مین شیر نکالا اور شیر سے کہا - اے حارث - ہادی برحق کا حکم ہے کہ تم اب زیر کوہ چلے جاؤ اور اس طفل یتیم کے آنے کے منتظر رہو - جس وقت یہ مظلوم زیر کوہ آئے - پیٹھ پر بٹھا لینا اور بعافیت تمام فلان منزل مین پہونچا دینا - لیکن اُس درویش نے ایسی زبان مین شیر کو اُس منزل کا نام بتایا کہ ملکزادہ ہرگز نہ سمجھا - شیر سپید حسب الحکم زیر کوہ چلا آیا اور بز و مادہ آہو بھی ایک طرف چلی گئین - درویش نے قدرے شیر خود پیا اور باقی ماندہ ملکزادہ کو پلایا اب جو ملکزادہ نے بنظر امتیاز درویش کی صورت دیکھی - صاف پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے جسکو مین نے عالم خواب مین بزرگ ریش سپید کی خدمت مین دست بستہ استادہ دیکھا تھا اور اُس بزرگ

نے اِسکو درویش نیکنام کے نام سے خطاب کیا تھا۔ مگر بہ تجاہل عارفانہ پوچھا۔ یا ہادی اللہ۔ حضرت کا اسم شریف کیا ہے۔ درویش نے کہا۔ مجھ گنہگار کو نیک نام کہتے ہین۔ ملکزادہ نے درویش کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور اپنی خواب کی حقیقت مفصل بیان کی

درویش نیکنام ملکزادہ کو اُسی دریچہ کے راہ سے قبر مین لے گیا۔ ملکزادہ چند زینے پاے اُتر کر ایک مکان مین پہونچا جو بصورت دخمہ نہایت وسیع و مصفا بنا ہوا تھا۔ دخمہ مین بہی اُس صورت سے قبر کا نشان تھا۔ درویش نیکنام نے کہا۔ اے جوان بگوش ہوش سُن کہ صاحب مرقد ایک درویش صوفی مشرب صاف باطن خاصان درگاہ ایزدی سے تہا۔ تمام عمر عبادت و طاعت یزدانی مین گذاری لقب مبارک درویش شمس تن تھا۔ بیشتر خرق عادات اُسکی ذات قدسی صفات سے ظاہر ہوتے تہے۔ جب مرشد برحق نے وفات پائی اس مقام محمود کی خدمت جاروب کشی مجہے تفویض فرمائی۔ چند اسماے جلیلہ بہی مجہے تعلیم فرمائے ہین جنکی برکت سے جانوران صحرائی میرے مطیع حکم ہین۔ جس وقت تجہے رہنماے بخت مددگار نے یہان پہونچایا درویش علیہ الرحمہ تیرے حال کثیر الاختلال سے آگاہ ہوئے مہمان ناخواندہ سمجہکر مجہے تیرے باب مین سفارش کی اور ایک شمشیر تحفۂ عالم خاطفہ نام مجہے عطا فرمائی ہے۔ اُس مین

یہ صفت ہے کہ جہاں شمشیر ہاے متعارف کارگر نہ ہوں گی وہ کام
دے گی - جسوقت زیر کوہ پہونچو گے وہ شیر ابیض تم کو ایک طرف
لیجائے گا - بے وسواس اُس کے ساتھ ہو لینا - حالانکہ اُس سمت
تمہارا کوئی عزیز و متعلق نہیں ہے - مگر بفضل الٰہی ایسا حشمت و
اقتدار بہم پہونچے گا کہ اپنے پدر شہید سے بھی سبقت لیجائے گا
جو دو غلام بچے تمہارے ساتھ تھے اُن میں سے ایک تمہاری
والدہ کے پاس پہونچا - دوسرا خدمت میں حاضر ہوگا - بعد ازاں
شمشیر بافاصلہ زمین سے نکال کر ملکزادہ کو دی - خدا جانے کس
زمانہ دراز سے وہ شمشیر پارچہ برق زمین میں دفن تھی الا زنگ
و کدورت کا نشان تک نہ تھا - ملکزادہ کو شمشیر دستیاب ہونے
سے اسقدر مسرت ہوئی گویا ہفت اقلیم کی دولت مل گئی - مسرور
و شاداں زیر کوہ آیا - اتنے میں دیکھا کہ ایک غلام اُنکا [illegible] زیر کوہ
بیٹھا انتظار [illegible] ہے - ملکزادہ کو دیکھ کر پاؤں پر سر رکھ دیا
اور کہا - مجھے [illegible] کی ہرگز توقع نہ تھی - ملکزادہ نے
پوچھا - تجھ کو یہاں کس نے پہونچایا - اُس نے کہا - میں تمہاری
تلاش میں ہر طرف سرگرداں ہو رہا تھا [illegible] ہوا اسکے تند و
تیز چلی کہ [illegible] مرتبہ بہم پہونچا - [illegible] طوفان میں ہم دونو
غلام جدا ہو گئے - میں [illegible] یہاں پہونچا - دوسرا
غلام [illegible] - ملکزادہ نے کہا - وہ میری مادر بزرگوار کے پاس

جا پہونچا - اِس گفتگو میں وہی شیر سپید رنگ وہاں آیا اور بادشاہزادہ کہا - میرے ہمراہ چلو - ملکزادہ شیر کے ساتھ ہو لیا - شیر کوہ بکوہ دشت بدشت ملکزادہ کو لئے جاتا تھا - تین دن کے بعد ایک میدان مستطیل میں پہونچے - روبرو ایک شہر کا سواد نظر آیا - اُسوقت شیر ابیض اُن کی نظر سے غائب ہو گیا

زوال کے وقت یہ دونو ایک باغ کی دیوار پر پہونچے - ملکزادہ کا اُسوقت بھوک کی شدت سے ایسا حال بد ہو رہا تھا کہ طاقت نشست و برخاست نہ تھی - مرکب کو ان کے حوالے کر کے خود عیارانہ باغ میں گیا - عجب رونق و کیفیت کا گلستان مسرت نظر سے گذرا کہ ہر چمن و خیابان گلہاے رنگا رنگ و اشجار ثمر دار سے تختہ فردوس بریں معلوم ہوتا تھا - رفتہ رفتہ ایک ایوان عالی و قصر مینا نگار میں پہونچا - تمام ایوان میں فرش ملوکانہ بچھا ہوا تھا - مگر کوئی انسان موجود نہ تھا - وہاں سے ایک چمن پر بہار میں پہونچا - جمیع اشجار گلدار کے علاوہ چار درخت شفتالو بار دار کے تھے - شفتالو اِس قدر خوش رنگ تھے کہ نظر قائم نہ ہوتی تھی - اُس چمن سے باغ کا دروازہ بھی قریب تھا - ملکزادہ نے بزحمت تمام شفتالو کے ایک درخت پر پہونچا ہنوز دو شفتالو کھائے تھے کہ باغ کے دروازہ سے غل و شور کی آواز کان میں آئی - اِس اثنا میں کسی شہزادی جلیل القدر کی سواری باغ میں آئی - صدہا کنیزان سنبل مو زرین پوش شمع نجوم تخت کے

گرد وپیش چلی آتی تہین اور ایک نازنین چاردہ سالہ حور وش
جسکے حسن مشعشع کی شعاع برق لامع کا حکم رکہتی تہی ہزار ناز و تمکنت
تخت روان پر سوار تہی - جسوقت ملکزادہ نے اُس بلاے جان
کی صورت زیبا دیکہی قریب تہا کہ ایک عالم بیخودی مین زمین
پر گرے - بمشکل تمام اپنے کو سنبہالا - ہرچند ملکزادہ ہنوز لذت
عشق سے واقف نہ تہا - لیکن اِس شعلہ رو کمان ابرو کا خدنگ
محبت دل وجگر مین تا سوفار غرق ہوگیا اور بے اختیار یہ شعر
زبان پر جاری ہوا

نظرے بارخ آئینہ کہ میدانی　　ترا دیدار ارزانی کہ من خویشتن فہم

ملکہ تخت نشین کنیزان وخواصان ہم عمر کے ساتہہ اُسی چمن مین آئی
جہان درختہاے منتخب لگے تہے - ملکہ اُسی درخت کے سایہ مین
اپنا تخت سواری رکہوایا اور عجیب انداز دلربائی سے زیر تخت قدم
رکہا - کنیزون نے حسب الحکم اُسی چمن مین فرش وقالیچہ ہاے
مکلف بچہائے - ملکہ نے خواصون سے فرمایا - ہم نے بخوشی دل
تم کو میوہ باغ کہانے کی اجازت دی - جہانتک کہا یا جاے دریغ
نہ کرنا - تمام کنیزات مبتہج وشگفتہ ہر طرف منتشر ہوگئین اور مثل
ترکان غارتگر ہر درخت کا میوہ و فواکہ کہانا شروع کیا - ملکہ
کے پاس [illegible] کنیزین اور تین مصاحبین رہگئین - ملکہ نے
[illegible] بیٹہے اور خواصون کے ہمراہ

چمن ہاے باغ کا گشت لگایا - بعدازان اُسی چمن مین چلی آئی اور باقی کنیزون کو بھی میوہ باغ کھانے کا حکم دیا - مگر وہ چار درخت شفتالو محفوظ رکھے - انمین سے تین درخت مصاحبون کو بخشے اور ایک درخت اپنے لیئے مخصوص کیا - اتفاق سے جو درخت ملکہ نے لیا اُسی پر ملکزادہ طمطراق خان متفکر و مغموم بیٹھا تھا اُسنے جو ملکہ کی یہ گفتگو سُنی قالب مین جان باقی نہ رہی - کہا افسوس جسوقت یہ نازنین درخت پر آئے گی ضرور مجھے گرفتار کرائے گی -

ملکہ کی مصاحبون نے جنکا نام حیات بخش ودولق افزا فرلقہ بانو اور ہر ایک ایک امیر سلطنت کی دختر ہے کہا - ہم نے اس فن کی تعلیم نہین پائی ہیں کس طرح درخت پر چڑہ سکتی ہین - اس حیص و بیص مین اکثر کنیزین آگئین - ملکہ نے کنیزون کو حکم دیا کہ ان تینون کو درختون پر پہونچا دو - بعدازان خود بھی کہ اس فن مین مشتاق تھی بہ تن وتوش درخت پر پہونچی اور دو چار شفتالو پختہ و رسیدہ کھائے - اس اثنا مین ملکہ کی اُن برگونہا کے غنچہ پر نظر پڑی جہان ملکزادہ پوشیدہ تھا - اُسوقت ملکزادہ کے بدن مین سبز لباس تھا اسلیئے لباس و برگ ہائے درخت مین اصلا تمیز نہ ہوتی تھی - ملکہ نے دل مین کہا عجب صورت و ترکیب سے یہ برگ درخت غنچہ ہو گئے ہین - آخر ہاتھ سے اُس غنچہ

برگ کو کھولا کیا دیکھتی ہے کہ ایک نوجوان دوازدہ یا سیزدہ سہ
آفتاب تمثال برگ سے درخت میں بیٹھا ہوا ہے - اس ستان
عجیب کے دیکھنے سے ملکہ کے ہوش جاتے رہے اور چاہتی تھی کہ شور
مچائے - ملک زادہ عالی فطرت نے دست گرفتہ ملکہ کو اپنی طرف
کھینچ لیا اور ایک سالم شفتالو بطریق گوئے عیاری موہنہ میں دیدیا -
بعد ازاں کان میں کہا - اے تاجدار کشور حسن و رعنائی اول دو
گے حال پر ملال مجھ شیفتہ صورت کے بگوش جان سُن - بعد ازاں
اگر منظور ہو اپنے باغ میں آنے کی تعذیر سخت روانہ خواہ سر تصدق
آزاد کر دینا - ملکہ نے بایما و اشارہ کہا - یہ شفتالو میرے موہنہ سے
نکال لو - میں اب شور نہیں کرنے کی - ملکزادہ نے شفتالو نکال لیا -
اب جو ملکہ نے بدیدہ امتیاز ملکزادہ کو دیکھا حسب مشیت ایزدی ہزار
جان دادہ و مفتون ہو گئی - کنیزوں سے کہا - تم دور تر چلی جاؤ
جب ہم بلائیں چلی آنا - ہرگاہ کنیزیں چلی گئیں ملکزادہ سے کہا -
اب اپنا حال بیان کر - اتفاق حسنہ سے دونو عاشق و معشوق صاحب
حسن ملیح یعنی سبز رنگ تھے - ملک زادہ نے اپنا تمام قصہ گزشتہ
بیان کیا - ملکہ نے بعد استماع سرگزشت آہ سرد سینہ سے کھینچی -
ملک زادہ نے بھی آہ حسرتناک کا نعرہ مارا - ملکہ نے پوچھا - تیری
آہ کشی کی کیا علت ہے - ملکزادہ نے کہا - اپنے حال پر متاسف
ہوتا ہوں - اور شاید تم نے بایں خیال آہ کی ہے کہ چند لمحہ میں یہ

مظلوم خانمان آوارہ مسافر ملک عدم ہونے والا ہے - ملکہ مسکرائی اور کہا - مین ابھی اوکے کشتہ ہونے کی علت عندالفرصت بیان کرونگی آج کی شب تم بالاے درخت بسر کرو اور یہی شغل تو باعث ملاقات طرفین ہوگا - اگر موقع ملاقات دیکہا بہیجون گی اور روز فردا جس طرح ممکن ہوگا اپنے پاس بلاؤنگی - بعد ازان درخت سے اتر آئی اور حیات بخش وغیرہ ہمراہیون کو بھی درختون سے اتروایا اور مکان خاص مین تشریف لائی - کنیزون نے باغ کا میوہ جسقدر غارت کیا تھا ملکہ کے روبرو انبار کر دیا - ملکہ نے قدرے میوہ بہزاد انگیز کو بہیجا باقی کنیزون کو تقسیم کر دیا

ملکزادہ درخت سے اتر کر آہستہ قدمی اپنے غلام اکوان کے پاس پہونچا اور بعد بیان کرنے قصہ گذشتہ کے فرمایا - میرا مرکب سواری شہر مین لے جا اور اُس کے دانہ و کاہ کا خبرگیران رہ - بعد جانے اکوان کے ملکزادہ پھر باغ مین آیا اور اوسی درخت پر مقام گزین ہوا

راوی کہتا ہے کہ اِس آبادی کا نام طوستان ہے اور سرزمین ملکستان کا دارالخلافہ ہے - ملکستان مین سات شہر نہایت آباد و معمور سمت کوہستان واقع ہوئے ہین - از انجملہ ملک طمراق خان شہر و ملک سلیم حاکم سلیم آباد و ملک سلیمان حاکم کوہ سلیمان وغیرہ ہین [illegible]

آہستہ سے حکمرانی کرتا ہے - اور بادشاہ ہندوستان ملک عظیم الدین
چالیس ہزار سوار و پیادہ کا مالک ہے - تمام بادشاہان ملکستان
ہفت در ہشت خدا پرست و سلطان رکن الدین کے ماتحت ہوتے
آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ملک عظیم الدین کو ایک پسر رشید اور
زمان ہنرا د و جمیل الدین نامی اور ایک دختر رشک پری سنبل
ہمیں کہ ابھی نہ صاحب بلوغ سے عبارت ہے عطا کئے ہیں۔ قطع نظر
حسن صورت کے ایسی سنبل ہوکی فرشتہ، و ہوشمندی کی اہل ہندوستان
تعظیم دیتے ہیں - ملک عظیم الدین بھی پسر کی نسبت دختر کو زیادہ
عزیز رکھتا ہے - یہ بھی واضح ہو کہ شہر ہندوستان کی سرحد مین
ایک میل آہنی تین گز زمین سے بلند زمانہ قدیم کا بنا ہوا ہے اُس
پر ایک بُت کی آہنی پیکر ہے اور پیکر کے سینہ مین خط جلی
یہ عبارت لکھی ہے کہ جو انسان صاحب طالع مسعود اس میل کو
ایک ہی ضرب شمشیر مین قلم کرسکے یا زمین سے نکال لے وہ اس
خزانہ مخفی کا مالک ہوگا جو ہزہا سے دراز سے زیر میل امانت رکھا
ہے - پیکر کی پیشانی پر یہ لکھا ہے - ایک زمانہ مین ایک جوان تائید
یافتہ بزرگان دین آئے گا اور بضرب شمشیر جو اُسکو ایک بزرگ سے
ملی ہوگی میل کو دو حصے کرے گا اور تمام مال و دولت اپنے تصرف
مین لائے گا - بادشاہ شہر کے جوانان پلیتن نے اپنی برش شمشیر اور قوت
بازو کا امتحان کیا مگر اُس نے جنبش نہ کھائی - ہر گاہ وہ میل

شاہزادہ مین واقع تہا ملک علیم الدین اکثر اوقات تنہا و سراپچہ
کہیچ اکر مع مستورات وہان دو چار دن رہتا تہا - ایک دن ملکہ
لیلی سنبل مو بہی وہان گئی اور میل کی عبارت پڑہی - اُس وقت
فقط ایک کنیز خردسال ساتھ تہی - بعد مطالعہ عبارت بے ساختہ
لیلی کے موتہہ سے نکلا قربان اُس جوان کی مزید ست کے جو اِس
میل کو قلم کرے گا - اگر ایزد جہان آفرین نے کسی مرد کے ساتہہ
میرا منعقد ہونا مقدر کیا ہے صدقہ اپنی عزت و جلال کا اُسے
یہان بہیجے اور مین اُس سے منعقد ہون - رفتہ رفتہ یہ خبر
ملک علیم الدین کے کان تک پہونچی - اُس نے ملکہ لیلی سنبل مو
سے کہا - اے نور چشم ہمین تیرا کتخدا کرنا منظور نہین تہا - الا جس
وقت سے یہ میل نصب ہے عہد واثق کیا ہے کہ جس جوانمرد صاحب
اقبال کی ضرب شمشیر سے وہ میل قلم ہوگا اُس کے ساتہہ تیرا بے
تامل نکاح کردینگے - المختصر ملکہ لیلی سنبل مو ایک روز و شب اِسی فکر
مین مبتلا رہی کہ کس طرح اُس جوان غیب رسیدہ کو اپنے پاس بلاؤن
آخر اُس عاقلہ دوران کے خیال مین ایک مضمون آیا اور بعد
نصف شب مع نان و کباب و صراحی آب ملکزادہ کے پاس گئی
اور جو مضمون سوچا تہا ملکزادہ کو سمجہایا - وقت صبح ملول و مکدر
بستر خواب سے اُٹہی - دایہ اور حیات بخش وغیرہ مصاحبین بلاگردان
ہوئین اور مکدر ہونے کا باعث پوچہا - ملکہ نے بعد عذر و انکار کہا

اے دایہ صاحب آجکی شب عجیب و غریب خواب مین نے دیکھا ہے - ایک بزرگ تقدس مآب بہ لباس سبز میرے پاس تشریف لایا اور بہ زبانِ لطف و تفقد فرمایا - اے لیلی - تیرے باپ کا ارادہ ہے کہ تجھکو خلاف احکام الٰہی کسی مرد سے منسوب نہ کرے - مگر مسبب الاسباب نے تیرے زوج کو اُس درخت شفتالو پر پہونچایا ہے جسکے روز گزشتہ تونے شفتالو کھاتے ہین - اُس بزرگ نے اُس جوانمرد کی صورت زیبا بھی مجھکو دکھائی - اب تم اِس خواب کی تعبیر کہو - دایہ نے کہا - درخت باردار خصوص درخت شفتالو کا خواب مین دیکھنا سبز بختی کی دلیل ہے - انشا اللہ تعالیٰ تمہاری خانہ آبادی کا زمانہ قریب تر آپہونچا ہے

چند لحظہ کے بعد لیلی سنبل مو باغ مین آئی اور بہ آہستہ خرامی بھی درخت شفتالو کے قریب گئی - ملکہ نے اپنی مصاحبین حیات بخش و رونق افزا و مزلفہ بانو سے فرمایا - آج ہم تبدیل اشجار کرتے ہین - اِس تقسیم سے ملکہ کا شجر حیات بخش کے حصہ مین آیا - حیات بخش ترسان و لرزان درخت پر پہونچی - اُس نے چند شفتالو توڑے تھے کہ نظر اُسکی اُس غنچہ درخت پر پڑی جہان ملکزادہ بہ لباس سبز مخفی تھا - حیات بخش نے متعجب و حیران غنچہ برگ کو ہاتھ لگایا - ملکزادہ نے بہ آواز سخت پوچھا - اے عورت تو کون ہے - حیات بخش نے بیلچے اپنی سے شور و غل مچایا - دایہ اور تمام کنیزین زیر درخت جمع ہوگئین

اور ملکزادہ کی صورت دیکھکر سب کی زبان پر فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْن جاری ہوا - ملکہ بھی وہاں سے اپنے ایوان میں چلی آئی اور دایہ سے فرمایا - کمال اعزاز و احترام سے اُس جوان غیب رسیدہ کو فلاں مکان میں لے آؤ اور پوچھو کہ کس گلستان حُسن و شوکت کا نخل بارمند ہے - دایہ نے ملکزادہ کو لا کر مسند عز و وقار پر بٹھایا اور از سرتاپا بلائیں لیں - بعد ازان حال پوچھا - ملکزادہ نے اپنی تمام سرگزشت بالتفصیل بیان کی اور کہا - شب گذشتہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہاری ملکہ ایسی باغ میں مثل سرو بستان ایستادہ ہیں اور نہایت محبت و عنایت مجھ سے ہمکلام ہو رہی ہیں اور کہا - میرا نام [illegible] ہے - اگر عشق صادق رکھتا ہے بہر صورت اپنے کو باغ میں پہنچا اور فلاں درخت شفتالو پر قیام گزین ہو - میں نے صبح کو اپنے غلام کو مع مرکب سواری شہر میں بھیجدیا اور خود اس باغ میں آ کر کمال تجسس سے درخت شفتالو پیدا کیا

جس وقت دایہ نے یہ حکایت دلفریب سنی سجدہ ہائے شکر مسبب الاسباب کی درگاہ میں بجا لائی اور کہا - یہ بھی اتفاق حسنہ ہے کہ بادشاہ مشرق کا فرزند بادشاہ مغرب کی دختر سے پیوند ہو - بعد ازان تمام سامان خورد و نوش ملکزادہ کے لئے مہیا کرایا اور خود ملکہ کے پاس آکر جو کچھ شہزادہ سے سُنا تھا بیان کیا - ملکہ نے کہا - تم اس جوان غیب رسیدہ کے حق میں کیا مشورہ دیتی ہو - آیا باغ سے نکلوا دوں یا عزت

اپنے باپ سے بیان کرین - دایہ اور حیات بخش نے کہا - ہم مرسلہ جناب احدیت
کو بذلت باغ سے نکلوانے کا ہرگز مشورہ نہ دین گے - ملکہ نے کہا -
مین اپنے پدر غیور کو کیا جواب دون گی - حیات بخش نے کہا - اگر راست
راست یہ حال بادشاہ کے روبرو بیان کیا جائے گا بے شبہہ اُنکو
یقین نہین آنے کا - علاوہ بادشاہ نے یہ عہد کیا ہے کہ جو مرد میل بت
کو شمشیر سے قلم کرے گا وہی ملکہ کے ساتھ منعقد ہوگا - ملکہ نے آہ شرربار
سینہ سے کھینچی اور سیل اشک آنکھون سے جاری ہوئی - حیات بخش
نے دایہ سے کہا - دیکھتی ہو کہ ملکہ کا اس جوان مرسلہ درگاہ حق کی محبت
مین کیا حال ہے بہرحال اُسکو لباس مین لاؤ - حتی الامکان ہم یہ خبر
بادشاہ کے کان تک نہین پہنچنے دینگے - دایہ نے کہا - میری
عین مرضی ہے - الا اسطرح ملاقات ہونا باعث ننگ و رسوائی
سمجھتی ہون - ملکہ نے پھر آہ سرد کھینچی اور اشک ریز ہوئی - دایہ
نے بلائین لین اور کہا - اگر ذرا ہی مین خود ملکزادہ کو تخلیہ مین لے
آتی ہون - ملکہ اندوہ زدہ سر نگون بیٹھی رہی - اس اثنا مین دسترخوان
بچھا اور طعام رنگا رنگ چنا گیا - ملکہ نے بنظر قہر آلود دایہ کی طرف
دیکھا اور کھانے کی طرف توجہ نہ کی - حیات بخش نے کہا - ملکہ بغیر اس
مہمان ناخواندہ کے ہرگز کھانا نہین کھانے کی - تم میرے ساتھ
چلو اور ملکزادہ کو لاؤ - آخر حیات بخش اور دایہ ملکزادہ کو نہایت
اعزاز و احترام سے مجلس مین لائین - ملکزادہ مردانہ و دلیرانہ

ملکہ کے پہلو میں مسند پر بٹھایا گیا اور ملکہ کے دیدہا سے اشک آلود پونچھے اور کہا

براہ مہمان پروری و عاشق نوازی مجھ سوختہ جان کا کچھ حال سنو اور کچھ اپنی طبیعت نازک کی کیفیت بیان کرو - لیلی سنبل مو ملکزادہ کی حرکات بے تکلفانہ سے زیر لب مسکرائی اور کہا - اس حرکت بے معنی کو کیا کہتے ہیں - حیات بخش کے کہنے سے مطربہ و رقاصہ نے باصول دلکش ترانہ مبارکباد گایا - القصہ دونو محب و محبوب میں صحبت بیباکانہ گرم ہوئی - قضارا ایک شب لیلی سنبل مو نے بچشم غور ملکزادہ کی صورت دیکھی اور بے ساختہ آہ حسرتناک کا نعرہ مارا - اس آہ کشی بے محل سے ملکزادہ کا نشہ شراب زائل ہو گیا اور بزبان عجز و نیاز کہا تم نے ملاقات اول میں درخت شفتالو پر ایسی ہی آہ حسرت زدہ کھینچی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اپنی آہ کشی کا باعث بیان کرونگی - خدا کے واسطے بیان کرو کہ اس آزادہی سے کیا منظور ہے - لیلی سنبل مو نے کہا - مجھے رات دن اس ملال و خیال میں گذرتا ہے کہ حسب تقدیر الٰہی میرے دل کو تم سے تعلق کامل پیدا ہو گیا ہے اور باپ میرا ایک دیو غیور صادق القول ہے - اسکو پہلے ہی میرا منعقد کرنا منظور نہ تھا - لیکن اب ایک ایسی شرط سخت لگائی ہے کہ تمام مردمان عالم شمشیر زن عہدہ برا نہیں ہو سکتے اور بے ادائے شرط میرا تجھ سے پیوند ہونا محال ہے - بعد ازاں مفصل حال اس آہ کشی کا بیان کیا -

ملکزادہ یہ حال سُن کر عرصہ تک خاموش رہا۔ بعدازان ملکہ سے کہا تم شہر مین تشریف لیجاؤ۔ میرا ارادہ ہے کہ آج کی شب یہان سے چلا جاؤن اور ایک نظر اُس پیل آہنی کو دیکھون۔ تم جس دن کا وعدہ کروگی اسی باغ مین آجاؤن گا اور وعدہ گاہ میرا وہی درخت شفتالو ہے۔ ملکہ لیلی سنبل موجشم پُر آب ہوئی اور کہا۔ خیر قہر درویش بجان درویش۔ بسم اللہ تشریف لے جاؤ۔ خدا حافظ و ناصر ہے۔ ملکزادہ نے کہا۔ میری طرف سے بہرکیف مطمئن رہو۔ بے اجازت و رضامندی تمہاری کوئی کام نہین کرنے کا۔ بعدازان رخصت ہوکر باغ سے باہر نکلا۔ اکوان غلام ہر روز در باغ پہ آتا تہا چنانچہ اُسوقت حاضر تہا۔ ملکزادہ نے حقیقت گذشتہ اکوان سے بیان کی اور مرکب پر سوار ہوکر جس مقام مین پیل آہنی تہا پہونچا۔ پیل و پیکر بت کو بغور دیکہا اور کہا۔ الحق بے تائید الہی اِس مہم سخت کا انجام ہونا محال ہے۔ آخر وہین کوہستان کے ایک گوشہ مین عبادت الہی مین مشغول ہوا۔ تمام دن روزہ رکہتا تہا۔ شب سوم قریب طلوع صبح صادق درویش شمس جہان عالم واقعہ مین تشریف لائے اور کہا۔ اے فرزند نجت بلند ہم نے شمشیر خاطفہ اسی پیل بت کے قتل کرنے کے واسطے تجہے دی ہے اور لیلی سنبل مو کے ساتہہ تیری نسبت کا ہونا ایک امر تقدیری ہے۔ جسطرح مناسب ہو ملک علیم الدین کے پاس جاؤ اور لیلی سنبل مو کی خواستگاری کرو۔ ملکزادہ کی اُسی دم آنکہ خواب سے

آنکھ کھل گئی اور اس بشارت روح افزا کو نعمت دو شکر درگاہ ایزدی
بجا لایا - بعد ازاں اُسی بیخ سے غایت ہو چکے بیبی سبحان بیشترہم بود
تھی دو تو محب و محبوب بوفور شوق و آرزو ہم بغل ہو گئے - ملکہ لیلیٰ
نے بدیدہ پُر آب زمانۂ ہجراں کی شکایت کی اور کہا - ہمارے خیال کو تو
تدبیر خیال میں نہیں آتی کہ میرے باپ کے طبیب ہیں اور مرد کافر
نژاد بچاس ہزار نریج کا بن راہ سے کرنے کا دم و گھنٹے میں اُٹھ رہ ہو
ہو کر جس طرف آپ روانہ ہے جا سکیں تو بہتر ہے - ملکزادہ نے
فرمایا - مشوش نہ ہو - میں بعون الٰہی ضرب شمشیر سے اُس فیل آہنی کو
قلم اور تم کو سلک ازدواج میں داخل کروں گا - ملکہ نے کہا - اے
دلاور زنہار زنہار فیل آہنی کے قلم کرنے کا خیال جی دل میں
نہ لاؤ - یہ کام قوت بشری سے خارج ہے - ملکزادہ نے شمشیر
خاطفہ کے عنایت ہونے اور درویش شمس جہاں کے بشارت
دینے کا حال مفصل بیان کیا - ملکزادہ کے بیان سے ملکہ کی
البتہ خاطر جمع ہوئی - الا اضطراب دل کسی طرح دفع نہ ہوتا تھا -
وہ تمام شب عاشق و معشوق کی اسی بیم و امید میں گذری تا صبح
کہ ملکزادہ شہر میں گیا اور اپنا باقی [illegible] کا باذن [illegible] گرد و کنار
ایک مکان وسیع کرایہ پر لیا اور چند نوکر ملازم رکھے - جب حیثیت
ظاہری درست کر لی کاغذ [illegible] حسب و نسب کا حال
لکھا اور [illegible] بتوسط [illegible] عظیم الدین طور ستانی کے

ضمیمہ اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۱۳ جنوری ۱۸۹۶ء

دربار میں گیا تمام اُمرا و وزرا مثل سام و اسفندیار و زیر [illegible]
[illegible] بن رستم و بیجان بن [illegible] وغیرہ دربار میں موجود تھے - [illegible]
[illegible] نے عرض کی ایک نوجوان [illegible] دربار گاہ پر حاضر ہے
بادشاہ نے آنے [illegible] رقعہ [illegible] شناسا ایسے
شخص کا دیکھنا منظور ہے - ایک شہزادہ بارگاہ میں گیا اور شائستہ آداب
و آداب سے سلام کیا - تمام حاضرین دربار نے باتفاق جواب دیا -
ایک شہزادہ کے آنے سے تمام بارگاہ ضیا کے حسن سے منور ہوگئی
بلکہ [illegible] الدین کے دل میں مثل فرزند حقیقی کے محبت پیدا ہوئی
[illegible] بیٹھنے کا حکم دیا [illegible] پوچھا کس خاندان سے ہو
[illegible] شہزادہ نے رقعہ بادشاہ کے ہاتھ میں
دیا اور کہا میرے حسب و نسب کا حال اس سے ظاہر ہو جائیگا - [illegible]
[illegible] الدین نے رقعہ کو دیکھا - بعد حمد [illegible] رسالت پناہ [illegible] میں
لکھا تھا - میں ضعیف و حقیر ترین غلام [illegible] خان بن [illegible] خان
حاکم قلعہ [illegible] کا فرزند ہوں - [illegible] خان کے شہید ہونے کا حال بادشاہ
کے گوش گذار ہوا ہوگا - یہ حال سنا گیا ہے کہ ایزد تعالیٰ نے بادشاہ
کو ایک دختر بلند اختر عطا فرمائی ہے اور بادشاہ نے اُس [illegible]
[illegible] کی کتخدائی ایک میل آہنی کے قلم ہونے سے مشروط کیا
ہے - [illegible] بفضل یزدانی بادشاہ کی شرط
ادا کرنے اور اپنے تمنائے دلی سے کامیاب ہونے کا ارادہ رکھتا ہے

ملک عظیم الدین کو رقعہ کے دیکھنے سے اِس قدر غیظ و غضب طاری ہوا قریب تہا کہ ملکزادہ کو بارگاہ سے نکلوا دے الا جمال ظاہری و عالی نسبی کے حال سے درگذر کیا اور رقعہ اسلام روشندل وزیر کو دیا - وزیر نے بعد مطالعہ ملکزادہ سے کہا - او طفل کوتہ اندیش بلند خیال اِس طرح کسی ادنی آدمی سے دختر کی خواستگاری نہیں کیجاتی چہ جا کہ دختران سلاطین با جاہ و حشم کا معاملہ ہو - ملکزادہ نے بہ ترش زبانی کہا - او شخص اسم بے مسمی جس معاملہ مین خدا و رسول خدا کا حکم مؤکد ہو اُس مین ادب و لحاظ کے کیا معنے - آدم کے وقت سے تا امروز یہ طریقہ جاری رہا - اور تم احکام شریعت پر اعتراض کرتے ہو - اسلام روشندل وزیر ملکزادہ کی اِس تقریر مردانہ سے ایسا منفعل ہوا کہ پھر کچھہ نہ کہا

بادشاہ نے بہ نرم زبان کہا اے جوان بالفرض ہماری شرط ادا نہ ہوئی پہر یہ بتلا تجہے کیا تعذیر دین - ملکزادہ نے کہا - اُس وقت بادشاہ کو میری زیست و مرگ کا اختیار ہے - بادشاہ نے کہا - خیر آجکی شب آرام کرو و فردا ہمارے ساتھہ اُس مقام پر چلنا اور اپنے دل کی آرزو نکالنا - ملکزادہ خوش و خورم اپنے مکان مین آیا اور علی الصباح دربار مین پہونچا - ملک عظیم الدین ملکزادہ کو مع ارکین سلطنت سیل بت کے پاس لے گیا - ملکزادہ بسن بر کو لبستہ میں کے قریب آیا اور ایک ضرب قوی شمشیر خاعفہ بیس کے وسط مین لگائی کہ شل خیار تر

صاف اُس طرف گذر گئی۔ حصہ بالائیں میل کا زمین پر گرا اور حصہ پائین
اُسی طرح قایم رہا۔ ملک زادہ نے شمشیر غلاف مین کرلی اور
ہزار دیکہ نام زور بخش ازلی کو یاد کرکے حملہ اول ہی مین حصہ دوئمین
زمین سے نکالکر ایک طرف پھینک دیا۔ بروقت مشاہدہ اِس
امر عجیب کے اہل معرکہ کی زبان سے صداے تحسین و آفرین بلند
ہوئی۔ ملک علیم الدین نے ملک زادہ کو سینہ سے لگایا اور
انگشتری دامادی ہاتھہ مین پہنا دی۔ اسلام روشندل وزیر نے
ملک زادہ کا دست حق پرست آنکھون سے لگایا اور اپنی تہمت
کلامی کا عذر خواہ ہوا۔ اسی طرح تمام سرداران سلطنت نے ملک
زادہ کو مبارکباد دی۔ ملک علیم الدین نے شمشیر سازون کو بلاکر
میل کو دکھایا۔ انہون نے کہا۔ اِس فولاد تحفہ عالم کے سلاح مثل خنجر
وشمشیر وبیش قبض ایسی نادر و بے مثل تیار ہونگے کہ کسی بادشاہ
کے سلحخانہ مین نہین ہونے کے جہان سے میل نکالا تھا وہان ایک
گز سے زیادہ زمین نہ کھودی تھی کہ ایک تختہ سنگ حلقہ دار نکلا۔
سب لوگون نے بمشکل اُس تختہ کو اُٹھایا۔ زیر تختہ ایک مکان
بصورت دخمہ بنا ہوا تھا اور اُس مین چار طرف اسباب گوناگون
وزر و جواہر بے قیاس مع سلاح جنگ فروزہ نگاہ رکھا تھا۔ ملک
علیم الدین درگاہ باری مین سجدہ ہاے شکر بجالایا اور ملک زادہ
سے فرمایا۔ یہ زر و جواہر بلا شراکت غیرے تیرا حق ہے تجکو دیدوں

ہزار سلاح لیکر اُن جوانان نامدار کو بخشے جن کو اپنی رفاقت کے قابل دیکھا - ما تیماندہ بادشاہ کی نذر گذرانے - اِس معرکہ آرائی کا شہر مین اِس قدر شور و غل ہوا کہ تمام پیر و جوان وہان جمع ہوئے اور ہر ایک نے کئی کئی نور مراتب ملکزادہ کے سر پر سے زر سُرخ و سپید نثار کیا

ملک حلیم الدین شہر مین آیا اور براہ راست اول محل مین گیا - ملکہ ممدرانہ ملکہ واندہ نیلی سنبل مو نے کہا - اگر اجازت دو ملکزادہ کو محل مین بلاؤن - وہ طفل خانمان آوارہ تن واحد یہان آیا ہے - اب بھی مَین اُسکو [illegible] در [illegible] معمور کرو - ملک حلیم الدین نے بخوشی اجازت دی - ملکہ ممدرانہ [illegible] محل استقبال کو گئی اور مثل جان عزیز داماد کو سینہ سے لگایا - ملک حلیم الدین طودستانی نے دیوان خاص اور محل سرا کے مابین ایک مکان وسیع و آراستہ ملکزادہ کے قیام کو دیا - اور اکثر ملازم مستعد و ہوشیار خدمت کے لئے مقرر فرمائے ملکزادہ نے ملکہ ممدرانہ سے کہا [illegible] سے مادر والا قدر آج کی شب مین اُسی مکان اول ہی مین [illegible] ہونگا روز فردا یہان آجاؤنگا ملکہ ممدرانہ نے اجازت دی - کہ ملکزادہ شادان و فرحان براہ راست [illegible] ملکہ نیلی سنبل مو کے پاس پہونچا - ملکہ ملکزادہ ہی کا انتظار کر رہی تھی - ایک پہر شب گذری تھی کہ ملکزادہ مثل سرو بہشت [illegible] باغ مین پہونچا - [illegible] حیات بخش وغیرہ تمام مہ جبین [illegible] مین [illegible] ہوئین اور ہر ایک نے [illegible] کے

قسم کرنے کی مبارکباد دی اور با فرزند احترام مسند پر ملکہ کے پہلو مین بٹھایا۔ آج لیلی سنبل مو نے لعلگیری و معانقہ مین مشغول کی اور دست حق پرست کو بوسہ دیا۔ ملک زادہ نے حقیقت گزشتہ بیان کی اور تا آخر شب محبوبہ سے گرم صحبت رہا۔ قریب صبح ملکہ سے رخصت ہوکر بنجے مکان قدیم مین پہونچا علی الصباح دو سرداران معتمد بادشاہ کی طرف سے آئے اور ملک زادہ کو بجلوس شاہانہ ایوان عالی مین لے گئے جو فرودگی کے لئے مقرر ہوا تہا ملکہ خورانہ نے لیلی سنبل مو کو بہی باغ سے محل مین بلوایا اور جشن شادی شروع کیا۔ جس قدر زر نقد بیت آہنی سے نکلا تہا ملک زادہ کی مجلس عروسی مین صرف ہوا۔ شہر کے غربا و درویش غنی ہوگئے۔ ملک علیم الدین نے بہی ابواب خزاین کہلوا دیئے اور شہر کے تمام ادنی و اعلی کی اپنے شان و قدر کے مطابق دو ہفتہ کامل مہمانی کی۔ شب عروسی قاضی شہر نے حسب ملت عیسوی ان طالب و مطلوب کا عقد باندہا۔ ہنگام صحبت تخلیہ ملک زادہ نے ملکہ لیلی سنبل مو سے کہا جب تک مین والدہ کی خدمت مین نہ پہونچون اور وہ خاندان کی رسوم ادا نہ کرین وصل حقیقی سے محروم رہونگا

بعد فراغت پانے کے شادی کے ملکزادہ خمطراق خان نے اس فرزند سوار جرار خوش اسپ خوش سلح ملک علیم الدین کے

لشکر سے انتخاب کئے اور اپنے ملک شہر سلقمیہ کی طرف کوچ کیا

اب خوکال فولاد گردن کا حال بیان ہوتا ہے

جس وقت خوکال کا عریضہ مع کچھ مال غنیمت قلعہ سلقمیہ ارجک کے پاس پہونچا۔ اُس نے ملک فریدون شاہ کی نذر سے گذرانا اور خوکال کی خدمت و جانفشانی کی صفت مین کوئی درجہ باقی نہ رکھا۔ راوی کہتا ہے کہ جس دن سے شہزادہ منوچہر اور ارجک مین وہ گفتگو ترش واقع ہوئی شہزادہ منوچہر دربار مین کم آتا ہے اور اکثر اوقات اپنے رفقا سے کہتا ہے کہ اُس بزرگ کے قول کے مطابق جس نے مجھے تعلیم و تربیت دی ہے قریب تر دیکھ لیا کہ اِس سرزمین مین مذہب تازہ شایع ہوگا اور اِس ارجک فتنہ پرداز کے سر پر کیا کیا آفات ارضی و سماوی نازل ہوتی ہین

الحاصل ارجک نے ایک خلعت گران بہا مع شمشیر و اسب عربی بازین دنبال مرزرنگار بادشاہ سے لیا اور ایک فرمان خوکال کے نام لکھوا دیا کہ تم بیس ہزار سوار جدید نوکر رکھو انکی تنخواہ ماہ بماہ سرکار شاہی سے ملے گی۔ وہ خلعت و فرمان دو سردار ان نامی هزمال و گومال کے ہاتھ دس ہزار سوار کی جمعیت سے خوکال کو بھیجا

اور اپنی طرف سے یہ کبھی لکھا کہ حتی الوسع فرقہ خداپرست کے قلع وقمع مین ہرگز دریغ نہ کرنا۔ جس وقت فرمان شاہی خوکال تبدل جہان کو پہونچا اُس نے سر مجلس وہ فرمان پڑھوایا تاکہ جمیع معیان ہمدین کو اہل اسلام سے جنگ وحرب کی جرأت پیدا ہو۔ بعد ازان افسران لشکر کو خلعت ہائے پُرزر دیئے اور پوچھا یہان سے شہر عجائب نگار چند منزل ہے۔ اور اثناے راہ مین کس قدر بلاد خداپرستان حائل ہوتے ہین۔ سردارون نے کہا یہان سے شہر عجائب نگار سترہ دن کی راہ ہے اور رستہ مین چار شہر بزرگ واقع ہین۔ اول شہر سلیم آباد۔ سدراہ ہوگا خوکال نے اُسی مضمون نامعقول کا نامہ لکھوایا جس طرح ملک طراق خان کو لکھا تھا اور ایک افسر جہاندیدہ کے ہاتھ ملک سلیم کو بھیجا۔ ملک سلیم نے جواب جنگ دیا۔ خوکال نے اپنے برادر خورد ہوکال زشت رو کو قلعہ ساقمیہ کی حکومت دی اور خود سلیم آباد کی طرف کوچ کیا

راوی کہتا ہے کہ جس وقت ملک سلیم الدین دعفینہ خان رنق کا عریضہ سلطان رکن الدین کی نظر اشرف سے گذرا۔ ملک طراق خان کی شہادت کی خبر سے سینہ اشتیاق جاری ہوئے اور اُسی دن اسود کوہ تن نامی ایک سردار ممتاز کو بارہ ہزار سوار کی جمعیت سے سلیم آباد کی طرف روانہ کیا۔ بلکہ روز سویم افسر دویم طرید

بن فرید خان کو بیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے اسواد کوتہ
کی مدد کے واسطے بھیجا۔ اس طرف جب خوکال نواح سلیم آباد
میں پہونچا دو تین دن بعد پہاڑ کے سخت و درشت ایک میدان
وسیع میں لشکروں کی صف آرائی ہوئی۔ ایک مہینہ تک فریقین
تیراندازی میں گذر گئے روز گذرتے رہے اور دلاوروں نے میدان اندازی
وال میں دلاکسہ و سہناک وغیرہ چار جلوانوں کو ضرب تیر خاک و خون
میں ملایا۔ دوسرے دن خوکال بنفس نفیس معرکہ کین میں آیا۔
ملک سلیم الدین مقابلہ کے واسطے گیا۔ بعد جنگ آزمائی بہت دیر
خوکال نے ملک سلیم الدین کو صدمۂ تیغ سے بند کر لیا۔ بقدرت کاملہ
ربانی ملک سلیم الدین کا کمربند دو ٹکڑے ہو گیا اور ملک ... زمین
زمین پر گرا۔ خوکال نے ضرب شمشیر لگانے کا قصد کیا۔ مگر ملک
سلیم الدین نے بچا لاکر سستی ایک ضرب شمشیر خوکال کے مرکب
پر لگائی اور خود اپنے لشکر میں چلا آیا اور طبل زدہ شبا شب شہر
میں داخل ہو گیا اور تیاری بروج و فصائل و سامان شکستن کا قائم کیا
خوکال ہر روز قلعہ پر یورش کرتا تھا اور بے حصول مقصود تیار گاہ
پر چلا آتا تھا۔ بلکہ حرنک عیار شب و روز کشائش قلعہ کی فکر میں
رہتا تھا مگر کوئی تدبیر مفید کار نہ ہوتی تھی

ایک دن قریب شام خوکال نے مورچال کے دیکھنے کے لیے
گشت لگایا۔ قضا را اس وقت ملک سلیم الدین کی ایک کنیز مسماۃ

درازمو محل شاہی کے سقف بام پر سے بسر کر رہی تھی - ملک سلیم الدین
اس کیفر ناپاک سے اسقدر مانوس ہے کہ قبائل کے ساتھ قلعہ
سلیمانیہ مین نہ بھیجا - سفلہ درازمو ایک زن غیر قوم ہے اور ہر چند
کہ بظاہر تابع اسلام ہے مگر دل اُسکا صاف نہین ہے - اُس نے
جو خوکال کو دیکھا رگ نفاق نے حرکت کی اور ایک رقعہ لکھا - اے
پہلوان اگر مجھ سے عقد کر لے چند ساعت مین بے جنگ و جدل
قلعہ فتح کرا دون - بعد ازان وہ رقعہ بیکان تیر مین باندھا اور تیر
چلہ کمان مین رکھ کر خوکال کی طرف پھینکدیا - خوکال نے شب کو
سفلہ کے رقعہ کا جواب لکھا کہ ہمین تیرا کہنا منظور ہے اور اُسی
طرح بذریعہ تیر جواب رقعہ سفلہ کو پہونچایا - بعد حاصل ہونے اس
جواب کے سفلہ نے نصف شب کے وقت دروازہ محل کو جو بیرون
شہر تھا کھول دیا - خوکال مع لشکر قلعہ مین درآیا - ملک سلیم الدین
نے شور و غل سُنکر سفلہ سے جو خوابگاہ مین حسب معمول موجود تھی
پوچھا - یہ کس شخص کا کام ہے - سفلہ نے کچھ بات بنانی چاہی مگر
سلیم الدین تاڑ گیا - ایک آہ آتشبار کھینچ کر بہ ضرب پنجہ سفلہ کا سر
پلید تن سے جدا کر دیا اور خود بھون پنجہ خون چکان خوکال نابکار
کے روبرو آیا - ہرگاہ اُس مرد موحد کا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا ہنگام
مقابلہ خوکال کے ہاتھ سے درجہ شہادت کو پہونچا - بروقت قتل
ہونے ملک سلیم کے بیشتر اہل قلعہ اُن ملاعین کے ہاتھ سے مرض

ہلاکت مین آئے۔ کمتر اپنی جانین سلامت لے گئے اور زر قلیل لشکر کفار کے ہاتھہ آیا۔ خوکال نے بعد تسلط جابجا آتشکدے بنوائے اور تمام مساجد و مدارس منہدم کروادئے۔ خوکال نے دوسرے دن قلعہ سلیم آباد کی فتح کی عرضی ملک فریدون شاہ کی خدمت مین ارسال کی اور جشن فتح و فیروزی آراستہ کرکے تمام لشکر کو زر خطیر انعام دیا

عین روز جشن خرمال و گومال دس ہزار سوار کی جمعیت سے قلعہ سلیمہ مین پہونچے۔ اُن کو اُمید تہی کہ خوکال خود استقبال کو آئے گا۔ لیکن اُس نے چند افسران لشکر کو بہیجا۔ ہنگام ملاقات خوکال نے تعظیم بہی دی بلکہ ابتدا سے گفتگو مین اپنی شجاعت و جوانمردی کی کمال صفت و ثنا کی۔ یہ برادران اول ہی خوکال کی کج ادائی سے آزردہ ہے۔ اب گومال سے ضبط نہو سکا۔ خوکال سے کہا۔ انسان کو [illegible] تعلق و خود ستائی لائق نہین۔ یاد کرو سلطان رکن الدین کے دربار مین ایک اونٹ عیار [illegible] تہے [illegible] زخم کاری پہونچا تہا۔ اگر حجت حکیم تجہے اپنے لشکر مین نہ [illegible] تو بہت ذلت سے ہلاک کیا جاتا۔ خوکال کا رنگ فرط غصہ سے [illegible] متغیر ہو گیا اور کہا۔ یہ [illegible] جانتا ہے کہ [illegible] آتش [illegible] صاحبقرانی [illegible] فرمایا ہے۔ [illegible] دولت [illegible] صراحی شراب گومال [illegible] گومال نے کہا [illegible] ضرب سخت خوکال

کے سر پر ماری - افسران لشکر نے باہم صلح کرا دی - غوکال نے
خجلت زدہ اپنی دستار گومال کے سر پر رکھدی اور اُس کی دستار
اپنے سر پر رکھ لی الا گومال کے دل سے کینہ نہ گیا

غوکال نے ساہول کجگردن کو قلعہ سلیمہ کی قلعہ داری دی اور
خرمال کو قلعہ سلیمانیہ کی طرف مع حرنک عیار سات ہزار سوار کی
جمعیت سے بھیجا - خرمال قطع نظر پہلوانی کے باب شرارت مین مکار
کا بھی استاد ہے جسوقت عصبان خان نے یہ اخبار وحشت آثار سنا
کر ملک سلیم الدین ہلاک اور قلعہ سلیمہ کفار کے ہاتھہ آیا اور اب ایک
افسر کلان خرمال نامی سات ہزار سوار کی جمعیت سے اسطرف کا عازم
ہوا ہے کمال مشوش و مکدر ہوا اور قلعہ کے انتظام و آراستگی مین
کوئی دقیقہ نہ رکھا - مگر خوب جانتا تھا کہ یہ قلعہ چندان مستحکم نہین اور
اسکے گرد و پیش ایسے مقامات بلند ہین کہ اگر غنیم وہان سے گولہ
توپ و تفنگ مارے تمام گولہ ہاے آتو اپ قلعہ مین پہنچکر اہل
قلعہ کی جانین تلف کرین - پس خدا سے اپنی جان و آبرو و حفظ
ناموس کی دعا مانگتا تھا اور عفیفہ خاتون کی طرح سے تسلی کرتا تھا
جو بیٹے سے فرزند کے غم مین نالہ ہاے رسا کرتی تہی - یہان حرنک
عیار بعد تحقیق کرنے رستہ کے خرمال کو مع لشکر دو دن مین درہ سنبل
کی راہ سے کوہ سلیمان پر لے آیا - خرمال نے ایک افسر کے ہاتھہ
عصبان خان کو پیام بھیجا کہ اس لشکر تہارہ کے روبرو تیرا قلعچہ

مختصر کیا وجو ور کہتا ہے - بہتر یہی ہے کہ بصفائے نیت ملت آتش پرستی اختیار کرا ور ملک طمراق خان کے زن و فرزند کو ہمارے پاس بھیجدے - ورنہ اپنی سرکشی کی سخت سزا پائیگا - غضبان خان نے کہا - او لعین تقدیر الہی سے مقابلہ نہین ہو سکتا - معاذ اللہ اہل اسلام سے ملت آتش پرستی کے قبول کرنے کی توقع رکہنی محض بیوقوفی ہے - خرمال نے چار طرف سے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور ہمہ تن کشایش قلعہ مین سرگرم ہوا - جب تین دن کی سعی و جہد سے کچہہ نتیجہ نہ نکلا خرمال نے اُن مقامات بلند پر جنکا ذکر ہوا ہے چند توا پ قلعہ شکن بہیجین اور اہل قلعہ پر گولہ باری کرائی - فی الواقع دو چار ہی دن مین بنیاد قلعہ متزلزل ہو گئی اور دیوار فصائل مین رخنے پیدا ہوئے - خرمال خود ایک عمود دوش پر رکہے ہوئے قلعہ کے دروازہ پر پہونچا - اُسوقت غضبان خان کے ہوش و حواس بجا نہ تہے اور تمام اہل قلعہ سر برہنہ قاضی الحاجات سے اپنے حفظ ناموس کی دعا مانگتے تہے - ناگاہ ایک بگولہ گرد تیرہ وتار نظر آیا اور اس گرد سے ایک جوان نقاب دار پانچہزار سوار جرار کی جمعیت سے باین شان وجلالت باہر نکلا کہ اُسکی شجاعت و مردانگی کی ملائکہ آسمانی گواہی دیتے تہے - ہنوز لشکر کفار آگاہ نہوا تہا کہ وہ جوان نقابدار بجمعیت مذکور سیل دریا کی صورت لشکر کفار مین در آیا جس طرف وہ عزرائیل جان کفار حملہ کرتا تہا طرفۃ العین مین صدہا

تن بے سر ہو جاتے تھے - کچھ سوار اُن مقام ہائے بلند پر بھی پہونچے اور گولہ اندازون مین سے کسی واحد کو زندہ نہ رکھا اور انہین اتواپ سے برعکس حرمال کے لشکر پر گولہ زنی شروع کر دی - اہل قلعہ نے بھی یہ ہنگامہ دیکھکر بیشتر لشکر حریف کو خاک معرکہ مین ملا دیا - حرمال مرکب جہانندہ جوان نقابدار کے مقابل آیا اور وہی عمود پارہ کوہ نقابدار کے سر پر مارا - نقابدار نے بہ فنون سپہگری حرمال کے ہاتھہ سے عمود چھین کر خاک معرکہ پر پھینکدیا - حرمال نے ایک حالت غضب مین شمشیر نقابدار کے سر پر لگائی - نقابدار دلاور نے سپر آہنی پر ضرب شمشیر دفع کی - بعد ازان ایک ہی ضرب تیغ مین حرمال جیسے جوان پیلتن کو بحصہ مساوی دو حصہ کر دیا - بوقت ہلاک ہونے حرمال کے تمام لشکر کفار موج دریا کی صورت نقابدار پر حملہ آور ہوا - وہ رستم دوران بھی ہجوم کفار مین در آیا اور چند ساعت کے عرصہ مین چار سو سواران لشکر کفار کو خاک و خون مین ملا دیا - بیشتر عازمان شمشیر زن کے ہاتھہ سے واصل جہنم ہوئے - غضبان خان بھی مع جمعیت قلعہ سے باہر نکلا اور لشکر نقابدار کو از سر نو مدد دی - سات ہزار سوار سے فقط ستر سوار بہ مشکل جان سلامت لے گئے

بعد انفصال ہنگامہ جنگ غضبان خان نے نقابدار کے ہاتھہ کو بوسہ دیا اور کہا - برائے خدا اپنے نام و نشان سے

آگہی بخش اور فرما کہ اسوقت تنگ مین ہماری مدد کی کیا وجہ ہے - نقابدار نے کہا - مجھے پیر غیب بیابانی کہتے ہین - میری بدد ہی کا حال تم سے پوشیدہ نہین رہنے کا - عصیان جان نے کہا - خیر اپنا جمال مبارک ہی دکہاؤ - نقابدار نے ایک طرف سے بند نقاب سست کر دیا - ملک سلیمان نے دیکھا کہ ایک مرد سپید ریش ہے اور چہرہ ماہ چاردہ کی مانند روشن و مجلی ہو رہا ہے - مگر اُسکے رُعب و جلال سے زیادہ تر استفسار حال کی جُرات ہوئی - عفیفہ خاتون پیر غیب کا نام سنکر سر و پا برہنہ قلعہ سے نکل آئی اور کہا - میرا فرزند صید بازی مین گم ہو گیا ہے - فرماؤ اُس طفل بدنصیب نے دنیا سے رحلت کی یا زندہ ہے - نقابدار نے کہا - اے خاتون ملول نہ ہو - تیرا فرزند فضل الہی سے زندہ ہے چند روز کے بعد بدولت و حشمت تجھ سے ملے گا - یہ کہکر نقابدار مع لشکر تیر شہاب کی مانند ایک طرف روانہ ہو گیا - جو انسان دریافت کرنے کے قصد سے قریب جاتا تہا نقابدار کے سوار اُسکی نسبت و پہلو پر تازیانے مارتے تھے

یہان خوکال مع لشکر گران سلیقمہ سے روانہ ہو کر حمید آباد کی سرحد مین پہونچا جسکا قدیم نام بوجہ دریا سے دیلم کے کنارہ پر واقع ہونیکے دیلم آباد تہا - ملک حمید الدین نے اپنے قبائل کو مع مال و اسباب قلعہ دیلم مین بہیجدیا - وہ قلعہ نہایت قابل

دشوار بنا ہوا ہے اور خود بجمعیت قلیل باین خیال مقابل مین صف آرا ہوا کہ مجھے فن تیر اندازی مین دستگاہ کامل ہے شاید حریف پر ظفر یاب ہون - ہنگام صف آرائی سمرین زرین ترکش لشکر کفار کا پہلوان میدان مین آیا اور بعد ہنگامہ ملک حمید الدین سے کہا - مین باین شرط حرب کرتا ہون کہ ایک جوان تیر پے در پے مارے اگر وہ ضربات تیر سے سلامت رہے پھر اُسکو حریف پر ضرب لگانے کا اختیار ہے - ملک حمید الدین نے کہا - مجھے یہ شرط بدل منظور ہے - سمرین نے بکشش وقوت تمام تین تیر پے در پے مارے - ملک حمید الدین نے ایک ضرب تیر مرکب کی جست و خیز سے دفع کی اور دوسرا خنجر سے قلم کیا - البتہ تیر سوم مرکب کی پیشانی پر لگا - وہ حیوان بیجان زمین پر گرا - ملک حمید الدین نے پیادہ پا تیر یازدہ مشتی چلہ کمان مین رکھا - سمرین نامرد جانباز گریز کیا چاہتا تھا - مگر ملک حمید الدین نے وہ تیر جانگیر باین ضرب قوی شانہ پر مارا کہ سینہ کو سوراخ کرتا ہوا دوسرے شانہ سے گزر گیا - بعد ہلاک ہونے سمرین زرین ترکش کے وہ پہلوان قوی ہیکل یکے بعد دیگرے لشکر حریف سے آتے اور ملک حمید الدین دلاور کی ضرب تیر سے جہنم مین پہونچے - [illegible] لاف زنان معرکہ جنگ مین آیا - ملک حمید الدین [illegible] جنگ مردانہ کرتا رہا - جب جنگ دست و بازو کی نوبت آئی

قریب تہا کہ ملک حمید الدین مغلوب ہو مگر خوکال کے معدہ مین ایسی آتش جوع مشتعل ہوئی کہ بیقرار ہوگیا - ناچار ملک حمید الدین سے کہا - اے جوان اسوقت حال میرا شدت گرسنگی سے غیر ہو رہا ہے - روز فردا پہر جنگ کرونگا - ملک حمید الدین غنیمت سمجہا اور اپنے لشکر مین چلا آیا - مگر چونکہ حریف کو بہر صورت غالب پایا تہا شب قلعہ دیلم مین پہونچا اور ہر طرف سے قلعہ کا انتظام کیا - دوسرے دن خوکال نے تمام لشکر سے اُس قلعہ فلک فرسا کا محاصرہ کرایا اور حکم دیا کہ جملہ اتواپ خرد و کلان بالاے کوہ لے جاؤ اور وہان سے اہل قلعہ پر اسقدر گولہ باری کرو کہ کوئی فرد بشر زندہ نرہے اس اثنا مین جواسیس نے خبر دی کہ دو سردار ممتاز اسوا د کوہ تن و طریدین فرید سلطان رکن الدین کی طرف سے با لشکر خونخوار حاکمان ملکستان کی مدد کے واسطے آئے ہین - اس خبر سے خوکال نے یورش موقوف رکہی

لشکر تازہ وارد لشکر حریف کے مقابل خیمہ زن ہوا - تمام شب دونو لشکرون مین آواز خبردار و ہوشیار بلند رہی - وقت صباح لشکر کفار سے ایک پہلوان تنومند میسول گرہ پیشانی میدان جنگ مین آیا - لشکر اسلام سے طریدین فرید دلاور مقابل گیا اور باین ضرب استوار میسول کے سینہ مین نیزہ مارا کہ سنان نیزہ پشت سے درگذری - اسی طرح سات پہلوان پس و پیش

لشکر حریف سے آئے اور طرید بن زرید کے ہاتھ سے بضربہا ے مختلف جہنم واصل ہوئے - آخر کار خوکال خوک صحرائی کی مانند کف بدہان معرکہ کین مین پہونچا - اور بے آگاہ کئے حریف کے ایسی ضرب قوی شمشیر بید رنگ طرید دلاور کے سر پر لگائی کہ تا جگر گاہ اُتر گئی - اسواد کوہ تن کے حلق سے بے اختیار ہا ے کا نعرہ نکلا اور مرکب جہاندہ خوکال کے مقابل گیا اور کہا - او بے عزت پرمکر و دغا یہ کیا طریق اختیار کیا ہے کہ مردان جنگجو کو بغفلت و دغا ہلاک کرتا ہے - خوکال نے کہا - اُس نے میرے لشکر کے اکثر پہلوان نامی قتل کئے لہذا مین نے جس طرح قابو پایا اپنے پہلوانون کا انتقام لیا - روز فردا تجھ سے حرب کرونگا دوسرے دن اسواد کوہ تن میدان مین گیا اور لشکر حریف کے دس پہلوانون کو بہ ضرب شمشیر و نیزہ جان سے مارا - ناچار پھر خوکال مقابلہ کے واسطے آیا - تین روز و شب برابر حرب و ضرب مین سرگرم رہے ایک کو دوسرے پر غلبہ میسر نہ آیا - خوکال نامرد نے عادت کے موافق پھر آتش معدہ کے حیلہ سے مہلت چاہی - اسواد بھی کاہل و مضمحل ہو گیا تھا اپنے لشکر مین چلا آیا - خوکال نے تین دن جنگ آوری کا نام نہ لیا اور افسران لشکر سے کہتا تھا اسواد کوہ تن زبردست معلوم ہوتا ہے تا وقتیکہ دو چار دن وضو نہ کرلون گا غالب نہین آنے کا - گوہال نے کہا - اسواد کوہ تن سلطان رکن الدین کے پہلوان ریزہ مین شمار کیا جاتا ہے ہرگاہ تجھے اس پر غلبہ میسر

نہین آیا اُن پہلوانان پیلتن سے کس طرح مقابلہ کرے گا - اِس گفتگو
مین حرفک عیار آیا - خوکال نے تبسم کنان حرفک کو سینہ سے لگایا
اور پوچھا - اے مہتر نامدار قلعہ سلیمانیہ سے کسقدر زر و جواہر تمہارے ہاتھ
آیا ہے اور بالفعل خرمال دلاور کی اوقات کس شغل مین گذرتی ہے
حرفک نے کہا - حیف کی بات ہے کہ بادشاہ نے تیری مانند بے عقل
کو سالار لشکر کیا ہے - او بیوقوف اول تجھے وہان کی سرگذشت
پوچھنی لایق تھی - آگاہ ہو کہ خرمال بخیط مستقیم خداوند آتش کی خدمت
مین پہونچا اور سات ہزار سوار ہمراہی سے شاید ستر سوار خستہ
و مجروح جان سلامت لے گئے ہون گے - اِس اخبار جگر فگار سے
خوکال کے طایر ہوش نے پرواز کی اور کہا - اے حرفک اِس طرز بیان
سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو بنیو لا میلان طبیعت تیرا دین خداپرستی کی طرف
ہے - حرفک نے کہا - مین کہان اور دین خداپرستی کہان - ہان
تیری تقریر حماقت آمیز کا جواب دیا ہے - فقص الامر خرمال نے قلعہ
سلیمانیہ کی کشایش مین کچھہ باقی نہ رکھا تھا - الا ایک جوان نقابدار
بہادر بے مثل نے خرمال کے لشکر کی اِسقدر خونریزی کی کہ تمام میدان
جنگ مقتولون کی لاشون سے بھر گیا - بعد انفصال ہنگامہ قتل و قتال
وہ دلاور جس طرف سے آیا تھا روانہ ہوگیا - مین در روز دشنبہ بصورت
کاہ فروش اُس کے لشکر مین رہا اور ہرچند کوشش کی کہ اُسکا نام و نشان
تحقیق کرون ہرگز میسر نہ آیا - البتہ اِس قدر ضرور دیکھا کہ وہ نقابدار

ایک مرد ریش سپید نہایت خوش جمال تہا اور نام بیر عیب بیابانی سُنا ہے

خوکال حرنک کو خلوت مین لے گیا اور اسواد کوہ تن کی ارمندی کا حال بیان کیا ۔ اِس اثنا مین ارجک پادشتی کا نامہ بدینمضمون آیا کہ اُس جوان بلند دعوی یعنی بدرمنیر کے برعجائب سے سالماً وغالباً نکلنے کی خبر سُنی جاتی ہے ۔ اِس صورت مین احتمال قوی ہے کہ وہ جوان بعد فتح ملک اخلاقیہ غریبستان کی طرف معاودت کرے اور ہم یہ عزم رکہتے ہین کہ جبتک بدرمنیر پہونچے فرقہ خداپرست کا اِسقدر قلع وقمع کیا جائے کہ واسطے مثال کے بہی کوئی خداپرست باقی نہ رہے ۔ پہر بدرمنیر کا ہلاک کرنا کچہہ مشکل نہین ۔ سُنا جاتا ہے کہ تو نے قلعہ حمیدیہ کا محاصرہ کر رکہا ہے ۔ بمجرد میرے خط پہونچنے کے خواہ قلعہ حمیدیہ فتح ہو یا نہ ہو مع لشکر غرائب نگار مین پہونچ ۔ ہم بہی دو لاکہہ پچاس ہزار سوار جنگ گذار و پیادہاے آتشبار کی جمعیت سے براہ شارع غرائب نگار مین پہونچے ہین خولاک آہن تاب سپہ سالار لشکر بہی ہمارے ساتہہ ہے ۔ اگر قلعہ حمیدیہ کے فتح مین کچہہ درنگ ہو بحکمت عملی سہیل غراخ حاکم قلعہ پر مقرر کر دینا ۔ ورا سے ازین حرنک جیسا عیار طرار تمہارے پاس موجود ہے میرا اسلام شوق اُس کو کہو اور انعام کثیر کا امیدوار کرو ۔ خوکال نے وہ رقعہ حرنک کو دکہلایا [illegible] کہا ۔ ہر چند مین موافق تحریر [illegible] عمل [illegible]

اِس لشکر مقابل کا کیا انتظام ہو - حرفک نے کہا - اسواد کوہ تن اور اُسکے لشکر کی خرابی کا مین ذمہ وار ہوتا ہون - آخزوہ عیار نابکار بتبدیل ہئیت لشکر اسلام مین پہونچا - شیخ جمال نامی ایک ملازم حبشی کی قاب مین کچھہ کہانا طریدبن فرید خان کے فاتحہ کا اسواد کوہ تن کے واسطے لئے جاتا تہا - حرفک نے اپنی صورت جمال کی صورت سے مشابہ کی اور اُسکو بحکمت عملی داروے بیہوشی کہلائی اور اُس کہانے مین بہی داروے بیہوشی ملاکر اسواد کوہ تن کے روبرو لے گیا - اسواد اسی کہانے کا منتظر تہا اُس نے خود بہی کہایا اور حاضرین مجلس کو بہی تقسیم کرایا - چند لحظہ کے بعد جملہ ملازم و خدمتگار ایسے بیہوش ہوئے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی - حرفک اسواد کوہ تن کو چادر عیاری مین باندھکر اپنے لشکر مین لے آیا - خوکال نے بندہاے گران وزن سے اسواد کو سلسل کروایا اور خیمہ زندان مین بہیج دیا - حرفک نے کہا - اِسی شب لشکر اسلام پر شب خون مارو اور کسی خفتہ و بیدار کو زندہ نہ رکہو - خوکال اُسی وقت تمام لشکر کی جمعیت سے غولان دشتی کی مانند باشمشیرہاے عریان لشکر اسلام مین درآیا اور ایسا ہنگامہ حشر و نشر برپا کیا کہ بجز صداے بزن و بکش دوسری آواز نہ آتی تہی - افسران لشکر اسلام نے یہ ہنگامہ قیامت برپا دیکہا اور اپنے سردار کو موجود نہ پایا اول حالت مدہوشی مین جنگ و حرب پیش آئے بالآخر سراسیمہ و پریشان حال جس طرف راہ ملی بہ آہستہ و پریشان ہوگئے اور بیشتر

ظلم و بیداد سے ہلاک ہوئے ۔ تمام خیمہ و خرگاہ ان سیاہ دردنون کے تصرف مین آئے ۔ بعد الفضال کا رخوکال نے حرنک کو زرخطیر انعام دیا اور اسواد کوہ تن کو مجلس مین بلوایا اور بلب زہرخند کہا ۔ اے اسواد اب اِسطرح جان بخشی ہوتی ہے کہ بصفاے قلب خداوند آتش کو سجدہ کر اور زردشت کو مرسل صادق اور ملک فریدون شاہ کو اپنا بادشاہ عالیجاہ سمجھہ ۔ اسواد نے کہا او نامرد مکاری پیشہ یہ حرف اُسوقت کہنا سزاوار تھا کہ ہمین بمردی و مردانگی گرفتار کرتا ۔ تف براین مردانگی کہ ایک عیار باجی کے ہاتھہ بفن عیاری بلائے اور اپنی شان جوانمردی کا اظہار کرے ۔ خوکال نے کہا ۔ سلطان رکن الدین نے مجھے بہی ایک ادنی عیار سے زخمی کرایا تھا ۔ اب اگر میرا عیار تجھے بفن عیاری لے آیا کیا گناہ کی بات ہے ۔ اسواد کوہ تن فراموش رہا ۔ خوکال نے اسواد دلاور کو ایک عرابہ پر سوار کرایا اور حرنک سے کہا ۔ اے جہتہ تین ہزار سوار ہوشیار اپنے ہمراہ لے جاؤ اور اس پہلوان کو بحفاظت تمام وزارت پناہ کے پاس پہونچا دو اور ملک فریدون شاہ وارجک بادشتی کو دو عرضیان اپنی کارگزاری وجانفشانی کے باب مین لکہین ۔ حرنک بجمعیت مذکورہ فریدون حصار کی طرف روانہ ہوا

بعد روانہ ہونے حرنک کے خوکال نے قلعہ دیلمیہ پر ہر طرف سے یورش کرنے کا حکم دیا ۔ لشکر کفار نے چار بار اُس قلعہ بلند پایہ پر یورش کی مگر ہر بار ایسی شلاق معقول کہائی کہ شام کے وقت بے حصول

مقصود قیام گاہ پر چلے آئے - روز پنجم خوکال نے ایک سردار کلان
ناسول کاردان کو کہ بمنزلہ وزیر کے تہا ملک حمید الدین کے پاس بہیجا
ملک حمید الدین نے اُسکی فہمایش سے ہزار دینار خوکال کو بہیجدیئے-
خوکال نے دوسرے دن کوہ بابریہ کی طرف لشکر کا کوچ کرادیا- ملک
بابر کو ہر وقت اِس ہنگامہ عظیم کی خبر پہونچتی تہی - جب اُس نے سنا کہ
لشکر کفار کوہ بابریہ کی طرف عازم ہوا ہے تمام شہر بابریہ خالی کردیا
نصف ملازم وخلایق شہر کو مع مال واسباب اپنے ساتہہ قلعہ مین لے
آیا باقی اہل شہر سے کہا - تم ہر طرف متفرق ہوجاؤ جس وقت یہ آفت
ناگہانی دفع ہوگی پہر شہر مین آباد ہوجانا - جب خوکال بدخصال شہر
بابریہ مین پہونچا تمام شہر کو بے چراغ مطلق پایا - ناچار بیرون شہر
لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دیا - مگر حیران تہا کہ اِس شہر وسیع کا
ویران ہونا عقل مین نہین آتا - اور غیرت یہ بہی قبول نہین کرتی کہ دست
برداشتہ یہان سے کوچ کرجاؤن

قلعہ بابریہ کا ایک دروازہ خاص شہر مین تہا اور دوسرا سمت صحرا-
بعد نصف شب ملک بابر تین ہزار سوار دشمن شکار کی جمعیت سے صحرا کے
دروازہ کی طرف سے باہر نکلا اور لشکر کفار مین جلو ریز در آیا اور اُن ملاعین
خفتہ وبیدار کو یکبار زیر تیغ رکہہ لیا - ہر ایک جوان پابر عیب بیاباقی
بدوزبان سے کہتے تہا اور ہمہ تن قتل کفار مین گرم تہا - بعد قتیل وقال
محفوظ دبیلے آ ب بنگرہ لیفہ سے نکل گئے - وقت صباح خوکال نے

دیکھا کہ لشکر مین ہر طرف مقتولون کے انبار ہو رہے ہین - بیٹھ گیا - دونوچہ تہہ سر پر مارے اور کہا ہے تعارف وسابقہ اتفاقاً بغیر گمنام کی عداوت کی وجہ معلوم نہین ہوتی - ناچار چند جواسیس کو حکم دیا - جلد جاؤ اور دریافت کرو یہ سواران شب خون زن کون تہے - اسطرف ملک بابر نے ہنگام روز فصائل قلعہ سے چند اتواب جنگی کی شلک کی - ایک ہی شلک مین ہزار نفر سے زیادہ جہنم واصل ہوئے - شام کے وقت جواسیس نے خوکال سے آکر کہا - ہم نے تمام جہان کی خاک چہانی جوانان شبخون زن کا کہین پتہ نہ پایا - ملک بابر نے دوسری شب شبخون نہ مارا تاکہ اہل کین کے دل سے یہ خیال رفع ہو جائے - شب سوم ملک بابر نے اُنہین تین ہزار سوار دشمن شکار کے تین حصے کیے اور حکم دیا کہ بلائے بے درمان کی مانند یکبار تین طرف سے لشکر کفار مین داخل ہونا اور بدستور شب گذشتہ حرب وضرب کرتے ہوئے زیر قلعہ چلے آنا - آج کی شب نو ہزار طاغین سے زیادہ علف شمشیر آبدار ہوئے - قریب صبح ملک بابر رستم زمان مع غازیان عدو کُش صحیح وسالم لشکر کفار سے نکل کر اپنے قلعہ مین پہونچا - ہنوز لشکر کفار لاشون کے شمار سے فارغ نہ ہوا تہا کہ قلعہ پر سے اتواب جنگی کی شلک ہوئی - ہر وقت شلک یہ معلوم ہوتا تہا کہ ہزار نفر مثل مرغ نیم بسمل زمین پر لوٹ رہے ہین - قریب تہا کہ اس ہنگامہ حشر دنشر سے خوکال کی جان پلید نکل جائے - ناچار اتواب قلعہ کی زد سے

خارج اپنے لشکر شکست نصیب کا مقام کرایا اور دوسرے دن علی الصباح ماموں چرب زبان کو ملک بابر کے پاس بھیجا۔ ملک بابر نے خوکال کے پیام کو غور سے سُنا۔ بعد ازاں ماموں سے کہا۔ اے شخص۔ ظاہر سا ہے ہم اپنے پاس ایسی کوئی چیز تحفہ نہیں دیکھتے جو خوکال کو بطور نذر دیں البتہ تجھے باعزاز و آبرو رخصت کریں گے اور بطور تبرک کوئی شے تجھ سے لیں گے۔ ماموں آداب بجا لایا۔ ملک بابر نے ایک خلعت گران بہا ماموں کو دیا اور افسران لشکر سے کہا۔ اِس شخص کی ریش دراز کا ایک بال بطور تبرک لے لو اور تمام چہرہ سیاہ کر کے قلعہ سے باہر نکال دو۔ ماموں اُسی صورت مکروہ سے خوکال کے پاس آیا اور کہا۔ بہ دیدہ عبرت دیکھ کہ اہل قلعہ نے تیرے پیام رسان کی کیا عزت کی ہے۔ خوکال نے کہا۔ یہ تیری فضیحت ہوئی ہے۔ مگر خاطر جمع رکھ کہ بعد انفصال مہم غریبستان ملک بابر بہر گش سے کیا عوض لونگا۔ بالفعل یہاں سے کوچ کر دینا مصلحت ہے۔ آخر فراشخانہ کے داروغہ کو حکم دیا کہ ایسی راہ سے ہمارا پیش خیمہ روانہ کیا جائے کہ اِن ملکان شوریدہ پشت کے شہر و بلاد سد راہ نہ ہوں۔ اب بعجلت ملک غریبستان میں پہونچنا اور وہاں کے مقدمات کا انفصال کرنا زیادہ تر بلند نامی کا باعث ہوگا۔ گومالی نے کہا۔ غریبستان پر کیا منحصر ہے شہر حمید آباد میں تیری ذات سے ایسے ہی کار ہائے دست بستہ ظہور میں آئے ہیں کہ تمام عالم میں نامور ہوگا۔ خوکال نے بزبان تلخ کہا۔ بادشاہ نے

تجھے ہمارا محکوم کیا ہے یا اسواسطے بھیجا ہے کہ ہر امر مین طعنہ زن ہو
گومال نے کہا - حاشا تم ایسے جوانمرد نہین ہو کہ تمہاری ذات سے
کوئی حرکت شماتت وطعنہ زنی خلایق کی ظہور مین آ سکے - یاد
کرو سلیم آباد مین تم نے حرکت عیاری سے فرمایا تھا ہمین اُس راہ
سے لے چلو جسمین اہل اسلام کے شہر دیار حائل ہون اب یہ حکم
دیا کہ ایسے راہ سے شبخیمہ روانہ ہو کہ اہل اسلام کا کوئی شہر
نہ ملے - خوکال دل مین پیچ وتاب کہا کر خاموش ہو رہا اور وہان سے
کوچ کر دیا - تین منزل برابر کوئی شہر یا قریہ اہل اسلام کا نہ ملا - روز
چہارم ایسے ایک دشت پرخار بے آب وعلف مین پہونچے کہ ایک
قطرہ آب وپرکاہ تک میسر نہ آیا - تشنہ حلقی سے بیشتر مردان لشکر
کی جانین تلف ہوگئین - بارے بہزار خرابی اُس دشت اجل سے
نکلے اور ایک آبادی اہل اسلام مین پہونچے جسکا شملانہ نام
تھا - خوکال نے عداوت قلبی کے سبب تمام اہل قصبہ کو قتل
وغارت کیا

یہ اخبار وحشت ناک سلطان رکن الدین کے گوش زد ہوا
تھا کہ طرید بن فرید خوکال کے ہاتھ سے شہید ہوا اور اسواد کوہ
تن دست وگلو بستہ فریدون حصار بھیجا گیا - اب یہ خبر سنی کہ قصبہ
شملانہ خوکال کے دست تظلم سے تباہ ہوا - ان خبرہا سے خلاف
طبع سے سلطان کمال مکدر ہوئے اور خواجہ بہمن وزیر سے فرمایا

بہت جلد اس خوکال علیہ اللعنت کے دفعیہ کا انتظام کرو - خواجہ بہمن نے ایک سردار با وقار انجیل شیرزور کو پچاس ہزار سوار جنگ گذار کی جمعیت سے خوکال کی تادیب کے واسطے روانہ کیا - انجیل شیرزور نے شہر غرائب نگار سے ایک منزل اپنے لشکر کے خیام نصب کرائے - اس طرف سے خوکال بہی کوچ بہ کوچ چلا آتا تہا

یہاں ارچیک نے دو لاکھ سوار جرار مع سامان جنگ و حرب ہمراہ لیئے اور ملک فریدون شاہ سے عہد کیا کہ جب تک سلطان رکن الدین کو اسیر اور تمام ملک غربستان کو فتح نہ کر لوں گا حضور کی صورت نہیں دکہانے کا بشرطیکہ بادشاہ پے در پے فوج تازہ میری مدد کے واسطے بہیجتے رہیں - ملک فریدون نے ارچیک کی درخواست منظور کی - ارچیک نے خونناک آہن تاب سپہ سالار دست راست کو جنگی جوانمردی و پہلوانی کی ملک بہارستان میں نشان دیتے ہیں خطاب جہان پہلوانی دیا اور کہا بعد انفصال مہم غربستان سکہ و خطبہ ملک فریدون شاہ کے نام جاری رہے گا اور فرمان روائی تیرے نام نہاد کی جائے گی - بعد ازاں مع خونناک آہن تاب ملک غربستان کی طرف روانہ ہوئے اور چند روز میں غرائب نگار کے قریب پہونچے

احوال اسوا و حرنک و عمکیل

حرنک عیار و عمکیل تنک چشم جو اسواد کو قتن گرفرید دن حصار لیئے جاتے تھے جب شہر سنقیہ مین پہونچے - ہوکال تندخو خوکال کا برادر خرد جو بالفعل شہر سنقیہ کا حاکم ہے استقبال کے لیئے آیا اور بیرون شہر اُن کی بہ تکلف تمام دعوت کی - جس وقت ہوکال کا دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا - اسواد کو قتن کو زندان سے مجلس مین طلب کیا اور کہا - اب بھی دین اسلام ترک اور آتش پرستی اختیار کرے تو مین تیری رہائی کا ذمہ دار ہوتا ہون - اسواد نے کہا - مین قید و اسیری کی تکالیف سے تنگ آکر ایک دین باطل کو کسی طرح قبول نہین کر سکتا اور خدا کی درگاہ سے اُمید رکھتا ہون کہ تم اپنے کیفر کردار کو پہونچو اور مین مخلصی پاؤن - وہ وقت اجابت دعا کا تھا - اسواد ہنوز خاموش نہوا تھا کہ عجب طرح کے شور و غل کی آواز اہل مجلس کے کان مین آئی - حرنک نے چند ملازمون کو طلب کر کے شور و غل کا باعث پوچھا - اُنھون نے کہا - ایک جوان نقاب دار فیروزہ پوش نے جمیعت معقول لشکر مین آیا ہے اور اُس نے اہل لشکر کو زیر و زبر کر دیا ہے - یہ سن کر ہوکال اور عمکیل تنک چشم نے آلات حرب پہنے

اور حزنک اسواد کوہ تن کو خیمہ زندان مین لے گیا - اِس عرصہ مین نقابدار قریب آپہونچا تہا - اسواد کو جو موقع ملا اُس نے بندہاے قید کو پارہ پارہ اور داروغہ زندان کو قتل کیا - عکیل داروغہ کی امداد کے لیئے آیا - اسواد کوہ تن نے اُسکو بہی جہنم مین پہونچایا - ہوکال جوان نقابدار کے مقابل ہوا اور اُسکے عمود گران وزن کی ایک ہی ضرب سے سرمہ سا ہوگیا - حزنک نے ارادہ گریز کیا - مگر اسواد اُس سے دست و بغل ہوگیا اور اُسی کے کمند سے دست و پا مضبوط و مستحکم باندہے - ہمراہیان نقابدار کے ہاتہ سے لشکر کفار نصف سے زیادہ قتل ہوا - باقی بہ صدق نیت دایرہ اسلام مین داخل ہوئے - قلیل آدمی وہ بہی خستہ و مجروح جس طرف راہ ملی گریز کر گئے

بعد از انفصال معرکہ گشت و خون نقابدار نامدار ہوکال کے خیمہ مین آیا اور اسواد کو دنگل پہلوانی پر بٹہا کر کہا - تم اِس شہر کو بصورت سابق آباد کرو اور ملک طراق خان شہید کی بانوخانہ عفیفہ خاتون کو کوہ سلیمانیہ سے یہان بلاؤ - اُس زن عفت پناہ کو بجاے ملک شہید فرمانروا کرو اور یہ مژدہ سناؤ کہ قلیل زمانہ مین تیرا فرزند جگر بند بہ عافیت دکا میابی تجہہ سے ملے گا - اگر وہ مستند چاہے تو کہنا کہ پیر عیب بیابانی نے مجہہ سے کہا ہے - نیز ملک سلیمان کو جو بعد خرابی سلیم آباد قلعہ سلیمانیہ مین واپس پہونچ گیا ہے تحریر کرو

کہ سلیم آباد از سر نو قابض و متصرف ہو اور خوکال بدسگال کے نائب کو بہ ضربات کفش دہان سے نکال دے - اگر مدد کی حاجت ہوگی ہم حسب عادت بروقت پہونچین گے - یہ بھی ضروری امر ہے کہ حرفک عیار کو بینی بریدہ آزاد کردو بشرطیکہ خوکال کو ہماری طرف سے یہ پیام پہونچا دے کہ اُسکو ہم خاص غرائب نگار کے میدان مین جہان اکثر سلاطین مع فوج و لشکر جمع ہون گے درک اسفل مین پہونچائین گے

اِس تفہیم و افہام کے بعد پیر غیب بیابانی رخصت ہوا - اسواد کوہ تن نے حرفک کا ناک کاٹا اور ایک مشت زر دیکر غرائب نگار کی طرف روانہ کیا - زان بعد ملک سلیمان کو سب مراتب پیر غیب کی زبانی تحریر کیئے - ملک سلیمان نے ملکہ عفیفہ خاتون کو سلقیہ کی طرف باعزاز و احترام رخصت کیا اور قلعہ سلیمانیہ حسب سابق عصیان خان کے حوالہ کر کے سلیم آباد کی طرف روانہ ہوا - روز چہارم ملک سلیمان کے خیام لشکر قلعہ سلیم آباد کے مقابل نصب ہوئے - سیاہول کجگردون نے قلعہ کے دروازے بند کرا دیئے اور گولہ باری شروع کی - عین گرمی جنگ مین ایک گلہ تفنگ ملک سلیمان کے بازو پر لگا اور ایسی ضرب شدید پہونچی کہ قریب المرگ ہو گیا - ملک سلیمان کے مجروح ہونے سے اہل لشکر کے دلون مین ایک نوع کی یاس و ہراس پیدا ہوتی - ناگاہ میدان جنگ کے قریب کسی جوانمرد کے

نعرہ گردون شگاف کی آواز آئی - معلوم ہوا کہ نقاب پوش آپہونچا اُس دلاور زمان نے بضربات عمود چند ساعت مین دیوار قلعہ کو بصورت غربال مشبک کر دیا - اب ملک سلیمان کے لشکر کو بھی جرات وجسارت پیدا ہوئی یعنے تمام لشکر مثل مور وملخ ہرطرف سے قلعہ مین در آیا - ساہول کجگردن نقابدار فیروزہ پوش کے مقابل آیا - نقابدار بے تامل اُس سے دست وگریبان ہوگیا - ایک ساعت مستقیمہ باہم کشش وکوشش ہوتی رہی - بالآخر نقابدار نے ساہول کی مانند پہلوان قوی ہیکل کو طفل نجیب لہ کی شکل ہاتھہ پر علم کر لیا اور دست وپا بستہ اپنے عیار سے فرمایا - اِس نابکار کو ملک سلیمان کی حراست مین سپرد کردو

بعد جانے نقابدار کے ملک سلیمان نے تمام قلعہ کا بدستور سابق انتظام کیا اور ایک دن ساہول کج گردن کو مجلس خاص مین بُلا کر بزبان شائستہ کہا - اے پہلوان بشرط قبول اسلام تیری جان بخشی ممکن ہے - ساہول نیفاق خدا پرست ہوا اور وقت فرصت گریز کرگیا

اِس طرف عفیفہ خاتون باسامان شاہانہ قلعہ سلقیمہ مین پہونچی اسوا دکوہ تن باعزاز واحترام قلعہ مین لے گیا اور متقد لیہ قلعہ پیش کرکے خود بیرون قلعہ مقام گزین ہوا

اب حرنک کا حال سنو کہ وہ عیار مکار دو تیغ ن کوہستان

مین سرگردان و پریشان پہرتا رہا - آخر موم سے ایک بینی بنائی اور اِس صنعت و ترکیب سے اپنے چہرہ پر جمائی کہ اصلی و مصنوعی مین بمشکل تمیز ہوتی تہی - زان بعد خوکال کے لشکر کا قصد کیا اور اُس وقت خوکال سے ملا کہ وہ قصبہ شمانہ کی غارت و تاراج مین سرگرم تہا - خوکال نے جو حرفک کو دیکہا - جست زدہ قریب پہونچا اور کہا - اے مہتر نامدار - آفرین صد ہزار آفرین - بہت جلد فریدون حصار سے معاودت کی - کہو - وزیر کی سرکار سے تم کو کیا صلہ و انعام ملا - حرفک نے کچہہ جواب نہ دیا - خوکال نے کہا - اِس خاموشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی خبر تازہ لائے ہو - مین نے تمہارے جانے کے بعد حمید آباد دیار بریہ مین تکلیف ہاے شاقہ پائین - حرفک نے اِس دفعہ بدیدہ غور خوکال کی صورت دیکہی - خوکال نے کہا - اب مین سمجہا - کہ تم کچہہ کبیدہ خاطر ہو - یا یہ کہ معتاد سے زیادہ بنگ پی ہے - حرفک نے کہا - او کندہ ناتراش - اِس مغز سنی سے کیا فائدہ - مین تجہکو ایک نہین چند خبر ہاے تازہ سُناتا ہون - اول یہ سُن کہ تیرا برادر خورد ہوکال زشت رو خداوند آتش کی خدمت مین پہونچا - دوم یہ مژدہ سُناتا ہون کہ تکمیل تنگ چشم طعمہ تیغ اجل ہوا - سوم میری ناک کٹ گئی اور بیرغیب بیابانی اب تیرے درپے ہے - اُس نے کہا ہے کہ غرائب نگار کے میدان مین خوکال کو قتل کر دیگا - جب

حرفک نے حق پیغام بہی ادا کیا - خوکال کے لشکر سے روانہ ہوا - ہر چند خوکال نے منت و خوشامد کی - حرفک نے یہ بہی نہ جانا کہ کیا کہتا ہے اور کس سے کہتا ہے

حقیقت لشکر ارجیک بادشتی وکوالیف دربار سلطان رکن الدین غریب نواز

خوکال کے دل پر ہدکال وعکیل کی خبر قتل اور حرفک کے چلے جانے سے ایسا صدمہ سخت پہونچا کہ ایک روز و شب اپنے خیمہ سے باہر نہ نکلا - دوسرے دن ایک عرضیہ مضامین راست و دروغ ارجیک کو لکہا کہ مین نے کس مشقت و جانفشانی سے علاقہ ملکستان کو مسخر کیا تہا - لیکن میری عین غیرحاضری مین صورت دگرگون ہو گئی - روز نشستم یہ جواب آیا کہ تم بے درنگ کوہ زاغان کے دامنہ مین پہونچو جو غرائب نگار سے تین منزل واقع ہے - اول اس کام سے فارغ ہو لین - پہر معاملات ملکستان کی طرف رجوع کیا جائے گا

خوکال موافق حکم ارجیک کے کوچ بہ کوچ مع لشکر کوہ زاغان مین پہونچا - دو دن کے بعد لشکر فریدون حصار کے رایات

بھی وہاں نصب ہوئے - خوکال بجارز شیخ استقبال کو گیا دیکھا کہ ارجک ایک فیل دراز قد پر سوار ہے اور حد حصر سے زیادہ سواران نیزہ باز و پیادہ ہائے آتشبار آلات حرب سے مسلح و مکمل چلے آتے ہیں - خوکال اپنے خیال بخشتہ مرکب سے اُترا کہ شاید ارجک بھی ہاتھی سے اُترے اور مجھ سے بغلگیر ہو لیکن ارجک نے اِس سے زیادہ توجہ نہ کی کہ بخندہ پیشانی سلام لیا اور بزبان نرم کہا - اے پہلوان - ہم نے تحقیق سُنا ہے کہ ملکستان میں ایک نقابدار تیرے کام میں خلل انداز ہوا اور تجھ سے اُس کا کچھ انتقام نہ ہو سکا - خیر کچھ مضایقہ نہیں - خولاک آہن تاب جہان پہلوان سے ہو اور ہمارے حکم پر کاربند ہو

خوکال کو ارجک بدمنشی کے کلمات بہت ناگوار گزرے اور سوختہ و برشتہ اپنے خیمہ میں چلا آیا - لیکن دوسرے دن ناچار خولاک کے در خیمہ پر گیا - دل میں کہتا تھا کہ مرکب سے اُتروں یا سوار رہوں - اِس اثنا میں خولاک آہن تاب خیمہ سے نکلا - اُسکا رعب اِسقدر خوکال کے دل پر غالب آیا کہ بے تامل پشت مرکب سے اُتر کر سلام کیا - خولاک نے مطلق التفات نہ فرمایا - البتہ یہ پوچھا - بادشاہ خیر و عافیت سے ہو - خوکال نے کہا - پہلوان جہان کی ترقی مراتب کی

دعا مین مشغول رہتا ہون - جہان پہلوان نے کہا - اے
خوکال - اگرچہ ضمن رسالت مین تو نے ذلت فاش پائی تھی مگر
چند مردمان بیچارہ کے قتل و غارت سے اپنا داغ ذلت و
رسوائی خوب دھویا - خوکال نے اس بات کا کچھ
جواب نہ دیا اور چند لحظہ کے بعد ملول و مکدر اپنے لشکر مین
چلا آیا

جسوقت ایک بادشاہی تمام لشکر کے انتظام سے فارغ
ہوا - چند نامے بادشاہان ریزہ کوہستان کو بطریق و آئین
انشا [illegible] لکھوائے اور اُن کو اُمید دلائی کہ اگر
تم میرے شریک کار ہوگے تو زر نقد ہر سال بطریق مالگزاری
ملک فریدون شاہ کے خزانہ مین داخل کرتے ہو مسلّا بعد
[illegible] معاف کر دونگا - [illegible] ملک [illegible] غوری
و [illegible] جیپال کوہستانی
وغیرہ بادشاہان بالخزانہ [illegible] لشکر گاہ [illegible] گزار
[illegible] افغان کی [illegible] - انمین
سے [illegible] دو شاہ چالیس چالیس پچاس پچاس سوار کی
جمعیت رکھتا [illegible] کی رکاب مین زیادہ جمعیت
رکھتی تھی - راوی کہتا ہے کہ فریدون حصار سے غرائب
[illegible] بیس بادشاہ فرمانروائی کرتے مین جو [illegible]

ملک فریدون شاہ کے تابع ہین

ایک دن ارجنگ یادشتی نے خوکال قوی گردن کو بلایا اور پوچھا - ہم نے جرنگ کو تیرے ساتھ نہین دیکھا - خوکال نے اپنی اور جرنگ کی گفتگو سے ترش کی حقیقت بیان کی - ارجنگ نے اسی وقت اپنے عیار صرصر نامی کو جرنگ کی تلاش مین بھیجا - چند روز کی جستجو مین صرصر جرنگ سے ملاقی ہوا - جرنگ نے صرصر کو صدہا دشنام فحش دین اور کہا تو نا ناک کٹوا کر وزیر کے پاس جا ارتنگ بد ذات کی کوئی خدمت لائق بجا لاؤن - صرصر نے یہی حقیقت ارجنگ سے بیان کی

جرنگ نابکار مجبیل شہر زدہ کے پاس پہنچا جو مسلمان [illegible] لیکن الدین کی جانب سے سالار لشکر ہوکر آیا ہے اور خوکال کی شکایت کا دفتر کھول کر اسلام قبول لیا - مجبیل اس کے فریب مین آگیا اور بخوشی دل اپنے پاس رکھ لیا

جس وقت سلطان ذی شان نے باین لشکر قہار ارجنگ یادشتی کے آنے کا حال سنا حکم دیا کہ خیمہ [illegible] کو بلا کر - ہم [illegible] سے کچھ مشورہ کرین گے - [illegible] بارگاہ نے [illegible] کی - [illegible]

[illegible]

مین تشریف لے گئے - اُس خدا رسیدہ نے کہا - یا سلطان
باوقار - مجھکو اِس مرض صعب سے جان بر ہونے کی اُمید نہین
جس وقت شاہزادہ بدر منیر اِس زمین سعادت خیز مین رونق
افروز ہو - مجھہ فقیر دعاگو کا سلام بہزار شوق و آرزو پہونچانا اور
یہ کہنا کہ حکیم ذرطوس علیہ الرحمۃ نے حروف مفید مطلب لکھے تھے
وہ نوشتہ مین نے بجاے تعویذ تمہاری بانوے خانہ ملکہ زردشت
جمال کے بازو پر باندہ دیا ہے - اِس سرزمین مین گردش
فلکی کے سبب ایک ایسا وقت نامساعد تم کو درپیش ہوگا کہ
بزم خوشی و نشاط مجلس غم و اندوہ سے بدل ہو جاوے گی
ہنگام تردد و افکار وہ نوشتہ کہولنا اور بچشم غور دیکھنا -
اگر موافق تحریر عمل مین لاؤ گے انشا اللہ تعالےٰ مطلب دلی
و مقاصد اصلی سے کامیاب ہوگے

سلطان رکن الدین نے فرمایا - اے حکیم عالی منزلت -
آپ نے بہی سُنا ہوگا کہ دربین دلا فریدون حصار سے ایک
لشکر خونخوار آیا ہے اور ارجک پادشتی جو بالذات شریر و کینہ
جو ہے سالار لشکر ہے - اِس آفت سخت و بلا سے بہرم کے دفع
ہونے کی کوئی تدبیر معقول بتاؤ - حکیم نوریا سے دلی نے کہا
سلطان - اوضاع فلکی سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتبہ اول لشکر
... ... مگر بالآخر فضل الہی سے لشکر

حریف ایسی شکست کامل و ہزیمت فاش پائے گا کہ بہ یکبار سلسلہ مصاف ہو جائے گا - مگر یہ نصیحت کرتا ہون کہ بذات خود شہر سے باہر قدم رنجہ نہ فرمانا - فقط خواجہ بہمن دانشمند وزیر کا سالار لشکر کر دینا کافی ہے

جب اُس بزرگ نے پند و نصائح سے فرصت پائی - جنازہ بادشاہ سلطان کے روبرو کلمہ شہادت پڑھا اور طائر روح نے سمت روضہ جنان پرواز کی - سلطان رکن الدین غریب نواز تمام سرداران و امرا کی جمعیت سے نالان و گریان بوریا سے ولی کا جنازہ لے گئے اور اپنے جد امجد خسرو خسروان کے مقبرہ مین دفن کرایا - حکیم بوریاے ولی نے اپنی تمام عمر حضرت مسیح علیہ السلام کی مانند عالم تجرد و آزادی مین گزاری تھی اور کمال مدبر اور اسکے علاوہ صاحب کشف و کرامات تھے - ایسے نادر انسان ہوتے ہین جن کا معاش و معاد دونو درست ہون

جسوقت سلطان نے حکیم بوریاے ولی کی تعزیت داری سے فرصت پائی چند سرداران نامدار مثل زر توش فیل زور و تہمتن شیر قوت و بزرجیل بلند ہیکل و شمعون تنگ حائل و اکراد قوی دل و امثال سمت باز و بہیال جوانمرد و ایرج بن عدیل وغیرہ کو پچیس ہزار سوار کی جمعیت سے انکے شیر زور کی مدد کے لیے بھیجا

بالفعل رکاب سلطانی میں چار لاکھہ سوار تلمیذہ اور اسیقدر پیادہ ہاے آتشبار موجود ہیں - اگر تمام قلمرو سے لشکر فراہم کیا جاوے تو ان آٹھہ لاکھہ کے علاوہ اور جمع ہو جائے - ملک زریدون شاہ زرین کلاہ کی سلطنت میں اول بہہ جہت چار لاکھہ سوار و پیادہ کی جمعیت تہی - مگر فی الحال چہہ لاکھہ لشکر شمار ہوا ہے

کوائف جنگ و غالب آنا مکر و فریب سے ارچک کا و قلعہ بند ہونا سلطان کا

جب ارچک نے حکیم بوریا سے ولی کی وفات کی خبر سنی جشن ہفت روزہ کا حکم دیا اور غایت مسرت سے کہا

ماتم در خانہ حریف مستلزم شادی ماست

انہیں ایام جشن میں عمرو نکہت عیار ارچک کے پاس آیا اور خلوت میں کہا - مصلحت یہ ہے کہ تم اسی بہانے خیمہ زن رہو اور عمرو کا ل[illegible] [illegible] گردون کو [illegible] ہوا اپنا ذی الحجہ شہر [illegible] کے [illegible] دیکھو کہ [illegible] ہوں - اور [illegible] عمرو کا ان کو [illegible]

مراتب سمجھائے - غوکال دوسرے دن با لشکر گران انجیل کے مقابل
خیمہ زن ہوا - یہ دونو لشکر ایک دریا کے کنارے بر فرودکش ہوئے
تھے جسکا نام ربکی تھا - وہ دن پیام و سلام مین گزرا - شام کے
وقت غوکال نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجواؤ - قاعدہ
کے موافق لشکر اسلام مین بھی کوس حربی کی صدا بلند ہوئی

دوسرے دن علی الصباح بعد آراستگی صفوف لشکر کفر سے ایک
پہلوان تمکال نامی شکیل مقتول کا برادر حقیقی میدان جنگ مین
آیا - لشکر اسلام سے شکیل شیر قوت مقابلے کے واسطے گیا اور پہلے حملہ
مین ایک ہی ضرب نیزہ مین تمکال کو دو لخت کر دیا - اسی طرح شام
تک بہت پہلوانان لشکر کفار شکیل کے ہاتھ سے جہنم واصل اور کمتر مجروح
ہوئے - دوسرے دن شمعون شیر شکار کے ضرب نیزہ سے کئی پہلوان
بے اندازہ ہلاک ہوا - آخر غوکال خود مقابل ہوا اور تا وقت
غروب آفتاب شمعون دلاور کو تیغ جنید سے ... مجروح
کیا

شب کے وقت حرکت غوکال کو بیہوش کرکے انجیل شیر
زور کے پاس لے گیا - انجیل نے کہا - اسطرح حریف کو لانا ہم
اپنی کسر شان سمجھتے ہیں - حرکت غوکال کو ہوش مین لایا اور
[illegible]
[illegible]

اگر لقیس الامر حرفاک تمہاری بے اجازت مجھے لایا ہے امیدوار
ہون کہ میری رہائی کا حکم دو - انجیل نے بدست خود خوکال کے بند
قید کھول دیئے اور بارگاہ سے نکالدیا - خوکال باہر سر نہادہ اپنے
لشکر مین پہونچا اور سات بار آتشکدہ زردشتی کے گرد پھرا - تمام
امیران لشکر نے خوکال کو سلامتی جان کی مبارکباد دی - خوکال
احسان فراموش نے ارجاسپ کے حکم کے مطابق اُسی شب طبل جنگ
بجوایا اور صبح کو خود میدان مین گیا - لشکر اسلام سے زرقون فیل زور
معرکہ جنگ مین گیا - دونو پہلوان عبد نیزہ دری زور دست و
بازو مین در آئے - ناگاہ عین گرمی جنگ مین زرقون کے مرکب
نے ٹھوکر کھائی اور وہ جوان ایک مہلت بے اختیاری مین
زمین پر گرا - خوکال نے چالاکی تمام مرکب سے کودا اور جب تک زرقون
ہوشیار ہو دست و گریبان ہو کر چند لحظہ مین دست و پا بستہ اپنے
عیار مالک بدخو کے حوالہ کیا - انجیل شہر زور کے دل پر زرقون
کے گرفتار ہونے کا صدمہ سخت گزرا اور شمعون فلک حمائل کو میدان
مین بھیجا - شمعون نے خوکال سے کہا - او نامرد یہ کیا طریقہ جنگ
وحرب اختیار کیا ہے - آیا وہ وقت بھی یاد ہے کہ حرفاک تجھے بقوت
عیاری گرفتار کر کے انجیل شہر زور کے پاس لے گیا تھا - خوکال نے زبان
سے کچھ جواب نہ دیا - آہستہ شمشیر غلاف سے کھینچ لی اور بے خبر نہایت
قوت سے شمعون دلاور کے سر پر لگائی - ہر گاہ زخم کاری پہونچا تھا

مہتر صبا و مہتر ضیا لشکر مین لے آئے

سلطان رکن الدین کی نظر سے اِس معرکہ آرائی کا وقائع ہر روز گذرتا تھا - ہرگاہ سلطان نے جرمک کا بہ فن عیاری خوکال کو لانا اور انجیل شیر زور کا رہا کر دینا سُنا ایک خلعت خاص اس مروت کے صلہ مین انجیل کو بھیجا - یہان بدستور روز گذشتہ خوکال دریدہ دہان اشتلم کنان میدان مصاف مین آیا اور ہم آورد کا طالب ہوا لشکر سلطانی سے میعاد قوی بازو مقابلہ کے واسطے گیا - ہنوز میعاد کا دم قائم نہوا تھا کہ خوکال نامرد نے بیخبر ایک ضرب شمشیر میعاد کے سر پر لگائی بلکہ دوسری ضرب لگایا چاہتا تھا کہ عیاران لشکر اسلام میعاد کو لے آئے - غرض چند روز کی میدانداری مین خوکال نے بہ مکر و فریب بیس پہلوانان نامی کو زخمی کیا - ارجنگ نے اِس جنگ مکر وحیلہ کے صلہ مین ایک خلعت فاخرہ مع عقد مروارید و شمشیر خاص خوکال کو بھیجا - خولاک آہن تاب کہ ایک مرد صاف باطن ہے خوکال کی اِس ترکیب جنگ سے نہایت برہم ہوا اور ارجنگ سے کہا - یہ کیا طریقہ فریب ودغا اِس نے اختیار کیا ہے جو ہماری رسوائی کا باعث ہے - ارجنگ نے کہا - میرا اصل مقتضا یہ ہے کہ تا ہنگام معاودت بدر منیر ملک خریستان کو خاک سیاہ کر دون - خولاک یہ سمجھکر کہ خوکال کا قصور نہین ارجنگ کی نیت بر معرفت و سے بیہوش ہو رہا - اسطرف خوکال کو جب وہ خلعت و شمشیر پہونچا تو لشکر اسلام کے تلع و قمع پر کمر

ہمت چست باندھی اور طبل جنگ بجوایا - صبح کو خود امجیل شیرزور
باین شان و شوکت خوکال کے مقابلہ کو آیا کہ دوست و دشمن کی
زبان سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی - خوکال نے تین
ضربات شمشیر متواتر امجیل کے سر پر لگائیں اور اُس جوانمرد نے
سپر فولادی پر رد کردیں - خوکال دغاباز نے یہ دیکھ کر کہ اب
امجیل ایک ہی ضرب میں میرا کام تمام کردیگا یکایک یہ شور و غل
مچایا - او بہزاد خبردار عقب سے امجیل کے سر پر ضرب شمشیر نہ
لگانا - ملکزادہ امجیل نے ایک حالت سراسیمگی میں پس پشت
دیکھا - خوکال نابکار نے باین قوت امجیل کے سر پر ضرب شمشیر
لگائی کہ دو انگشت کاسہ سر میں اُتر گئی اور فوارہ خون جاری
ہوا - عیاران لشکر امجیل کو لشکر میں لے آئے - امجیل کو زخم شدید
کے باعث مطلق ہوش نہ تھا - سلطان رکن الدین نے امجیل کے
زخمی ہونے کی خبر سُن کر اُسیوقت گرد دن سپہر شوکت سپہ سالار دوم
کو بیس ہزار جنگ گزار و چالیس سرداران نامدار کی جمعیت سے
بھیجا - امجیل وغیرہ سرداران زخمی باعزاز و احترام بارگاہ میں
لائے اور دنگل سپہ سالاری پر بٹھایا اور خوکال کی شرارت و
نابکاری کی شکایت کا دفتر کھولا - جسوقت خوکال نے گرد دن سپہر
شوکت کے باین جمعیت آنے کی خبر سُنی طائر ہوش نے پرواز کی -
آخر اُس نے ہمر دنے علالت طبعیت کی خبر مشہور کی اور اوراحکب کو لکھا
لشکر شاہی میں جو شہزادی سرکار کی ترقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا - مگر بالفعل بیمار ہوگیا ہوں

کسی سردار جلیل القدر کو لشکر تازہ سلطانی کے مقابلہ کے لیے بھیجو - ارجک نے لکھا ہمیں لشکر تازہ کے آنے سے کیا حقیقۂ الٰہی ہے الا ابھی تجھہ پر لشکر اسلام کو غلبہ میسر نہیں ہوا - اگر بیزار ہو گیا ہے چند روز کی مہلت لشکر حریف سے لے - بعد اہم بھی غافل نہیں - ہمیں تیرے جنگ کا ردیہ نہایت پسند آیا ہے - صد ہزار آفرین فرقہ خدا پرست کے قتل و قمع مین قصور نہ کرنا - بعد حاصل ہونے جواب کے خوکال نے دل مین کہا یہ ارجک این الغرض بذلت و خواری مجھے ہلاک کروایا چاہتا ہے - ناچار انجیل شیر زور سے چند روز کی مہلت لی

گردون سپہر سپہ سالار نے کہا - ہم تا ایام مہلت صید بازی میں صرف اوقات کیا چاہتے ہین - حرنک نے کہا - یہان سے جو دہ میل کوہ غازان کے دامنہ مین ایسا صحرا آراستہ پر فضا ہے کہ اشجار میوہ دار و گلہاے رنگا رنگ کی کثرت سے قطعہ جنت معلوم ہوتا ہے - گردون سپہر مع چند سرداران و حرنک عیار کے اُس صحرائے دلکش کی طرف جسکا دشت لالہ نام تھا روانہ ہوا - حرنک عیار مردود نے بہزار محنت سات ہرن گرفتار کیے اور اُنکو بیہوشی قاتل کہلائی اور اثناے صید بازی مین گردون سپہر شوکت وغیرہ سرداروں سے کہ قریب بچاس کے تھے اُن آہوان بیہوشی خوردہ کا اسطرح شکار کروایا کہ اُسکی مکاری سے اصلًا آگہی نہوئی - بعد ازان اپنے ہاتھہ سے چند قسم کے کباب نہایت لطیف تیار کیے اور تمام سرداروں بکہ ملازم و خدمتگار کو وہ کباب

بیہوشی آمیز کہلائے - ہرگاہ جملہ سردار و ملازم غافل ہو گئے حرنک نے گردن و عملہ بستہ ارجاک کے پاس بہیجدیئے اور خود وہی کباب بیہوشی آمیز لیکر ملکزادہ امجیل کے پاس آیا اور اُس کو بھی بیہوش کرکے ارجاک کے پاس پہونچا دیا - اسی غازان کوہ مین ایسا ایک غار عمیق ہے جس کے دو راستے ہین - ایک رستہ سے مرکب سوار بہ آسانی غار مین جا سکتا ہے - حرنک نے راہ اول کو سنگہاے کوہ سے بند کیا اور راہ دوم آب و نان پہونچانے کے لیئے اپنے قبضہ مین کیا - ارجاک نے اِن پہلوانون کی بیہوشی تازہ کرائی اور زنجیر و طوق سے مسلسل تنہا شب غار مین پہونچا دیا

حرنک نے خوکال قوی گردن سے آکر ماجراے گذشتہ بیان کیا اور کہا - بعد نصف شب مع لشکر شہر غرائب نگار اور اپنے لشکر کے وسط مین ایستادہ ہو جو آدمی لشکر اسلام کا شہر کی طرف جائے اُسکو بے تامل تہ تیغ کرنا - بعد ازان لشکر اسلام مین آیا اور کہا - جس شب مین امجیل شیرزور کے لیئے کباب لایا تہا اُس شب خوکال کا عیار پاچک ملکزادہ امجیل کو بہ فن عیاری لیئے جاتا تہا اُس طرف سے مین خوکال کو لیئے آتا تہا - بعد دریافت حال ہم دونو عیار خنجر بازی مین مشغول تہے ناگاہ چار عیار طرار لشکر کفار کے پاچک کی مدد کو پہونچے - مین نے [illegible] کو اُنہین کے حوالے کیا اور ملکزادہ امجیل کو لیکے آیا - جب ملکزادہ کے ہوش [illegible] درست [illegible] سے براہ راست گردون سپہر شکوہ کے پاس

صیدگاہ مین تشریف لے گیا - وہان سے جملہ پہلوان بادشاہ مردافگن سے بدست ہیئت مجموعی لشکر حریف مین پہونچے اور ارجاک کے لشکر پر شبخون مارا اور اُسکو شکست کامل دی - اب خوکال نے یہ حال لشکر ارادہ کرلیا ہے کہ آج کی شب نقارہ زدہ فریدون حصار کو چلا جائے - حامد وغیرہ طازمان لشکر اسلام اِس خبر رفعی سے بہت خوش ہوئے - حرفک وہان سے ارجاک کے پاس آیا - ارجاک بجمعیت بے شمار اِسی طرف چلا آتا تھا - حرفک نے اپنی کارگزاری کا حال بیان کیا - ارجاک نے اُسی وقت ملبوس خاص مع سلاح و دستار حرفک کو دیا اور کہا - نفس الامر ملک غربستان کی فتح خاص تیری مکاری و جانفشانی کے سبب دفتر شاہی مین درج ہوگی

وقت شب خوکال بدمال کے لشکر ابتر سے صدائے طبل بلند ہوئی لشکر اسلام نہایت خوش ہوا کہ حرفک کی روایت کے مقابل خوکال طبل زدہ گریز کر گیا - اِسطرف خوکال نے شہر خرابئے نکالا - وہ لشکر اسلام کے ما بین اپنے لشکر کے خیمہ و خرگاہ برپا کرائے اور ارجاک نے خوکال کے خیمہ گاہ اول پر لشکر نکبت اثر کا مقام کرایا لشکر اسلام کے یہ لشکر مثل مور و ملخ دیکھ کر ہوش بجا نہ رہے - چنانچہ چند اتفاق آدمی لشکر اسلام کے شہر کی طرف گئے - اور پراگندہ حواس واپس آکر بیان کیا کہ خوکال مع لشکر فلان مقام مین خیمہ زن ہے نہ شہر کے جانے والون کو امان دیتا ہے نہ شہر سے آنے والے اُسکی تہ تیغ

ظلم سے زندہ رہتے ہین - اِس گفتگو مین اکثر ملازمان خاص سپہ سالار
گردون شوکت کے خستہ جان لشکر اسلام مین آئے اور کہا - فلان روز سرداران
لشکر نے آہوان صحرائی کا شکار کر کے طعام لذیذ پکوایا ہے اور ایک ہی
دستر خوان پر کہایا - باقی ملازمان ہمراہی کو تقسیم کر دیا - جسوقت ہم نے گوشت
شکار کہایا ماضی و مستقبل کی خبر نہ رہی - جب ہوش مین آئے دیکہا کہ
بعض ملازم سر بریدہ افتادہ ہین اور بعض سرنگون درختون
مین آویزان ہین - سردارون کا کہین نشان نہ پایا - ہم بدینوجہ
زندہ رہے کہ اُس مقام سے علیحدہ چند درختون کے نیچے چلے گئے
تہے - بروقت استماع اِس قصہ ہوش ربا کے حامد وفادار نے تا
بدامن گریبان چاک کیا اور کہا - یہ تمام فتنہ پردازی اُسی حرفہ
عیار مکار کی ہے - آخر اکثر افسران لشکر کو اطلاع کے واسطے شہر
غرائب نگار مین بہیجا - جب وہ افسر وسط راہ مین پہونچے خوکال
نے اُسی وقت قتل کر کے لاشین ایک طرف پہنکوا دین - دو آدمی
مجروح و خستہ جان لشکر مین آئے اور مسلم بن سلیم کے روبرو جو گردون
سپہر شوکت کے توشکخانہ کا داروغہ ہے حقیقت بیان کی - اِس
ہنگامہ ماتم و شیون مین ارجاسپ بادشتی کا عیار آیا اور کہا - وزیر
اعظم ارجاسپ بادشتی نے پیام دیا ہے کہ اگر اپنی سلامتی جان
منظور ہو بصدق نیت طریق آتش پرستی اختیار کرو ورنہ اپنے
لشکر سے سرمیدان حرب کی تیاری کراؤ - اِس اثنا مین لشکر کفار

سے طبل جنگ کی صدا بلند ہوئی - مسلم بن سلیم نے بھی ناچار طبل جنگ بجوایا اور پیام آور سے کہا - یہی جواب اس پیام کا ہے

علی الصباح ایک پہلوان زبردست نوکا پیل بن یوکا سپیل میدان مین آیا - لشکر اسلام سے شہر دم دلاور کہ ہزار سوار کا افسر ہے اُسکے مقابل گیا اور بعد رد و بدل ایک نیزہ جگر شگاف باین چالاک دستی نوکا پیل کے سینہ مین مارا کہ پشت سے صاف گزر گیا باجک نے جو یہ ضرب دست دیکھی - تاب نہ رہی - جنگ مغلوبہ کر دی - گو لشکر اسلام مین کوئی سردار یا پہلوان نامی موجود نہ تھا - باین ہمہ تین روز و شب ایسی جنگ برپا رہی کہ میدان سر تا سر دریاے خون نظر آتا تھا - مگر تاکجا لشکر بے سر حرب کرتا - آخر مسلمان تاب مقابلہ نہ لائے - فرار برقرار اختیار کی اور ایک حالت اضطرار و سراسیمگی مین شہر غرائب نگار کی راہ لی - یہان بھی وہی معرکہ کشت و خون برپا تھا - نوکال وسط راہ مین سد راہ ہو رہا تھا - قصہ کوتاہ تیس ہزار مسلمان قتل اور اسقدر مجروح ہوئے - بقیۃ السیف اطراف و جوانب مین متفرق ہو گئے

مہتر ضیا نوکال کے خوف سے دس فرسنگ دور نکل گیا اور ایک راہ غیر مشہور سے غرائب نگار مین پہونچا - جسوقت سلطان دل افکار اور خواجہ بہمن نے مہتر ضیا سے یہ قصہ موحش سنا - عرصہ دراز تک سرنگون رہے - آخر یہ ارادہ کیا کہ لشکر تازہ افلاک سپاہ

سپہ سالار اول کی سالاری مین روانہ کرین - مگر اُس کے ملازمون نے کہا کہ سپہ سالار بیمار ہے - اِس گفتگو مین ایک عیار نے خبر دی کہ لشکر حریف زیر فصیل آ پہونچا - خواجہ بہمن نے اُسیوقت شہر کے دروازے بند کرادیے اور بروج و فصائل پر سامان جنگ کے آراستہ کرنے کا حکم دیا

جسوقت اُویماک نے سلطان کے قلعہ بند ہونے کی حقیقت سُنی ایک سمت شہر کی خولاک آہن تاب کو تفویض کی اور سمت دوم خوکال کی حراست مین سونپی اور خود قلعہ کے مقابل قیام کرکے حکم دیا کہ بہت جلد مراحل و دمدمے تیار کیے جائین - ارچک نے تمام پیادہ ہائے لشکر کی افسری حرفک بینی بریدہ کو دی اور ہر ایک کام اُسکے مشورہ پر منحصر کیا

افلاک سپہ سالار نے بعد صحت یاب ہونے کے خولاک آہن تاب کو رقعہ لکہا - اے پہلوان نامدار ہم کو تمہارے سرداران لشکر و ہم اہل لشکر کی نسبت اسقدر نامردی کا گمان نہ تہا اب خوکال نامرد جہان نے عجب طریقہ جنگ و حرب اختیار کیا ہے - یعنی بہ مکر و دغا مردان جنگجو کو مجروح کرتا ہے - علاوہ اِس کے جس مکر و دغا سے پہلوانان لشکر اسلام کو گرفتار کرایا - اُس سے تم خوب واقف ہو - دسیر بے خبر شہر پر یورش کردی - خیر آنچہ گزشت گزشت - اب ہمین صف آرائی کے واسطے میدان دو - اسمال شیرین زبان ملازم خاص یہ رقعہ لے کر

شہر کے ایک دریچہ سے باہر نکلا اور قاعدہ منضبطہ کے موافق رومال
ہلایا۔ خولاک نے سپاہ ظفر اپنے پاس بلایا اور جواب میں لکھا۔ اے
بہادر زمان بعد شوق واضح ہو۔ الحق یہ قوم سیہ درون ایسی ہی
مکار و نامرد ہے جس نے اپنے بادشاہ کو بھی نامرد سا کر دیا۔ مگر مجھے
بجز اتباع حکم کچھ علاج بن نہیں آتا۔ اگر تمہاری تحریر کے موافق شہر سے
دور لشکر کا مقام کراؤں اول اہل لشکر میرے ساتھ یکدل نہیں ہونے
کے۔ دوئم کہیں گے ہم نے شہر کے فتح کرنے میں کچھ باقی نہ رکھا تھا فلان
افسر نے حریف سے ساز و باز کر کے کار شاہی درست شدہ خراب کر دیا۔
والسلام۔ افلاک سیہ درون نے جواب رقعہ سلطان کی نظر سے گزرانا
سلطان نے فرمایا۔ اگر قلم تقدیر سے یہی جاری ہوا ہے کہ ملک غریبستان
سے تمام ضلالت آباد ہو پھر مرضی خدا۔ بعض سرداروں نے کہا
اگر حکم ہو۔ ہم ایک دن باتیغ و کفن شہر سے نکلیں تا وقتیکہ قالب میں
جان باقی رہیگی استقلال کا رزار میں قصور نہیں کرسکے۔ سلطان نے
کہا۔ دیکھتے ہو۔ ان ملاعین نے شہر کے گرد و اطراف توپخانہ قائم
کر رکھا ہے۔ پرندہ کو بھی شہر سے نکلنے اور شہر میں آنے کی قدرت نہیں
بہتر یہی ہے کہ دربار کارساز حقیقی سے حریف کے دفع ہونے
کی دعا مانگو

پہونچنا عمر توفیق ذوفنون کا شہر غرائب نگار

مین اور لشکر اسلام کا شہر سے باہر نکلکر لشکر کفار سے مقابل ہونا

یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ صاحبقران اصغر نے طلسم حکیم اشراق مین داخل ہوتے وقت شمسائیل موکل کی ہدایت سے مہتر توفیق نامدار کو شہر غرائب نگار کی طرف بھیجا - مہتر توفیق کوہستان فلک فرسا و بیابان ویران کی راہ سے کہ وہ راہ شارع عام کی نسبت قریب تر تھی ملک غریبستان کی طرف روانہ ہوا - رات دن قطع راہ مین گذارتا تھا بجز ضرورت دو چار ساعت کسی درخت کے سایہ مین آرام لیتا تھا ایک پچیس روز کے زمانہ مین گرد [illegible] حکیم سقراط کا مقبرہ تھا پہونچا یہی مقبرہ ہے خاتم الاسرار و [illegible] غرض مہتر توفیق کرتے تھے - مہتر توفیق قدم برداشتہ گنبد مین داخل ہوا دیکھا کہ حکیم افلاطون ثانی بستر رنجوری پر افتادہ اور بہ حالت نزع نفس شماری کر رہے ہین مہتر توفیق نے حکیم صاحب کے پائے مبارک کو بوسہ دیا - حکیم صاحب نے آنکھ کھولکر بغور مہتر توفیق کی صورت دیکھی اور سینہ سے لگا کر فرمایا الحمد للہ خدا تعالی نے تجھے خوب وقت یہان پہونچایا - ہم اپنے تین غلامون مین سے ہر ایک [illegible] و فرمان کر تیرے سپرد کرتے ہین - انکو فن عیاری کی تعلیم دینا - خدا کی جناب سے امید قوی ہے کہ ان غلامون مین سے اکثر کار ہائے دست بستہ ظہور مین آئین اور انکا ثواب ہمیشہ کی

روح کو پہونچے لیکن تریاق ہمارے قریب پہنچے گا۔ میرے تجہیز و تکفین
مین لطافت و پاکیزگی کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھنا۔ اور اسکے بعد ایک
گوہر شبچراغ خزانۂ مملکت فلان قفل سے اوتار لینا اور بعد وفات کے
از دیاد عمر و دولت میری طرف سے شہزادہ بدر منیر کو بلوا دینا اور
وے دینا بقیہ سنگریزے جو گنبد مین ہین تمام جواہر کے جا بجا حصے
کرکے ایک حصہ خود لینا اور تین حصے ان غلامون کو دینا۔ بس نصیحت
و وصیت ختم ہوئی۔ اب میرا اعتقاد سنو اور شاہد رہو کہ خدا تعالے
لاشریک و صانع مطلق ہے اور پیغمبران و مرسلان صادق مین سے
اول حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام و بالآخر حضرت مسیح روح اللہ
بہ زہ دنیا پر تشریف لائے لیکن بعد اسکے سر خیل انبیا باعث ایجاد
کون و مکان جنکا اسم گرامی زبان عربی مین محمدؐ ابن عبد اللہ ہوگا
پردہ خفا سے ظاہر ہونگے بہ نبوت ان پر ختم ہوگی۔ خاتم النبیین کے فضائل اور
اسی طرح اسکے ابن عم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اوصاف لاتعد
و لاتحصے ہین۔ اہل معرفت کے نزدیک یہ دونون ذات ہستہ پاک
مظہر اتم ہین۔ اگلی کتب سماوی سے ان محبوب الٰہی کے شرف
و مرتبہ کا جس قدر حال کہ مجھکو معلوم تھا مہتر توفیق کے روبرو بیان
کیا اور فرمایا۔ اے مہتر حالانکہ میری سرگذشت مین خاتم الانبیا
کے قدمبوس سے مشرف ہونا مقدر نہ تھا۔ لیکن تجھکو گواہ کرتا ہون اپنا
کر مین مرنے وقت کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ

وصی رسول اللہ زبان سے کہا اور ان دونون برگزیدگان مخلوق الہی پر ایمان لایا - بعد بیان کرنے اس جملہ کے حکیم صاحب کو رقت قلب حاصل ہوئی اور کہا - معلوم نہین - مجھہ گنہگار کا آل کار کیا ہوگا - مہتر توفیق بہی چشم پُرآب ہوا - اور اُسی عالم کرب و اضطرار مین کہا - قبلہ و کعبہ - مبشتر اوقات مین نے یہ دیکھا ہے کہ بادشاہان عالیجاہ مردمان مفلس کی نذر نہین لیتے - فقط ہاتہہ رکہہ دیتے ہین اگر شاہزادہ بدر منیر نے نہ لیا - اس صورت مین اگر حضور اجازت دین یہ گوہر مین لے لون - حکیم صاحب نے بنظر تند مہتر توفیق کی صورت دیکھی اور فرمایا - یہ گوہر ایسی شے ذلیل نہین ہے جسکے لینے سے بدر منیر انکار کرے - توفیق نے کہا - پیر و مرشد - طلسم حکیم اشراق سے جواہر رنگا رنگ شاہزادہ کے ہاتہہ آئیگا - بس عجب نہین کہ وہ اس گوہر کو کچھہ وقعت نہ دے - حکیم صاحب نے فرمایا - دلجمعی رکہو - ہمارے گوہر شبچراغ سے بہتر اُس طلسم مین کوئی جواہر نہین ہے - مہتر نے کہا اے حضرت - مین بہ چند وجوہ اس گوہر کے لینے کا مستحق ہون - اول مین اپنی بساط مین کوئی جواہر ادنی و اعلی نہین رکہتا - یہ گوہر حضور کی یادگار کے طور پر میرے پاس رہیگا - دویم مین ہر ایک امیر و غریب کے روبرو حضرت کی بخشش و عطیہ کی تادم مرگ صفت کرونگا - سیوم جہان اور جواہرات رکہا ہے بدر منیر یہ گوہر بہی رکہہ دیگا اور مین آخر اسیری کے بکار خیر مین صرف کرونگا - حکیم صاحب نے فرمایا - اے توفیق

خیر اجر یعنی کو دوست نہیں رکھتا۔ تم بیان ا پنی کس طرح قابض ارواح کو سونپو گے۔ خوف ہے کہ تمہاری روح دم واپسین بھی مال و دولت ہی سے متعلق رہے ۔ آخر توفیق خاموش ہوا حکیم صاحب نے کلمہ لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ زبان سے کہا اور نقد جان صاحب امانت کو سپرد کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
مہتر توفیق نے غلاموں سے کہا۔ اے برادران عزیز شیون و ماتم بھی دلجمعی سے ہوتا ہے اول وہ جواہر جنکا حکیم صاحب مغفور نے نشان دیا ہے تقسیم کر لیں پھر نوحہ و شیون مین مصروف ہونگے۔ ثریا نے کہا۔ حاشا ہمین وہ سنگریزے درکار نہین۔ تم بے تامل لے لو۔ مہتر توفیق نے کہا۔ خدائے تعالی تیری عمر و عالی حوصلگی مین ترقی دے کہان ہے وہ جواہر مجھے لا دے۔ قران و بدران غلام نے کہا۔ وہ جواہر کہین جاتا نہین اول حکیم صاحب کی خدمت سے ادا ہو لو۔ مہتر توفیق نے کہا اگر مجھ سے حکیم صاحب کا تجہیز و تکفین کرانا ہے اول جواہر لا دو ورنہ اپنی راہ لیتا ہون۔ غلامون نے ناچار تمام جواہر لا دیا۔ مہتر نے کہ وہ جواہر رنگا رنگ گران بہا دیکھ آنکھین روشن ہو گئین تمام جواہر ہنبان حکمت مین رکھ لیا اور کہا خدا بیامرز جناب حکیم صاحب ایسے ہی بزرگ۔ برگزیدہ گنہائے عالم تھے ہم انکے ماتم مین جس قدر اپنا حال بد کرین شایان ہے بعد ازان تا بدامن گریبان چاک کیا اور باین آواز دردناک رو یا کہ غلامون کے ہوش جاتے رہے

بعد غسل تہیہ تجہیز تمامہ حکیم صاحب کو گنبد مین دفن کر دیا - روز سوم مہتر توفیق نے اپنے پاس سے طعامہائے لطیف پکوا کر اطراف وجوانب کے فقرا کو تقسیم کیا اور کچھ زر نقد بھی دیا - تین روز برابر تقسیم جاری رہی - روز چہارم ثریا غلام سے کہا - اب تمہین خدا کی حفظ وحمایت مین سونپا - جو جواہر تیرے حصہ کا تہا اُسکی قیمت کا میٹھا کھانا پکوا کر فقرا کو کھلا دیا - ثریا غلام ایک مرد مرتاض ہے - توفیق کے اس بیان سے خوب ہنسا اور کہا - بندہ پرور - مین نے اپنے حصہ کا جواہر بخوشی آپکو بخشا - اس مزار متبرک کی جاروب کشی کو مین اپنا فخر سمجھتا ہون

مہتر توفیق نے قمران و بدران کو ہمراہ لیا اور اُنکے سبب سے ایک ہفتہ کے عرصہ مین نواح نگار پہونچا - ورنہ کوہ صندل سے نواح نگار مہتر کی راہ یک روزہ تہی - یہان بیرون شہر عجب ہنگامہ قیامت برپا دیکھا - بدران و قمران کو ایک جائے توقف کرنیکا حکم دیا اور خود لشکر کفار مین بہ غرض تجسس داخل ہوا - بعد دریافت حال ایک پیر مرد سوقی و سمتاز کی صورت سے اپنی صورت و وضع تبدیل کی اور بہ آہستہ قدمی پاسبانان لشکر کے روبرو سے گزرا - اُنہون نے پوچھا اے مرد ضعیف تو کون ہے اور اس وقت شب مین کہان جاتا ہے - مہتر توفیق نے بہ شکستہ زبانی یہ جواب دیا - او کور چشمان ازلی - تمکو اس حال سے آگہی نہین کہ فلان شخص مقرب فریدون حصار سے

آیا ہے اور ملک فریدون شاہ کا پیام سلطان رکن الدین کے پاس لایا ہے - تمکو اُس وقت میرا حال معلوم ہوگا - جب ارجک پادشتی نمک حرام کو اُسکی نامردی کی سزا ملے گی - یہ کہکر مہتر والا قدر دروازہ شہر کی طرف روانہ ہوا اور پاسبان اس خبر تازہ کی اطلاع کے واسطے ارجک کے پاس گئے

مہتر بہ قدم سرعت و استعجال شہر کے دروازہ پر آیا - اور آواز بلند پکارا - اے اہل دروازہ جلد دروازہ کھولدو - مین ایک پیام نیک انجام فریدون شاہ کا سلطان کے پاس لایا ہون خواجہ بہمن نے دروازہ کھلوا دیا - مہتر توفیق خواجہ بہمن دانشمند کے روبرو آیا اور کہا - میرا سلام اہل دانش کو پہونچے - خواجہ بہمن نے سلام کا جواب دیا - مہتر توفیق نے کہا - وزارت پناہ - جس حال مین تم جوہر عقل و دانش سے بہرہ نہین رکھتے - بہر نا حق میرے سلام کا جواب دیا - دانشمند نام ہونے سے انسان زمرہ عقلا مین شمار نہین کیا جاتا - کام عاقلانہ ہونے چاہئین - اس گفتگوے طنز آمیز سے خواجہ بہمن کو حیرت ہوئی - دل مین کہا - بے شائبہ ریب یہ وہی ذات مجمع صفات مہتر توفیق ذوفنون ہے - ورنہ غیر انسان میرے حق مین ایسے الفاظ ناشائستہ نہین کہہ سکتا - آخر الامر بہ لب خندہ ریز کہا - اے پیرمرد - ہم سمجھے - یہی پیام ملک فریدون شاہ کا لایا تہا - واقعی اگر ہمین عقل و فہم سے بہرہ ہوتا - تو نوبت کار یہان تک نہ پہونچتی

لیکن اے پیر خجستہ صفات۔ اگر تو مہتر توفیق ہے بہت جلد ہماری بے دانشی کی تلافی کرے گا

توفیق ایک گوشہ علیحدہ مین گیا وہاں سے بصورت اصلی اپنی آکر خواجہ سے مصافحہ کیا اور کہا بارے شکر ہے کہ تم نے میرے معاملہ مین دانشمندی و عالی فہمی کو کار فرمایا۔ خواجہ بہمن بدیدۂ اشکبار مہتر توفیق سے بغلگیر ہوا اور دست گرفتہ خوابگاہ سلطانی مین لایا۔ سلطان نے جان عزیز کی مانند توفیق کو سینہ سے لگایا اور بہ چشم پرنم صاحبقران کا حال خیریت اشتمال پوچھا۔ مہتر نے کہا یا سلطان المعظم میرے پدر صاحبقران سپہر وقار طلسم حکیم اشراق مین داخل ہو گیا تھا۔ انشاء اللہ تعالی بعد فتح کرنے اس طلسم عالی منازل کے واسطے قدمبوسی کے حضور کی خدمت اقدس مین حاضر ہو گا۔ سلطان رکن الدین نے فرمایا درحالیکہ بدر منیر حضرت اسحاق پیغمبر کی اولاد و ہم صاحبقران آفاق ہے۔ لہذا میری مانند بیشتر بادشاہان صاحب تخت و افسر اسکی رکاب دولت مین حاضر ہونگے۔ نہ کہ وہ میرے قدمبوسی کے واسطے حاضر ہو۔ توفیق نے کہا۔ شاہزادہ بدر منیر اپنے کو حضور کا فرزند سمجھتا ہے اور فرزند کے حق مین والدین کا قدمبوسی فخر دارین ہے سلطان نے کہا بخدا اسکے لائق یہی خیال ہے بدر منیر اپنے کو میرا جگر گوشہ سمجھتا ہے وہ امر مین نے قبل ازینکہ بدر منیر اظہار کرے برضا و رغبت دل منظور کر لیا ہے۔ توفیق نے دست بستہ یا قبلۂ عالم

شاہزادہ بدر منیر کے حبالۂ امور خاص میں تجربہ کو دکیں و نائب مطلق کیا ہے حضور اپنا منشا کے دلی انجام دیں۔ سلطان نے اُسی وقت شاہزادہ بدر منیر کے لیے انگشتری دامادی حوالہ توفیق کی۔ مہتر آداب بجا لایا اور عرض کی بالفعل مصلحت یہ ہے کہ دو چار دن میرے آنے کی خبر مشہور نہ ہو سلطان نے فرمایا۔ اسی وقت محلسرا میں چلے جاؤ ورنہ ہنگام ضرورت باہر نہ نکلو۔ ہم محلسرا ہی میں تم سے ملینگے اور خواجہ یمن کو بھی بیٹے سمیت لائینگے

مہتر توفیق حسب الحکم محلسرائے سلطانی میں داخل ہوا۔ سلطان اس حال سے بخوبی آگاہ تھے کہ صاحبقران صفر کی کوئی ملکہ مہتر توفیق سے روپوش نہیں ہوتی۔ لہذا سلطان نے حکم دیا کہ محل سلطانی میں کوئی عورت ادنی و اعلی مع خورشید نگار توفیق سے روپوش نہ ہو۔ سب سے اول شاہزادہ مظفر بن سلطان رکن الدین مہتر سے بغلگیر ہوا۔ جس زمانہ میں شاہزادہ بدر منیر کو مہتر بھگا لایا ہو گا کہ ملک انطاقیہ کو لے گیا تھا۔ اُن ایام میں شاہزادہ مظفر کی عمر چودہ برس کی تھی اب ایک جوان رعنا ہفدہ سالہ ہے۔ ملکہ زہرہ نگار والدہ خورشید نگار نے مثل فرزند توفیق کا سر سینہ سے لگایا اور خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ ملکہ خورشید نگار بھی اُس وقت اپنی مادر کی خدمت میں حاضر تھی۔ ہر وقت دیکھنے توفیق کے گنبد دوستی کی صحبت کا تصور بندھا بے اختیار مسکرا دی اور سر نگوں ہو گئی۔ اس اثنا میں سلطان رکن الدین محلسرا میں تشریف

کہلوا دیا - مہتر خواجہ سے ملا اور کہا اسی بُرج سے روز فردا تماشا دیکھنا
کہ کیا بلائے سخت ان ملاعین کے سرون پر نازل کرتا ہون - وہ شب
مہتر نے بآرام محلسرائے سلطانی مین گذاری اور صبح کو اُسی شتر اعرابی پر سوار ہوکر
باستکبار مالاکلام شہر سے نکلکر لشکر کفار کی طرف آیا - ارجک نے خوف
زدہ چند سرداران معزز کو استقبال کے واسطے بھیجا ازانجملہ حرفک
بھی تھا - حرفک نے بادب تمام خواجہ کوکب کو سلام کیا - کوکب نے بنظر
قہر آلود حرفک کی صورت دیکھی اور بطریق عتاب اپنی ریش دراز پر ہاتھ
پھیرا - اِس حرکت سے حرفک کے ہوش جاتے رہے - خواجہ کوکب عملی باین
شان و ترکیب خیمہ مین آیا کہ ارجک نے سرو قد تعظیم دی اور صندلی زرنگار
پر بٹھایا - ایک لمحہ کے بعد خواجہ کوکب نے کہا اے دستور اعظم سرکار
شاہی مین جس مرتبہ کا انسان مین ہون تم خوب واقف ہو - مگر بالفعل بادشاہ
کا ایک حکم ناطق لایا ہون - لاجرم جس قدر میرا اعزاز و احترام کروگے
تمہارے حق مین بہتر ہوگا - ارجک نے بزبان عجز و انکسار کہا - تم ہمیشہ سے
صاحب آبرو بادشاہ کے مقربان خاص سے ہو - بعد ازان سامان بادہ
نوشی مجلس مین منگوایا - خواجہ کوکب نے کہا - مجھے بادشاہ نے حکم موکد
دیا ہے - کہ جب تک حکم شاہی کی تعمیل نہ کرنا اہل لشکر کی دعوت و مہمانی
حرام سمجھنا - ارجک نے کہا - یہ حالت منتظرہ کیا ہے - خواجہ نے کہا - بادِ
کاسہ ابر دہ بند کرادیتا کہ مردمان عرائب نگار بھی بادشاہ کے نفاذ
حکم کا تماشا دیکھین - اُسوقت خوکال و غزلاک ابن تاب سپہ سالار بھی

بارگاہ مین موجود تھے - ارجک نے سراپردہ بلند کرا دیا - بروقت
بلند ہونے سراپردہ کے لشکر اور شہر پناہ مین کوئی چیز حائل نہ تھی -
خواجہ بہمن فیلبند دروازہ سے لشکر کفار کی طرف غور دیکھ رہا تھا

یہان مہتر توفیق نے وہ نامہ جعلی ارجک کو دیا - ارجک نے نامہ
کو آنکھون سے لگایا اور چند بار سر پر رکھا - بالآخر نامہ کو پڑھا - اسکا یہ
مضمون تھا - او ارجک - حضور اپنی جانب سے تجھے باین جمعیت اس
واسطے بہم مراتب لگا رہا ہو کیا تھا کہ بزور شمشیر ملک نوبستان
کو فتح کرے یا اس واسطے بھیجا تھا کہ فریب و دغا کرکے ننگ و ناموس
سلطنت کو خاک ذلت و رسوائی مین ملا دے - بالفعل حضور معلی سے
خواجہ کوکب مقرب خاص وہان پہونچتا ہے - جو کچھ کہنا تھا ہم نے کوکب
کو سمجھا دیا ہے - خبردار اسکے حکم سے سرتابی نہ ہو - درصورت دیگر غضب
سلطانی اس امر کا مقتضی ہوگا کہ تیرے جملہ کس و کو بہ بدترین عذاب قتل
کئے جائین - مطالعہ نامہ سے - ارجک کے ہوش و حواس مین خلل کلی
واقع ہوا - خواجہ کوکب سے کہا - مجھ عقیدت گزین کو بادشاہ نے تمہارا
تابع حکم کیا ہے - جو فرماؤگے - بے عذر و حجت منظور کرونگا - کوکب
عملی نے کہا - وزیر صاحب بادشاہ نے دعا فرمائی ہے اور یہ پوچھا ہے
کہ ہم کس بادشاہ کی اولاد خاص سے ہین - ارجک نے کہا - ملک
فریدون شاہ کیکاؤس کا نبیرہ ہے - اور کیکاؤس سلاطین کیانی مین
ایک بادشاہ بزرگ تھا - خواجہ نے کہا - بادشاہ نے دوسرا سوال

یہ کیلئے ہے کہ کیکاؤس کے فرزندان رشید کے خسرو وغیرہ نے بہ مردی و مردانگی تسخیر اقالیم کی تھی یا بہ فریب و نامردی - ارجک نے کہا بصوابدید عقل رہنمون و بہ قوت بازوے استوار انہون نے لواے فتح و نصرت بلند کیا تھا - خواجہ نے کہا با این ہمہ آگہی و دانستگی تم نے کس شخص نامعقول کے مشورہ سے خوکال بد افعال کی مانند ایک پاجی کو منصب سپہ سالاری دیا اور اُس نے کس کے حکم سے محض مکر و فریب سے کام لیا - ارجک نے کہا - خواجہ صاحب - بادشاہ کا اعتراض بجا - لیکن عیاران چالاک سے ہی ہمیشہ کام لیتے آئے ہین - مگر کب - عملی نے کہا اُسوقت سرہنگون سے کام لیا جاتا تھا کوئی پہلوان قابل حرب و مصاف باقی نہ رہا تھا - ارجک نے کہا جو امر شدنی تھا وقوع مین آیا - اب جو حکم ہو بسر و چشم بجا لاؤن مہتر توفیق نے قہرمان دبدبہ ان کو اشارہ کیا - اُنہون نے خوکال کو بارگاہ کی ایک چوب سے باندہا اور نوبت بہ نوبت باین ضربات قوی کفش کاری کی - قریب تھا کہ مغز ناپاک ناک کی راہ نکل جائے - بعد کفش کاری معقول مہتر توفیق نے خوکال کو ستون سے کھلوا دیا اور ارجک سے کہا - وزارت پناہ - اب اپنے سپہ سالار کو خلعت دو - ارجک نے خوکال کو خلعت دیا اور اُس نے بچشم اشکبار پہنا

اب خواجہ عملی نے جرنگ کو طلب کیا - جرنگ ایک عیار چالاک گرگ باران دیدہ ہے - اُس نے جو یہ صحبت خلاف ترکیب دیکھی اول ہی کا تو یہ ہو گیا - مہتر والا قدر نے کہا - اُس پاجی نے یہ ایک تازہ

حرکت خلاف منشائے شاہی کی- خیر- فریبستان کے پہلوانان مقید کو بلواؤ- ارجک نے بادل ناخواستہ پہلوانان اسیر کو زندانخانے سے منگوایا اور دست بستہ بارگاہ مین بٹھلا دیا- توفیق نے اُن سے پوچھا سچ کہو- تم کس طرح حیلے کے ہاتھ گرفتار ہوئے ہو- گردون سپہر شوکت نے کہا- اسے شخص تمام عالم جانتا ہے کہ اس ارجک نامرد نے ہمکو بفریب و دغا گرفتار کرایا ہے ہم اس سے نہیں ملک فریدون شاہ کو ایسا نالائق نہ جانتے تھے- بادشاہان اولوالعزم ایسے پاجیون کو سالار لشکر نہین کرتے مہتر نے کہا- اور ارجک- تیری حرکات نامردی نے ملک فریدون شاہ کی مانند بادشاہ کو نالائق ٹہرایا مناسب تو یہ ہے کہ ان پہلوانون کو رہا اور بجہ کوشل خوکال سر دربار کنش کاری کرائے جائے- لیکن پہلوانان اسلام نے میرے برد ملک فریدون شاہ کو نالائق کہا ہے- ناچار دل انکو سزا دینا واجب آیا

مہتر توفیق نے قمران وبدران مجنون سے کہا- ان اسیران سرکش کو ہمارے خیمہ مین لیجاؤ اور طعمہ لذیذ کہلاؤ- جب کہانے سے فارغ ہون خوکال کے حوالہ کرو- جس ترکیب سے چاہے قتل کرے- قمران وبدران پہلوانون کو خیمہ مین لے گئے اور بعد خورد و نوش کے بندہائے قید قطع کئے

ارجک اور خوکال خواجہ کوکب کے اس بیان سے نہایت خوش ہوئے اور نوبت بہ نوبت دست بوسی کر کے کہا- خواجہ صاحب - جو

ذلت آج ہمارے نصیب ہوئی ہے اُسکی تلافی اسی سے ہو سکتی ہے کہ اسیران اسلام قتل کیے جائین - اِس گفتگو مین قِران دہبران دوان و فیزان آئے اور کوکب عملی سے کہا - خواجہ صاحب جس وقت تمام پہلوان کہانے سے فارغ ہوئے - ہر ایک نے بزور پنجہ و دست اپنے اپنے طوق و زنجیرہائے آہنی کو ریزہ ریزہ کر دیا - ارچک یادشتی کہا ہائی کیا غضب ہوا - اب اِن جوانان رستم توان کو کون گرفتار کریگا - اگر یہ ہماوحرب و ضرب پر آمادہ ہوئے پہر میری جان بچنی مشکل ہے خولاکت آہن تاب نے کہا - مین اُنکی مخلصی سے بہت خوش ہون - اگر [illegible] دست رہائی مین قتل ہوجاتے - ملک فریدون شاہ کی پشیمانی سے تمام عمر اِس رسوائی کا داغ نہ جاتا - خواجہ کوکب نے کہا - اے ارچک - مشوش نہ ہو - مین اِس بارگاہ مین جنگ وحرب کی نوبت نہین آنے دینے کا

گردان سپہر شوکت و [illegible] شمشیر زن دلیران پہلوانان اسلام نے [illegible] یہ قصد کیا کہ جب تک اُس فریب دو نمائکا انتقام از کلہ خوکال سی نہ لے لینگے جو اُنکی گرفتاری کے وقت کیا گیا سلطان رکن الدین کو منہ نہین دکہانے کے - لیکن جس وقت بارگاہ مین پہنچے - خواجہ کوکب درمیان آیا اور کہا اے دلاوران عالی مقام - جو کچہ ہوا ملک فریدون شاہ کی جنبہ اطلاع ہوا - چنانچہ بادشاہ نے جو کچہ کردہ تہا زوان کی تنبیہہ با سر کیا - تم سلطان کی خدمت مین جاؤ اور یا لشکر [illegible]

حرب میدان میں آؤ - ارجک وخوکال کا کیا مقدور کہ آئندہ مکر و دغا سے کام لیں - بعد ازاں ارجک سے کہا ان جوانوں کو بہ اعزاز و احترام رخصت کرو - ارجک نے پچاس مرکبان عربی اور اسی قدر خلعت ہائے فاخرہ منگائے اور اس غرض سے سرداران اسلام کے قریب آیا کہ اپنے ہاتھ سے خلعت پہنا کر عذر خواہ ہو - گردن سپہر شوکت نے ارجک کے سر سے دستار زربفت اوتار لی اور ایک ضرب کفش نہایت زور سے لگا کر کہا - ہم خواجہ کوکب کی سفارش سے تیری جان بخشی کرتے ہیں - اسی طرح ہر ایک سردار دلیران نے ارجک و خوکال وغیرہ کی کفش زنی کی اور خلعت و مرکب قبول نہ کیا - خوالاک [illegible] کی نیت برسر فساد ہوئی - مگر خواجہ نے کہا - بہت بہادران تم خاموش رہو - ارجک و خوکال نے جیسا کیا ویسا پایا - تم بوقت میدان داری اپنا جوہر شجاعت دکھانا

بعد جانے سرداران اسلام کے ارجک پادشاہ نے دونوں ہاتھ سر پر مارے اور بزبان تلخ منہ سے کہا - او مرد ساحر نعوذ باللہ عالم خدا جانے کیا افسون سحر تو نے پھونکا کہ میری مانند انسان عالیمرتبہ کو سرداران لشکر کے روبرو ذلیل کیا اور جوانان لشکر اسلام کو مفت رہا کرا دیا کوئی انسان صاحب عقل باور نہیں کریگا - بادشاہ مجھ جیسا تیرے ہاتھ بے ہودہ نامعقول کھینچیں اور سر دربار کفش کاری کریں - اخیر [illegible] ملعون نے [illegible] سنکر [illegible]

دس ہزار سوار مسلح کی جمعیت سے سرداران لشکر اسلام کے عقب مین روانہ کیا کہ اُنکو گرفتار کر لاؤ۔ اگر جنگ و جدال کی نوبت پہونچی اُنکی قتل و ہلاکت کا اختیار ہے۔ مہتر توفیق نے بزبان دشنام آمیز ارجک سے کہا۔ ہم بھی تیرے عوض لینے کا تماشا دیکھا چاہتے ہین۔ اِس خودسری سے معلوم ہوتا ہے کہ تجہے ملک فریدون شاہ کے عتاب کا کچہہ خوف نہین۔ ارجک نے کچہہ جواب نہ دیا۔ دل مین کہا۔ پہلوانان لشکر اسلام کی ہلاکت یا گرفتاری کی خبر سنلون پھر اِس خواجہ کوکب کو بسواری خر بہ ہمہ لشکر مین تشہیر کراؤ اور ایک محضر اپنی کارگذاری کا سرداران و افسران لشکر کی مواہیر سے مزین بادشاہ کے پاس بہیجو۔ عجب نہین کہ یہ امر شہزادہ منوچہر کے مشورہ سے وقوع مین آیا ہو۔ اور بادشاہ یہ قصہ سُنکر خواجہ کوکب کو ہلاک اور شہزادہ منوچہر کے حال پر عتاب فرماوین۔ بعد ازان انفاس خشت انداز اور بلبنی بلیزن دو افسرون کو پہلوانان اول کی مدد کے واسطے بہیجا

افسران اول نے سرداران اسلام کو اثناے راہ مین جا لیا۔ وہ نہنگان بحر شجاعت اُسی مقام مین صف بستہ استادہ ہو گئے۔ لیکن کسی سردار کے پاس کوئی حربہ نہ تہا۔ یہان مہتر توفیق کو بہی سردارون کے بے سلاح ہونے کا گویا انتظار ہوا۔ اُس نے فوراً قمران و بدران کو خواجہ بہمن وزیر کے پاس بہیجا۔ دونو غلام بادھرمست تند و تیز خواجہ بہمن کے پاس پہونچے۔ خواجہ بہمن نے فوراً شمشیر و نیزہ وغیرہ

سرداروں کے پاس بھیجے اور نقیبوں کو حکم دیا کہ اسی وقت تمام لشکر قاہرہ سامان جنگ و حرب سے آراستہ ہو کر بیرون شہر جائے۔ یہاں انجیل شیر زور سیکل کے مقابل آیا۔ سیکل نے بے محابا انجیل کے سر پر شمشیر لگائی۔ انجیل نے بفن سپہگری شمشیر چھین کر ایک ہی ضرب میں سیکل کے دو حصے کر دیئے۔ گردون سپہر شوکت سکول کے مقابل ہوا اور بعد چھیننے شمشیر کے ایسی ضرب سخت زمین پر مارا کہ کوئی عضو سلامت نہ رہا۔ اسی طرح زر قون دلاور نے الفاس خشت زن کو اور اکراد نامدار نے بلبق بازن کو درک اسفل میں پہونچایا بہر وقت ہلاک ہونے ان افسروں کے لشکر کفار نے سیل دریا کی صورت جنگ مغلوبہ کر دی۔ اس اثنا میں سلاح جنگ بھی آ پہونچے۔ سرداران عالی مقام نے بچالاکی تمام ہتھیار لگائے اور ہمہ تن حرب و پیکار میں مشغول ہوئے۔ ایک ایک پہلوان دس دس اہل کین کو قتل کرتا تھا۔ ارنک نے ایک اور سردار نامی کنعاس گرہ پیشانی کو مع توپخانہ و فوج آتشبار بھیجا اور حکم دیا خبردار با ضراب اتواب جنگی شہر سے ان جوانوں کو نہ پہونچنے دینا

ادھر ملکزادہ ثریا بن افلاک سپہ سالار با چنزادہ سواران کی جمعیت سے بیرون شہر آیا اور شہباز بلند پرواز کی مانند جنود میمنہ آ پہونچا اور طرفۃ العین میں حملہ گولہ اندازوں کو خاک و خون میں ملا دیا۔

کنعاس گرہ بیشانی نے کرد آمعی آلمیعفرینت بدمست تہا بدہان کف آلودکہتا او طفل مکتب یہ کیا ہنگامہ آرائی کر رہا ہے - ملکزادہ نے اُسی گرمی دست میں باین قوت شمشیر خون چکان کنعاس کے سر پہ لگائی کہ برق وار خود و مغفر کو چاک کرتی ہوئی سینہ تک اُتر گئی - ملکزادہ کے متعدد ہمراہی توپخانہ کی تسخیر مین کام آئے اور ایک حصہ فوج کو توپخانہ کی حفاظت سپرد کی - باقی لشکر کی جمعیت سے سرداروں کی مدد کو پہونچا - بروقت آنے ملکزادہ کے گویا از سر نو سرداران لشکر اسلام مین جرات و ہمت پیدا ہوگئی - ہر ایک نے لشکر حریف کی لاشون کے ہر طرف انبار لگا دیے اِس عرصہ مین اور لشکر سلطانی بھی پہونچ گیا تہا - ایسی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ بدر کو پسر کے حال کی خبر نہ تہی

یہان مہتر توفیق نے خولاک آہن تاب سے کہا - اے نادار شطرنج مگناؤ - آج وہ دن ہے کہ ارچاک پادشتی کی حسن تدبیر سے ہشیر سرداران لشکر اسلام کے سرہائے بریدہ آئین گے - ارچاک نے بہ ترش زبانی کہا - اے پیر مزخرف شاید تجہے بادشاہ نے محض ہماری آزردگی کے لئے بہیجا ہے - ہم اِس وقت ایک تردد سخت مین مبتلا ہین اور تجہے شغل شطرنج سوجہا ہے - خواجہ نے کہا - میرا شیوہ مذاق کا تہین ورنہ ان کلمات یاوہ کا ایسا جواب دیتا کہ شل بوزنہ تمام بارگاہ مین ناچتا - ہم نے زمانہ دراز سے شطرنج نہین کہیلی آج خولاک جہان پہلوان سے کہیلین گے - خولاک نے شطرنج منگوا کر خواجہ سے کہیلنی

شروع کی - خواجہ نے ارجک سے کہا - اے شخص مخرب سلطنت فریدون حصار تو بھی ہماری شطرنج بازی کا تماشا دیکھ - اس خطاب تازہ سے ارجک بہت برہم ہوا اور کہا - شاید تم مجھے اپنے زعم باطل مین مخرب سلطنت سمجھتے ہو - خواجہ علی نے کہا جلدی کیا ہے - چند ساعت مین تیری دوستی و دشمنی کا حال کھلا جاتا ہے - اس گفتگو مین ایک جاسوس نے خبر کی کہ فوج سلطانی جوق جوق سرداروں کی مدد کے واسطے شہر سے باہر آئی اور تمہارے افسر لشکر انکی شمشیر سے قتل ہوتے - قریب ہے کہ لشکر ہزیمت خوردہ اپنے قیامگاہ پر آجائے عجب نہین کہ لشکر اسلام بھی تعاقب کرے - ارجک نے ایک عالم یاس و ہراس مین خولاک آہن تاب اور خوکال سے کہا میرے نزدیک اب تمہارا اس ہنگامہ عظیم مین شریک ہونا ضرور ہے - خواجہ نے کہا استغفر اللہ خولاک جہان پہلوان کا جانا ہرگز مصلحت نہین ہے خوکال کو اپنے نفس کا اختیار ہے - ارجک نے حکم دیا - جلد لشکر شکست یافتہ مین بوق بازگشت بجوا دو

جب لشکر نقارے سے بوق کی آواز بلند ہوئی - سرداران نامدار سالماً و غانماً شہر کی طرف متوجہ ہوئے اور جس جگہ ارجک نے اپنے لشکر کے مورچال قایم کئے تھے وہان گردون سپہر شوکت سپہ سالار نے لشکر اسلام کے خیام نصب کرائے - سلطان رکن الدین نے گردون سپہر شوکت کے حال پر مرحمت خسروانہ فرمائی اور اس فتح و ظفر

کی مبارکباد دی - اب شہر کے تمام دروازے کھل گئے اور چار طرف امن وامان کی منادی کی گئی - ارجاسپ نے ناچار شہر کے مقابل سے اپنے لشکر کے خیام کندہ کرائے - اور ایک مقام وسیع مین شہر سے دور خیمہ زن ہوا

دوسرے دن خواجہ کوکب عملی ارجاسپ کی ملاقات کو آیا اور بعد کمال لعن و نفرین کہا - او نا عاقبت اندیش ہم نے مخبران معتمد کی زبانی سُنا ہے کہ دس ہزار جوان اور پانچ افسر کلان تیرے لشکر کے طعمۂ نہنگ شمشیر ہوئے - لشکر سلطانی مین دو ہزار سے زیادہ جانین تلف نہین ہوئین اور تمام سردار و افسر بصحت و عافیت اپنے قیامگاہ پر چلے گئے - اگر بنظر انصاف اِس معرکہ آرائی کی علت غائی دیکھیے ہین بجز تیری شرارت ذاتی کے قیاس مین نہین آتا - اب اپنے دل مین معقول ہو کر ملک فریدون شاہ کا بدخواہ و مخرب سلطنت کون ہے - اگر تجھہ مین کچھہ بھی جزو حمیت ہوتا شہر خرائب نگار کا اسی طرح محاصرہ رکھتا اپنے لشکر کا دوسری جاے قیام نہ کراتا - ارجاسپ نابکار نے بزبان خجلت زدہ کہا - مین وہ وقت نہین پاتا جس ساعت نحس مین تم یہان تشریف لائے - کلمہ حق یہی ہے کہ محض تمھارے آنے کے سبب یہ خرابی عظیم واقع ہوئی - خواجہ عملی نے کہا اِس الزام ناحق سے کیا حاصل - مین نے ہر کیف حکم شاہی کی تعمیل کر دی - اب رخصت ہوتا ہون - اگر کوئی عریضہ میرے ہاتھہ بھیجنا ہے دیدے -

ارجک نے کہا۔ مین تمہارے عقب مین عریضہ ارسال کرونگا۔ خواجہ عملی نے کہا۔ جہان تک تجہہ سے ہماری شکایت ہوسکے بادشاہ کو لکھنے مین قصور نہ کرنا۔ دیکھون کہ بادشاہ تیری تحریر پر کیا عتاب و خطاب فرماتے ہین۔ میری اس لشکر مین فقط خولاک آہن تاب سے دوستی ہے سو اُس نے میری نصیحت و پند کا نتیجہ دیکہہ لیا۔ یہان جو کچہہ گذرا ہے لفظا بہ لفظ بادشاہ کی خدمت مین گذارش کرونگا۔ آخر خواجہ بارگاہ سے باہر نکل آیا۔ خولاک جہان پہلوان نے کہا۔ بہتر ہے کہ دو چار دن یہان تشریف رکہو۔ اور میرے جنگ و مصاف کا بہی تماشا دیکہو۔ خواجہ نے کہا۔ تیری پہلوانی نیز غیرت و حمیت کا حال ہمین مثل آئینہ روشن ہوگیا۔ جو کارہائے نمایان تجہہ سے میدان جنگ مین ظاہر ہونگے از روئے اخبار مفصل سُن لونگا۔ اب اس نالایق جہان ارجک کے لشکر مین توقف کرنا مصلحت نہین۔ مبادا زیادہ رنجش کی نوبت پہونچے

مہتر توفیق نے ملازمون کو حکم دیا کہ اسی وقت یہان سے کوچ کردو اور خود اُسی شتر پر سوار ہوکر لشکر کفار سے بیس فرسخ دور نکل گیا اور ایک قریہ آباد مین شتر سواری مع سامان اسباب بقیمت معقول بیچا اور دیبہ لبنان حکمت مین داخل کیا۔ بعد ازان جملہ ہمراہیون کو کہ وہ بہی عیاری پیشہ تہے کہا تم شہر غرائب نگار مین جاؤ اور قمران دبدران غلامون کو حکم دیا کہ ہر وقت سلطان کی خدمت مین حاضر رہنا

اور لشکر کفار کے صحیح و بدحال کی انکو خبر دینا - مین بطریق سیر و تماشا
چند روز کوہستان مین پہرونگا - دیکہتا ہون کہ ان لشکرون کا انجام کیا
ہوتا ہے - قمران و بدران وغیرہ ملازم شہر کی طرف روانہ ہوئے اور
مہتر نے بپا دۂ فریدون حصار کی راہ لی - تیس فرسخ راہ طے کی تہی کہ
دیکہتا ہے کہ فریدون حصار کی طرف سے اعرابون پر صدہا صندوق
مقفل لدے ہوئے ہزار سوار مسلح کی پاسبانی سے چلے آتے ہین -
مہتر نے بصورت مبدل ایک لشکری سے پوچہا ان صنادیق مین کیا
ہے - اور تم کہان جاتے ہو - اُس نے کہا - ہمارا افسر خواجہ الکوس
ارجاسپ بادشتی وزیر اعظم کا ملازم قدیم و معتمد صنادیق خزانہ
ارجاسپ کے پاس لئے جاتا ہے اور یہ خزانہ ارجاسپ کے محالات
جاگیر کا محاصل ہے - مہتر یہ روایت مسرت افزا سنکر قریب تہا
کہ شادی مرگ ہوجائے - دل مین کہا - الحمد للہ قاضی الحاجات
نے میری مانند مفلس کو یہ خزانہ موفور بے جد و جہد عطا فرمایا - آخر
ایک گوشہ مین جاکر چند قسم کے کباب نہایت لطیف و پاکیزہ تیار
کئے اور ایک خوان مین رکہ کر الکوس کے خیمہ پر پہونچا قضارا اسی
وقت الکوس خیمہ سے باہر نکلا - اور اُس نے پوچہا - تو کون ہے
مہتر نے کہا - مین قوم کا باورچی ہون - مدت دراز سے فوکال قوی
گردن کے لشکر مین رہتا تہا مگر شومی قسمت سے کوئی صورت روزگار
کی نہ نکلی - ناچار فریدون حصار کو جاتا تہا - رستہ مین رہزنون نے

زر نقد چھین لیا - اب یہ خبر سُنی کہ فلان سردار مع لشکر اِس طرف سے گذریگا - مین نے بہزار محنت یہ کباب پکائے اور مزان وخوان پوش رئیس دیہ سے لیکر اِس لشکر مین پہونچا - الکوس نے خود بہی کباب کہائے اور مصاحبون کو بہی تقسیم کئے - سب نے کمال تعریف کی - الکوس نے کہا ہر روز ہمارے لئے کباب لذیذ تیار کرو یا کرو جب فریدون حصار مین معاودت کرینگے تیرے قدرستہ زیادہ انعام دینگے - مہتر نے تین دن برابر الکوس کو ہر طرح کا کہانا لطیف کہلایا اور روز چہارم نمک خاص اپنا جو دارو بیہوشی سے عبارت ہے تمام کہانون مین ملایا - جس وقت الکوس مع ملازم بیہوشش مطلق ہوگیا مہتر نے شباشب صندوقون کے تختہ ہائے زیرین کی آہنی میخین نکالین قفل اُسی طرح لگے رہے اور تمام بدرہائے زر نکالکر انبان حکمت مین داخل کئے اور سنگ و خشت اُن مین بہر دیا بعد ازان میخین تختون مین لگا دین اور الکوس کو نمار کرہ مین پنہان کر کے خود الکوس کی صورت و وضع سے اُسکے بستر پر سو رہا - وقت صباح جملہ ملازم و رفقا ہوش مین آئے اور الکوس سے کہا - اب وہ باورچی تو ملازم لشکر مین نظر نہین آتا - الکوس نے سلیم سخو لبد ار سے صنادیق خزانہ کا حال پوچہا - اُس نے کہا - صندوقون کے قفل اور مہرون مین کچہ فتور نہین آیا - الکوس عملی نے اُسی وقت لشکر کا کوچ کر دیا اور غرائب نگار سے چار منزل اِس طرف کرہ کے دامنہ مین ایک مقام پر فضا مین مقام کرایا

بیان بعد جلنے خواجہ کوکب عملی یعنے مہتر توفیق کے ارچک
نے خزلاک آہن تاب سے کہا۔ دریغو لا ملک فریدون شاہ کی عقل
مین فتور آیا ہے کہ ایک ادنی ملازم خواجہ کوکب سے میری مانند
افسر جلیل القدر کو تمام اہل لشکر کے روبرو ذلیل کرایا۔ ورائے
ازین اُس وقت میری عقل کہان گم ہو گئی تھی کہ جو خواجہ کوکب نے کہا۔
بے عذر و حجت منظور کر لیا۔ خزلاک آہن تاب نے کہا۔ اگرچہ یہ امر
خالی از تعجب نہین۔ مگر بادشاہون کے قول و فعل کا اعتماد نہین
شاید سحر داران معاندونے تمہاری طرف سے بادشاہ کو منحرف کر دیا
ہو اور اُنکے مشورہ سے بادشاہ نے خواجہ کوکب کو تمہاری تنبیہ
کے لئے بھیجا ہو۔ ارچک نے کہا بادشاہ کے عتاب نے ہماری تمام
محنت خاک مین ملا دی۔ ورنہ دو دن مین شہر فرائب نگار ضرور
فتح ہو جاتا۔ جب [illegible] کی شب لشکر مین طبل جنگ بجوایا شعیدان
لشکر نے کہا خزانہ مین ایک حبہ باقی نہین اور تمام سپاہ خواہان تنخواہ
ہے۔ اول سپاہ کی تنخواہ دینے کی فکر کرو۔ ارچک نے کہا مینے تحقیق سنا
ہے کہ خواجہ الکوس تحصیل مالات کر چکا ہے۔ اغلب ہے کہ قریب تر
آتا ہو۔ پاچک تم جلد جاؤ۔ اگر الکوس راستہ مین ملے تم اسکو کہین
مقام کرنے نہ دینا۔ پاچک تیسرے دن اُس کوہ کے دامنہ مین خواجہ
الکوس مجوس کے پاس پہونچا اور بعد سلام کہا۔ وزیر اعظم نے تمکو بہت
جلد بلایا ہے کیونکہ خزانہ مین ایک درم باقی نہین رہا اور سپاہ تنخواہ

کا سخت تقاضا کرتی ہے - خواجہ الکوس نے کہا جبتک اس مقام کی آب
وہوا بہت خوش آتی ہے تاجرم دو مقام کرونگا - وزیر اعظم سے کہو
میرے خزانہ لانے کا حال سپاہ سے بیان کردو پھر کوئی تشفی نہین
ہونے کا - پاچک نے کہا الکوس ایک مرد خوش طبع ہے یہ تو تفریحاً
کر رہا ہے ایک دو دن مین وہان آ پہونچیگا - آخر ارچک سے آکر
کہا - خواجہ الکوس فلان کوہ کے دامنہ مین خیمہ زن ہے قریب ہے مع
خزانہ حاضر ہوتا ہے - جب ایک ہفتہ گذرا اور الکوس نہ آیا پاچک پھر
ارچک کے حکم سے الکوس کے پاس آیا اور کہا یہ عجب تمردی و نافرمانی
ہے کہ وزیر اعظم کو تمہارا انتظار ہو رہا ہے اور تم بیوجہ یہان مقیم ہو
الکوس نے کہا - خواہ وزیر اعظم خوش ہو یا ناراض جب یہانکی سیر و تماشے
سے سیر ہوجاونگا غرائب لیکر کوچ کرونگا - پاچک نے بہت سی
فہمائش کرنے کے بعد ناچار ارچک سے آکر کہا کہ دو دن کے بعد
خواجہ الکوس یہان آجائیگا

جب ارچک ملعون حد سے زیادہ عاجز آیا خواجہ الکوس مع منافق
لشکر کفار مین پہونچا - ارچک نے حالت غضب مین ایک سنگ گران
وزن الکوس کے سر پر مارا - الکوس عمی نے بچستی عیاری وہ ضربہ دفع
کردی اور دشنام ہاے مغلظ دین - ارچک نے ملازمون کو حکم دیا
کہ اس غلام ہرزہ زبان کو گرفتار کر لو - الکوس مشعل آتش کی مانند ارچک
کے پاس پہونچا اور بے تکلف خزانہ وزارت مع خیمہ و مسہری سپاہ سے اوا

کے پاس رہتا ہے اور بطریق فسانہ صاحبقران اصغر کا حال گذشتہ بیان کرتا ہے

احوال لشکر صاحبقرانی و حقیقت ساحران ہمگروہ جو صاحبقران اصغر کو لے گئے ہین

اسی جلد مین یہ حال بیان ہو چکا ہے کہ صاحبقران اصغر کے گم ہونے کے بعد شہیر زاد و بہیر زاد ہر روز جزیرہ حرجانیہ مین جاتے ہین اور فریاد و شیون کرتے ہین - اور مہتر نسیم لشکر صاحبقرانی کی طرف روانہ ہوا جو ما بین انطاقیہ و سحر عمان کے خیمہ زن ہے - راوی کہتا ہے کہ نسیم روز ہفتم شہزادہ مہران مہر طلعت و شہزادہ طاقان کی خدمت مین پہونچا - ان شہزادون نے صاحبقران کی رنج جدائی مین اس قدر نوحہ و زاری کی کہ قریب ہلاکت پہونچ گئے اور ایک عالم وحشت مین یہ قصد کیا کہ بر عجایب مین حکیم بزرگ افش کی خدمت مین چلین - مگر سردار اور امرا مانع ہوئے کہ اُس دشت بلاخیز مین سوا صاحبقران جیسے تائید یافتہ غیبی کے کوئی شخص قدم نہین رکھہ سکتا

در شہر ہرکہ و طواطہ ملک آفاق شاہ وزیر کی ایک عورت پنجاہ سالہ شہرہ ... نام شرارت و عداوت جبلّی اپنے شوہر بدگہر سے بھی

سبقت لے گئی ہے - اُس نے بعد ہلاکت وطواط لباس سیاہ پہنا اور نوحہ مذاری مین مشغول ہوئی - ایک دن ہنگام نوحہ و فریاد وطواط ایک غلام آزاد کردہ قطران نامی آیا اور دلاسا کی باتین کہین - شہزادہ نے کہا جب تک بدرمنیر کی ہلاکت کا مژدہ خوش نہ سن لونگی میرا اضطراب و رنج دفع نہین ہونے کا - قطران نے کہا اگر تم شاہ جادوان طلسمات دودمان جادو کی خدمت مین پہنچو جو اسودہ ساحرہ کا استاد ہے یقین کرتا ہون کہ وہ بدرمنیر سے ضرور تمہارے شوہر کا انتقام لے شہزادہ نے پوچھا - دودمان جادو کا مسکن کہان ہے - قطران غلام نے کہا - جزایر طلسمات سے ایک جزیرہ دودہ نگار اُسکا دار الحکومت ہے تمام دُنیا کے ساحران کامل اُسکے شاگرد ہین - ازانجملہ اسودہ ساحرہ تہی - دودمان کا دستور ہے کہ بعد تعلیم سحر ایک ایک شہر و قریہ اپنے شاگردان خاص کو بخشدیتا ہے اور پھر اُنکا خبر گیران حال نہین ہوتا - چنانچہ اژدرخان مارخوانہ کا ملک مقبوضہ اسودہ کے زیر حکومت تہا - شہزادہ نے کہا - اگر تو مجہہ کو شاہ طلسمات کی خدمت مین پہونچا دے مین تجہہ کو بجائے وطواط سمجھونگی

قطران و شہزادہ دو شب و روز عیش و عشرت مین مشغول رہے روز سویم کوہستان کی راہ سے جانب ظلمات روانہ ہوئے - چند روز کے بعد بہ ہزار مشقت و تکلیف ایک دریائے مواج کے کنارہ پر پہونچے قطران نے بدست خود چوب خشک درخت کا ممد بنایا اور مع شہزادہ

اُسپر سوارہ ہوا- دوسرے روز عمد کنارہ پر پہونچا- عمدسے اُتر کر قطران وشرارہ نے چار روز وشب قطع راہ کی- روز پنجم ایسی تاریکی سدراہ ہوئی کہ ایک دوسرے کو نہ دیکہتا تہا- دو روز تاریکی مین رستہ طے کیا- روز سویم شہر دودہ نگار مین پہونچے- طرفہ رونق رزینت کا شہر دیکہا اور اہل شہر کی صورتین ایسی عجیب وہیب نظرسے گذرین کہ ہوش بجا نہ رہے- قطران غلام بنا پیش تہا اور شرارہ عقب مین چلی جاتی تہی- اکثر دوکاندار اُٹہتے تہے اور سر بازار شرارہ سے حرکات بیحیائی کرتے تہے- رفتہ رفتہ محل شاہی کے نزدیک پہونچے- حسب اتفاق اُس وقت ملک دودمان جادو تخت روان پر سوار کسی باغ مین جاتا تہا- قطران نے شرارہ سے کہا- فلان درخت شجر نظالم نام محل شاہی کے دروازہ پر ہے- اُس درخت کے سایہ مین استادہ ہوجا- جب ملک دودمان کی سواری قریب درخت پہونچے بے تحاشا داد وبیداد کرنا

دودمان جادو بہ تکبر تمام تخت روان پر سوار تہا- دست راست صد ہا آدمی بوالعجب صورت خوفناک ہیئت اور دست چپ زنہائے سیاہ ژولیدہ موعنف ابستہ جلی آتی تہین- ہر ایک زن ومرد کے ہاتہ مین ایک ایک کتاب مختصر الاوراق تہی- دودمان تمام مردوزن کو علم سحر کا سبق دیتا جاتا تہا- اُسی جادوگر کے سر پر بجنسہ جانوران ہوائی عظیم الجثہ سایہ افگن تہے- جبوقت سواری شجر نظالم کے

قریب پہونچی۔ شہزادہ نے اول دودمان کو سجدہ کیا۔ بآواز حد سے
زیادہ شور و غل مچایا۔ دودمان نے پوچھا۔ اے زن مستغیثہ تو کون
ہے اور باعث داد و بیداد کیا ہے۔ قطران نے آگے بڑھ کر کہا۔ یہ عورت
بہ این امید آئی ہے کہ شاہ جادوان اسکے شوہر کے قاتل سے قصاص لے
اور اسکے شوہر وطواط وزیر آفاق شاہ کا قاتل بدرمنیر کشندہ نہنگ
بری و شکنندہ طلسم حکیم اشراق ہے۔ دودمان شہزادہ بدرمنیر کا
کا نام سنکر ششدر ہوا۔ از سرتا پا لرز گیا اور بعد تامل دراز قطران و شہزادہ
کو تشفی کاری کرائی اور کہا۔ جو انسان صاحبقران روزگار و عالم باطل السحر
ہو اُس سے کس طرح قصاص لیا جائے۔ شہزادہ گریان و نالان سواری
کے ساتھ ہولی

جب سواری شہر سے باہر نکلی۔ شہزادہ نے دیکھا کہ ایک طرف
ساحران مہیب صورت کا لشکر صف بہ صف استادہ ہے اور طرف ثانی
ہزار در ہزار شیر و پلنگ و ماران سیاہ و عقربہائے دراز نیش موجود
ہیں۔ اِس سامان مخوف کے دیکھنے سے شہزادہ کا پتہ سب خطا ہو گیا
قریب تھا کہ وہاں سے بے سر و پا بھاگے۔ قطران نے بہ ایماے دودمان
کہا۔ اے خاتون۔ ان حیوانات سے مخوف نہ ہو۔ یہ شاہ جادوان
کی سواری کا جلوس ہے۔ قضارا بہ ایما و اشارہ دودمان نے بیچ کیہ
لیا۔ اِس دفعہ قطران کو ایسی لکد و کوب کرائی کہ بےدم ہو گیا۔ ازاں بعد
شہزادہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا۔ جس قدر مال و دولت مانگے ہم تجھے

دین - لیکن اس مطلب دشوار سے دست بردار ہو- شرارہ نے بزبان گریہ آلود کہا - یا شاہ جادوان- مین راہ دور دراز سے خاص اس مطلب کے واسطے آئی ہون - مخنا اسودہ جادو تمہاری کنیزان خاص سے تھی- اگر اسودہ کا انتقام بدر منیر سے نہ لوگے - تمام ملازمون اور متوسلون کو یک لخت قطع امید ہوجائے گی- اس ضمن مین میری مراد بھی برآئیگی- دودمان جادو نے خمصال وکمیں وانملاق وغیرہ سے کہا- آج کی شب تم اس زن مستغیثہ کو اپنے ہان مہمان رکھو- ہم روز فردا دیوان عام مین اس زنکہ کی درخواست پر غور کرین گے-

ساحران بدکار شرارہ کو محل شاہی کے قریب ایک مکان وسیع مین لے گئے اور از شام تا صباح نوبت بہ نوبت اُس سے مشغول رہے شرارہ علی الصباح ماندہ وشکستہ لنگان لنگان دیوان عام مین پہونچی دودمان ایک شیشہ کتان پر از آب زرد ہاتھ مین لئے ہوئے آیا اور شرارہ سے کہا - او فاحشہ - ہم تمام شب تیرے روائے کار کی فکر مین آلودہ رہے ہین اور بہ محنت شاقہ اس شیشہ پر چند نقوش سحر لکھے ہین - بعد ازان وہ شیشہ زرد آب خمصال جادو کے حوالہ کرکے کہا- اس شیشہ کو صحرا مین جاکر کسی درخت بلند کی شاخ مین آویزان اور بہ معیت چالیس ساحران زبردست کے یہ افسون کرین تمکو بتاتا ہون شیشہ پر متواتر دم کرو- تدرت سے آگ زیر شیشہ روشن رہے - جس وقت شیشہ کا تمام پانی خشک ہوجاوے - اُسکے اندر سے کاغذ نکالکر

جادو۔ اُس کا نمذیہ میں نے بدرمنیر کو نام لکہا ہے۔ اِس عمل کی تاثیر سے بدرمنیر کا سینہ اسمائے باطل السحر سے صاف ہوجائیگا

چالیس روز کے بعد دودمان بہ جمعیت ساحران کامل شغن اُس مقام میں آیا جہان شیشہ زرد آب شاخ درخت میں آویزان تہا اور بہ نظر غور شیشہ کو دیکہہ کر کہا۔ ہنوز چند قطرہ سے آب باقی ہین۔ اسے خمصال۔ چند رہ روز مین یہ عمل ختم ہوگا۔ قطران بہی حاضر تہا۔ ملک دودمان نے اُس سے کہا۔ یہ خبر صحیح لاکہ دریو لا بدرمنیر کہان ہے۔ قطران اُسی وقت دودنگار سے روانہ ہوا اور قلیل عرصہ مین خبر لایا کہ صاحبقران اصغر ملک مرجان کی التجا سے جزیرہ مرجانیہ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ دودمان نے مرجانہ ساحرہ سے کہا۔ غالب ہے کہ شاہزادہ بدرمنیر شاہزادہ یاقوت کی رہائی کی فکر کرے اور اُس تالاب پر زیر درخت آئے۔ جہان سے تو شاہزادہ یاقوت کو بہ مکر زمینہ لائی ہے۔ ہمکو یہ وضع گرفتاری بہت پسند آئی۔ معہذا جزیرہ مرجانیہ تیرے صوبہ مین واقع ہے۔ بہتر ہے کہ اُسی طرح بدرمنیر کو بہی گرفتار کر۔ ہم تیری خواہر خورد عقیقہ جادو کو بہی اِس کام مین شریک کئے دیتے ہین

اِس تقریر کے بعد ملک دودمان نے مغز بادام پر ایک افسون سحر پہونکا اور آتش رودشتن مین رکہہ دیا۔ بفور اِس عمل کے ایک دیو ملبند قامت حاضر ہوا جو دودمان کے اسمائے سحر کا مطیع و مسخر تہا۔ دودمان جادو نے دیو سے کہا۔ اسے ملیا اب ہم نے تجہ کو این زن ما

ساحرہ کا مطیع حکم کر دیا ہے۔ اُنکے ساتھہ جزیرہ مرجانیہ مین جا۔ لیلاب نے کہا بہت خوب۔ دومان نے مرجانیہ سے کہا۔ قلعہ سنگ سیاہ کی حوالی مین جو نیرا مسکن ہے اکثر کوہ ہاے بلند و مرتفع واقع ہین۔ اُن مین سے ایک کوہ پہ درخت انار کی اس قدر افراط ہے کہ اُسکو انارستان کہنا زیبا ہے۔ اُس کوہ کے وسط مین ایک گنبد وسیع زمانہ سلف کا ہے۔ ملک سدود جادو اُسکے بانی تھے وہ گنبد پہاڑ کو کھود کر بنایا ہے۔ اُسکا عمق ہزار گز سے کم نہوگا اور رستہ اُسکا زیر زمین رکھا ہے۔ البتہ بالاے گنبد دو تین روزن ہین مگر ایسے تنگ کہ انسان اُنکی راہ سے آمدرفت نہین کرسکتا۔ جب بدرمنیر کو اسیر کرلے۔ اُسی گنبد بے در مین قید کر دینا

مرجانہ و عقیقہ شیشہ لے کر مرجانیہ مین گئین اور جس طرح ذکر ہو چکا ہے بارق نوجوان اور شاہزادہ بدرمنیر کو بس و پیش اسیر کیا۔ تموج ہوا سے صاحبقران اصغر کے ہوش و حواس بجا نہ رہے تہے۔ جس وقت ہوش مین آیا۔ اپنے کو ایک خانہ تاریک بے چراغ مین دیکھا اور از سرتا پا بند ہاے گران و زنجیر مسلسل پایا۔ صاحبقران اصغر سمجھا کہ زشتی اعمال نے مجہہ کو کسی ساحر زبردست کی قید مین گرفتار کرا دیا۔ سوٗا اسماے باطل السحر کے پڑہنے کا خیال آیا۔ مگر ایک حرف یاد نہ آیا۔ اسماے باطل السحر کے یاد نہ آنے سے زیادہ ہراس و مایوسی ہوئی

مرجانہ نے جس وقت سے صاحبقران اصغر کو دیکہا ہے - شاہزادہ یاقوت بن ملک مرجان شاہ کی محبت سے ... ہی - آخر بشکل طیور گنبد مین ایک روزن کی راہ سے روانہ ہوئی اور گنبد کے ایک گوشہ مین زیور و لباس سے آراستہ ہو کر ایک ہاتہہ مین قاب طعام اور دوسرے ہاتہہ مین صراحی آب شیرین لئے ہوئے صاحبقران کے پاس آئی اور کہانا کہلانے کے بعد وصال کی خواستگار ہوئی - صاحبقران اصغر نے کہا اول یہ بتا - تو کون ہے اور ہمکو کس نے کس نظر سے قید کیا ہے - مرجانہ نے تمام حال سُنایا اور اثنائے گفتگو مین تابو یافتہ لب ناپاک اپنا صاحبقران کے لب یاقوت نگار پر رکہہ دیا - صاحبقران نے اِس زور سے مرجانہ کے کلہ پر تپانچہ مارا کہ ایک جوے خون مونہہ سے جاری ہوئی - اُس نے باین مراد افسون سحر صاحبقران پر پہونکا کہ بے دست و پائے محض سر دے - مگر افسون نے کچہہ تاثیر نہ کی - ساحرہ نے دل مین کہا اِس جوان پر افسون سحر کا موثر نہ ہونا حیرت کی بات ہے - حالانکہ اسمائے باطل السحر اسکے لوح سینہ سے سہو محو ہو گئے ہین متامل و حیران گنبد سے باہر نکل آئی اور سرگذشت اپنی خواہر عقیقہ کے روبرو بیان کی - اُس نے کہا - اے مرجانہ جس حال مین تجہے ملکزادہ یاقوت سے تعلق دلی ہے - پہر اس جوان سے مالوف ہونا بہتر نہین - مرجانہ نے کہا - اول یہ کہ زنان ساحرہ ایک مرد پر اکتفا نہین کرتین - معہذا اِس جوان کا حسن صورت ایسا نہین کہ پردہ عالم

ہر کوئی حسین مقابلہ کرے۔ عجب نہیں کہ کل تو بھی اسکی خاطر بارق نوجوان سے دست بردار ہو۔ دوسرے دن مرجانہ و عقیقہ متعلق صاحبقران معز کے ہئے آب و نان سے گئین۔ واقعی عقیقہ مرجانہ سے زیادہ فریفتہ ہوگئی اور اُس نے بھی ایک تپانچہ کلہ نشکن کہایا

دودمان جادو صاحبقران کے اسیر ہونے کی خبرین سُر ور و خوشحال ایک لاکہہ سوار ساحر و خیر ساحر کی جمعیت سے مع سامان جنگ و سحر جزیرہ مرجانیہ مین آیا۔ مرجانہ و عقیقہ ساحرہ نے بعد استقبال صاحبقران کے قید کرنے کا حال بیان کیا۔ شب کو دودمان نے زردشت نامہ سے معلوم کیا کہ اِس جوان اسیر کے عیار طرار و ہمراہ نامدار کا تمام ساحران عالم سے انتظام نہین ہو سکتا۔ جب تک اُسکو گرفتار نہ کرلو اِس جوان اسیر کے درپے نہ ہو۔ البتہ لشکر اسلام کے استیصال مین جس قدر سعی کی جائے اولی ہے۔ صبح کو دودمان نے ننگلم جادو ایک شاگرد خاص کو چالیس ہزار سوار و پیادہ کی ساتہہ شہر انطاقیہ کی سمت جیب جانے کی ہدایت کی اور کہا۔ جس جوان مسلمان کو بہ فن جنگ ہلاک دگرفتار کرو اُسکی نسبت زردشت نامے مین کچہہ حکم نہین ہے مگر جسکو بزور افسون سحر گرفتار کرو ہمارے پاس بہیجدو۔ بعد جانے ننگلم کے دودمان جادو نے ساحرون کو مہتر توفیق کے پکڑنے کی تاکید کی اور باعمال سحر گنبد مسدود کو دریاے سحر مین مخفی کرکے سات شاگردان رشید بطور پاسبانی مقرر کئے۔ اُنہون نے گنبد کی نقب کا

وہاں ایک درخت عظیم الشان کی بیخ مین مقرر کیا - وہان سے صاحبقران
کو آب و طعام پہونچاتے تھے

دو وہان جادو نے مرجانہ و عقیقہ کے صاحبقران سے طمانچہ کھانے
اور افسون سحر کے اثر کرنیکا حال سُنکر مرجانہ و عقیقہ کو آئندہ صاحبقران کے
پاس جانے سے منع کیا اور سمجھا کہ صاحبقران کے پاس لوح طلسم حکیم
اشراق یا کوئی تعویذ زبردست ہے - راوی کہتا ہے کہ بروز گرفتاری
صاحبقران کے جسم مین تمام یراق و سلاح موجود تھے - مگر خدا نے جادوگرون
کی آنکھین سے بصیرت محض کر دین کہ انکو سلاح نظر نہ آئے - امکال زشت رو
ایک ساحر کامل دس ساحران زبردست کو ساتھ لیکر مع آب و طعام صاحبقران
کے پاس گیا - صاحبقران نے حسب معمول کہانا کہایا اور خدا کا شکر ادا کیا
امکال نے کہا - ہم نے سنا ہے کہ تو ایک آدمی کریم الطبع صاحب جود و
سخا ہے - لہذا ایک شے جو تیری گردن مین آویزان ہے اور ایک بازو
پر بندھی ہے ہمین دیدے تمام عمر تیرے شکرگزار رہین گے - صاحبقران
نے فرمایا - او بد بختان ازلی اول تو تم نے بزور افسون سحر میری لوح سینہ
سے اسمائے باطل السحر سہو کر دیے - اب یہ اشیا محافظ جان طلب کرتے
ہو - امکال وغیرہ یہ سن کر ہائے ہیہات کی صورت صاحبقران کے دست
و گریبان ہو گئے - صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر مار کر زور اول ہی مین تمام
بند ہائے قید پرزہ پرزہ کر دیے - بعد ازان انہی جادوگرون کو جو قریب
تر تھے گردن گرفتہ باین ضرب سخت سطح زمین پر مارا کہ کوئی عضو سلامت

نہ رہا۔ باتیون کو بہ ضرب شمشیر لسان الجان قتل کیا تو جادوگر بیا رہے جہنم واصل ہوئے اور دو بھاگ گئے۔ صاحبقران نے گنبد کے ایک گوشہ مین ساحرون کی لاشین دبا دین

ان ساحران گریز پا سیلاق و بیلاق نامی نے دودمان کے پاس جا کر مفصل حقیقت بیان کی۔ دودمان نے انگشت تحیر دانتون مین دبائی اور کہا قربان اس جوانمرد کی ضرب دست کے۔ بعض جادوگرون نے کہا اس جوان معنیٰ کا آب و نان بند کردو۔ دودمان نے بنظر قہر آلود دیکھا اور کہا۔ زردشت نامہ مین تاکید ہے کہ سلاطین عالیجاہ کو آب و نان دینے سے دریغ نہ کرنا ورنہ اس مظلمہ مین تم خود گرفتار ہوگے۔ بعد ازان اپنے ایک عیار رزین نامے کو صاحبقران کے آب و طعام پر مقرر کیا

جب ہنگم جادو مع اپنے برادر ہینگم جادو وجمعیت نہ کور کے کوہ اسود کے سورہ سے قریب انطاقیہ پہونچا اس نواح مین ایسا تہلکہ برپا ہوا کہ گروہ گروہ آدمی ساحرون کے خوف سے ہر طرف گریز کر گئے۔ بعض جادوگرون نے کہا کہ پہلے شہر انطاقیہ فتح کر لو تاکہ اہل اسلام کے دل مین ہمارا خوف زیادہ ہو۔ لیکن ہنگم جادو نے کسی ملک دیار سے تعرض نہ کیا اور بعد قطع مراحل حسب تعمیت دودمان لشکر صاحبقرانی کے مقابل خیمہ زن ہوا۔ اس وقت ایک ہی بارگاہ مین شہزادہ مہران مہر طلوت و شہزادہ لاقان و دیگر سلاطین و امرا جمع تھے اور صاحبقران کے گم ہونے کا ذکر کر رہے تھے کہ مہتر شمیم پریشان حال آیا اور لشکر ساحران کے

دو ہونے کی حکایت بیان کی۔ شہزادہ طاقان نے کہا۔ غالباً یہیں
سے حیران لعین نے صاحبقران کو گرفتار کیا۔ وہ اب لشکر اسلام کی طرف
متوجہ ہوئے۔ شہزادہ مہران نے کہا۔ سنگمہ آمد و سخت آمد۔ اب
مردانہ وار ان کے مقابل صف آرا ہو اور جہد اور ادعیہ جلیلہ
یعنی فتح و ظفر خدا تعالیٰ سے دعا مانگو۔ آخر دونوں شہزادوں نے لشکر
میں سامان جنگ و حرب کی تیاری کرائی اور حکم دیا کہ زنہار کوئی داعیہ سوا
بے حکم وقت لشکر سے باہر نہ نکلے

دو دن کے بعد سنگم جادو کے اعلام نشان نمودار ہوئے۔ تمام علموں
کے پرچم پر نہنگ دریائی کی صورت بنی ہوئی تھی اور زمرد سرشت و سامری
کی صفت لکھی تھی۔ سنگم و ہنگم جادو نے لشکر اسلام کے یمین و یسار ایک
افسون سحر پھونکا۔ جس سے ایک دود سیاہ و غلیظ زمین سے متصاعد ہو کر
اوج ہوا پر پہونچا اور دو حصے ہو کر بصورت ابر رواں دونوں لشکر اسلام
کے مقابل آئے اور چھا گئے۔ تب باران سیاہ و مرغ و عقرب و ازدہے
برسنے شروع ہوئے۔ اکثر اہل لشکر ان موذیوں کو جان سے مارا کئے
بعض کو انہوں نے اذیت پہونچائی۔ فقط بارگاہ صاحبقرانی کہ وہ حکیم
اسفندیار کے نقوش طلسم سے تیار ہوئی تھی آفات سحر سے محفوظ رہی۔ اس
کے گرد و پیش دو تیر تک سحر اثر نہ کرتا تھا۔ اسی وجہ سے تمام کارخانجات
صاحبقرانی ہر ایک آفت ارضی و سماوی سے سلامت رہے۔ وہ صاحب کمال
ہیں جانوران موذی کی بارش ہوتی۔ بجز انسی ذی لشکر کی جان ضایع نہ ہوئی

اِس سے ساحران لعین کو لشکر اسلام کا خایف کرنا منظور تہا

دوسرے دن ایک ساحر افلاط نام لشکر اسلام مین ننگم کا پیام لایا کہ تمہارا حامی بدر منیر معلم جادوان جہان دودمان جادو مسمر ما ہے وہ اب جب زایر ظلمات کی قید مین گرفتار ہو گیا اب تا قیامت رستگاری مشکل ہے - اگر تم شاہ جادوان کی فرمان برداری و دین ابلیسی قبول کرو تو بہتر ورنہ تمہاری ایک ادنی افسون کا ظہور تم نے بچشم خود دیکہہ لیا ہے اور یہ گنبد آتشین جو لشکر دشمن کے وسط مین معلق استادہ ہے تمہارے مقید کرنے کے لئے شاہ جادوان نے ہمارے ہمراہ کیا ہے جس سے سوائے موت رہائی نہین ہو سکتی - تفصیل اسکی یہ ہے کہ دودمان جادو نے کاغذ کا ایک گنبد آتش بازون سے بنوا کر اسپر اکثر افسون پڑہے سحر دم کئے جس کے اثر سے وہ گنبد خلاف فرقہ ساحر کے ہر ایک بشر کی نظر مین گنبد آتشین معلوم ہوتا تہا اور اوج ہوا پہ استادہ رہتا تہا

شہزادہ طاقان دمہران نے کہا اُس ننگم جادو بد بخت ازلی کو یہ جواب دینا کہ ہمین ایزد جہان آفرین ہر آفت و بلائے ناگہانی سے محفوظ رکہیگا اگر سحر و ساحری کا معاملہ درمیان نہ ہوتا یہ تمازیان دشمن شکار ایک ہی میدان داری مین لشکر ساحران کو خاک سیاہ کر دیتے - بلکہ جنگ سحر مین بہی اپنی فتح و ظفر کا درگاہ حق سے یقین واثق رکہتے ہین - افلاط جادو نے ایک افسون زبر دست شہزادہ مہران مہر طلعت پر پہونکا کہ دست و پا بیکار مختل ہو گئے - شہزادہ گرزباد نے بے خبر با ین قوت شمشیر

افلاط کی گردن پر لگائی کہ سرتاپا کٹ صاف تن سے جدا ہو گیا اور اس
کی لاش آگ مین جلوا دی - افلاط کے ہلاک ہونے سے شہزادہ مہران
کے دست و پا بھی ہیئت اصلی پر ہو گئے - ہنگم جادو نے یہ خبر سنکر کہا
ہم اول نبرد دست و بازو حرب و ضرب کرین گے - اگر اس طرح غلبہ
میسر نہ آیا تو سحر و ساحری کو درمیان لائین گے

شب کو لشکر ساحران مین طبل جنگ بجا اور صبح کو بعد آراستگی
صفوف اخوالول نزشت خو ایک پہلوان تنومند حرگاہ مین آیا اور بعد
لاف و گذاف مرد مقابل کا طالب ہوا - شہزادہ سمرزاد دلاور شہزادہ
طاقان سے اجازت لیکر میدان مین گیا اور بعد رجز خوانی حریف کے
مرکب کو اپنے مرکب کی ایسی ٹکر دی قریب تھا کہ راکب و مرکب زمین
پر گرین - بعد ازان دونو پہلوان نیزہ وری مین در آئے دو لمحہ کے بعد
سمرزاد نے اخوالول کا نیزہ ہوائی کر دیا - اسی طرح شمشیر و عمود بازی
مین اس دلاور کو غلبہ رہا آخر شام کے وقت بقوت دست و سینہ
اخوالول کو گرفتہ و بستہ اپنے لشکر مین لے آیا - ہنگم جادو نے ہنگم
سے کہا - فرقہ خدا پرست کی شجاعت کی داستانین سنتے تھے آج بچشم
خود دیکھا - دوسرے دن بدستور لشکرون کی صف آرائی ہوئی اور
گہرزاد نے برہم کو قتل کیا - اسی طرح چند روز کی سپہ اندازی مین بیدرد
نامی پہلوان لشکر کفار کے جو فن ساحری سے بے بہرہ تھے قتل ہوئے
ہنگم جادو نے کہا - بس جنگ شمشیر و نیزہ کی ترکی تمام ہوئی روز فردا کو

سے حربوضع جوانان جنگ گذار ہر کہ جنگ مین جائے جس وقت حریف کا پلہ غالب دیکھے افسون سحر سے اُسکو گرفتار کرے۔ چنانچہ دوسرے دن سیلاق جادو میدان مین گیا اور اول گہرزاد سے جنگ شمشیر و تیر و تبرزار ہا۔ جب جنگ دست و بازو کی نوبت آئی حریف کو زبردست دیکھکر بزور افسون بسحر گرفتار کرلیا۔ اسی طرح دس روز کی صف آرائی مین لشکر اسلام کے پندرہ پہلوان نامی ساحرون کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ ننگم جادو نے شہزادہ طاقان کو پیام بھیجا کہ ہمارے اسیر دیدو اور اپنے پہلوان لے لو۔ شہزادہ طاقان نے مبادلہ کرلیا۔ دوسرے دن پھر صف آرا ہوئی اور گہرزاد دلاور پھر گرفتار ہوا۔ ننگم جادو کے اشارہ سے گنبد آتشین زمین پر آیا اور مثل دہن اژدہا اُسکا دروازہ کُھل گیا۔ ننگم جادو گنبد کی طرف مخاطب ہوکر ہمہ تن کوئی افسون پڑھ رہا تھا۔ گنبد نے بصورت کشش مقناطیس گہرزاد کو اندر کھینچ لیا اور پھر اوج آسمان پر پہونچا۔ گہرزاد کے ملازم رفقا فریاد و زاری کرتے ہوئے لشکر مین آئے۔ شہزادہ طاقان نے اُنکی تسلی کی اور فرمایا یہ گنبد ہماری نظر مین شعلہ آتش معلوم ہوتا ہے ورنہ ایک زندان سحر ہے۔ گہرزاد بفضل الہی سے زندہ و سلامت رہیگا۔ چند روز کی صف آرائی مین سمرزاد قمرزاد وغیرہ بیس سردار جلیل القدر لشکر اسلام کے گرفتار ہوکر گنبد آتشین مین قید ہوئے

دلاوری کہتا ہے کہ کہ براق گنبد آتشین دو دمان جادو سے کیسے

پاس پہونچتے تہے - وہ ان اسیرون کو ایک زندان تنگ و تاریک
مین قید کرتا تہا کہ مہتر توفیق گرفتار ہو جائے پہر جمیع پہلوانان اسلام کو
قتل کر دونگا - یہان نہنگم و ہنگم جادو کے حکم سے چار ساحران کامل
فن کوہستان مین گئے اور واسطے سحرخوانی کے ایک ایک گوشہ
جدا اختیار کیا - جب شاہزادہ طاقان نے یہ خبر سنی کہ ساحرون نے
بذریعہ سحر لشکر اسلام کے تباہ کرنے کا ارادہ مصمم کیا ہے - مہتر نسیم
آہو تک کو مہتر توفیق کی طلب مین غرائب نگار کی طرف روانہ کیا
نسیم کی روانگی کو دو دن گذرے تہے کہ ایک ابر سرخ رنگ
نہایت غلیظ جوشان و خروشان لشکر اسلام کے ایک گوشہ پر کہیچ ہوا
اُس مین سے انگارے خورد بقدر دانہ نخود برسنے شروع ہوئے
لشکر کی دوسری سمت باد تند طوفان خیز بلا انگیز چلی - سمت سوئم بارش
باران اور سمت چہارم برف باری کی شدت ہوئی
بارگاہ صاحبقرانی کے چارطرف ایک ایک تیر کے فاصلہ سے
عبادت کے واسطے چار خیمے استادہ تہے اور روبرو ایک خیمہ
وسیع و رفیع نقارخانہ سلطانی کا تہا - خدا کی قدرت سے ان خیام
کی حد تک کوئی آفت سحر نہ پہونچتی تہی - شاہزادہ طاقان نے حکم
دیا کہ حسب گنجایش مردان لشکر اِس حد مین چلے آئین اور باقی
رشتی ص ودعیہ وزنبور و دیگر صحف ورد کرین - اُس طوفان سحر مین کبہی
شدت ہو جاتی تہی - اور کبہی تخفیف - سرگاہ ساحر خوردونوش وغیرہ

حاجات ضروری کے سبب سحر خوانی موقوف کرتے تھے۔ آنجاتِ نذر کوند کم اور حقیر ہو جاتی تھیں۔ جب بار دگر اعمال ناپاک مین مشغول ہوتے تھے از سر نو وہی ہنگامہ تباہ قایم ساست ہو جاتا تھا مگر ادعیہ جلیلہ کی برکت سے ساحرون کے دیدہ ہاے کبے بصیرت پر اس قدر غلبہ نوم طاری ہوتا تھا کہ بے اختیار دو دو چار چار ساعت بے خبر ہو جاتے تھے۔ اُس وقت لشکر اسلام مین خیر و عافیت رونما ہوتی تھی۔ بارہا تم تکلیف اس قدر عام تھی کہ مسلمان اپنی اُس زندگی کو بدتر از مرگ پاتے تھے۔ ورا وزین لشکر اسلام مین دانہ وکاہ کا فی الحال اس قدر قحط ہوا ہے کہ تین روز و شب برابر جملہ حیوانات لشکر کو بے دانہ و علف گذر گئے ناگاہ لشکر کفار سے طبل جنگ کی آواز کان مین آئی۔ شاہزادہ طاقان مشوش و متفکر بستر خواب پر دراز ہوا۔ عرصہ دراز تک فکر و تشویش مین آنکھ نہ لگی۔ آخر قریب صبح غنودہ ہو گیا۔ عالم واقعہ مین کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص نہ ہزار گل زین و لجام سے آراستہ آیا اور کہا۔ اے طاقان زرین سنان قایم مقام صاحبقران۔ جو لوح صاحبقران فلک قدر نے میری گردن مین باندہی تہی وہ زین مین موجود ہے بانیان طلسم نے اُس پر اکثر نقوش باطل السحر کندہ کیے ہین۔ تم علی الصباح اُس لوح کو پانی مین سات مرتبہ غوطہ دو اور اُن اشخاص کو پلاؤ جنکو آتش و دیگر آفات سحر سے گزند پہونچا ہے۔ دویم روز فردا جس وقت لشکر دشمن کی صف آرائی ہو مجہہ کو لیس کر دینا۔ میرے دست و پا سے جس قدر ساحر

کی خدمت ہو سکے گی قصور نہیں کرنے کا - جب ساحرون کو ہراسیمہ دیکھو دانہ و کاہ و غلہ وغیرہ سامان ضروری کے پشتواری بند ہوا کر اپنے لشکر مین لے آؤ

اسی وقت شاہزادہ طاقان کی آنکھہ کھل گئی اور اُس نے خواب کی حقیقت شاہزادہ مہران مہر طلعت کے روبرو بیان کی - شاہزادہ مہران نے کہا - اگر سمند ہزار گل کی زین مین سے لوح نکلے پھر اس خواب کے صحیح ہونے مین ہمکو شبہ نہین رہنے کا - یہ جملہ ختم نہ کرنے پایا تھا کہ شاہزادہ مہران کی آنکھین بند ہو گئین - گویا کسی نے داروے بیہوشی سونگہا دی - اُس سے سمند ہزار گل نے کہا - شاہزادہ طاقان نے جو خواب دیکہا ہے وہ واقعی ہے - غلط نہین ہے - تم دونو شاہزادے قبل از نماز صبح میرے پاس آؤ اور اپنے اپنے خواب کی حقیقت بیان کرو - اگرچہ مین بعد استماع حال جمائی لون سمجہنا کہ دونون کے خواب صحیح ہین - شہزادہ مہران کی اُسی وقت آنکھہ کھل گئی اور شہزادہ طاقان سے یہ حال بیان کیا - شہزادہ طاقان نے ثواب فاتحہ حکیم اشراق کی روح منور کو بخشا اور قبل از نماز صبح دونو شہزادے توسن ہزار گل کے پاس گئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے خواب کا حال اسکے روبرو بیان کیا - سمند ہزار گل نے جمائی لی اور بطریق شاہدی چند بار گردن ہلائی - شہزادہ طاقان نے زین سے لوح نکالکر ایک حوض مین سات بار غوطے دیئے اور لشکر مین منادی کر دی کہ جس آدمی کو آفات سحر سے ضرر پہونچا ہو وہ اس حوض

کا پانی پئیے - واقعی جس نے وہ آب حیات پیا فوراً تندرست ہوگیا
صبح کو لشکر کفار نقارہ زنان شادی کنان صف بہ صف میدان
کین مین آیا - شہزادہ مہران مہر طلعت نے سائیون کے داروغہ
کو بُلا کر سمجھا دیا - برعوض جادو ہنگم جادو کی اجازت سے سرکہ جنگ
مین آیا - بہلول نیزہ باز لشکر اسلام کسے مقابلہ کے لئے گیا اور طعن
اول ہی مین برعوض کے ہاتھہ سے نیزہ گرا دیا - بہلول غول صحرائی
کی صورت دست وگریبان ہو گیا - جب اُس جادوگر نے حریف زبردست
دیکھا افسون سحر پڑھنی شروع کی - ہنوز بہلول کے دست وپا کی قوت
کم نہ ہوئی تہی کہ لشکر اسلام سے عجیب طرح کے شور وغل کی آواز کان
مین آئی - لشکر کفار نے دیکھا کہ ایک مرکب دیو ہیکل فیل قامت پری
تمثال مطلق العنان برق لامع کی مانند اِس طرف چلا آتا ہے اور بیس ہزار
سائیس دانفار کے قریب کہ ہر ایک کے ہاتھہ مین ایک چوبدست
آہنی بشکل عمود تہی اُسکے عقب مین دوان وخیزان چلے آتے ہین - اُس
مرکب نے میدان جنگ مین پہونچکر باین ضرب قوی ایک جفت
لگد برعوض جادو کے مرکب کے سینہ مین لگائی کہ راکب ومرکب
زیر وبالا زمین پر گرے - سمند ہزار گل نے دوسری ضرب لگد مین اس
ساحر کا کام تمام کر دیا - بعد ازان برق وار لشکر کفار مین در آیا -
تمام لشکر مین درہمی برہمی ہوگئی - ہنگم وہنگم نے جو اُس توسن پری
تمثال کو دیکھا اہل لشکر سے کہا - جس طرح ممکن ہو اُسکو گرفتار کرو -

ہنگم نے کہا۔ ہا مین شرط گرفتار کرتا ہون کہ تجھے دید ینا۔ ہنگم نے کہا تجھے خداوند ابلیس کوئی اور مرکب عطا کریگا۔ آخران دو بہایون مین مجادلہ کی نوبت پہونچی۔ ملازمون مین بھی ان کومشت ولگد مین مصروف دیکھ کر جنگ لگدوکوب شروع ہوگی۔ شہزادہ طاقان ومہران یہ تماشائے دلچسپ دیکھ کر فرط خندہ سے بیتاب ہوئے جاتے تھے۔ سمند ہزار گل بھی ایک گوشہ مین استادہ دیکھ رہا تھا ہرگاہ اس معاملہ کو طول کھچا سلاسل جادو دودمان کے نائب سلطنت نے آکر باہم صلح کرائی اور کہا جس وقت یہ توسن برق وش رام ہو جائیگا دو نون بہائیون کی سواری مین رہے گا۔ گاہے گاہے مین بھی سوار ہونگا۔ بعد ازان تینون جادوگر مع انبوہ کثیر سمند ہزار گل کے گرد جمع ہوئے اور گرفتار کرنے کا ارادہ کیا۔ اس توسن دیونژاد نے زمین سے چار گز بلند جست کی اور انکے سرون سے گذر گیا۔ بشیر کفار کے سرون پر اسکے نعل فولادی کی کہ بجائے خود بارہ کوہ تھے۔ ایسی ضرب شدید پہونچی کہ ہر ایک کا مغز مثل ہندیانہ پاش پاش ہوگیا۔ زان بعد اژدہائے آتش نشان کی صورت دہن کشادہ انبوہ کفار مین درآیا۔ چند لمحہ مین بضرب لگد و دندان دس جادوگرون کو خاک معرکہ مین ملا دیا اور اسی قدر مجروح ہوئے۔ انگاہ ساحرون کے خیمہ گاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ ناچار ساحرون نے لشکر مین طبل بازگشت بجوادیا اور منتشر ہو اس خیمون کی طرف روانہ ہوئے۔ سمند ہزار گل نے لگدو

ونداں سے ساحران لعین کا اس قدر استیصال کیا کہ حد شمار سے درگذرا۔ بیس ہزار سائیس جو توسن ہزار گل کے عقب مین خیزاخیز چلے آتے تہے غلہ وغیرہ سامان جمع کرکے تا غروب آفتاب لشکر اسلام مین لے گئے توسن ہزار گل دانستہ اُسی طرف جاتا تہا جہان [illegible] زیادہ تہا اور ہر جگہ اس قدر وقفہ کرتا تہا کہ اُسکے گرد ہجوم ہوجائے پہر شمشیر [illegible] کی مانند دہن کشادہ مجمع کفار مین در آتا تہا او طرفۃ العین [illegible] شتون کے پشتے لگا دیتا تہا۔ ہنگم جادو نے سلاسل سے کہا۔ [illegible] واسطے اِس بلبلہ [illegible] گرفتار نہین کرتا۔ سلاسل جادو [illegible] آپ ہی [illegible] توسن ہزار گل کی طرف روانہ ہوا [illegible] ہنگم [illegible] ہمراہ ہوئے۔ سلاسل جادو نے ماش سیاہ پر ایک افسون زبردست پہونکا اور دانہای ماش دفعۃً مرکب طلسم کی پیشانی پر مارے۔ سمند ہزار گل قدم برداشتہ اس طرح سلاسل کے پاس آیا گویا رام ہوگیا ہے۔ سلاسل نے دوسرا افسون موثر پہونکا مرکب زیادہ سرنگون ہوگیا۔ سلاسل سحر خوانان ماش زنان مرکب کی طرف چار قدم جاتا تہا اور پہر توقف کرتا تہا۔ اُس وقت ہزار در ہزار کفار جمع ہوگئے۔ جب توسن ہزار گل اور سلاسل مین دس قدم کا فاصلہ رہ گیا برق لامع کی مانند جست زدہ سلاسل کے قریب آیا اور اُسکا سر ناپاک مع گردن اِس طرح مونہہ مین لے لیا جس طرح گربہ قوی ہوش ضعیف کا شکار کرتی ہے۔ بعد ازین اُسکی لاش کو گرد سر چرخ دے کر

بھوت تمام تر ہنگم و ہنگمہ پر مارا۔ دونون ساحرون کو ضرب شدید پہونچی
بعد ہلاک ہونے ساماس کے توسن ہزار گل صحیح و سلامت لشکر کفار
سے جانب صحرا نکل گیا۔ ہنگم و ہنگمہ مجروح و خستہ خیمہ مین آئے اور
دوماں جادو کو اس ہنگامہ آرائی کی اطلاع دی اور جنگ چند روز تک
موقوف رکھی۔ لشکر اسلام مین نصف شب کے بعد توسن ہزار گل اپنے اصطبل
مین آگیا۔ دونون شہزادون نے جا کر توسن کے یال و دم پر ہاتھ
پھیرا اور پیشانی کو متواتر بوسے دیئے

حال شہر غرائب نگار اور پہونچنا لشکر ہمیم آہنگ کا

جس وقت پہلوانان فریدون حصار نے مہلت زخمداری سے
مخلصی پائی ارجیک نے خولاک آہن تاب سپہ سالار سے کہا
تا کجا یہان خیمہ زن رہو گے اس شہر و قلعہ کے فتح ہونے کی کچھ تدبیر
کرو۔ اِس گفتگو مین جواسیس نے خبر دی کہ ملک ارجاس و بہزاد دونو
بادشاہان ملک کوہ ایک لاکھ سوار جنگ گذار کی جمعیت سے تمہارے
حسب الطلب آئے ہین۔ ارجیک نے اِس خبر سے گویا جان تازہ
پائی۔ چند افسران لشکر کو استقبال کو بھیجا اور خود بھی در بارگاہ

گئے ینشا: ان نگورنیمہ تختون پہ متمکن ہوئے - ارجک نے مجلس نغمہ وشراب آراستہ کرائی اور اثنائے صحبت مین از اول تا آخر ماجرائے جنگ و عیاری مہتر توفیق کا حال بیان کیا اور کہا توفیق سخت مکار و غدار ہے - مہتر توفیق ہی بہ تبدیل وضع موجود تہا اُس نے جو اپنے حق مین مکاری و غداری کا لفظ ارجک کی زبان سے سنا دل مین کہا - دیکہہ تجہے کیا تماشا دکہاتا ہون - اُس وقت ارجک کے ملازم نغمہ سرائی کر رہے تہے - ملک نبرد نے ایک یساول سے کہا - ہمارے مغنی خاص اوستاد دلنواز کو بلا لاؤ

جو یساول استاد دلنواز کے بُلانے کو گیا تہا اُسکی آنکہین اُس وقت افیون کے نشے سے بند ہو رہی تہین - مہتر توفیق نے اُس سے کہا تیرا حال اسوقت غلبہ خواب سے بد ہو رہا ہے - تو آرام کر مین دلنواز کی طرف جاتا ہون - یساول نے مہتر کو دعا دی اور اپنے خیمہ مین جا کر سو رہا - مہتر اپنے خط و خال یساول سے مشابہ کر کے اوستاد دلنواز کے خیمہ مین آیا اور اُسکو حالت خواب مین بیہوشی سونگہا کر چادر مین باندہا - آنگاہ خود بصورت دلنواز یساول کے خیمہ مین آیا اور اسکو جگا کر کہا تم نے آج کس نا آشنا آدمی کو میری طلب مین بہیجا تہا کہ مجہے یہان بہیجا کر چلا گیا - یساول نے وہ ذکر جو مہتر توفیق اور اسمین ہوا تہا بیان کیا اور کہا اس چادر مین کیا بند ہے - اوستاد دلنواز نے کہا - ایک ساز بزرگ لایا ہون - ارجک بادشاہ کی محفل مین بجاؤنگا - بعد ازان دونو محفل مین آئے - بجز خولاک آہن تاب کہ وہ اپنی خوابگاہ مین

چلا گیا تہا - جملہ سرداران امرا بارگاہ مین موجود تہے - اُستاد دلنواز نے اول اپنے آقا ملک بہزاد کو سلام کیا - بہر ملک ارجاس کو ارجیک نے سرہا الطبع مذاق دوست ہے کہا - اے اُستاد ہمین ملاقات اول ہی مین تمہاری ادب دانی و نمک خواری کا حال ظاہر ہو گیا کہ اول اپنے آقا کو سلام کیا - حالانکہ ملک ارجاس حسب عمر و مرتبہ ایک نوع کا شرف رکہتا ہے - مہتر نے کہا - آج ملک ارجاس کو بزرگی دلوایا چاہتے ہو - کل کہوگے اول ہمین سلام نہ کیا - مین کس کس فرد آدم کو سلام کرونگا - ارجیک ہنسا اور کہا - ثابت ہوتا ہے کہ تمکو دونون بادشاہون نے نہایت گستاخ کر رکہا ہے - ملک ارجاس نے اوستاد دلنوازکے کلمات خلاف طریق سے دل مین پیچ و تاب کہایا - مگر بنظاہر جواب دیا - ہان صاحب مین بہی اکثر اوقات دلنواز سے خوشطبعی کرتا ہون اور خوش طبعی مین ادنی و اعلی کا مرتبہ مساوی ہے - ملک بہزاد نے کہا - اے دلنواز حیف کی بات ہے کہ تو نے باوجود موزونی طبیعت وزیر اعظم کی مدح و ثنا مین کوئی قطعہ و ماثیہ نہ پڑہا - دلنواز نے کہا - اب تمہارے حکم سے دعا دیتا ہون ورنہ یہ بہی نہین جانتا کہ وزیر اعظم کون بلا ہے بعد ازان یہ قطعہ پڑہا

اے وزیر اعظم ملک دغا ۔ اے زشمشیرت عیان بے جوہری
گر نبودی نمذر و مکرت درمیان ۔ جنس دنیا را نبودی مشتری

ارجیک کو یہ قطعہ سن کر نہایت غصہ آیا - لیکن بہ خندہ انفعال زدہ

غصہ ذبح کر دیا اور ملک بہزاد سے کہا۔ تم نے کبھی اس پیر مرد دریدہ
دہان کو گوشمالی بھی دی ہے یا نہین۔ دلنواز عملی نے کہا۔ وزارت
پناہ۔ مین بھی اپنے بادشاہ سے یہی کہنے والا تھا کہ ایسے شخص نالائق
کم ظرف کو کس نے منصب وزارت پر مامور کیا۔ اس دفعہ ارجک کا
بدن غصہ سے مثل بید کانپنے لگا اور ملک بہزاد و ارجاس سے کہا یسنو
صاحب ایک ادنی آدمی ذمیں پیشہ کو ایسا گستاخ کرنا داب سلطنت
سے بعید ہے۔ بیہودہ گوئی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ دلنواز عملی نے ایک
حالت غضب مین وہ ساغر بزرگ جو کندھے پر رکھا تھا زمین پر پھینک
دیا اور ملک بہزاد سے کہا۔ خواہ خوش ہو خواہ ناراض بس میری
تمہاری آقائی وملازمت اسی مقام تک تھی مین اپنے جوہر و کمال کے
ذریعہ سے کسی اور سرکار مین نان وپارچہ پیدا کر لونگا۔ ورنہ میرے
کلمات کے معقول و نامعقول ہونے کی مجھ سے صحت کر لو۔ بادشاہان
ملک بجور نے کہا۔ اے پیر مرخرف ہم تیرے کس کس کلمہ نامعقول کا
انصاف کرین۔ جس وقت سے مجلس مین آیا ہے کوئی لفظ معقول
تیری زبان سے نہین سُنا۔ دلنواز عملی نے ارجک سے مخاطب
ہو کر کہا۔ وزارت پناہ۔ تم ایک مرد ذیعقل فطرت مجسم ہو دل مین
سمجھو کہ مدبران سلطنت کی یہی صفت ہے کہ بدانش و فیلسوفی دیہ کرد
نہیں غرض جس طرح ممکن ہو امور سلطنت کو انجام دے۔ اسی واسطے
مین نے کہا کہ ہشتم لسے متاع جہان بے نمذر و مکر نہین ہو سکتا۔ اگر

عقل و شعور سے بہرہ رکھتے اس قول کو اپنی صفت خاص سمجھتے۔ ارجاسپ نے کہا۔ اگر ہماری شمشیر بے جوہر ہوتی صاحب سیف و قلم خطاب نہ پاتے۔ دلنواز غملی نے کہا۔ تمہارے صاحب قلم ہونے مین کلام نہین۔ مگر سیف شاید قلم تراش سے مراد ہوگی۔ اِس دلیل لاجواب پر اہل بارگاہ خوب ہنسے۔ ارجاسپ نے ملک بہزاد سے کہا تمہارا مغنی عجب تیز ہوش حاضر جواب ہے۔ ایسے آدمی کی ہمیشہ قدر دانی کرتے رہنا۔ دلنواز آداب بجا لایا اور کہا۔ ہزار شکر کہ تمام عمر مین آج کی شب ایک سر دہ قدر دان سے روبکاری ہوئی۔ ملک بہزاد و ارجاسپ حیران تھے کہ آج دلنواز عجیب وضع گفتگو کر رہا ہے۔ ارجاسپ نے کہا اے استاد بس اب ہمین اپنا ساز و نغمہ سناؤ۔ دلنواز غملی نے تانون کا سُر ملایا اور اس خوش الحانی سے غزلخوانی کی کہ جملہ اہل مجلس کو محویت کی نوبت پہونچی ملک بہزاد نے ملک ارجاسپ سے کہا۔ آج استاد دلنواز سے عجب حرکات ابعید القیاس سرزد ہوتے ہین۔ ملک ارجاسپ نے کہا ان کلمات خسروانہ اور اس نغمہ دلکش کو امداد خداوندی کا کرشمہ سمجھو۔ عجب نہین کہ خداوند وجہ الشمس نے دلنواز کے قالب مین حلول کیا ہو۔

استاد دلنواز چند لمحہ کے بعد خاموش ہوگیا۔ ارجاسپ نے کہا ہنوز طبیعت ہماری سیر نہین ہوئی۔ اگر انعام کے خواستگار ہو

حسب دلخواہ انعام ملے گا- دلنواز نے کہا اگر ایسے ہی مشتاق ہو اور
میرے حال پر مہربان ہو ایک نوشتہ لکھ دو کہ جو مانگے گا ہم دینگے
گے - ارجک نے کہ محو مطلق ہو رہا تھا نوشتہ لکھ دیا- استاد دلنواز
عملی پھر نغمہ سرائی مین مشغول ہوا- ارجک نے ملازمون سے شراب
تند و کہنہ کے دو شیشے منگوائے - دلنواز نے کہا - مجھے شراب تحفہ
و ناقص کی شناخت مین ایسا دخل ہے کہ فقط بو سے پہچان لیتا ہون
ارجک نے ایک شیشہ دلنواز کو دیا- دلنواز تا دیر سونگھتا رہا اور
اس عرصہ مین با این چابکدستی داروئے بیہوشی ملائی کہ کسی کو آگاہی نہ
ہوئی- بعد ازان وہ شیشہ شرابدار کو دیا اور کہا - میری نظر سے ایسی
شراب با ذائقہ کثیر الکیفیت نہین گذری- ساقی نے اسی شراب
کے دو دو جام جملہ اہل مجلس کو پلائے - ایک ساعت نہ گذری تھی کہ
اس بیہوشی مزیل عقل و ہوش نے اہل مجلس کو غافل و لایعقل کر دیا
دلنواز نے باقی شراب مین بھی بیہوشی قاتل ملائی اور بارگاہ سے نکلکر تمام
پاسبانون کو دو دو جام پلائے اور اپنا ساز و نغمہ سنایا- جب بارگاہ
کو بیرون و درون سے محلہ خاموشان کا مرتبہ بہم پہنچا دلنواز علی نے
ارجک بادشتی کی ریش دراز تراشی اور سر کے بال [illegible]
اور ان مین جیسے ساز [illegible] مثل مرغ [illegible]
مضبوط باندھے اور تمام چہرہ رنگہائے مختلف سے رنگا- خرکال کے چیز
پہنا کر [illegible] چہرہ خوکی پہنایا اور ایک لنگوٹی کہنہ بجائے کلاہ سر پر باندھی

ملک بہزاد وارجاس کے نقطۂ ریش وبروت کی اصلاح کی اور سب کے روبرو ایک ساز کلان یعنے دہل و نقارہ وغیرہ رکہہ دیا۔ بلکہ تمام اہل مجلس کی شکلین بہ رنگ ہاے مختلف آراستہ کین

ارجاسپ کے لشکر مین ایک زن رقاصہ پر وخلائق کسی طرح نسے زاید ہوئی تہی مہتر توفیق اُسکے تمام طائفہ کو مع مرد وزن بارگاہ مین لایا اور حسب دلخواہ تمام مراتب سمجہائے۔ بعد ازان بعد ارجاسپ کے جوا پہلوان تہم کے خیمہ مین جو زرد چہرہ کبود چشم ریش دراز مضحک صورت ہو توفیق ازلی ہے پہونچا اور حالت خواب مین اُسکو ایک گوشہ علیحدہ مین لیجاکر خنجر عریان اُسکے سینہ پر رکہہ دیا۔ بعد ازان کہا۔ اگر جان عزیز ہے تو جو کچہہ کہون بجنسہ قبول کر ورنہ مثل گوسفند ذبح کر ڈالونگا پہلوان نے جان کے خوف سے جو کچہہ مہتر نے کہا منظور کیا۔ توفیق نے اُسکو ایک کاغذ دیا اور کہا۔ جس وقت تمہارے لشکر سے چلا جاؤنگا یہ کاغذ ارجاسپ کو دکہا دینا۔ مہتر نے پہلوان کی صورت مضحک تر بنائی اور ایک جامہ جسکا عرض گز دراز ہوگا پہنایا اور ایک خشت طویل ... زرنگار مین رکہہ کر ... کی۔ بعد ازان ... حکمت سے ایک جامہ عجیب و غریب ... نکالا جسکا ہزار گز سے زیادہ دور ہوگا اور اُسکا ... دمعتیل تہا۔ گویا تمام جامہ آئینہ حلبی کا تہا۔ وہ جامہ ... صنعت و نشان کا ایک تاج نکالا ... جو ...

مصنوعی کی تسبیح ہزار دانہ ہاتھہ مین لی اور ایسا روغن رخ پر ملا کہ تمام چہرہ تا بہ گردن مثل شعلۂ آتش روشن ہوگیا

جس وقت با این صورت و شان مہتر توفیق بارگاہ مین آیا ایک ساعت شب باقی تہی - دیکہا کہ جملہ اہل مجلس اُسی طرح بیہوش ہورہے ہین - ارجک پادشتی کو بارگاہ کے ایک ستون سے لگا کر استادہ کر دیا اور خود تخت پر جلوس فرمایا اور پیلک کو تخت کے روبرو کرسی پر بیٹہنے کا حکم دیا - آخر فتیلۂ دفع بیہوشی روشن کیا - سب سے اول ارجک ہوش مین آیا اور بے اختیار چہینک لی - جس قدر مرچنگ و زنگولہ وغیرہ ارجک کے موہاے ریش سے بندہے ہوئے تہے اُنہون نے یکبار صدا دی - زنان مطربہ گوش بر صدا بیٹہین - موافق وصیت مہتر بارگاہ مین داخل ہوئین اور ساز ولواشروع کر دیا - اِس طائفہ کی سرگردہ ایک زن ضعیفہ تہی - مہتر نے اُسکو بہی لباس و زیور مصنوعی سے آراستہ کیا تہا - اُس نے بآواز بلند کہا - اے ارجک پادشتی وزیر سلطنت فریدون حصار - کس خواب غفلت مین مبتلا ہے - بدیدہ امتیاز دیکہہ کہ خداوند آتش نے فرازین سرا سے تیری مجلس ظلام مین نزدل اجلال فرمایا ہے اور اپنے پیغمبر برحق زردشت کو بہی ساتہہ لایا ہے - خداوند کا حکم ہے کہ تو بہی ہمارے ساتہہ رقص و نوا مین مشغول ہو اور جو دہل تیری کمر مین بندہا ہوا ہے اُسکو بآواز بجا - بعد ازان اُسی زن دلالہ نے بادشاہان بکمو و غوکال سے کہا

کیا حیرت زدہ دیکھ رہے ہو تم بھی ان زنگولون کو سجاؤ خداوند تمہارے مقاصد دلی بر لائیگا - مہتر نامدار نے ایک تازیانہ ضعیفہ کو دیا تہا کہ جو حکم خداوندی سے سرتابی کرے اسکے پشت و پہلو پہ بہ ضرب شدید تازیانے مارنا - پبلک مہتر کے خوف سے ضعیفہ کے ساتھ اجرائے احکام مین تاکید کرتا تھا

جس وقت اہل مجلس ہوش مین آئے خمار بیہوشی و کور عقلی کے سبب اس ہنگامہ کو اصلی سمجھے اور متواتر مہتر کو سجدے کئے - بالآخر پبلک کے کہ بصورت زردشت بنا ہوا تہا قدمبوس ہوئے - ہرگاہ فرقۂ آتش پرست و ثنات پرست مین وقت عبادت ناقوس و خرمہرہ و نقارہ بجائے جاتے مین ارجک پادشتی و ملک ارجاس و بہزاد وغیرہ جملہ حضار بارگاہ رقص نوا و دہل نوازی مین مشغول ہوئے زنان مطربہ ورقاصہ بدستور ترانہ مبارکباد گا رہی تھین - چند لمحے کے بعد مہتر نامدار نے پبلک کی معرفت سکوت و خموشی کا حکم دیا - اور فرمایا اے زردشت پیغمبر خداوند ارجک پادشتی کو خلعت رحمت دو - پبلک نے ارجک کو روبرو بلا کر دس پاپوشین بضرب سخت سر پر لگائین - اسی طرح اکثر سرداروں کے سر پر پانچ پاپوشین لگائین اور بعض کو قرار واقعی کفش کاری کی - سردار ہر ضرب پر آداب بجالاتے تھے اور کمی و زیادتی ضرب کو اپنی قدر و منزلت کی تفریق سمجھتے تھے

سے زمین خدمت کو بوسہ دیکر بارگاہ مین چلا آیا - دل مین کہتا تہا - یا خداوند آتش اگر تجہہ مین کچہہ قدرت ہے اِس توفیق عیار بکار روزگار سے ہماری ذلت و نقصان کا عوض لے - حیف کی بات ہے کہ خاص تیرے نام سے یہ ہنگامہ عظیم برپا کر رہا ہے اور کسی سے تدارک نہین ہوسکتا - آہ دریغ مجہہ مفلس محض کے لاکہہ تومان کہ بہزار مشقت جمیع کئے تہے اِس طرح نصیب دشمنان ہوجائین - اگر کچہہ کہتا ہون تو جان کے ضایع ہونے کا اندیشہ ہے

یہان مہتر توفیق نے تمام حاضرین کو حکم دیا کہ ایک لمحہ آنکہین اپنی بند کرلو اور بطریق مراقبہ منتظر خداوندی کی طرف متوجہ ہو - اہل ہو کرنے آنکہین بند کرلین - مہتر نے ایک قارورہ حکمت جسکی ترکیب حکیم بند کر دانش نے بتائی تہی داہتیان حکمت سے نکالکر اُسکے تنا ہہ کہار دستہ پر گیا - قارورہ مثل خدنگ آتشبازی آسمان پر پہونچا - اور شگافتہ ہوکر اس قدر دود غلیظ اُس سے نکلا کہ تمام میدان شب دیجور کی مانند تاریک ہوگیا - کفار کے قالب مین جان باقی نہ رہی - سمجہے کہ غضب خداوندی ہم پر نازل ہونے والا ہے - مہتر نے اُس ظلمت دود مین جو چار ساعت مستقیم رہی تمام زر و جواہر انبان حکمت مین داخل کیا اور خاتم الاسرار کو دست کی طرف پہیرکر شہر غرائب نگار کی راہ لی - قارورہ آتش برق خاطف کی مانند زمین پر آیا اور اکثر ملازمین کے مع زمین عمر کو جلا دیا - جب تاریکی دفع ہوئی کفار نے خداوند آتش کا

ضمیمہ اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۳ مارچ سنہ ۱۸۹۶ع

نشان تک نہ پایا - ارجکسپ نے تنگ ارجاس و بہزاد سے کہا - خداوند آتش مبنے مقام حسین پر تشریف لے گیا اب تم بھی بارگاہ میں چلو اور خداوند کے پیغمبر زردشت سے تہنیت و خوش آمد دولت دنیا و نعم اخروی - بادشاہ و امرا حیران و پریشان بارگاہ میں آئے اور باد ب تمام پیغمبر کو تسلیم و مجرا بجا لائے پیک ہنسا اور کہا - اے ارجکسپ بیوقوف - اسی سفاہت و بیدانشی پر منصب وزارت انجام دیا جاتا ہے اور سالار لشکر ہو کر آیا ہے - اے خر بے ہم تجھے یہ خیال نہ آیا کہ مہتر توفیق پرکار آفت دشمن جان کفار تبدیل ہیئت و وضع میں دستگاہ کامل رکھتا ہے - بعد ازان پیک نے تمام حقیقت بیان کی اور وہ نوشتہ دکھایا جو مہتر نے دیا تھا - ارجکسپ نے دونوں ہاتھ سر پر مارے اور کہا - کیا ستم کی بات ہے کہ ہم سے اس عیار مکار کی عیاری و نظر بندی کا بند و بست نہیں ہو سکتا - نہ پایہ تو افسوس کی بات یہ ہے کہ زر و جواہر کا ایک گنج بے قیاس لے گیا

اس حالت پریشانی میں ارجکسپ کا عیار مرچک فریدون حصار سے ملک فریدون شاہ کا نامہ مع خلعت گران ارز ارجکسپ کے واسطے لایا مرچک نے یہ تماشائے عجیب دیکھ کر پوچھا - شاید میری غیبت میں کوئی جادوگر یہاں آیا اور تم اسکے شاگرد ہوئے - ارجکسپ اول ہی سوختہ و برشتہ ہو رہا تھا مرچک کی گفتگو سے تازہ بتازہ ہوا اور اسکو قرار واقعی کفش کاری کرائی - پھر اسکو مفصل حال سنایا - مرچک مہتر کا نام

سنکر شش بید لرزاں گیا اور مہتر کی عیاری کا قایل ہوا - ناگاہ مرجیک کی نظر اُس پشتارہ پر گئی جو مہتر توفیق کندہ سے پر رکہکے مجلس مین آیا تہا - جب کہول کر دیکہا استاد دلنواز بہیرستش مطلق چار درمین بندہا تہا اور ایک پارچہ بیہوشی دماغ پر رکہا تہا - مرجیک بمشکل دلنواز کو ہوش مین لایا اور حال پوچہا - دلنواز کو جواب دینے کی اصلا طاقت نہ تہی - اس اثنا مین خولاک آہن تاب مجلس مین آیا اور کہا صاحبو - اب افسوس وندامت سے کیا حاصل حریف اپنے جوہر ذاتی وصفاتی کا اظہار بخوبی کر گیا - خولاک آہن تاب کی فہمایش سے مثلہ بادشاہ زرسردار اپنے اپنے خیمہ مین آئے اور جس قدر موئے ریش مہتر کے ہاتہ سے بچے تہے اُنکی بہی اصلاح کرائی اور بعد غسل لباس تازہ بدلا

جب زخم زغمعہ کسیقدر کم ہوا ایک شب ملک ارجاس کی خواہش سے اُسکے نامدار جیک نے طبل جنگ بجوایا - صبح کو بعد صف آرائی ملک ختام صدق گو ملک ارجاس کے مقابلے کے لیے آیا - بعد مکالمہ جب نوبت پیکار دنبرد پہنچی ملک ختام نے ملک ارجاس کا نیزہ ہوائی کر دیا گو شمشیر بازی مین ملک ارجاس نے ایک زخم کاری ملک ختام کے سر پر لگایا - اسی طرح تا شام چار پہلوان نامی ملک ارجاس کے ہاتہ سے مجروح [illegible] ملک ارجاس [illegible] لشکر اسلام سے ملک [illegible] [illegible] گذارنا ہوا [illegible] ملک ارجاس [illegible] ایک زخم [illegible]

کہا ہا - ارجاسپ بادشاہی نے تا تندرست ہونے ملکہ ارجاس کے
سپہ اندازی موقوف رکھی

مہتر توفیق کا صاحبقران اعظم کے حق میں ایک خواب پریشان دیکھنا اور پہونچنا مہتر سہیم آہو تک کا اور جانا مہتر توفیق کا باغ سلیمانی میں حکیم بزرگ دانش کی خدمت میں

مہتر توفیق نے جس جانکاہی اور ہوشیاری سے ملکہ انوتمار جیک بادشاہی کی خدمت کی وہ شمہ غرائب نگار میں بطور داستان کی مشہور ہوئی اور سلطان رکن الدین غریب توحد اور کلاہ خورشید نگار کی صحبت میں تو بجز اس تذکرہ کے اور اذکار ہوتے ہی نہ تھے - جس وقت تک ارجاس کے زخمی ہونے کے سبب سے لشکر فریدون نگار نے جنگ ملتوی کی اہل اسلام کو زیادہ تر مہتر توفیق کی ذوفنونی کی مدح آرائی کی فرصت نہ تھی - مگر خود مہتر کا دل انہی روز دن میں افسردہ رہنے لگا ہر چند کہ مشغولی کرتا تھا کسی طرح طبیعت شگفتہ نہ ہوتی تھی اور ظاہرا کوئی وجہ ملال خاطر

کی نظر نہ آتی تھی۔ ناگاہ ایک شب قریب طلوع صبح صادق مہتر دلاور نے یہ خواب ہولناک دیکھا کہ گویا صاحبقران اصغر ایک مکان تنگ و تاریک میں بند ہے اور مین ہر طرف اُس مکان کا دروازہ تلاش کر رہا ہون۔ آخر ایک عالم وحشت مین آنکھ کھل گئی۔ وقت صباح بداند از نہایت مشوش و پریشان حال یہ شعر پڑھتا ہوا سلطان رکن الدین کے پاس آیا

چشم خواب پریشان چشمہ تر شب ست   در دل صد پارہ ہر مژگان من شاخ گل ست

اور بہ آہ سرد و دیدہ نمناک اپنے خواب موحش کی سلطان کے روبرو نقل کی۔ شاہزادہ مظفر بن سلطان کہ صاحبقران اصغر سے محبت مفرط رکھتا ہے مہتر کے بیان سے زار زار رویا۔ خواجہ بہمن دانشمند وزیر نے شاہزادہ کی بہر صورت خاطر جمع کی اور کہا بیشتر خوابون کی تعبیر برعکس ہوتی ہے۔ ہنوز یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ مہتر سہیم آہو تگ شاہزادہ طاقان کا مرسلہ گرد آلود منتشر الحواس بارگاہ معلے مین آیا۔ اور صاحبقران اصغر کے گم ہونے کی خبر وحشت اثر سنائی۔ جب وقت مہتر توفیق نے یہ داستان وحشت نشان سہیم کی زبان سے سنی کف افسوس ملی اور سلطان سے کہا۔ اب مجھے حضور رخصت دین۔ سلطان نے فرمایا بسم اللہ۔ تشریف لیجاؤ۔ مگر صاحبقران اصغر کے حال سے ہمین ضرور آگاہ کرنا۔ تاوقتیکہ ہم اُس نور دیدہ کی خیر و عافیت نہ سنینگے۔ اِس دل مضطر کو قرار نہین آنے کا

یہ دونون عیاران جبار رفتار چند روز ہی مین لشکر صاحبقرانی مین پہونچے۔ شاہزادہ بہران وشاہزادہ طاقان نے لشکر کی پریشانی اور ساحرون کی شورش اور سمندہزار گل کی کارگذاری کی حکایت مفصل بیان کی۔ مہتر توفیق اصطبل خاص مین آیا۔ دیکھا کہ ایک شامیانہ مرواریدنگار باچوب ہائے مرصع کار کھچا ہے اور ایک توسن پری وش دیوزاد عدیم المثال جسکی قیمت ہفت اقلیم کے محاصل سے بھی زیادہ ہوگی اُسکے سایہ مین بندھا ہے۔ مہتر ذوی شعور کی زبان پر بے اختیار صلواۃ جاری ہوئی۔ بہ آہستہ قدمی اُسکے پاس گیا اور کہا۔ اے مرکب سرزمین طلسم۔ تیری ذات سے عجب طرح کی کرامات ظاہر ہوتی ہین۔ چاہیئے کہ مجہکو بھی پہچانے سنتا ہون کہ تو صاحبقران سے ہمکلام ہوتا ہے۔ عجب نہین کہ اُس عالیجناب نے کبھی تجہہ سے میرا بھی ذکر کیا ہو۔ مین توفیق تیرے راکب کا غلام خاص ہون۔ ہرگاہ سمندہزار گل نے توفیق کا نام سُنا۔ اول بہ نگاہ غور مہتر کی صورت دیکھی۔ انگاہ بطریق شہادت تین بار جمائی لی بلکہ مہتر کے سینہ پر اپنا مونہہ رکہہ دیا۔ مہتر توفیق نے بھی ہزار گل کی پیشانی کو بوسہ دیا اور یال ودُم پر ہاتہہ پہیرا

وہ دن یاران صحبت سے حرف وحکایات مین گذرا۔ وقت شب مہتر نامدار بصورت مبدل ساحرون کے لشکر مین پہونچا۔ رفتہ رفتہ یہ حال دریافت ہوا کہ ایک ساحر زبردست دردمان نامی نے صاحبقران والا شان

کر تیہ کر ایلے ہے۔ دو بزر در اعمال سحر صاحبقران کے سینہ سے بالکل بھلا بیٹھے۔ السحر بالکل سہو کر دیئے ہیں۔ مہتر توفیق اپنے لشکر میں آیا اور از روئے علم نجوم و رمل صاحبقران اصغر کا احوال مستقبل دیکھا۔ خانہ حیات کو قوی پا کر شاہزادہ طاقان سے کہا۔ تم صاحبقران کی جانب سے مطمئن رہو اور مجھ کو رخصت دو۔ میں باغ سلیمانی میں جاتا ہوں۔ دیکھوں حکیم بزرگ دانش صاحبقران فلک سریر کی رستگاری کے بارہ میں کیا تدبیر ارشاد فرماتے ہیں۔ شاہزادہ طاقان نے کہا۔ یہ مشورہ بہت انسب ہے۔ الا آفات دشتی کا کیا علاج۔ اگر دیو و اجنہ کا اندیشہ نہ ہوتا۔ میرا خود یہی قصد تھا۔ مہتر توفیق نے توکلت علی اللہ کہا اور مردانہ وار دیرانہ بہ عجائب کے درہ میں داخل ہو گیا

واضح ہو کہ جس قدر غول و دیو صاحبقران اصغر کے ہاتھ سے معرض قتل و ہلاکت میں آئے تھے اُنکے معرض صد ہا غول و دیو مقام بہ مقام جمع ہو گئے ہیں۔ کیا معنے کہ بر عجائب میں باغ سلیمانی واقع ہے اور فرقہ دیو کو اُس باغ کی حفاظت و نگہبانی کا حکم مرکد ہے۔ البتہ اول دیوان خدا پرست محافظ تھے۔ اور اب دیوان ابلیس پرست کی حراست میں داخل ہے القصہ سرتاج مہتران عالم توفیق نامدار بقدم عیاری تیز رو تندسا نت راہ قطع کرتا تھا۔ جس مقام میں دو راہیں پیش آتی تھیں۔ وہان بزور علم رمل راہ مقصود دریافت کر لیتا تھا۔ رفتہ رفتہ ایک دیو طویل القامت کے مقام میں پہونچا۔ اُس وقت دیو اپنی مادہ سے ایک خوشی

دشت میں سرگرم اختلاط تھا۔ قضارا وہ دیو نے مہتر کو دیکھ لیا
اور دیو سے کہا۔ دیکھ کہ خداوند ابلیس نے کیا بیٹھے کیسی نعمت غیر مترقبہ
بھیجی ہے۔ دیو بغل کو بان دست بردست زنان بے محابا مہتر کے
عقب میں بھاگا اور بہ صدائے بلند کہا۔ او آدمزاد کہاں جاتا ہے۔
مہتر بے خوف و ہراس دیو کے روبرو آیا اور پوچھا۔ او مردود مجھ سے
کس شے کا خواستگار ہے۔ دیو نے کہا۔ بس یہی قصد ہے کہ ہم زن و
شوہر تیرا گوشت پختہ و خام کھائیں

راوی کہتا ہے کہ مہتر توفیق اور صاحبقران اصغر خادم و مخدوم
دونو علمائے عالی منزلت کی تعلیم سے جن و دیو کی زبان بخوبی سمجھتے ہیں
یہ امر بھی علامات صاحبقرانی سے ایک علامت عمدہ ہے خواہ شاہزادگان
خورشید دیدہ مثل عزالدین کی مانند صاحبقرانان شمشیر زن کشورگیر
خواہ شان توفیق و سریع السیر و ابوالحسن جوہر صاحبقرانان خنجرگذار
ہوں۔ قصہ کوتاہ جس وقت توفیق نے اُس دیو پلید کی زبان سے کلمہ
ذکر سنا خوب ہنسا۔ بعد ازاں کہا۔ او مرکب بلند قامت اور قریب
آکہ میں تجھ پر سوار ہولوں۔ بگوش ہوش سن کہ میرا نام ہیبت سلیمانی
ہے۔ ایک کار ضروری کے واسطے باغ سلیمانی کو جا رہا ہوں۔ آدمی پیادہ
پائی کی مشقت سے خستہ کاہل ہو گیا ہوں۔ دیو نے ایسا قہقہا
مارا کہ تمام وحشت گریختہ کیا اور کہا۔ یہ بات قیاس میں نہیں آتی کہ انسان
حقیر القامت دیو پر دہ مثال پر سوار ہو۔ خیر میں تجھے بھرتی ہی جو الی

باغ مین لے ہی جاتا مگر مشکل یہ ہے کہ ہماری جنس اپنی حد معین سے ایک قدم بیشتر نہین رکھہ سکتی - ورنہ آتش غیب جلا دیتی ہے - اور وہ حدود معینہ سات سات فرسخ باغ سلیمانی کی چارسمت ہین - مہتر نے کہا - کچھہ خوف کا مقام نہین - جب اپنی حد معینہ پر جا پہونچے گا - ہم تیری پشت سے اُتر لین گے - اِس دفعہ دیو نے باین قصد ہاتھہ پہیلایا کہ گردن گرفتہ مہتر کو مادہ دیو کے پاس لیجائے - مہتر توفیق نے جامہ منقوش پر دونو ہاتھہ مارے - موافق قاعدہ جامہ کا دور کہل گیا اور اُس مین ہوا بہرنی شروع ہوئی - جس قدر مہتر قدم فرسائی کرتا تہا - جامہ پُر باد ہوتا جاتا تہا - حالانکہ دیو کا قد سو گز سے کم نہ ہوگا - لیکن مہتر والاگہر کو جامہ منقوش کی برکت سے ہزار گز جست کی قدرت ہوجاتی تہی - چنانچہ جست زدہ طیور کی مانند دیو کے سر پر پہونچا - دیو کا سر ناپاک بعینہ مقعر مدور کی صورت تہا - مہتر توفیق بہ آرام تمام زانو زدہ بیٹہہ گیا اور کسوت عیاری سے ستار نکالکر بے تکلف بجانے لگا - دیو نے جسکا ایلوج دشت نشین نام تہا مہتر کو جو روبرو دیکہا - مادہ سے کہا - اے کجا یہ ثابت ہوتا ہے کہ اصل مین وہ آدمی نہ تہا کوئی پرندہ تہا کہ یکایک پرواز کر گیا - مادہ نے کہا جانور ہی سہی - تیرے ہی بال و پر ہیچ - بہ فرصت پرواز اُسکو گرفتار کرلا - مہتر نے دل مین کہا - سخت مشکل پیش آئی - یہ نابکار مادہ کے کہنے سے پرواز کریگا اللہ خدا جانے کہان سے کہان پہونچے گا - اِس اندیشہ سے ایک مقراض انبان حکمت سے

سنانی جسکی درازی ایک گز کامل تھی اور نہایت ہوشیاری و چابک
قدمی سے دیو کی گردن پر آیا۔ اور ایسی چالاکی سے دونوں شہپر تر سے
کر دیو کو اصلا خبر نہ ہوئی۔ اب وہ ان پھر اسی طرح سے بیٹھ کر ستا
رنوازی میں مشغول ہو گیا۔ مگر مادہ دیو کے کان میں ستار کی آواز
آئی۔ ہر طرف دیکھنا شروع کیا۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہ آدمزاد دیو کے
سر پر سوار ہے۔ بے تحاشا شور و غل مچایا اور دست بر دست
زدہ کہا۔ وہ جانور آدم صورت تیرے سر پر موجود ہے اور بے
تکلف کوئی ساز بجا رہا ہے۔ مادہ کی فریاد سے دیو نے سر پر ہاتھ
پھیرا۔ منتر توفیق نے اس ضرب قوی سے ہاتھ میں خنجر مارا کہ ایک انگلی
پنجہ دست سے صاف جدا ہو گئی۔ دیو شش پونہ خوب ناچا اور مادہ
سے کہا تو نے دیکھا۔ یہ جانور کس قدر تیز ناخن ہے کہ اسکے ناخن
کی ایک ہی ضرب سے میری انگلی جدا ہو گئی اور خون مثل فوارہ جاری
ہو رہا ہے۔ مادہ دیو غضب آلودہ اس ارادہ سے دیو کے پاس
آئی کہ منتر کو اسکے سر پر سے اتارے۔ منتر بلند پرواز کا ہے
ایک تیر وہ آتش مادہ دیو کے سر پر مارا۔ وہ ملعونہ ہیزم خشک
کی صورت جلنے لگی۔ اور شور کنان جست زنان ایک چشمہ کے کنارہ پر
پہونچی اور اپنے کو پانی میں گرا دیا۔ بارے اُس ملعونہ کی آتش بدن بجھ
گئی۔ دیو نے پرواز کا ارادہ کیا۔ بوقت پرواز وہ پر ہاتھ سے
منقرض زمین پر گر پڑے اور دیو نے شہر ... گردش کہاں ...

خود کو سنبھالا اور مہتر سے کہا۔ او آدمزاد۔ تیرے ہیبت سلیمانی ہونے
مین شُبہ نہین۔ مجھہ کو اِس قدر مہلت دے کہ اِس لکاتہ کو ہلاک کر لون
اسی مُردار نے میرے سر پر بلائے سخت نازل کرائی ہے۔ ورنہ بے
غل وغش عیش وعشرت مین مشغول تھا۔ مہتر نے کچھہ جواب نہ دیا۔
کیلوچ نے ایک تختہ سنگ نہایت گران وزن کلانہ کے سر پر مارا
اُس نے ضرب سنگ دفع کر دی۔ اور دیو سے کہا۔ اب مین تیرا امتحان لے
طبیعت سمجھی۔ یہ چاہتا ہے کو مین اِس آدمزاد ہیبت سلیمانی نام کو بضرب
سنگ ہلاک کردن۔ دیو نے ترسان ولرزان کہا۔ کاش تجھے اِس قدر
جراءت وہمت ہو۔ یا دہ دیو نے وہی تختہ سنگ بقوت تمام مہتر کو مارا
مہتر شرارہ آتش کی مانند دیو کے سر پر سے شانہ پر چلا آیا۔ وہ تختہ
دیو کے سر پر لگا۔ اور ہیک جوے خون سر سے جاری ہوئی۔ مہتر تو فیق
نے کہا۔ او مردود۔ اگر جان اپنی عزیز سمجھتا ہے۔ مجھہ کو باغ سلیمانی
مین پہونچا دے۔ جب کیلوچ نے بجز اطاعت و فرمان برداری کوئی مفر
نہ دیکھا۔ ایک طرف خبر کی۔ کلانہ بھی عقب مین ہولی۔ مگر جان کے خوف
سے قریب نہ آتی تھی۔ کیلوچ دوان وخیزان ایسے مقام مین پہونچا
کہ وہان سات دیو حلقہ زدہ شراب پی رہے تھے۔ کلانہ نے بطریق
دادخواہی سرگذشت اپنی بیان کی۔ دیوان مذکورہ نے مہتر کو مع
کیلوچ کے گہیر لیا۔ ہر ایک دیو دست بردست نشان غل مچاتا تھا
اور اپنا حربہ مہتر کے سر و گردن پر لگاتا تھا۔ اُس عزرائیل جان

دیوان نے اس طرح وہ ضربات ذبح کین کہ کبھی دیو کے سر پر سے شانہ پر چلا آتا تھا اور کبھی شانہ سے سر پر جا پہونچتا تھا - اس زد و کوب سے کیلوچ کا تمام جسم اس قدر مجروح ہوا کہ جان ناپاک تن سے نکل گئی

بعد ہلاک ہونے کیلوچ کے مہتر والا قدر برق لامع کی مانند جست زدہ دوسرے دیو بلند قامت کے سر پر پہونچا - اس دیو کے مو سر اس قدر دراز تھے کہ مہتر اُن مین پوشیدہ ہوگیا - کلانہ زار زار رو تی تھی اور وہ دیوان مضحکانہ کبھی اُسکو دلاسا دیتے تھے اور گاہ کیلوچ کی لاش کو بہ نگاہ حسرت و افسوس دیکھتے تھے - جب کلانہ کی فریاد و زاری حد سے درگذری - ایک دیو نے اُسکے سر پر دست شفقت پھیرا اور کہا بس خاموش ہو رہ - مین تجھ سے نکاح کر لونگا - دوسرے نے کہا - او نادان - مجھکو بھی اپنا شریک کار سمجھ - اسی طرح ہر ایک دیو نے کلانہ کی طرف خواہش ظاہر کی - مادہ دیو نے کہا - مین تمہارا کہنا منظور کرونگی بشرطیکہ میرے شوہر کی لاش سے آدمزاد کی لاش جدا کردو - دیوون نے دیو مقتول کا ایک ایک پارچہ بدن دیکھا - جب کوئی چیز نہ پائی بہت متعجب ہوئے - ان مین سے ایک نے کہا - وہ آدمزاد خاکی تھا - بس خاک مین مل گیا - ناگاہ ستار کی آواز کان مین آئی - دیو وحشت زدہ چار طرف دیکھنے لگا دہ دیو نے کہا - کیا دیکھتے ہو - وہ آدم زاد زندہ و سلامت ہے

اور میرا شوہر ہلاک ہوا۔ بچشم کور دیکھو کہ دیو کاکل دراز کے سر پر بدل
جمعی سانڈ بجا رہا ہے۔ روایت ہے کہ یہ دیو اول خدا پرست تہا۔ بالفعل
بعد دیوان ابلیس پرست کی صحبت سے مرتد ہو گیا ہے۔ جس وقت دیو
کاکل دراز نے دیکھا کہ قاتل کیلوج میرے سر پر سوار ہے۔ دل مین سمجھا
کہ بے شبہ یہ آدمزاد سرمدین اللہ ہے۔ آخر بعجز و انکسار مہتر سے
کہا۔ اے آدمزاد والا نہاد۔ تیرے بیعت سلیمانی ہونے مین کلام نہین
اب مین نے دین ابلیسی پر لعنت کی۔ تو دل جمعی رکہہ۔ بہ عافیت تمام باغ سلیمانی
کی حدود مین پہونچا دونگا۔ بشرطیکہ مجہے امان دے۔ مہتر بعد عہد و
پیمان لینے کے کاکل دراز کے سر پر سے جست زدہ دیو دویم کلبلین
نام کے سر پر پہونچا۔ تمام دیو باحربہ ہائے مختلف کلبلین پر حملہ آور
ہوئے۔ دیو کاکل دراز نے بہی چند ضربات دار شمشاد کلبلین کے جسم
ناپاک پر لگائین۔ مہتر جست زدہ دیو سیوم کے سر پر پہونچا داخل
سلام ہو۔ دیو اور مادہ دیو بطریق کیلوج جہنم واصل ہوئے اور دیو
کاکل دراز نے توفیق کو سالماً و غانماً باغ سلیمانی کی حدود مین پہونچا دیا

مہتر توفیق سات فرسخ پیادہ پا قطع کر کے باغ سلیمانی مین داخل
ہوا۔ سیر کنان و تماشا بینان گنبد دعوت کے پاس سے گذرا۔ جاثق
معاجبران اصغر نے شمائیل اپنے بہ کل طالع کو مسخر کیا تہا۔ مہتر کو اُسکا
دروازہ کسی طرف نظر نہ آیا۔ وہان سے حکیم صاحب کے مکان مین پہونچا
حکیم تبرگذ انش اس وقت اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل کرتے اور

پہنچ کر کچھ دیکھ رہے تھے۔ مہتر توفیق نے بعد بجا آوری تسلیم صاحبقران اصغر کی گمشدگی اور لشکر اسلام کی پریشانی کی حقیقت مفصل بیان کی۔ حکیم بزرگ دانش نے فرمایا۔ ہم نے اپنے استاد حضرت خضر علیہ الرحمہ کی زبان معجز بیان سے صاحبقران کے حالات مفصل سنے ہیں۔ سلطنت پر نہ کریم کا رسالت کے اس عالی قدر کی نسبت تمہاری سعی و جہد پر موقوف رکھی ہے۔ میں دیدہ مضطر انتظار آپ سے مقابل کرتا تھا اور چشم براہ تھا کہ کس وقت یہاں آتے ہو۔ تمہارے جانے کے بعد میں بیت المقدس کو جانے کا عزم رکھتا ہوں۔ اس فقیر کے جانے کے بعد کیا مجال کسی انسان کی کہ اس دشت پر آفت میں قدم رکھے۔ صاحبقران کو میرا اشتیاق سلام پہونچانا اور کہنا کہ اُمید ہے مجھے اس باغ میں تلاش نہ کریں۔ اگر حیات مستعار باقی ہے انشاء اللہ العزیز ہر کسی مقام میں باہم اتفاق ملاقات ہو جائے گا

در بر رفتیم عذر ما بپذیر　　اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اس تمہید کے بعد حکیم بزرگ دانش نے ایک اسم جلیل مہتر توفیق کو بتایا اور تمام مراتب دربار و رستگاری صاحبقران سمجھائے۔ مہتر توفیق ایک روز و شب حکیم صاحب کے ہاں مہمان رہا۔ بعد ازان رخصت ہوا۔ ادھر حکیم صاحب بھی تن واحد بے ساز و سامان باغ سلیمانی سے نکل کر ایک طرف روانہ ہو گئے

آنا دودمان جادو کا سمندہزار گل کی گرفتاری کے واسطے اور مدد طلب کرنا شنجرف جادو سے اور گم ہونا سمند کا شنجرف جادو کے عمل سے

جس وقت سمند ہزار گل نے لشکر کفار کی خرابی مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکہا۔ نہنگم و ہنگم جادو سالاران لشکر نے ملک دودمان شاہ جادوان کی خدمت مین عریضہ لکہا۔ اس عریضہ کے مطالعہ سے دودمان جادو کی نظر مین زمین و آسمان سیاہ ہو گیا اور قطران غلام و شرارہ خاتون زوجہ و طواط وزیر آفاق شاہ کو اس قدر کفشکاری کرائی کہ بیدم ہو گئے۔ بعد ازان سو جادوگران کامل فن کو ساتہہ لیا اور اُنہین ششبکون کی راہ سے بزور افسون سحر گنبد بے در مین گیا۔ طعام رنگا رنگ بہی ساتہہ لے گیا تہا۔ جس وقت صاحبقران گیتی ستان کے رو برو پہونچا۔ رعب و داب صاحبقرانی سے بے ساختہ تسلیم و مجرا بجا لایا اور کہانا پیش کیا۔ صاحبقران اصغر نے بے خوف و ہراس کہانا تناول فرمایا۔ دودمان جادو ہمہ تن چشم ہو کر صاحبقران کے جمال و کمال کو دیکہہ رہا تہا اور دل مین بار بار کہتا تہا۔ یہ جوان کرہ تمکین و وقار کس

استقلال مزاج سے کہا ناکہا رہا ہے۔ مجھ سے مطلق خائف و ہراسیدہ
نہیں ہوتا

ہرگاہ صاحبقران اصغر نے آب و طعام سے فرصت پائی۔
دودمان جادو کی طرف مخاطب ہوا اور پوچھا او ساحر۔ بیان کر کس
قصد و تہیہ سے یہاں آیا ہے۔ دودمان نے کہا۔ بقصد صلاح و آشتی
نہ بہ تہیہ جنگ و فساد بشہ شکیہ لوح طلسم و ہفت ہیکل و توسن طلسم
بہر خدائے دل مجھے دیدے۔ صاحبقران نے فرمایا۔ او احمق۔ اگر ہم
لوح طلسم و ہفت ہیکل تجھ کو دیدیں اور تو بند باطل السحر نہ کھولے۔
پھر ہم تیرے جیسے ساحران بد اعمال کو کس طرح ہلاک کرینگے۔ باقی
رہا توسن نیرنگل۔ سو اسکی سواری ہماری ذات سے مخصوص ہے
کیا مقدور کسی ساحر و غیر ساحر کا کہ اسکی رکاب میں پاؤں رکھے۔ البتہ
اگر اسلام اختیار کرے تو ہم تجھ کو اپنے سرداران عزیز کی فہرست
میں داخل کر لینگے۔ دودمان جادو غضب آلود صاحبقران کے پاس
سے روانہ ہوا اور ساحران ہمراہی سے کہا کہ بے غیرت جلنے کے بخوشی
یا بناراضی اس جوان خجستہ سرگشتہ سے لوح و ہفت ہیکل لینا نہ سب غیر
اسکی مرگ و فنا کے بعد توسن طلسمی خود بخود یا بزور سحر رام ہو جائیگا

برطبق حکم دودمان کے ساحران بہ دخل لعب انجام و تفہیم
صاحبقران اصغر سے بہ جنگ و جدل پیش آئے۔ اس ترت مجسم نے
دو ساعت کے عرصہ میں چالیس جادوگر ہلاک اور [illegible] ساحر اسیر

بقیۃ السیف بھاگ گئے۔ صاحبقران نے اسیروں سے فرمایا۔ اگر
خداپرستی اختیار کروگے تیغ اجل سے نجات پاؤگے۔ انہوں
نے ہمزبان کہا۔ ہماری خداپرستی ملکہ دودمان کے خداپرست ہونے
پر موقوف ہے۔ ان ساحروں کے نام تجمل و تامل و ترمیل و شمیل تھا
از انجملہ تجمل جادوگر ملکہ دودمان کا [illegible] تھا۔ صاحبقران نے تجمل
سے فرمایا۔ اگر دودمان مسلمان نہ ہوا اور تم [illegible] اسکی اطاعت
پر [illegible]۔ پھر تم کیا جواب دوگے۔ ساحروں نے [illegible]
معاذاللہ ہم [illegible] بعد [illegible] دودمان [illegible] خداپرست
ہو جائینگے۔ صاحبقران نے [illegible] کرا کر انکو رہا کر دیا
جو جادوگر فرار ہوئے تھے انہوں نے دودمان جادو کو [illegible]
کی شکست خبر دی۔ دودمان جادو کے دل کو ساحروں کے قتل اور
[illegible] کے اسیر ہونے کا سخت صدمہ پہونچا اور [illegible]
[illegible] اتنا [illegible] تجمل [illegible]
[illegible] دودمان [illegible] ہوش و حواس [illegible] ہوئے۔ تجمل کو
[illegible] حال پوچھا۔ اُس نے کہا۔ وہ جوان [illegible]
اور اسی طرح اسکے اصلی عجائب روزگار [illegible]
[illegible] کی [illegible] آخر [illegible]
نے [illegible] دی۔ دودمان [illegible] ہوا۔ [illegible] جادو
جو [illegible]

و مکاری مین دودمان سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے کہا۔ اسد جواق خونخوار کو طعام بیہوشی آمیز کھلاؤ اور لوح و ہفت ہیکل واسطے لو۔ دودمان کو یہ صلاح پسند آئی اور چند روز متواتر طعام بیہوشی آمیز بھیجا۔ مگر اس سے بھی کچھ کار براری نہ ہوئی۔ راوی کہتا ہے کہ حکیم بزرگ دانش نے ہزار دانے ترنفل کے صاحبقران کو دیئے تھے اور فرمایا تھا۔ اتفاق کی بات ہے۔ اگر کسی دشمن کے ہاتھ گرفتار ہو جاؤ تو پس از طعام ایک دانہ کھا لینا۔ طعام بیہوشی و زہر آمیز اثر نہ کریگا۔ چنانچہ صاحبقران ہنگام طعام ترنفل کھا لیتا تھا

لاچار ہو کر دودمان نے ایک دن دربار عام کیا اور نعمان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے برادر مین بذات خود لشکر اسلام سے بعزم جنگ و پیکار جاتا ہون۔ سُن لوگے کہ کس طرح اُس مرکب طلسم کو گرفتہ و بستہ اپنے لشکر مین لے آیا۔ یہان تم از سر نو سہائے سحر گنبد بے در کی چار طرف قایم کرو اور ستر تومین کی گرفتاری کا خیال رکھو۔ بعد ازان تجل سے کہا اے فرزند۔ تم بھی یہان رہو اور اپنے چچا کی نیابت مین کام کرو۔ اس فہمایش و بند و بست کے بعد دودمان ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ اور ہزار ساحران زبردست کی جمعیت سے لشکر اسلام کی طرف روانہ ہوا۔ بعض ساحر بزور افسون سحر فیلان پر ان اور بعض اشتر و شیران پرندہ اور بعض اژدہائے آتش فشان پر سوار تھے۔ جس سرزمین مین یہ لشکر ضلالت اثر پہونچا تھا۔ وہ سرزمین

خاک سیاہ ہوجاتی تہی - جب روز مین لشکر جزیرہ مرجانیہ مین پہونچا۔ ملک مرجان شاہ رستم زاد و بہرزاد و ملاوسان لشکر اسلام کے ساتہہ جو صاحقران اصغر کے ہمرکاب مرجانیہ مین آئے تہے اُس روز اُس تالاب پر آیا تہا - ساحران بے دین نے بعد دریافت حال ایک ہی جنبش لب مین اُن سب کو بند سحر مین قید کرلیا

جب یہ لشکر مرجانیہ سے روانہ ہوکر دریا سے اُس طرف گذرا۔ ایک قاصد نے نہنگم جادو کو اطلاع کی اُسکے بدن مین جامہ تنگ ہوگیا اول سالاران لشکر اسلام کو اطاعت کے پیامات بہیجے - جب یہان سے انکار ہوا - بہ شان و شوکت ساحرانہ دودمان کے استقبال کو روانہ ہوا - شاہزادہ مہران وطاقان زرین سنان سمند ہزار گل کے پاس آئے اور لشکر تازہ کے وارد ہونے کا حال سنایا - سمند نے تین بار خمیازہ لیا - جسکے یہ معنے کہ لشکر اسلام مطمئن رہے - ساحرون کی سب دلخواہ خبر لیجائیگی

روز سویم دودمان اپنے لشکر مین داخل ہوا اور بنظر تہدید تخویف اشکال مہیبہ و خوفناک ظاہر کین - شاہزادہ طاقان نے ایک خندق عمیق لشکر فیروزی اثر کے گرد کہدوائی اور اُسکو پانی سے بریز کراکر لوح کو جو سمند ہزار گل کے گردن مین رہتی ہے خندق مین غوطے دلوائے تاکہ ساحرون کے سحر عام سے لشکر اسلام ایمن رہے - الحق یہ تدبیر موافق آئی - اہل اسلام دیکہتے تہے کہ ایک دریائے آتش شعلہ زن جوشان د

خسروشان لشکر اسلام کی طرف آیا اور خندق کے قریب پہونچکر خود
بخود دفع ہو گیا۔ اسی طرح دیگر آفات مثل ابر آتشبار و صرصر تند وگرم
پیدا ہو کر نابود ہو جاتی تھین

ملک دودمان نے گنبد آتشین کو جسکی اصلیت ہم قبل ازین
تحریر کر چکے ہین اوج ہوا سے اوتارا اور اپنے لشکر کے ایک طرف رکھوا
دیا اور وقت شب طبل جنگ بجنے کا حکم دیا۔ ہر گاہ صدائے طبل لشکر
اسلام مین پہونچی۔ شاہزادہ خاقان نے بھی کوس رزمی بجوایا

دوسرے دن بوقت طلوع آفتاب دونون لشکر جنگ جو میدان
مصاف مین صف آرا ہوئے۔ سمند ہزار گل بھی جو اسپ بے بند و زنجیر
رہتا ہے بلا تحریک غیرے لشکر اسلام کے بیشا بیش معرکہ مین پہونچا اور
لشکر سے جدا ایک طرف گردن افتادہ استادہ ہو گیا۔ ملک دودمان
چالیس ساحرون کی صحبت سے بنظر تماشا وہان آیا اور ہزار گل کے خال و خط
بہ غور دیکھے اور ایسا فریفتہ ہوا کہ سکتہ کی نوبت پہونچی۔ بلبوت جادو نے
کہ ایک ساحر زبردست ہے کہا۔ اے شاہ جادوان۔ مجھکو استاد نے
ایک ایسا افسون زبردست سکھایا ہے کہ اگر چاہون بانیان طلسم کو گرفتار
کرون۔ یہ مرکب طلسم کیا وجود رکھتا ہے۔ دودمان نے بلبوت کو سینہ
سے لگا کر کہا۔ حالانکہ ہم ہمیشہ سے تجھکو فن سحر مین کامل جانتے ہین۔ مگر
اس حیوان طلسم کے گرفتار کرنے سے قاصر سمجھین گے۔ بلبوت نے لباس
بدن اوتارا اور نجاست لگا کر سر تا پا تمام جسم پر ملی۔ اور قدرے آگ مین

جلائی۔ ناگاہ ہمہ تن افسون خوانی مین مشغول ہوا۔ دو لمحہ کے بعد افسون خوانان
بہ آہستہ قدمی بڑہا۔ قدم بہ قدم دانہ ہائے آتش دم شدہ سمند ہزار گل
کی طرف پہینکتا تہا۔ جس قدر بلبوت قریب آتا تہا۔ سمند سرنگون ہوتا تہا
بلبوت بہ خاطر جمعی سمند ہزار گل کے پاس چلا آیا اور بے خوف و وسواس
یال و دم پر ہاتہ پہیرا۔ پہنگم نے دودمان سے کہا۔ اے ملک۔ سلاسل
مہلک کو قریب جانا بہی نصیب نہ ہوا تہا۔ چہ جا کہ مرکب کے جسم کو ہاتہ لگاتا۔
بلبوت بے شبہ کامل الفن ہے۔ اُس وقت شاہزادہ طاقان کو بہی شبہ
ہوا کہ سمند رام ہو گیا۔ بلبوت نے دودمان سے کہلا بہیجا۔ اب کس امر کا
انتظار ہے۔ جلد تر زنجیرہائے آہنی و ریسمان ریشمی میرے پاس بہیجدے
تاکہ اِس مرکب خوشخود کو گرفتہ و بستہ تیرے پاس لے آؤن۔ ہنوز یہ جملہ
بلبوت کی زبان سے درست ادا نہ ہوا تہا کہ سمند نے شعلہ جوالہ کی مانند
چہسنج مارا اور بائین ضرب محکم ایک جفت لگد بلبوت کے سینہ پر مارا کہ
پرندہ کی صورت غلطان و پیچان گرا اور اُسی وقت جان پلید اُسکی درک اسفل
مین پہونچی۔ لشکر اسلام نے یکبار نعرہائے خوشی لگائے۔ دودمان جادو
کے دل پر بلبوت کی ہلاکت کا صدمہ سخت گذرا۔ بمشکل طبیعت کو سنبہالا
اور کہا۔ کوئی جوان میدان جنگ مین جائے اور بے مدد سحر جوانان لشکر
اسلام سے جنگ و حرب کرے۔ آج کی شب بجائے خود جنگ و سحر کے
باب مین کوئی تدبیر مفید مطلب سوچونگا۔ پانچ ساحر نامور قوی ہیکل
کہ باب شجاعت و پہلوانی مین بہی دم مارتے تہے پس و پیش عرصہ کارزار

مین گئے اور شاہزادہ طاقان کے ہاتھ سے جہنم واصل ہوئے - دودمان نے سوختہ و برگشتہ اُسی وقت ملک مرجان و شیر زاد و ہیبر زاد و رستم زاد وغیرہ کو معرکہ جنگ مین بلوایا اور بدست خود گنبد آتشین مین بند کردیا

راوی کہتا ہے کہ بظاہر لشکر اسلام کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جوانان لشکر فیروزی اثر جو گنبد آتشین مین بند ہوتے ہین جل کر خاکستر ہو جاتے ہین لیکن حسب حقیقت وہ گنبد ایک زندان سخت کا دہنہ ہے - چار شیاطین تابع اعمال سحر اُس پر موکل ہین - فوراً محبوس کو گنبد سے زندان مین لے جاتے ہین جو فی الحال اسی نواح مین ایک غار عمیق تنگ و تاریک کے اندر بنایا گیا ہے - ایک ساحر کامل در زندان پر رہتا ہے - اس زندان کا اہتمام چند شیاطین کے ذمے ہے - وہ بجز آتش گرم و آب شور و تلخ دوسری چیز کھانے کی قیدیون کو نہین دیتے تھے - وہ آتش ایسی گرم ہوتی تھی کہ کھائی نہ جاتی تھی اور اگر کچھ توقف کرتے تھے تو جسم مین گرم چھالے مختلف الاوضاع پیدا ہو جاتے تھے

القصہ جب وہ دن گذرا بوقت شب دودمان جادو نے چالیس نو ساحر کامل فن انتخاب کئے اور اُنکو حکم دیا کہ نوبت بہ نوبت میدان جنگ مین جائین اور حریف کو بزور دست و بازو اسیر یا قتل کرین - اگر حریف کو غالب پائین اُسکو افسون سحر سے جامہ حیوانی مین داخل کردین اس حکم کے بعد طبل جنگ بجوایا اور وقت صباح معرکہ مصاف مین صف آرائی ہوئی - ایک ساحر قوی ہیکل غلطان نامی اشتلم کنان جنگ گاہ مین

آیا - اِس حرف سے شاہزادہ نریمان بن رستم زاد اُس کے مقابل گیا - جب
غلطان جادو نے حرب و ضرب میں اپنے کو نریمان کا ہم پلہ نہ پایا - ایسا افسون
سحر پڑھا کر شاہزادہ ہرن کی صورت ہوگیا - اور جست کنان گوشہ بیابان
کی راہ لی - ہرگاہ شاہزادہ مہران رخطا تان نوجوان نے یہ تماشائے عجیب
دیکھا - آہو دیدہ ہرن سے - ناگاہ سمند ہزار گل شرارہ آتش کی مانند معرکہ
جنگ میں پہونچا اور لگد اول میں غلطان کے اسب کو اور لگد دوم میں غلطان
کو خاک معرکہ میں ملا دیا - اور پھر اپنے مقام پر چلا آیا - دودمان جادو نے ہائے
کا نعرہ مارا اور کہا یارو - اب میں سمجھا - یہ مرکب نہیں - ہمارا حریف کلہ
شکن ہے

دوسرے دن غلطین برادر غلطان نے ہمت زاد کو بصورت پلنگ
کر دیا اور خود سمند ہزار گل کی لگد کوب سے خاک سیاہ ہوا - دودمان نے
حکم دیا کہ میدانداری فردا میں چار ساحر جادوگر جائیں اور میدان جنگ کی چاروں
سمت جدا جدا استادہ ہوں - بالیقین لشکر اسلام سے بھی چار جوان آئیں
گے - اُنکو جامہ حیوانی میں داخل کر کے میدان میں توقف نہ کریں - زیادہ برین
نیست کردہ مرکب آدم کش ایک کو ہلاک کریگا - تین ساحر سلامت رہیں گے -
جب شب گذری - ہنگام صبح چار جادوگر میدان میں آئے - لشکر اسلام
سے بھی چار بہادر مقابلہ کے واسطے گئے - جب ساحروں نے جوانان لشکر
اسلام کو گاؤ و گوسپند و بز و گاؤمیش کی صورت بنا دیا - سمند ہزار گل نے
ویسی چالاکی کی کہ دو ساحروں کو اُسی جلسہ ہلاک کیا اور تیسرے کو بحالت

فرار او زچوتھے کو لشکر کفار مین پہونچ کر۔ زود مان نے حکم دیا جس طرح ممکن ہو اِس اسپ خونخوار کو ہلاک کرد۔ اہل لشکر بہ تبر و خنجر ہزار گل پر حملہ آور ہوئے۔ مگر اُس مرکب ساحرکش نے ضرب لگانے کی رخصت نہ دی اور لگد و دندان سے پندرہ ساحر ہلاک کر کے اُنکے انبوہ سے صحیح و سلامت نکل آیا

زود مان نے ملول و محزون طبل بازگشتی بجوایا اور بوقت شب بعد مشورہ ہائے طویل شنجرف جادو کے نام نامہ لکھہ کر اپنے ایک سرہنگ بلید جادو کے حوالہ کیا۔ اُس مین سمند ہزار گل کی معرکہ آرائی اور اپنی پریشان حالی کی حقیقت مفصل لکھی اور اِس آفت سخت کا ذریعہ چاہا۔ پردہ ظلمات مین ایک کوہ سربفلک کشیدہ ہمدوش کہکشان ہے اور اُس مین شنجرف کی کان ہے۔ اُس کے ایک مقام سخت و تلب مین ایک ساحر کامل ثانی ابلیس رہتا ہے۔ وہ ساحرون مین مناسبت مقامی کے لحاظ سے شنجرف جادو کے لقب سے مشہور ہے۔ اُس ساحر نے تمام عمر عالم تنہائی و تجرد مین گذاری ہے۔ کسی سے کسی طرح کی غرض نہین رکھتا

الغرض بلید جادو بہزار مشقت کوہ شنجرف پر پہونچا۔ دیکھا کہ شنجرف جادو شنجرف کی کان مین تن واحد اعمال سحر کا شغل کر رہا ہے۔ بلید نے بعد بجا آوری تسلیم غلامانہ ملک زود مان کا نامہ شنجرف جادو کے ہاتھہ مین دیا۔ اُسنے نامہ کو بہ غور پڑھا اور ایک

روز و شب کی محنت سے ایک ظرف آب سحر سے بسریز بلید جادو کر دیا- بلید وہ پانی لیکر بہ عجلت تمام دودمان کے پاس آیا اور کہا- استاد ساحران عالم نے فرمایا ہے کہ ایک قطعہ زمین مین جو بو اور اُنکو اس پانی سے سبز کر- جب جو سبز ہو جائین اُنکو کسی مکر و حیلہ سے کاہ سبز مین ملوا دے- جس وقت وہ جو مرکب طلسم کے شکم مین پہونچین گے- چار پہر تک آٹھہ پہر مین دیوانہ ہوجائیگا- لشکر اسلام کی حمایت نہین کرنے کا- دودمان نے کہا- صد حیف ایسا توسن عدیم المثال میرے ہاتھ نہ آسکے- بلید نے کہا- اے ملک- شنجرف جادو نے کہا ہے- توسن طلسمی کے رام ہونے کی توقع نہ رکھہ- وہ حیوان طلسم ہے- اُس کی پشت پر بجز فاتح طلسم دوسرا شخص سوار نہین ہوسکتا

دودمان جادو نے بعد قیل وقال جو بوائے اور سحر کا پانی دیا- چند ہی روز مین وہ جو سبز و بالیدہ ہوگئے- بلید جادو نے وہ جو کاہ سبز مین ملائے اور بصورت کاہ فروش لشکر اسلام مین آیا اور کہا- مین ایک زمیندار ہون- مین نے سُنا کہ سمند طلسمی لشکر اسلام کی حمایت کرتا ہے- ایک نظر مجہہ کو دکہا دو- یہ کاہ سبز بطور نذر لایا ہون- سائیون کا داروغہ بلید کو اصطبل خاص مین لایا اور پشتارہ کاہ سمند ہزار گل کے روبرو رکہہ دیا- سمند نے وہ کاہ بخواہش تمام کہائی

دودمان نے اِس کار دست بستہ کے انعام مین بلید جادو کو ملبوس خاص بخشا- اور اُس شب پہر طبل جنگ بجوایا- علی الصباح دو نو

لشکر صف آرا ہوئے۔ سمند ہزار گُل بھی حسب معمول معرکہ جنگ مین پہونچا۔ مگر چند لمحہ نہ گذرے تھے کہ کاہ مسحور کے اثر سے دیوانگی کی نوبت پہونچی۔ مگر اُس مرکب دیوپیکر نے اُس حالت مین بھی اکثر جادوگرون کو جان سے مارا اور بیشتر کو لگد و دندان سے زخمی و کوفتہ کیا۔ بعد ازان برق لامع کی مانند گوشہ بیابان کی طرف خیز کر گیا۔ شاہزادہ مہر بن مہر طلعت و شاہزادہ طاقان زرین سنان و دیگر سرداران و پہلوانان نے ایک دوسرے سے کہا آج سمند ہزار گُل کی ترکیب بد نظر آتی ہے خدا تعالی تفضل و کرم رکھے

بعد جانے سمند ہزار گُل کے ایک سردار سرزمین ظلمات کا رئیس سملاغ گرہ پیشانی نام بہ غرور تمام معرکہ مصاف مین آیا۔ اس جوان نے مردانہ و دلیرانہ چند سرداران لشکر اسلام کے سر و سینہ پر زخمہاے کاری لگائے۔ آخر کار شاہزادہ گوہر زادہ میدان جنگ مین پہونچا اور سملاغ کو دست و گردن بستہ اپنے لشکر مین لے آیا۔ شام کے وقت بدستور دونون لشکرون مین طبل بازگشت بج گئی وقت شب شاہزادہ طاقان نے سملاغ کو اپنے پاس بلایا اور وحدانیت الہی مین چند فقرے اُسکے روبرو بیان کئے۔ بمقولۂ والله یہدی من یشاءُ الی صراط المستقیم۔ سملاغ نے دین اسلام قبول کیا اور شاہزادہ طاقان کو آگاہ کیا کہ سمند ہزار گُل مسحور ہو کر آوارہ ہو گیا ہے۔ جس وقت شاہزادہ طاقان نے یہ حکایت وحشتناک سنی برافتیا

ہاتے سکا لشر مارا - ہورہ جشم پُرآب کہا

ہر دم زمانہ داغ الم بر جگر نہد یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر نہد

وہان لشکر اسلام مین ملک دودمان کو سملاغ کے خدا پرست ہونے کا سخت صدمہ گذرا - ایک سردار ابلاغ نام نے کہا - میدان داری فردا مین مین جاؤنگا اور سملاغ کو گرفتہ و بستہ لے آؤنگا - ابلاغ بہی سرداران ظلمات سے ہے - دوسرے دن بعد صف آرائی ابلاغ ظلمانی حربگاہ مین آیا اور سملاغ دلاور کو مقابلہ کے لئے بلایا - سملاغ شیر غران کی مانند حریف کے مقابل پہونچا اور وہ دلاور تا شام مع ابلاغ جملہ سرداران ظلمات کو باندہ لایا اور یہ سب مشرف بہ اسلام ہوئے

ملک دودمان چار دوان سرداروں کے مسلمان ہونے سے سخت برافروختہ ہوا اور دوسرے دن بذات خاص میدان مین آیا - اُس روز دس ہزار نامی الطاقیہ دا خراقیہ گرفتار ہوئے اور دودمان نے سب کو گنبد آتشین مین داخل کیا - قصہ کوتاہ بعد گم ہونے سمند ہزار گزلی کے ساحران و قبل ہمیشہ ہر روز لشکر اسلام کے پہلوانون کو گرفتار کرتے ہین

اب ہم مہتر توفیق کا قصہ بیان کرتے ہین جو صاحبقران اصغر کی نجات کے واسطے روانہ ہوا ہے

مہتر توفیق باغ سلیمانی سے نکلکر چندروز کے عرصہ مین اُس دریائے سحر کے کنارہ پر پہونچا جو ساحرون نے بطور سد جاری کیا تہا۔ اُس دریا کی ہر موج اوج فلک سے ہمسری کرتی تہی اور ہزار در ہزار جانوران آبی نہنگ و پور ۂ طویل القامت ہر طرف دہن کشادہ پہر رہے تہے۔ ورائے ازین کنارہ دریا پر صدہا اژدہائے شرربار جمع تہے توفیق نامدار نے ساحرون کے اعمال کو بہ غور و تامل دیکہا۔ ازان بعد ایک کوہ سربلند کی غار مین گوشہ اختیار کیا جو دریائے سحر کے جانب راست واقع تہا۔ وہان تین روز و شب اُس اسم جلیلہ کا ورد کیا جو حکیم بزرگ دانش نے تسلیم کیا تہا۔ جب اوراد اسم سے فرصت پائی اشیائے دعوت جمع کین اور اسم تسخیر پڑہا۔ ایک ہفتہ کامل کی مشقت و ریاضت مین ایک موکل عالم بالا جسکا نام ظفرائیل تہا مہتر توفیق کا مسخر ہوا۔ اِس عرصہ مین ایسی صور عجیبہ و اشکال خوفناک ظاہر ہوئین کہ اگر بجائے توفیق دوسرا انسان ہوتا اُسکا زہرہ شق ہو جاتا

مہتر توفیق ہنوز اچہی طرح ظفرائیل سے سرگرم گفتگو نہ ہوا تہا کہ دو شخص مہتر توفیق کے پاس آئے اور بہ زبان سخت کہا۔ او دشمن ساحران روزگار۔ اُٹہہ کر تجہہ کو اِس نواح کے حاکم کی خدمت مین لیکے چلین۔ مہتر توفیق نے بہ ایماے و اشارہ ظفرائیل سے پوچہا۔ یہ [illegible] مجہہ کو بہی دیکہتے ہین یا نہین۔ [illegible] نے کہا۔ استغفر الله۔ مین کہان اور ساحرون کو نظر آتا ہون۔ توفیق نے اُن اشخاص سے پوچہا۔ تم کون ہو اور تمہارا

حاکم کون ہے- اور مجہہ کو کس غرض سے لے جاتے ہو- اُنہون نے کہا ہمارے نام گرداب و اسواج اور ہمارے حاکم کا نام تلاطم جادو ہے جو داغمان جادو برادر بزرگ ملک دودمان جادو کی جانب سے اِس دریائے سحر کا حی فظ ہے- تیرا نام توفیق ہے اور تو مہر رہنیر کی مخلصی کے واسطے آیا ہے تجہہ کو اس غرض سے لے جائینگے کہ خادم و مخدوم یکبارہ قتل کئے جاؤ- مہتر نے کہا- تم نے کس طرح جانا کہ مین توفیق ہون- ساحرون نے کہا- داغمان و دودمان نے تیرے تمام صحیح نشان وطیاط کی خابون شرارہ سے دریافت کئے اور ہمکو بتائے ہین- توفیق نے کہا- شاید تمہارا گمان ہی درست ہو- چند لحہ گرم صحبت ہولین- پہر داغمان جادو کے پاس چلینگے گرداب و اسواج ہنسے اور مہتر سے کہا- تو عجب انسان سادہ لوح ہے- وہان تمام ساحران ظلمات تیرے تشنہ خون ہو رہے ہین اور تو ہم سے گرم صحبت ہوا چاہتا ہے- دم بخود ہمارے ساتہہ ہو لے- ملک عدم مین کسی دوست سے ہم صحبت ہونا- مہتر نے پوچہا- تم ہی فن ساحری مین کچہہ دخل رکہتے ہو یا نہین- اُنہون نے کہا- کیون نہین- توفیق نے کہا- ہم فی الجملہ تمہارے اعمال خسران مآل کا تماشا دیکہے چاہتے ہین- گرداب جادو نے چوب دست پر افسون سحر پہونکا اور چوبدست زمین پر پہینک دی- طرفۃ العین مین چوبدست نے مار سیاہ کی صورت پیدا کی اور دہن کشادہ کر کے انسان توفیق کی طرف متوجہ ہوئی- مہتر ہنوز دایرہ دعوت مین تہا- جس وقت وہ آفت سحر دایرہ کے قریب

پہونچی اُسکی ہیئت اصلی شکل آئی - مہتر نامدار نے بہ لب خندان ریزہ
امواج جادو سے کہا - ہم نے گرداب کے عمل ناقص کا تماشا دیکھ لیا -
اب تیرے فن کا نقص و کمال دیکھا چاہتے ہین امواج نے ایک پارہ
سنگ پر افسون پہونکا - سنگ بصورت عقرب سیاہ دوان و
خیزان مہتر کی طرف آیا - مگر جب دایرہ کے قریب پہونچا - وہی صورت
اصلی شکل آئی - توفیق نے کہا - بس یہی اعمال ناقص تمہاری بساط مین
تھے - یا کچھ اور کرشمہ دکھاؤگے - اگر اپنے علم و فن مین کامل ہو فلان
درخت کو جو روبرو نظر آتا ہے بزور افسون سحر اژدہا بنادو - ساحرون
نے بالاتفاق کہا - او عیار ہمین بحث کرنے کا دماغ نہین - خاموش
ہمارے ساتھ ہولے - اگر کہے گا - اپنے اُستاد دانمان سے دس
درختون کو اژدہا بنوادین گے - مہتر والاقدر نے کہا - تف براین سحر و
ساحری - بس اب یہان سے چلے جاؤ - ہم ایسے ناقص عملون کے ساتھ
جانا ننگ و عار سمجھتے ہین - ساحرون نے کہا - اگر تو نہ چلے گا - ہم تیرا
سر بریدہ لیجائین گے - مہتر نے کہا - جو تمہارے خیال مین آئے کرو
اس دفعہ اُنہون نے پنجہ ہاے آبدار غلاف سے نکالے اور افسون خوانان
مہتر پر حملہ آور ہوئے - مہتر نے اپنی جائے سے مطلق حرکت نہ کی - جس
وقت ساحر دایرہ کے قریب آئے قوت سحر اُنکی سلب ہو گئی - البتہ مہتر
کے سر پر بقوت تمام پنجے مارے - توفیق نے ساحرون کے ہاتھ پنجہ
دست مین بند گئے اور باین قوت اپنی طرف کھینچا کہ دونون جادوگر ہمسبدہ

زمین پر گرے۔ عتبوز ہوشیار نہ ہوئے تھے کہ صاحبقران کشور عیاری
نے اُنکو رشتہ کمند سے باندھ لیا اور روبرو ایک درخت سربلند
سے آویزان کر دیا۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ اِس کمند کا نام حبل المتین
ہے۔ کیا قدرت و مجال کسی جادوگر یا غول و دیو کی کہ اِس کمند دام اجل
سے نجات پائے۔ گرداب و امواج جس قدر افسون سحر پڑھتے تھے
اور زور و قوت کرتے تھے۔ اُسی قدر کمند زیادہ تر چست ہوتی جاتی
تھی

مہتر توفیق نے انبان حکمت سے کلچے نکالے اور بخاطر جمعی کھائے
جب خورد و نوش سے فارغ ہوا۔ اُن ساحرون سے پوچھا سچ کہو۔
کس حال مین گرفتار ہو۔ اُنہون نے کہا۔ ہمارا حال تجھہ سے مخفی نہین
اور تیرا حال ہم سے مخفی نہین رہا۔ تو ضرور ساحر کامل ہے اور یہ کمند بھی
عمل سحر سے ہے۔ مہتر توفیق نے کہا۔ او سیاہ بختان ازلی۔ کہین
سُنا ہے کہ فرقہ اسلام مین کوئی انسان جادوگر ہو۔ خیر یہ بتاؤ۔ دانمان
کے نائب کہان کہان متعین ہین اور کس کام مین مشغول رہتے ہین
اُنہون نے کہا۔ اے جوانمرد عزرائیل ثانی۔ چار ساحران کامل فن
دانمان جادو کے شاگرد سدھائے سحر کی حفاظت پر مامور ہین۔ تلاطم
جادو اسی دریائے سحر کے ایک مقام تنگ و قلب مین اور نارنگ
جادو طلسم آتش اور سیماب جادو دریائے سیماب اور زنم جادو
دشت ماران مین رہتا ہے۔ یہ چارون ساحر چھ دن تو مقامات

مذکورہ مین افسون خوانی مین مشغول رہتے ہین اور روز ہفتم ایک قصر مین جمع ہوتے ہین جو اِن چارون طلسمات کے درمیان ایک کوہ پر واقع ہے - وہان ایک روز و شب میخواری کرتے ہین اور گوشت انسان کہاتے ہین - توفیق نے کہا - یہ قصہ سن لیا - اب تم دونو بصفائے قلب خداپرستی اختیار کرو تاکہ تمہاری جانین میرے ہاتھ سے تلف نہ ہون - گرداب نے کہا حاشا - مجھ سے خداپرستی کی توقع نہ رکھنا - امواج نے کہا - مجھ کو دو چار لمحہ کے لئے گرداب سے جُدا کر دو تاکہ بجائے خود مشورہ کرلون - مہتر توفیق نے گرداب جادو کے سینہ مین اِس ضرب سے تیر مارا کہ اُنگشت سے درگذرا اور امواج کے بند قید کسی قدر سست کر دیئے - امواج ایک مرد عاقل با ہوش تہا ہے اُس نے بعد غور کامل ابلیس و ابلیس پرستی پر لعنت کی - اور مہتر سے کہا - اے جوان نامدار میرے خداپرست ہونے کا تجہہ کو کس طرح باور آئے - توفیق نے کہا ہمارے احکام شرعی اقرار ظاہری پر موقوف ہین - امواج نے کہا - گواہ رہنا - اب مین تمام ادیان باطلہ پر لعنت کرتا ہون اور بصدق دل دائیرہ اسلام اور صاحبقران کی حلقہ اطاعت مین داخل ہوتا ہون - مہتر مہتران عالم نے بنظر احتیاط ظفر اِتیل ہوکل کی طرف دیکہا - ظفر اِتیل نے کہا - امواج کے متقسوم مین اسلام سے مشرف ہونا جاری ہوا ہے - مہتر ذوفنون نے امواج کو بند قید سے

کہولدیا اور کہا - اے امواج - ہنوز مین تجہے ارکان شریعت تعلیم نہین کرتا - غرض سحر سے توبہ کرتا ہون - اس واسطے کہ اس ضمن مین تجہسے چند کام لونگا - نذان جد موکل سے کہا - یا مطیع اللہ میرا اس وقت یہ ارادہ ہوا ہے کہ اس مہم کو اپنے طور پر انجام دون اور تا امکان تمکو زحمت نہ دون - ظفرائیل نے کہا از بہہ اولی - مگر مین کسی حال مین تم سے غافل نہین رہنے کا - اگر حالت اضطرار مین میرا بلانا مرکوز خاطر ہو - یہ کلمہ کہنا - یا ظفرائیل بحق خالق انفشی اور بالفرض کوئی دوسرا شخص تمہارے ساتھہ شریک مصیبت و تکلیف ہو اُس وقت انفشا کہنا - انشا اللہ ہر وقت پہونچونگا

توفیق نے بعد جانے ظفرائیل کے گرداب جیادوکی لاش دریا مین پہنکدا دی اور خود بصورت گرداب امواج کے ساتھہ ہولیا - امواج مہتر کولبِ دریا لایا اور ایک نان خمیری کے جو اُسکے پاس تہی پارچے کئے اور دہ ریزہ ہائے نان اُس دریائے آفت مین پہینک دیئے - بر وقت اِس عمل کے صدہا ماہیان بزرگ و خورد وہان جمع ہوگئین اور اُنہون نے پارچہ ہائے نان کہائے - دو لمحہ کے بعد ایک نہنگ طویل القامت عظیم الجسد کنارہ پر آیا اور اُس نے شش نمار موتہہ کہولدیا - امواج و توفیق اُس نہنگ کے موتہہ مین داخل ہوگئے - چند لحظہ تاریکی کے سبب کچہہ نظر نہ آیا - جب تاریکی دفع ہوئی

مستر توفیق نے اپنے تئین امواج کے ہمراہ ایک صحرائے ویران مین پایا۔ حیرت زدہ امواج سے کہا۔ اے برادر خیر گذری کہ کوئی صدمہ سخت نہ پہونچا۔ سچ کہہ کر وہ نہنگ کس جنس سے تہا۔ امواج نے کہا کہ یہ نہنگ بحر فلک کا دربان ہے۔ نہنگ جادو اسکا لقب ہے اور ساحران لعین نے اس مقام پر آفت کی آمد و رفت اسی طریق سے مقرر کی ہے

مستر توفیق یہ سنکر خاموش ہو رہا اور امواج کے قدم بہ قدم پیشتر روانہ ہوا۔ قلیل راہ طے کی تہی کہ روبرو سے آتش مشتعل نظر آئی جسکے شعلے کرہ اثیر تک جاتے تھے۔ توفیق نے اس آتش شعلہ کش کا حال پوچھا۔ امواج نے کہا۔ یہ دریائے آتش سحر ہے۔ امواج و توفیق آتش کے دست راست روانہ ہوئے۔ چند قدم کے بعد ایک چاہ عمیق کے کنارہ پر پہونچے۔ ایک چشمہ پانی کا بہی اُس چاہ کے پہلو مین تہا۔ امواج جادو نے اُس چشمہ کا تین کف دست پانی چاہ مین ڈالا۔ چاہ کے اندر سے آواز آئی۔ اے شخص بیان کر کہ کون ہے۔ امواج نے کہا۔ مین امواج ہون گرداب جادو بہی میرے ہمراہ ہے۔ بمجرد اس جواب کے چاہ مین اس صورت کی آتش شعلہ کش پیدا ہوئی کہ ہر شعلہ اُسکا کوہ آتش کو خجل کرتا تہا۔ وہ اسے ازین شعلہ ہائے آتش صد ہا رنگ کے تہے۔ از انجملہ ایک شعلہ زرد رنگ تہا۔ اُس وقت امواج اور اُسکے اشارہ سے توفیق بہی چاہ مین داخل

ہوئے۔ جب تک چاہ کے کنارہ سے دور تہے گرمی آتش محسوس ہوتی تہی۔ بعد داخل ہونے چاہ کے اصلا سوزش معلوم نہ ہوئی۔ سرگاہ چاہ کی تہ پر قدم پہونچا اور آنکہہ کہولی۔ اس طرح کا بیابان پر مخافت نظر سے گذرا کہ ہوش بجا نہ رہے

چند قدم کے بعد دریائے سیماب حائل ہوا۔ ہر موج آسمان تک پہونچتی تہی۔ امواج نے ایک درخت کی دو چوبین لین اور اُن پر افسون پہونکا۔ اُن میں سے ایک چوب خود رکہی اور دوسری مہتر کو دے کر کہا۔ اِس چوب سے سیماب پر گذارا کرتے جاؤ اور ہمہ تن راہ روی مین مصروف رہنا۔ سطح دریا کو نہ دیکہنا۔ مہتر کی زبان پر الحفیظ والامان جاری تہا اور دم بدم امواج کے عقب مین چلا جاتا تہا۔ تا اینکہ دو نوجوان پس و پیش ایک قصر رفیع الشان مین پہونچے

وہ قصر ایک کوہ مختصر کے قلہ پر واقع تہا۔ امواج نے کہا۔ اے مہتر والا قدر۔ آج روز چہارشنبہ ہے۔ یقینًا چار دن ساحر جمع ہونگے اور دور شراب چل رہا ہوگا۔ جس وقت ہم مجلس مین داخل ہونگے سیماب جادو ہمزاد و نسب مہر محل و پیشہ کا حال پوچہیگا۔ تم گرداب جادو کا حسب و نسب وغیرہ مجہ سے یاد کر لو۔ مگر ایک بات مین تمہاری [illegible] مجہ سے نہ ہو سکے گی۔ مجہے آخر شب ایک شراب سحر رات کش [illegible] مجلس [illegible] آتی ہے اور تمام حاضرین مجلس حتی کہ ملازم بر خود سرشار [illegible]

کو بھی اُسکا ایک ایک جام پلایا جاتا ہے۔ جس وقت وہ شراب معدہ تک
پہونچتی ہے۔ خورندہ شراب بے استفسار غیرے حقیقت واقعی اپنی
بیان کرتا ہے۔ مہتر نے کہا۔ تم اُس شراب کے مقام اور تیاری سے
واقف کر دینا۔ پھر مین انتظام کرونگا

مہتر توفیق وامواج گرداب زنان مجلس مین پہونچے۔ دیکھا کہ چار
ساحر دراز قد قوی ہیکل مہیب صورت تمام سرور وانبساط مین ایک
ہی مسند پر بیٹھے ہوئے بادہ نوشی کا شغل کر رہے ہین اور مہتر توفیق کا
ہی ذکر شروع ہے۔ جس وقت اُنہون نے امواج وگرداب عملی کو دیکھا
اول حسب ونسب پوچھا۔ بعد ازان کہا۔ کیا خبر تازہ لائے ہو۔ دونون نے
مہربان کہا۔ ہمین راتدن توفیق ہی کی تلاش وجستجو گذرتا ہے۔ یا
تو اُس نے اِس طرف کا قصد ہی نہین کیا۔ یا خائف ہو کر لوٹ گیا۔ ستیا
جادو نے کہا۔ اے امواج وگرداب۔ ایسا گمان نہ کرنا۔ توفیق وہ عیار
روزگار ہے کہ ایک دفعہ ضرور یہان پہونچے گا۔ اگر اس مرتبہ کا نہ ہوتا
زردشت نامہ اُسکی خبر نہ دیتا

اس گفتگو کے بعد مہتر توفیق گرداب مجلس سے باہر چلے آئے
اور حوالی شہر کا گشت لگایا۔ جب شام کے وقت سیر وتماشا سے
فارغ ہوئے۔ توفیق نے امواج سے شرابخانہ کا نشان دریافت کیا
اور شراب تیار کر عندالفرصت بیہوش کرکے شراب دہانہ کشادہ خیالی
حکمت مین رکھ لیا اور اُسکے عوض شیشہ ہائے شراب انبان سے نکالے

داخل کئے۔ ازان بعد شرابدار کو باہوش کر دیا

جب دو ساعت شب باقی رہی۔ سیماب نے کل اشخاص کو مجلس
مین بلایا اور ایک ایک جام ہر ایک شخص کو اُس شراب کا پلایا جسکو
بزعم خود شراب رازکشا سمجھتا تہا اور حسب ونسب دریافت کرنے
کے بعد شراب خالص منگائی اور حکم دیا کہ استاد قتلک چنگ نواز
کو بلاؤ۔ مہتر ملازم پیام آور سے پیشتر قتلک کے حجرہ مین پہونچا اور
اُسکو بیہوش کر کے خود بوضع قتلک مجلس مین آیا۔ سیماب جادو مہتر
کے ساز و نواسے ایسا خوش ہوا کہ بار بار انعام دیتا تھا۔ قتلک عملی
نے کہا۔ آج میرا دل چاہتا ہے کہ ساز و نغمہ کے علاوہ ہر ایک فن وہنر
کا تماشا دکھاؤن۔ سیماب جادو نے کہا۔ پھر کس چیز کا انتظار ہے۔
قتلک عملی نے کہا۔ شیشہ وجام دلوا دو۔ شرابدار نے شیشہ و
جام مہتر توفیق کے روبرو رکہہ دیا۔ مہتر نے جام شراب بہرا اور
انگشت شہادت پر سنگ آسیا کی مانند گردش دی۔ انگاہ اِس
ترکیب سے سقف مکان کی طرف پہینکا کہ بغیر گرنے ایک قطرہ کے
جام پہر مہتر کے ہاتھ مین آگیا۔ مہتر نے وہ جام باندازہ تمام سیماب کو
دیا۔ اسی ترکیب و انداز سے تمام ساحرون کو نوبت بہ نوبت شراب پلائی
مہتر ہر جام مین بہ چالاکی تمام بیہوشی قاتل ملا دیتا تہا۔ آخر تمام حاضرین
تصویر مردہ چند سالہ سے بدتر ہو گئے۔ جس قدر جواہر و زر نقد ساحرون
کا وہان موجود تہا مع اسباب بقیہ داشیائے پاکیزہ مہتر نامدار نے

انبان حکمت مین داخل کیا اور ساحرون کی زبانین حلق سے باہر نکال کر
جو الدوز لگادی تاکہ انسون خوانی سے معذور رہین
ساحران مذکور شمار مین چالیس نفر ہے۔ باقی تمام ملازم و زنار گردبیشہ
اِس فن ناپاک سے نابلد تہے۔ مہتر توفیق انکو ہوش مین لایا اور بنعماحت
تمام انکو دین اسلام کی فضیلتون سے آگاہ کیا۔ تمام اشخاص از سر صدق
و اخلاص خدا پرست ہوئے۔ مہتر توفیق نے اُسنا دخسانک جنگجو انکو بھی قصر کا مہتمم کیا اور
ساحرون کو ایک تہ خانہ مین قید کرکے خسانک سے کہا۔ آپ زنان سے
خبرگیران رہنا۔ بعد مخلصی صاحبقران اصغر انکے حق مین حکم مناسب صادر
فرمایا جائے گا

پہونچنا مہتر توفیق کا قلعہ مرجان نگار مین اور نجات پانا صاحبقران اصغر کا

جب سیماب وغیرہ جادوگرون کی طرف سے خاطر جمع کرلی۔ مہتر
توفیق مع امواج کے اُس قصر سے قلعہ مرجان نگار کی طرف روانہ ہوئے
جو بعد ہونے قید ملک مرجان شاہ کے ساحرون کے قبضہ مین ہے۔
ایک فرسخ طے کیا ہوگا کہ دشت مارد عقرب کے کنارہ پر پہونچے۔

اسواج ایک طرف گیا اور درخت مار پونیہ کی ایک شاخ توڑ لایا ۔
چوب پر افسون سحر پھونکا اور مہتر توفیق سے کہا ۔ یا مرشد میرے قدم
بہ قدم چلے آؤ ۔ توفیق لب بستہ اسواج کے عقب مین روان ہوا ۔
اثنائے راہ مین ہزار در ہزار ماران سیاہ با کفچہ زہر آلود و عقربان
دراز نیش آدم کش اس شکل عجیب و وضع مہیب کے دیکھے کہ ہوش
بجا نہ رہے ۔ اسواج وہ مار چوبیہ بضرب سخت زمین پر لگاتا تہا ۔ اس
عمل سے وہ جانور ان موذیہ چند قدم دور ہو جاتے تہے

قصہ کوتاہ یہہ ساعت مستقیمہ مین وہ دشت آفت خیز طے ہوا
اور خادم و مخدوم قلعہ مرجان نگار مین داخل ہوئے ۔ اُسوقت مہتر
توفیق نے سیماب جادو کی شکل سے خود کو متشکل کیا تہا ۔ شہر کو آباد
و معمور پایا ۔ ہر طرف مال و زر کے انبار ہو رہے تہے ۔ لیکن اسکے
ساتہہ ہی فسق و فجور کی گرم بازاری تہی ۔ جب چار سو بازار مین آئے
ایک قصر نہایت وسیع و رفیع نظر آیا ۔ اسواج نے کہا ۔ اے مہتر ۔
اس محل مین مرجانہ و عقیقہ رہتی ہین ۔ جو یاقوت و بارق نیز صاحبقران
کو بہکا کر لائی تہین ۔ مہتر توفیق بے تامل اُنکی مجلس مین پہونچا ۔
عقیقہ و مرجانہ نے تعظیم دی اور اپنے سے بالا دست مسند پر بٹہایا ۔
سیماب عملی نے پوچہا ۔ سچ کہو ۔ ملک زادہ یاقوت و بارق سے کیا
راہ و رسم جاری ہے ۔ مرجانہ و عقیقہ نے کہا ۔ شاہزادہ بدر منیر نے
تو ہمکو ذیبل و حقیر سمجہا ۔ آخر صاحبقران دفاتح طلسم ہے ۔ لیکن نہ معلوم

یہ شاہزادے کس خیال سے ملتفت نہین ہوتے۔ سیماب عملی نے کہا۔ انکو یہان بلاؤ۔ ہم بھی ایک نظر دیکھین گے اور ممکن ہوا تو کوئی ایسا افسون انکے کان مین پھونکین گے کہ مطیع ہوجائین گے۔ مرجان و عقیقہ ملکزادہ یاقوت و شاہزادہ بارق کو مکان صدر مین لائین اور خود حسب الحکم مہتر کے دوسرے مکان مین چلی گئین۔ توفیق نے اون یاقوت کو دھمکایا۔ بعد ازان بارق نوجوان سے کہا۔ اے دلاور حیف کی بات ہے کہ عقیقہ کی مانند زن جمیلہ خوش اندام نازک میان تیرے پسند خاطر نہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ اُس سے مختلط ہو۔ ورنہ مین ایک ہی جنبش مین خاک سیاہ کر دونگا۔ بارق نوجوان نے بہ نظر قہر و غضب مہتر کی صورت دیکھی اور کہا۔ او قرمساق۔ یہ زن خبیثہ عفریتہ تیری صحبت کے قابل ہے۔ مین اسکی صورت پلید پر ہزار ہزار لعنت کرتا ہون۔ مہتر نے خندہ زنان کہا۔ او جوان۔ بہ ردمردو آدمیون کو دشنام دہی کس طریق و آئین مین جائز ہے۔ آیا مجھے بھی جانتا ہے کون ہے۔ مین توفیق کشندہ ساحران بدطریق ہون ورنہ تمکو چاہیئے کہ اب طرح زنان زنان ساحرہ کا قصہ ختم کردو

یہان سے مہتر توفیق خاص قلعہ مرجان نگار مین داعمان جادو کی مجلس مین پہونچا۔ داعمان نے پوچھا۔ اے سیماب تمہاری طلسم کے چہار کارخانہ مین سے کسی مین مہتر توفیق گرفتار ہوا یا نہین۔ سیماب عملی نے کہا۔ توفیق تو نہین آیا۔ مگر مین نے ایک شب مین دو خواب عجیب

دیکھے ہیں۔ اُنکی تعبیر تم سے چاہتا ہون۔ خواب اول مین یہ سامان ہوتا نظر آیا کہ توفیق ہمارے طلسم کے دشوار گذار مین بہ آسانی پہونچی۔ اور اُس نے تمام ساحران طلسمات کو رشتہ کمند مین باندھ لیا دوسرے خواب مین زردشت و سامری باتفاق میرے پاس تشریف لائے۔ اور مجھے ساز نوازی کی تعلیم دی اور فرمایا۔ مشوش نہ ہو۔ فرقہ ساحر بہرکیف اہل اسلام پر ظفر یاب ہوگا۔ دانمان نے کہا۔ خواب اول قابل اعتبار نہین ہے۔ ہان خواب دوم تیرا واقعی ہے سیماب عملی نے کہا۔ اے دانمان۔ میری طبیعت اُسوقت درست ہوگی جب تم بدرمنیر کو قتل کروگے۔ دانمان نے کہا۔ اے سیماب۔ ملک دودمان شاہ طلسمات حسب احکام زردشت نامہ بدرمنیر کی قتل و ہزیمت کا مانع ہوتا ہے۔ سیماب عملی نے کہا۔ وہ دودمان کی حماقت ہے کہ بدرمنیر کو قتل نہین کراتا۔ مین نے تیار نامہ بزرگ سے ایک دو مقام مشتبہ جز کے چار دستے پڑھے ہین۔ اُسکے رو سے نمایان سحر خصوصاً فرقہ اسلام کو ایک لمحہ کے لئے زندہ رکھنا گناہ عظیم سمجھا جاتا ہے۔ دانمان نے کہا۔ بادشاہ کی رائے مین دخل دینا موجب معصیت ہے۔ تم شراب پیو اور اپنی ساز نوازی کا نغمہ دکھاؤ۔ تاکہ معلوم ہو کہ زردشت و سامری کے نظر کردہ ہوئے ہو۔ مہتر توفیق نے خود ساقی گری اختیار کی۔ اور ذائقہ چکتے ہوئے تمام شیشون مین بیہوشی ملا دی جسکا نسخہ حال کی ملاقات مین حکیم بزرگ دانش سے سیکھا تھا۔ یہ

بیہوشی ایک گیاہ غیر متعارف سے تیار ہوئی ہے - بالخاصیت اُسکا اثر یہ ہے کہ خورندہ اُسکا اول حرکات مضحک کرتا ہے - بالآخر بیہوش ہوجاتا ہے اور ساز دلنوا مین نہایت لطف آتا ہے

قصہ کوتاہ اُس شراب مزیل عقل و ہوش کے دو دو چار چار جام تمام اہل جلسہ نے پیئے بلکہ مہتر توفیق نے ملازمون اور خدمتگارون کو بھی اِس فیض سے محروم نہ کیا - ازان بعد ایک ساز ہندی مختصر بغل سے نکالا اور اُسکے تمام ارکان درست کئے ہنوز شروع نہ کیا تہا کہ ساحرون نے باہم تمسخر و استہزا شروع کیا تمہوک نے عنغل کی دستار اُتاری - عنغل نے ریش گرفتہ تمہوک کے کلہ پر تہانچہ مارا - رفتہ رفتہ منت و لکد اور چوب و چماق کی نوبت پہونچی - جس وقت توفیق نے دیکھا کہ بیہوشی تیز ہوگئی ہے - بآواز بلند کہا - اسے حاضرین - سامری کا حکم ہے کہ رقص کنان غزل خوانان و افغان سپاہ تخت نوبت بہ نوبت کندہون پر رکہو اور قصر کے صحن مین گشت لگاؤ - بہر وقت اِس حکم کے تخت برداری مین ایک نے دوسرے پر سبقت کی - اور رقص کنان تمام صحن مین دافغان کو پہرایا - اِس سرد شعص نے اُن روسیاہون کو زیادہ تر از خود رفتہ کیا - نوبت بجائے رسید کہ چرخ زدہ مع تخت زمین پر گرے اور بیحالی و ناکی ہوش نہ رہا

مہتر نے امراج کی زبانی یہ حال سنا تھا کہ گنبد سے درکار دانمانی

جادو کے زیر تخت ہے - مہتر و اسراج وہان آئے - فی الواقع ایک
تختہ سنگ نہایت گران وزن رکھا تھا اور ایک حلقہ فولادی
زبردست اُس مین نصب تھا - مہتر توفیق و اسراج نے باالاتفاق
زور و قوت کی مگر اُس سنگ گران نے جنبش تک نہ کھائی - اِس
اثنا مین شاہزادہ ہرباقی و ملکزادہ یاقوت وہان آئے اور کہا - ہم نے
تمہاری تلقین کے موافق حقیقہ و مراقبات سے ناز فروشی کا کوئی درجہ
باقی نہ رکھا - جب دیکھا کہ وہ دونون نشہ مین چور ہوگئی ہین - یکبارگی ایک
ایک ہاتھ اُنکے مونھ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اُنکی گردن دبائی
جب اُنکا دم فنا ہوگیا - تمہارے پاس آئے - مہتر نے کہا خوب کیا
اب اِس تختہ سنگ کو اُٹھاؤ - اب بھی تختہ نے حرکت نہ کی - مہتر نے
لاچار ہوکر فتیلہ ہائے بیہوشی ساحرون کے دماغ کے مقابل روشن
کئے - اور خود دعا و مناجات مین مشغول ہوا - ایک ساعت کے بعد
ایک مرد بلند قامت کشادہ پیشانی عقب سر سے پیدا ہوا اور ایک
شیشہ پر از آب زر دلفریب سے نکالا اور اُس تختہ سنگ کے گرد
چھڑکا - ایکبارہ تختہ سنگ کو بیک دست و پا تو اُٹھا کر ایک طرف
پھینک دیا

بروقت وقع ہونے سنگ کے نقب کا دہانہ ظاہر ہوا - اُس
جوان نے کہا - اے مہتر نامدار - اسراج کے ہاتھ مین شمع روشن
دو اور نقب مین جاؤ - وہان نقب مین زینہ پائے ہین - وہ

زینے اُتر کر گنبد مین پہونچ جاؤ گے - مہتر نے شاہزادون کو ساحرون
کی حراست پر مامور کیا اور خود شمع کی روشنی مین مع امراء نقب مین
داخل ہوا - نصف نقب طے کی تھی - کہ دور سے ایک نور آفتاب
مثال نمودار ہوا - مہتر نے آواز دی - او جوانمرد - اگر میرا گمان غلط نہو -
تو صاحبقران شاہزادہ بدر منیر ہے - اُس نے کہا - ہم ہیں - تو برادر عزیز
توفیق ہے - مہتر توفیق نے دوڑ کر صاحبقران کے قدمون کو بوسہ دیا
اور احوال پوچھا - صاحبقران نے توفیق کو سینہ سے لگایا اور پیشانی
کو بوسہ دے کر کہا - آج دو ساحر میلاق و حولاق بدرسا فسون سحر شکوہ
سے گنبد مین داخل ہوئے اور کہا - ہم تجھہ کو قتل کرین گے تاکہ شہزادہ خاقان
ہم سے راضی ہو - مین نے اُنکو بفضل الٰہی بضرب شمشیر قتل کیا -
از ان بعد اس تلاش مین ہوا کہ کسی گوشہ مین اُنکی لاشین دفن کر دون تاکہ
گنبد متعفن نہو - عندالتلاش ایک حلقہ آہنی میرے ہاتھہ مین آیا اور
وہ ایک تختہ سنگ مین لگا ہوا تھا - مین نے زور مردانہ سے اُس
سنگ گران کو اُٹھا لیا - وہان نقب کا دہانہ تھا - توکل بخدا اس
نقب مین اُترا اور یہان تمسے ملاقات ہوئی - لیکن تم کب آئے ہو
اور کس طرح - مہتر نے تمام سرگذشت اپنا بیان کر کے احوال [illegible]
شاہزادہ [illegible] باشی کی بہت سے نادرہ تعریف کی - اور کہا [illegible]
کے اخلاص کے باب مین لوح محفوظ سے خاطر جمع کر چکے - [illegible]
اصغر نے بہ لب تبسم ریز پوچھا - فرماؤ کہ تم لوح محفوظ کے [illegible]

عالم ہوئے۔ مہتر توفیق نے کہا۔ گستاخی معاف۔ اِس گنبد کی کلفت سے ہنوز طبیعت عالی صاف نہین ہوئی۔ کہ ظفر آئیل کا قصہ سُن کر امواج کی نسبت میرے بیان کو تمسخر پر محمول کیا۔ صاحبقران نے فرمایا۔ خیر مجھ سے غلطی ہوئی۔ یہ کہو۔ وہ جوان کون تھا جو شیشہ زرد آب لایا اور رخنہ نقب کھولا۔ امواج نے کہا۔ حضور۔ وہ جوانمرد تجمل نوجوان ملک دودمان کا داماد ہے۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ تجمل زندان مین بہی بخدمت و تواضع پیش آتا رہا ہے۔ بارہا طعام لطیف و آب سرد ہمارے واسطے لاتا تہا۔ ورنہ دودمان کی غیبت مین داغمان وغیرہ نے فقط ایک نان جو راتب مقرر کر رکہا تہا۔ چند بار تجمل نوجوان نے میری رہائی کی بھی فکر کی۔ لیکن مین نے اُس سے کہا کہ برادر عزیز القدر مہتر توفیق کے آنے تک صبر کرو۔

اِس قال و مقال مین دہنہ نقب پر پہونچے۔ صاحبقران نے فرمایا۔ ہنوز اسم باطل السحر ہمین یاد نہین آیا۔ امواج نے کہا۔ شہریار۔ غلام نے یہ روایت تحقیق سُنی ہے کہ اسم باطل السحر ایک شیشہ مین بند ہے۔ مگر یہ معلوم نہین کہ وہ شیشہ کہان رکہا ہے۔

اُدہر سب سے اول داغمان جادو ہوش مین آیا۔ مگر نہل سکے کر آنکہہ کہولے اُسکو معلوم ہو گیا کہ مین فرش زمین پر پڑا ہون اور مجھہ کو جونین لگی ہین۔ آخر ایک گوشہ چشم سے دیکہا۔ کیا دیکہتا ہے کہ تجمل نوجوان ایک ممہ دگران وزن کندہے پر رکہے میرے سر پر کہڑا ہے اور میرے جلوس

کا تخت اپنے مقام پر نہین ہے - دل مین کہا بے شبہ حریف ایسا ہی ہے
اُس وقت اُسکو بجز اس مکر و فریب کے کوئی حیلہ جان بچانے کا نظر نہ آیا کہ
بصورت حالت خواب یہ کہا - صد ہزار لعنت دین ابلیسی و طریق سامری پر
جہان مین بجز دین اسلام کوئی طریق و مذہب باعث نجات نہین ہے
تجمل نوجوان سنے کہ یہ جملہ داغمان جادو کی زبان سے سنا - بہت متعجب
ہوا

اِس اثنا مین صاحبقران اصغر اور مہتر توفیق وہان آئے اور اُنھون
نے بھی یہ عبارت بگوش خود سُنی - صاحبقران نے فرمایا عجب نہین کہ
بزرگان دین نے حالت خواب مین اسلام کی ہدایت کی ہو - تجمل نوجوان
نے کہا - یا صاحبقران والاتبار - حضور کا خیال درست ہے - آج کی شب
مین نے یہ خواب دیکھا کہ گویا کوئی بزرگ فرماتا ہے - اے تجمل جلد جا
اور مہتر توفیق سے ملاقات کر - وہ عیار نامدار بہزار کوشش یہان آیا
ہے اور ایک سنگ گران وزن کے دفع کرنے مین عاجز ہو رہا
ہے - مگر جب تک زر د آب سحر اُس پر نہ چھڑ کا جائیگا - وہ دفع نہین
ہونے کا - زرد آب ایک شیشہ مین ہے اور شیشہ داغمان کی تحویل
مین فلان جا سے رکھا ہے - میری اُسی وقت آنکھ کھل گئی اور بعجلت
تمام تعمیل کی - داغمان نے جو یہ باتین سُنین - اُسکی خاطر جمع ہو گئی اور
اُس نے بار دگر اپنے کو حالت غفلت مین مبتلا کر دیا

مہتر توفیق نے حسب الحکم صاحبقرانی دوسری کمند یعنے کمند اثر اقی

کمر سے کہولی اور تمام جادوگرون کو اُس کمند سے خوب مضبوط و مستحکم باندہا۔ بعد ازان ہر ایک کو فتیلہ بیہوشی سونگہایا۔ جس وقت ساحر ہوش مین آئے۔ از سر تا پا اپنے کو دام اجل مین گرفتار دیکہا۔ ہر چند چاہا کہ بزور سحر نجات پائین۔ ہرگز ممکن نہ ہوا۔ کمند اثراقی کے اثر سے افسون سحر اُنکو یاد نہ آتا تہا

دانمان جادو نے پوچہا۔ تم مین شاہزادہ بدر منیر صاحبقران روزگار کون شخص ہے۔ میرے روبرو آئے۔ تاکہ اُسکے قدم ہمایون کو بوسہ دون اور دین حق کی تعلیم پاؤن۔ اگرچہ حالت خواب مین کلمہ طیبہ سُنا ہے۔ لیکن اس وقت وحشت مزاج کے سبب یاد نہین آتا۔ صاحبقران اصغر نے دانمان کو کلمہ عیسوی تعلیم کیا اور بدست خود بند تید سے مخلصی دی۔ اسکے بعد ساحران اسیر کو طریق حق کے اختیار کرنے کی ہدایت کی۔ دانمان نے کہا۔ حضور ناحق تکلیف کرتے ہین اس فرقہ گمراہ کا مقدمہ مجہے تفویض فرمائیے۔ صاحبقران نے جملہ ساحرون کی زیست و مرگ کا اختیار دانمان کو دیدیا۔ اُس مکار نے اپنے متوسلون اور لواحقون کو بہ ایما و اشارہ سمجہایا کہ میری طرح تم بہی بہ نفاق خداپرست ہو اور جن ساحرون سے دل مین کینہ رکہتا تہا اُن سے صاف صاف کہا۔ مین خداپرست ہو گیا ہون۔ لاجرم تمکو بہی خداپرست ہونا لازم ہے۔ اکثر جادوگر خداپرست ہونے سے بالغی کود دانمان جادو نے بدست خود قتل کیا۔ اُس حیلہ گر کی یہ حرکت

زیادہ ترصاحبقران اصغر کے یقین دامتنابہ کا باعث ہوئی۔ وراے وزین دانمان نے ترویج دین اسلام اور بت خانہ ہاے شہر کے انہدام مین سعی بلیغ کی اور زر خطیر مہتر توفیق کی نذر گذرانی۔ مہتر توفیق کہ بندہ زر و دولت ہے دانمان جادو کی خدمت و تواضع کا حد سے زیادہ مداح و ثنا خوان ہوا

روز سویم دانمان منافق نے صاحبقران اور اُسکے رفقا کی پُرتکلف تمام دعوت کی اور تمام کھانون مین حتی کہ شراب و آب مین بھی بیہوشی قاتل ملوائی۔ جس وقت بیہوش ہو گئے۔ ان جوانون کو طوق و سلاسل آہنی پہنائے اور جس قدر ساحر بصدق دل مسلمان ہوئے تھے اُن بیچارون کو بعذاب سخت قتل کرایا۔ لوح طلسم و صفت بتیل نعرہ برات صاحبقرانی اُس ساحر غدار کے قبضہ مین آئین۔ گر مہتر توفیق کی اشیاے طلسم خود بخود غائب ہو گئین۔ ان کامون سے فارغ ہو کر دانمان صاحبقران و توفیق وغیرہ کو ہوش مین لایا اور بعد جراحت لسانی قطع ریگ پر بٹھا کر جلادون کو اُنکے قتل کا حکم دیا۔ جلادون نے ہنوز دست تیغ بلند نہ کیا تھا۔ حکم ثانی کے منتظر تھے کہ امواج کو ظفرائیل کی نصیحت یاد آئی۔ اُس نے مہتر توفیق سے کہا۔ صاحبقران والاتبار نے اِس دعوت اجل کے وقت قرنفل کا نوش فرمانا فراموش کیا اور تم ظفرائیل موکل کی نصیحت بھول گئے اِس وقت آخری ہے اور کون وقت مصیبت ہوگا۔ یا قبر مین جا کر استغاثہ کروگے۔ ہر گاہ توفیق

نے یہ جملہ امواج کی زبان سے سنا - ایک حالت مستی مین تین بار زبان سے یا ظفرائیل اغثنا کہا - بروقت کہنے اس کلمہ کے سات پنجہ ہائے دست آسمان سے پیدا ہوئے - چھ پنجے تو صاحبقران و توفیق و بارق و یاقوت و امواج و تیمل کو باز گرفتہ ہوئے آسمان لے گئے اور پنجہ ہفتمی نے لوح و ہفت ہیکل و سلاح صاحبقرانی کو اٹھا لیا - ہر چند داغمان وغیرہ ساحرون نے افسون ہائے مقتدر پہونکے مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی - داغمان کو اس حادثہ سے ایسا صدمہ پہونچا کہ تب محرقہ عارض ہوا

ظفرائیل صاحبقران حمزہ و مہتر توفیق وغیرہ کو ایک کوہ بلند پر لایا اور توفیق سے کہا - او بندہ زادے - اب یہ بات سمجھ کہ جو ہم کو پہونچا دو روز کو میری عبادت در رخصت مین قابل اندازہ نہ ہوتا - مہتر توفیق نے کہا - اے مطیع حکم یزدانی - اول یہ خدشہ دفع کر دو - کہ تم تنہا ہم کو اس کوہ پر لائے ہو یا اور موکلان عالم بالا بھی شریک کار تھے - ظفرائیل مسکرایا اور کہا - اے توفیق - یزدان جہان آفرین نے مجھ کو سر زمینون اور سو ہزار فرشتے ہین - انہون سے مومنون کی خدمت بجا لاتا ہون اور زبانون سے انکی نجات و رستگاری کی دعا مانگتا ہون

جس وقت ظفرائیل رخصت ہوا - مہتر نے صاحبقران سے پوچھا اب حضور کا کیا مشورہ ہے - صاحبقران نے فرمایا - مین کیا مشورہ

ضمیر اخبار میرٹھ مطبوعہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء

دون- ہنوز اسم باطل السحر مجھ کو یاد نہین آیا- تجمل نوجوان نے کہا
یا صاحبقران فلک مکان- جس شیشہ کی شکست پر حضور کے باطل السحر کی
کشایش منحصر ہے- وہ ایک جاے دفن ہے اور اُس مقام سے بجز
ملک دودمان اور میری بی بی کی دایہ کے جسکا نرگس نام ہے کوئی
زن و مرد آگاہ نہین- اگر کوئی شخص اُسکو بُلا لائے- پھر اُس سے
یہ حال بآسانی دریافت ہو جائے- حکم ہو تو غلام خود جائے مہتر توفیق نے کہا- استغفر اللہ
تمہارا جانا ہرگز مصلحت نہین- تم مجھے دایہ نرگس کا صحیح نشان بتا
دو- مین ایک ساعت مین اُسکو یہان لے آؤنگا- بزرگان دین نے
بتخصیص جادوگرون کے شہر و بلاد مین مجھ کو غائب ہونے اور
ہر ایک کام کرنے کی اجازت دی ہے- البتہ عالم پوشیدگی مین
کسی کی قتل و ہلاکت کا مرتکب نہین ہوتا- اگر اس کام مین کچھ توقف
و درنگ واقع ہو- کچھ فکر و تشویش نہ کرنا- کیونکہ مین ایک
کام مین چار کام کرتا ہون- صاحبقران نے فرمایا- باقی تین کام
زر و دولت کے متعلق ہونگے

مہتر توفیق موافق نشاندہی تجمل نوجوان کے محلسرا مین پہونچا
اور نصف شب کے بعد دایہ کو بستر خواب سے صاحبقران اصغر
کے پاس لے آیا- نرگس نے جو آنکھ کھولی- تجمل نوجوان کو روبرو موجود
پایا- فرحان و شادان تجمل کے بلا گردان ہوئی- بعد ازان صاحبقران
کے قدم ہمایون کو بوسہ دیا- تجمل نے کہا- دایہ جان- جو محبت

تجھکو مجھسے اور میری خاتون خانہ سے ہے۔ اب اُسکے امتحان
کا وقت ہے۔ اگر تو ہم کو عزیز رکھتی ہے۔ یہ بتا کہ ملک دودمان نے
وہ شیشہ جس مین صاحبقران کا اسم باطل السحر بند ہے کہان رکھا ہے
دایہ نے کہا۔ اے فرزند۔ اُسی گنبد بے در مین زیر زمین ایک مکان
مختصر بصورت نقب بنا ہوا ہے۔ اُس مکان مین ایک حوض ہے
اور حوض کی تہ مین دودمان نے وہ شیشہ دفن کر دیا ہے اور مکان
مذکور کی راہ خاص حرمسرا کے تہ خانہ مین رکھی ہے۔ اس حال سے
تم خوب واقف ہو۔ کہ ملک دودمان اور داخمان جادو نے مقام
بہ مقام بزور سحر طلسم بندی کی ہے۔ تجمل نوجوان نے کہا۔ اے
دایہ۔ تم طریق کشایش سے بھی واقف ہوگی۔ دایہ نے کہا۔ اول
اُس حجرہ کی کنجی ملنی چاہیئے جس مین ملک دودمان کا تیر و کمان
رکھا ہے اور وہ کنجی تمہاری خوشدامن کے موئے سر سے بندھی
رہتی ہے۔ جب تیر و کمان قبضہ مین آجائے محلسرا کے فلان
گوشہ مین ایک درخت انار ثمردار کا ہے۔ اُس درخت پر ایک
جانور بصورت کلاغ رات دن موجود رہتا ہے۔ وہ جانور دراصل
مقوہ کا بنا ہوا ہے اور اُس کے جوف مین خون حیض بھرا ہوا ہے
جس وقت اُس کلاغ مصنوعی کو تیر مارو گے۔ اُس کے بدن سے
خون حیض بتمامہ جوشش زن ہوگا۔ جس مقام مین قطرات خون گرین
گے۔ اُسی مقام مین ایک نقب کا دہانہ ظاہر ہوگا۔ وہ نقب اُسی

حوض میں نہتی ہوتی ہے۔ جب انتہائے نقب تک پہونچو گے ایک فوارہ بصورت دہان مار۔ اِس ترکیب کا دیکھو گے کہ گویا مار سیاہ طویل العصا مت دہانہ کھولے موجود ہے۔ بے دسواس اُس فوارہ کو زمین سے نکال لینا۔ پانی حوض کا تمام وکمال تہ مین جذب ہوجائے گا اور اُس مقام سے جہان پانی جذب ہوا ہے ایک اژدہا مہیب صورت آتشبار دہن کشادہ سر باہر نکالیگا اُسی اژدہا کے دندان بالا مین وہ شیشہ بندہا ہوا ہے۔ اژدہا کی ہیبت وصلابت سے خائف نہ ہونا۔ کیا سخنے کہ وہ بہی مصنوعی وترکیبی ہے۔ بے تکلف شیشہ لے لینا۔ بعد ازان داؤ تمان جادو کی خوابگاہ مین پہونچنا۔ اُسکی بالین ایک سنگ سیاہ رکہا ہے۔ شیشہ مذکور کو اُس سنگ پر بازور ضرب سخت مارنا کہ پاش پاش ہوجائے۔ اُس طرف شیشہ سحر ٹوٹے گا۔ یہان صاحبقران کو اسم باطل السحر یاد آجائے گا

مہتر نے دایہ نرگس کو اُسکے بستر خواب پر پہونچایا اور خود صاحبقران کے پاس چلا آیا۔ دوسری شب داؤتمان کی خوابگاہ مین پہونچا۔ اُس وقت داؤتمان کے سر مین شدت درد تہا۔ داؤتمان نے اپنے معتمد الخدمت شگوہی سے کہا۔ تک وودمان کے حرمسرا مین جا اور شگوفہ کنیز سے قدرے روغن بادام لے آ شگوہی

کی طرف روانہ ہوا۔ مہتر توفیق اُسکے عقب مین ہولیا اور قابو
پاکر اِس چالاکی سے کمند اُسکی گردن مین بند کی کہ اُس نے آواز
تک نہ دی۔ ازان بعد اُسکو بیہوش کر کے صحرا مین رکہہ آیا اور
بارچہ بیہوشی اُسکے دماغ پر رکہہ دیا۔ آخر محلسرا مین پہونچا اور
شگوفہ سے روغن بادام لے کر اُس مین بیہوشی سریع التاثیر
ملائی۔ توفیق نے دو چار ہی قطرے دانعمان کے سر پر ملے تہے کہ
اُسکو ہوش نہ رہا۔ پس بہ چستی اُسکو چادر عیاری مین باندہا اور مع
شگوفہ بھی دوستان صاحبقران کے پاس پہونچا دیا اور خود
بصورت دانعمان واپس آکر اُسکے پلنگ پر دراز ہو گیا

صبح کے وقت دانعمان عملی نے تمام جادوگرون کو بلایا اور
کہا۔ میرا خیال ہے کہ بدر منیر و توفیق وغیرہ کو موکلان آسمانی لے گئے
اور اب وہ تجمل وامواج کے ذریعہ سے شیشہ سحر کی فکر مین ہونگے
جس مین بدر منیر کا اسم باطل السحر بند ہے۔ پس لازم آیا کہ اُس کا
مقام بدل دون۔ تمام ساحرون نے دانعمان کی رائے کو پسند کیا۔
دانعمان عملی محلسرا مین گیا اور ملک وودمان کی اہلیہ جبلانہ خاتون
سے حجرہ طلسم کی کنجی مانگی۔ جبلانہ کہ اپنی دختر و داماد کی وجہ سے
صاحبقران اصغر کی بدل دوستدار ہے کنجی کے دینے مین متامل
ہوئی۔ مہتر نے دایہ نرگس کے کان مین کہا۔ مشوش نہ ہو۔ مین مہتر
توفیق ہون۔ نرگس نے ودودمان کی بی بی کو مطلع کیا اور اُس کے

سونے مہر سے کنجی کھول کر مہتر توفیق کو دیدی - مہتر نے حجرہ سے تیر و کمان نکالا اور کلاغ کو مارا - جس وقت اُسکا خون زمین پر گرا ایک نقب ظاہر ہوئی - توفیق نے نقب مین داخل ہوکر فوارہ اژدہا شکل کو زمین سے نکالا - بفور جذب ہونے پانی کے ایک اژدہے شرربار - دہن کشادہ فوارہ کی جگہ سے پیدا ہوا - اُسکے دندان بالا مین وہ شیشہ بندھا ہوا تھا - ہر چند کہ اژدہا کی شکل سخت مہیب و خوفناک تھی مگر مہتر نے خدا کو یاد کرکے اُسکے مونہہ سے شیشہ لے لیا اور نقب سے باہر نکل آیا

تمام ساحر جمع ہوئے - مہتر نے اُن سے کہا - کل فلان کوہ کے دامنہ مین ہم اجلاس کرین گے - اور اِس شیشہ کی حفاظت کے واسطے طلسم باندھا جائیگا - راوی کہتا ہے - یہ وہی کوہ ہے جسکے قلہ پر صاحبقران اصغر منتظر الوقت تشریف فرما ہے - مہتر توفیق نے بوقت شب شرابخانہ کا معائنہ کیا اور بیہوشی قاتل شیشون مین ملائی - صبح کے وقت دامنہ کوہ مین گیا اور تخت پر جلوس کرکے وہی شیشے طلب کئے اور دو دو جام اُس شراب کے جملہ ساحرون کو پلائے - شیشہ سحر تخت پر اور سنگ سیاہ مقابل تخت کے رکھا تھا - جو داغمان کی خوابگاہ مین محفوظ رہتا تھا - مہتر توفیق نے صاحبقران اصغر کو بھی اِس اجلاس کی حقیقت سے آگاہ کردیا تھا اور وہ بھی اُس وقت مع رفقا لب کوہ اِس تماشے کے دیکھنے کے واسطے تشریف فرما

تہا۔ دانعمان بہی مقید وابستہ صاحبقران کے ہمراہ تہا اور اُسکی زبان پر جو الدوز لگی ہوئی تہی۔ قصہ کوتاہ جس وقت توفیق نے دیکہا۔ کہ جادوگرون کے دماغ مین بیہوشی سرایت کر گئی ہے۔ اُن سے کہا اے فلان و اے بہمان۔ اب ہم تمکو اپنی طلسم بندی کا تماشا دکہاتے ہین۔ ساحرون نے کہا۔ ہم متوجہ ہین۔ مہتر توفیق نے اِس زور سے وہ شیشہ سنگ سیاہ پر مارا کہ پاش پاش ہوگیا۔ شکست شیشہ کے وقت ایسی آواز سخت و ہولناک مثل صداے رعد کان مین آئی کہ گویا برق خاطف آسمان سے کوہ پر گری۔ چند لمحہ اِس قدر تاریکی محیط رہی کہ ایک دوسرے کو نہ دیکہتا تہا

جب تاریکی دفع ہوئی۔ مہتر توفیق نے ساحرون کی طرف دیکہا اور بزبان تاسف کہا۔ شیشہ غلطی سے ٹوٹ گیا۔ اب کوئی شخص اِس جرم کو اپنے ذمے لے۔ ورنہ زردبان مجہہ کو زندہ نہین رکہنے کا۔ جملہ ساحرون نے ہم زبان کہا۔ حاشا و کلا۔ ہمکو شیشہ کے معاملہ مین کچہہ دخل نہین ہے۔ دانعمان عملی نے کہا۔ افسوس تم مین سے ایک شخص بہی میرا دوست نہ نکلا۔ اب مین کلمہ عیسوی پڑہتا ہون اور شاہزادہ بدر منیر کے غلامون مین داخل ہوتا ہون بعد ازان کلمہ طیبہ پڑہا۔ جس وقت ساحرون نے یہ کلمہ مہتر کی زبان سے سنا۔ بہ ہیئت مجموعی چار طرف سے با حربہ ہاے مختلف مہتر پر حملہ آور ہوئے۔ مگر تخت کے قریب نہ پہونچے تہے کہ اپنی اپنی جگہ

جس طرح کہ ہاگر گرے۔ مہتر نامدار نے کمند ابریشم تابی سے تمام ساحران کو باندھا۔ دانعمان کو بھی اُنہین مین داخل کیا اور جو اللہ وزن اُسکی زبان سے نکال لی۔ سن بعد صاحبقران فلک قدر کو تخت رفعت وکامرانی پر متمکن کیا اور اُسی جائے فتح مرجان نگار کی مبارکباد دی۔ شہزادہ بارق وملک زادہ یاقوت وتمجل نوجوان وامراج مخلص نے بعد عرض تہنیت اشرفی وجواہر نذر گذرانا

صاحبقران اصغر اول سجدہ شکر درگاہ باری مین بجا لایا۔ بعد ازان مہتر توفیق کی خدمات کی بہ مبالغہ تعریف کی اور کہا۔ اے برادر بجان برابر بلکہ از جان بہتر۔ انشاء اللہ العزیز ہمارے دفتر مین اس ملک کی فتح خاص تیرے نام درج ہوگی۔ مہتر نے کہا۔ سادہ نام ہی درج ہوگا یا کچھ نقد بھی مرحمت فرمائینگے۔ اور خیر حضور کی گرہ بخشش تمام کے ناخون سے وا نہین ہوسکتی تو اتنا کیجیے کہ ساحرون کا زر ومال بجز میرے اور کسی سردار وافسر لشکر کو عطا نہ فرمائیے۔ کیا معنے کہ ان سفرہائے دور ودراز وگردش شبانہ روز مین مفلس محض ہو گیا ہون۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ آپ کی مفلسی وتہیدستی کہ دمہ پر ظاہر ہے۔ لیکن برائے خدا غازیان لشکر اسلام کی حق تلفی کے درپے نہ ہو۔ جس قدر مال وزر منظور ہو۔ ہمارے خزانہ عامرہ سے لے لو۔ مزید بران ساحرون کے مال سے بھی تمکو بحصہ مساوی کچھ مل جائے گا۔ مہتر نے کہا۔ سبحان اللہ۔ کیا شرط انصاف ہے کہ نتیجہ تو

میرے نام درج کرادو اور مال غنیمت مین حملہ مردمان لشکر حصہ دار
ہون - صاحبقران اصغر نے فرمایا - خیر - بابا - ہم اپنے دل مین داغمان
کا مال وزر تجمل نوجوان کا ملک کر چکے ہین - اگر ملک دودمان سلطان
نہ ہوا پر اُسکا اندوختہ تمہاری نذر کرین گے - تو نین نے کہا - دودمان
کا مال بھی بمشکل بخشا ہے - لیکن مین تجمل نوجوان کو ایک مرد بلند
نظر عالی ہمت سمجھتا ہون - یقین ہے کہ وہ داغمان کے زر و جواہر کی
طمع نہ کریگا - تجمل نے کہا - اے مرشد عیاران عالم - جس طرح مین خود
کو صاحبقران گیتی ستان کا خانہ زاد سمجھتا ہون - اُسی طرح تم بھی
مجھے اپنا غلام خاص سمجھو - جس قدر منظور عالی ہوگا - میرے حصہ سے
لے لینا - مہتر نے کہا - سنے جوانمرد - اگر یہ بات تم نے صدق دل
سے کہی ہے تو بمقتضائے المرد صادق یدل ہ للمعنی نے تیرے حصے کا تمام
مال وزر میرے تصرف مین آنا لائق ہے صاحبقران اصغر نے بہ لب
تبسم ریز فرمایا - گویا یہ قول خاص تمہارے اور تجمل نوجوان کے
معاملہ کے لئے ہی ہے - خیر اِس قصہ کو بالفعل موقوف رکھو - اب
اِن ساحرون کو ہوش مین لاؤ

داغمان پہلے سے باہوش تہا - صاحبقران نے فرمایا - اے
داغمان - تیرے نزدیک طریق ابلیسی حق ہے یا دین اسلام -
داغمان کہ بیشتر جادوگرون نے یہ جواب دیا کہ ہماری نظر مین
جانبین خداوند ابلیس کے نام پر فدا ہین - صاحبقران نے داغمان

کہا - ہم خوب جانتے ہین کہ تجھ کو فن سحر و ساحری مین مرتبہ کمال حاصل
ہے - لاجرم اگر کوئی آرزو دل مین رکھتا ہے - بیان کر - ہم اسی وقت
تجھ کو بند قید سے نجات دیدین گے - وہ نجان نے کہا - اب مجھ
اس آرزو کے کوئی ہوس دل مین باقی نہین کہ ابلیس و سامری کی خدمت
مین پہونچون اور ریاست تازہ پاؤن - عجب نہین کہ اس دفعہ جو عالم
وجود مین آؤن - تجھ سے شوکت و مرتبہ مین زیادہ تر ہون

صاحبقران اصغر نے تجمل نوجوان کو مرجان نگار مین اور امواج
کو قصر سیماب مین بھیجا - تجمل نوجوان کی ہدایت سے اکثر اشخاص دین
اسلام سے مشرف ہوئے جن مین اسکی خاتون خانہ جمیلہ خاتون
اور دودمان کی زوجہ جمانہ خاتون اور نرگس دایہ بھی تھی - جن ملازم
نے انکار کیا - تجمل نے انکو صاحبقران اصغر کی خدمت مین پیش کیا
اس اثنا مین امواج مخلص قصر سیماب سے سیماب و تلاطم وغیرہ کو لایا -
جب سب ساحر جمع ہو گئے صاحبقران اصغر نے بار دگر ان سے
حجت تمام کی - ازانجملہ چالیس جادوگر تجمل نوجوان سے محبت قلبی رکھتے
تھے - وہ بصفائے نیت مطیع الاسلام ہوئے - باقی تمام ساحرون
نے وقت نصیحت کان اپنے بند کر لئے تھے - تجمل نوجوان و شہزادہ
بارق و ملکزادہ یاقوت و امواج نے حسب الحکم صاحبقران حملہ کرکے ان
کو بضرب تیر جانگیر جہنم واصل کیا

ان کامون سے فارغ ہو کر صاحبقران اصغر نے وہان سے کوچ کا قصد

ہے - مرجان نگار کے علاوہ دودمان نگار کی فرمانروائی شہ ظلمات
مین واقع ہے تجمل نوجوان کو بخشی - اور حکم دیا کہ سکہ و خطبہ بسلطان
رکن الدین غریب نواز کے نام جاری کراؤ - تجمل نوجوان نے اس
عطیہ خسروانی کی نذر گذرانی - اور ایک نائب با دیانت مقرر کرکے
خود رکاب دولت انتساب کے ہمراہ ہوا

تشریف لانا صاحبقران اصغر کا لشکر فیروزی اثر مین اور قتل و استیصال اشرار

جس وقت قلعہ مرجان نگار کے انتظام سے صاحبقران فارغ
ہوا لشکر گردون مآثر کی طرف روانگی کا حکم دیا - اول انتظام ظفر
ارتسام مرجانیہ کی حدود مین نصب ہوئے - جو قلعہ مرجان نگار سے
تین منزل تھا - زرنگار جادو جو دودمان کا عمزاد بھائی اور اسکی طرف
سے مرجانیہ کا حاکم ہے بجمعیت کثیر سد راہ ہوا اور ہنگام آراستگی
صفوف زرنگار بذات خاص میدان مین آیا اور کہا - مین بجز تجمل
کے نہ ہو وسکے اور کسی سے جنگ کا خواہان نہین - صاحبقران اصغر
نے بجاے جام شراب عنبر حکیم بشیراقی کی بوتل کا پانی تجمل کو دیا
زرنگار بد ذات سے بعد نصیحت و ملامت تیز و گرم حرکت ہوئی تجمل نوجوان

نیزہ وری مین اور اسی طرح شمشیر بازی مین زرنگار پر غالب آیا - زرنگار
نے لاچار ہوکر افسون خوانی کی - تہمتن ہنسا اور ہوشیار ہوکے ایک ہی
ضرب شمشیر مین زرنگار کا آئینہ حیات مکدر کر دیا - بعد مرنے زرنگار
کے لشکر اشرار نے چار طرف سے تہمتن پر حملہ کیا - لشکر اسلام نے بے
درنگ حمایت کی سخت معرکہ واقع ہوئی - دو ساعت مین نصف
سے زیادہ کفار قتل ہوئے - بقیۃ السیف نے فرار بر قرار اختیار کی
اور بعض نے دین اسلام قبول کیا

بعد فیصل ہونے اس ہنگامہ کے اہل شہر ملکزادہ یاقوت کے
استقبال کو آئے - یاقوت نے اُن سے گوسالہ پرستی سے توبہ
کرائی - اس شہر مین بھی سلطان رکن الدین غریب نواز کے نام
خطبہ و سکہ جاری ہوا

[illegible]
کیا - ایک صحرائے [illegible] مین خیام دولت برپا ہوئے -
باوجودیکہ صاحبقران اعظم کا عزم مصمم تھا کہ بلا توقف لشکر فیروزی
اثر مین پہنچے مگر [illegible] توقف [illegible] وشکار کا اتفاق
کیا - آخر [illegible] ہتھیاری مین سلحہ جسم پر لگا کے اور سوار
[illegible] توفیق اور ایک شاطر کے کسی کو ہمراہ
لینے کا حکم نہ دیا - اثنائے صید بازی مین ایک ہرن جست زدہ
روبرو سے گذرا - صاحبقران اعظم نے اُس ہرن کو تیر سے مارا [illegible]

توفیق کو کباب لگانے کا حکم دیا۔ ہنوز کباب تیار نہ ہوئے تھے ناگاہ گوشۂ بیابان سے ایک بگولہ گرد متصاعد ہوا اور سم مرکب کی آواز کان مین آئی۔ صاحبقران نے اُس گرد بیچان کو بہ نظر غور دیکھا کیا دیکھتا ہے کہ سمند ہزارگل دامنہ گرد سے نکلا۔ قریب ستر کے گاو وگو سپند و پلنگ وغیرہ جانور اُسکے ہمراہ تھے۔ صاحبقران سمند ہزارگل کے پاس آیا اور ایال ودُم پر ہاتھ پھیرا۔ سمند ہزارگل نے بآواز دردناک جمائی لی اور بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہوئے۔ حیوانات ہمراہی نے نوبت بہ نوبت سر اپنا صاحبقران کے قدم ہمایون پر رکھا۔ صاحبقران اصغر جس قدر سمند ہزارگل کو دیکھکر خوش ہوا۔ اُس سے زیادہ اُسکو دردمند اور اُس کے ہمراہ اقسام حیوانات کو دیکھکر متعجب و مشوش ہوا۔ مہتر توفیق نے کہا غالب یہ ہے کہ سمند وہمراہی اُسکے مسحور ہین۔ صاحبقران نے لوح طلسم کو چند بار پانی مین غوطہ دیا اور اسلام باطل السحر دم کرکے اُن حیوانون کو پلایا۔ بہ وقت پینے آب باطل السحر کے تمام جانور بیہوش ہوگئے رہے۔ اُس وقت ایسی ہوائے تند و تیز مثل طوفان باد چلی کہ زمین وآسمان تیرہ و تار ہوگیا۔ جب ظلمات طوفان دفع ہوئی۔ صاحبقران نے دیکھا کہ بجائے حیوانات کے گبھرزاد و شہزادے وغیرہ سرداران لشکر موجود ہین جملہ سرداران بہ ہئیت انسانی قدمبوس ہوئے اور زار زار روئے۔ صاحبقران نے ہر ایک سردار کو سینہ سے

لگایا اور کہا - کہ رنج نہ ہو - اِس قدر ایام تمہار جنس حیوانی مین داخل بنا رہنا درگاہ عالم کی جناب مین ہزار گناہ کا باعث ہوگا - بعد ازان وہی آب صحیح سمند ہزار گل کو پلایا اور اثر سحر اُسکے رگ و پے سے بہی دفع کیا

جب دلاوران مسطور کے ہوش و حواس کما ینبغی درست ہوئے اُنہون نے حقیقت گذشتہ جو منتر تو نیتی کی غیبت مین گذری تہی مفصل بیان کی - صاحبقران اصغر سمند ہزار گل کی ہنگامہ آرائی سُنکر کمال متحیر ہوا اور فرمایا - بہ خدائے لایزال سمند ہزار گل کی اِس صفت سے ہم بہی واقف نہ تہے - قیاس کہتا ہون کہ شاید کوئی جن نیک بست اُس توسن سرزمین طلسم کا مطیع حکم ہے - اُسی جن نے عالم خواب مین شاہزادہ طاقان و شاہزادہ مہران کو ہدایت کی ہوگی

قریب عصر صاحبقران سمند ہزار گل پر سوار ہوکر اُس لشکر کی طرف روانہ ہوا جو ہمراہ رکاب تہا - مگر مرکب طلسمی بار بار سمت دیگر جانے کا ارادہ کرتا تہا - ہرچند صاحبقران روکتا تہا - وہ حیوان ہرگز نہ رکتا تہا - جب صاحبقران زیادہ تر عاجز آیا - ناچار بزبان طلسمی فرمایا - او حیوان سراپا عقل و ادراک یہ نافرمانی تیرے شیوہ مین نہین آتی - سمند ہزار گل نے یہ جواب دیا - اول فلان غار کوہ مین چلنا مناسب ہے - وہان اکثر پہلوانان لشکر اسلام جادوگرون کی قید مین ہین - صاحبقران نے سمرزا و دیگر سرداران سے پوچھا یہ بیان سمند ہزار گل کا صحیح ہے یا غلط - اُنہون نے کہا - سمند ہزار

تکی کے کہنے مین سر مو فرق نہین - ہمارے بہ دبرو ملک مرجان و شیر زاد و بہزاد وغیرہ دلاوروں کو ساحروں نے گنبد آتشین مین بند کیا تہا - شاید وہی جوان اس غار مین قید ہونگے - صاحبقران فلک قدر نے اُس غار کی طرف عنان توسن منعطف کی

سمند ہزار گل بہ آہستہ خرامی صاحبقران گردون حشم کو ایک غار عمیق تنگ و تار مین لایا - ہنوز نصف راہ طے کی تہی - کیا دیکہتے ہین کہ وسط غار مین چند سگان سیاہ رنگ دراز قد قوی الجثہ مشعل چشم بیٹہے ہوئے ہین - جس وقت اُن کتون نے صاحبقران کو دیکہا - ایک طرف گریز کر گئے - سمند ہزار گل بہی اُنکے عقب مین ہولیا - اُسی غار مین اور ایک غار نہایت تنگ و قلب تہا - وہ سگان سیاہ رنگ غار دویم مین داخل ہوئے - سمند بہی قدم بقدم اُسی غار مین گیا - بعد طے کرنے غار دویم کے ایک میدان مختصر و تشت نماک مین پہونچے - اُسکے وسط مین ایک گنبد آتشین واقع تہا جسکے شعلے فلک اثیر تک جاتے تہے - جب کتے وہان پہونچے - غائب ہوگئے

صاحبقران اصغر نے ایک ظرف آب پر چند بار اسم باطل السحر پڑہ کر پہونکا اور وہ آب سطح گنبد آتشین پر چہڑکا - فوراً شعلہ ہائے آتشین فرو ہوئے - اور ایک گنبد سنگ سرخ ظاہر ہوا - اُس گنبد مین سے اُسی صورت و وضع کے بیشتر سنگ اور اُسی قدر خوک دراز دندان

باہر نکلے۔ اور بہ ہیئت مجموعی صاحبقران کی طرف آئے۔ اُنکے عقب مین ایک مرد مہیب ریش بہی اتا تہا۔ اُسکے ہاتہ مین ایک چوب آہنی نہایت کلان وگران تہی۔ وہ مرد اُن سگان و خوک کو بار بار دہمکاتا تہا اور کہتا تہا۔ خبردار اِس جوان قاتل ساحران عالم کو زندہ وسلامت نہ جانے دو

ایک سگ دراز قد اور ایک خوک مہیب صورت تمام حیوانون سے مقدم تہے۔ صاحبقران نے ایک تیر کے پیکان پر اسم باطل السحر پہونکا اور وہ تیر سگ سیاہ رنگ کی پیشانی مین ایسی ضرب قوی مارا کہ خوک کی پیشانی کو سوراخ کرتا ہوا اُسکی مقعد سے گذر گیا۔ اُن حیوانون نے بالاتفاق آسمان کی طرف جست کی اور بعد ازان شورش کنان غلطک زنان زمین پر گرے اور جان اُنکی نکل گئی۔ مہتر توفیق نے ایک تودہ آتش انبان حکمت سے نکالا اور کہا۔ پیر و مرشد۔ اِس تودہ آتش پر بہی حضور باطل السحر دم کر دین صاحبقران نے اسم باطل السحر پہونکا۔ مہتر نے وہ تودہ سگان سیاہ و خوکان دراز دندان کے مجمع مین مارا۔ تودہ آتش سے سگ و خوک جلے اور بطریق گذشتہ انہون نے بہی جانین دین۔ اب تین سگ و تین خوک باقی رہے۔ وہ مرد پیش مہیب کے پاس گئے اور بنظر غضب آلود اُسکو دیکہا۔ اُس نے چوب دست ہاتہ سے زمین پر پہینک دی اور منتر ہزار گل کی رقم

کو بوسہ دیا - صاحبقران نے پوچھا - تو کون ہے - اُس نے دست بستہ کہا - اے شہریار - میرا نام حارس جادو ہے - ملکۂ زمان کی طرف سے متعینہ ان گنبد آتشین کا نگہبان ہون - یہ سگ و خوک بھی کہ اصل مین شیاطین ہین ملکہ دونون کے حکم سے میرے شریک خدمت تھے - اب مین جان بخشی کا خواستگار ہون - صاحبقران تعالی وقار نے فرمایا - بشرط قبول اسلام جان بخشی کی جائے گی - حارس جادو مع شیاطین باقیماندہ کے بصفائی نیت خدا پرست ہوا

شیاطین صاحبقران کی اجازت سے اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے اور چار سے سرداران مقید کو گنبد سے باہر لایا - وہ اس قدر نحیف و زار ہو گئے تھے کہ صورتین پہچانی نہ جاتی تھین - ملک مرجان نے اُسی وقت دین اسلام قبول کیا - صاحبقران نے جملہ ہمراز کے واسطے سواری منگائی اور بہ عزت و توقیر لشکر مین لایا - یاقوت ملک مرجان کا قدمبوس ہوا اور ایک نے دوسرے کو مخلصی کی مبارکباد دی - صاحبقران فلک مکان نے مہتر توفیق کو خبر واستقبال کے لئے لشکر بزرگ مین بھیجا اور خود اُس صحرا مین بقصد سیر و شکار دو چار روز توقف کیا

راوی کہتا ہے کہ جس وقت قلعہ مرجان نگار تصرف اولیائے دولت صاحبقرانی مین داخل ہوا - بعض ساحر خستہ جان پریشان

مال ملک دود مان کے پاس آئے اور انہون نے تمام حقیقت بیان کی۔ دود مان نے ہائے کا نعرہ مارا اور اس حالت خشم وغیظ مین قطران رشتہ دارہ کو ایسی لگد و کوب اور نقش کاری کرائی کہ اُسکا دماغ بیخبس ناک کی راہ نکل گیا بعد ازان اپنے برادر جہنم نصیب دانمان جادو کے ماتم مین لباس سیاہ پہنا اور ابلیس جادو کو شنجرف جادو کی طلب مین روانہ کیا

ابلیس جادو بقدم سرعت واستعجال کوہ شنجرف مین پہنچا شنجرف جادو نے ابلیس سے بتوجہ تمام حقیقت سنی اور بعد تامل دراز کہا۔ اے ابلیس۔ اگرچہ اس ہنگامہ عظیمہ کا مآل کار بد نظر آتا ہے مگر حالت بیکسی مین دود مان کی امداد سے پہلو تہی نہین کر سکتا۔ تو جا اور جلد تر چالیس ساحران سحر دان علم و عمل کو [illegible] میرے پاس بھیجدے تاکہ سامان [illegible] کے ہمراہ لے چلنے مین مجہکو مدد دین۔ ابلیس ملک دود مان کے پاس پہنچا اور دود مان جادو نے القوس جادو کو چالیس جادوگرون کی معیت سے شنجرف جادو کے پاس روانہ کیا شنجرف نے بزور اعمال سحر ایک شفق اناد تیار کی تھی۔ اُس شفق سحر پر سوار ہوا اور ان چالیس جادوگرون کو مع اُس قدر اسباب سحر کے جو روز معرکہ آرائی کام آوے ہمراہ لیا

یہان منتظر توفیق لشکر فیروزی اثر مین پہونچی۔ شاہزادہ ملاقات منتظر [illegible] شاہزادہ [illegible] بارگاہ مین لایا [illegible]

سکا حال فرخی مآل سنکر سجدہ شکر ادا کیا - مہتر توفیق نے نسیم و شمیم عیاران لشکر سے دونون لشکرون کا حال پوچھا - انہون نے کہا - تمہاری غیبت مین ساحرون نے مسلمانون کو طرح طرح سے تکلیف دی - چھہ سات ہزار مسلمانون کی جانین ضایع ہوئین - لیکن اب چند روز سے بالکل خاموشی ہے - کچھہ تو اس سبب سے کہ دودمان برادر کے ماتم اور زن و بچہ کے مسلمان ہونے کے غم مین مبتلا ہے اور زیادہ تر اس وجہ سے کہ شنجرف جادو کو اسنے اپنی امداد کے لئے طلب کیا ہے - ساحر کہتے ہین کہ شنجرف ایسا کامل الفن ہے کہ کسی طرح اسکا سحر رد نہین ہو سکتا - عجب نہین کہ ایک ہی دن مین لشکر خدا پرستان کا قلع و قمع کر دے - مہتر توفیق یہ قصہ سنکر اسی دن صاحبقران گیتی ستان کی خدمت مین پہونچا - اور جو حال سنا اور دیکھا تھا بیان کیا

دوسرے دن شاہزادہ طاقان بن الطاق شاہ و شاہزادہ مہران مہر طلعت مع سرداران سلطنت و افسران لشکر اس مقام تک صاحبقران خورشید علم کے استقبال کو گئے جو مہتر توفیق نے تجویز کیا تھا - جس وقت تمام شوکت و اجلال نمودار ہوئے - شاہزادگان بلند مقدار با فرسماختہ وہان پہونچے اور بہ ہزار شوق و تمنا ستوارہ سمند ہم گل کی رکاب کو بوسہ دینگے - صاحبقران والا دودمان نے پہلے شاہزادون کو مثل فرزندان دلبند سینہ سے لگایا اور اس

جلوس و عظمت سے لشکر مین داخل ہوا کہ ساحرون کے دل ہل گئے

دو روز کے بعد شنجرف جادو لشکر اشرار مین پہونچا - وہ ساحر کافر ایک تخت روان پر بصورت مہیب سوار تہا اور ایک چتر سمور خرنگ جسکا طول و عرض ایک فرسخ سے ایک فرسخ تہا اُس کے سر پر سایہ افگن تہا - مہتر توفیق نے جو یہ سامان مزخرف دیکہا بار دگر اُس اسم جلیل کا ورد کیا جو حکیم بزرگ دانش نے تعلیم فرمایا تہا تاکہ بوقت ضرورت بے خدشہ کارروائی کرے

جس وقت دودمان و شنجرف جادو باہم گرم صحبت ہوئے شنجرف نے کہا - اے دودمان اِس حال سے تجہے بخوبی آگاہی ہے کہ میری تمام عمر تجرد مین گذری ہے - تیری خاطر سے مین یہان آیا ہون اب تو داعمان کی دختر ناکتخدا کو پردہ ظلمات سے طلب کر - مین اُس نازنین شوخ ادا پر اُسوقت سے عاشق ہون کہ ہنوز خورد سال تہی - دودمان کو شنجرف کی یہ فرمائش بہت ناگوار گذری - لیکن صاف صاف انکار نہ کر سکا - آخر کہا - یا مرشد جادوان عالم - مجہے اُس دختر کے بلانے مین کچہہ عذر و تامل نہین - مگر اندیشہ ہے کہ وہ منظور نہ کرے - کبر سنی کے علاوہ تمہاری صورت و وضع اُس زن نوجوان و وجیہ کی طبیعت خاطر نہین ہونے کی - اپنی صورت آئینہ مین دیکہو تو ایسا یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا شنجرف کے حوض مین غوطہ دیا ہے - شنجرف جادو نے کہا - اِس دلیل بے معنی سے کیا حاصل - اگر اُس نازنین کو

نہ بلاؤ گے - ہم اسی وقت چلے جائین گے - دودمان جادو نے ہزار ناکرا ہ چار جادوگرون کو پردہ ظلمات مین بھیجا اور کہا - اُس دختر کو لاؤ اور فلان کوہ پر توقف کرکے خبر دو کہ مین عماقہ زرنگار مین بہ عزت و توقیر اُسکو اپنے پاس بلاؤنگا

بہ حسب اتفاق مہتر توفیق بھی اُسوقت دودمان کی بارگاہ مین موجود تھا - وہ بے تاخیر اُس کوہ پر پہونچا اور ایک مکان خس پوش بنا کر اُس مین اقامت اختیار کی - دوسرے دن ساحران مذکور مع سیم پارہ دختر داعمان وغیرہ کے کوہ پر آئے - دو جادوگر وہان رہے اور دو ساحر واسطے سواری کے اپنے لشکر مین گئے - سیم پارہ نے ایک جادوگر سے کہا - اے فلان اِس وقت بے اختیار شیر پینے کو جی چاہتا ہے - جادوگر شیر لینے کے واسطے روانہ ہوا چند قدم کے بعد اُسکو وہی مکان خس پوش نظر آیا جو مہتر ذوفنون نے بنایا تھا - ساحر اُس مکان مین آیا اور مہتر سے کہا - اے شبان - قدرے شیر تازہ دے کہ شاہزادی دودمان کی دختر کو حاجت ہے - مہتر نے کہا شیر موجود ہے - مگر مین بیچ نہین سکتا کیا معنی کہ صرف میرا قوت ہے - جادوگر نے زبردستی ظرف پر از شیر اٹھا لیا اور سیم پارہ سے جس قدر بنا خود بھی پیا اور اپنے شریک کار اور سیم پارہ کی دایہ اور کنیزون وغیرہ کو بھی پلایا - مہتر نے سیم پارہ کو جادوچہ عیاری مین باندھا - اور امواج کے حوالہ کیا کہ لشکر ظفر اثر مین پہونچا دے

مختصر توفیق نے یہ دعوت تیاری اپنی صورت اور شبیہ سیم پارہ
کی شکل سے مشابہ کی اور اشخاص موجودہ کو ہوش میں لایا۔ اس
عرصہ میں لشکر اثرا سے محافہ مع دیگر ملبوس شاہانہ کے پہنچا اور
سیم پارہ علی کو سوار کر کے لے گئے۔ ملک زردمان سیم پارہ
کے پاس آیا۔ اول اُسکے پدر مقتول دانمان جادو کے رنج والم میں
خوب رویا۔ بعد ازاں کہا۔ اے فرزند۔ میری مرضی ہے کہ تجھے
استاد جادو دانا عالم شنجرف جادو سے منسوب کر دوں۔ سیم پارہ
علی نے کہا۔ مجھ کو دانمان کے ماتم میں خواب و خور حرام ہو رہا ہو
تم کو میری نسبت کی سوجھی ہے۔ علاوہ بران مجھ کو ایک فرس
کہن سال کی بغل نشینی سے کیا نسبت۔ زردمان خاموش چلا گیا۔ دوسرے
دن شنجرف جادو سیم پارہ کے پاس آیا۔ زردمان ہی اُس کے ہمراہ
تھا۔ شنجرف شیفتہ جمال جا کر دال ہوا اور کہا۔ اے ماہ زندگی
آیا یہ بھی جانتی ہے یا نہیں کہ میں عرصہ طفولیت سے تیرا عاشق ہوں
سیم پارہ علی نے بلب خندہ ریز کہا۔ اے پیر شفیق۔ یہ کیا گفتگو
بے معنی کرتا ہے۔ میں تجھے بجائے دانمان جانتی ہوں۔ شنجرف نے
کہا۔ شریعت سامری میں دختر و خواہر سب مباح ہیں۔ سیم پارہ نے
بزبان تلخ کہا۔ میں تیری صورت ناپاک سے اس قدر نفور ہوں کہ
ایک لحظہ ہم صحبت ہونا گوارا نہیں۔ منعقد بولتے سے دیگر ہے۔ ملک
زردمان نے سہرا اپنا سیم پارہ کے پاؤں پر رکھ دیا اور ستایش

طویل کی - سیم بارہ زار زار روئی اور کہا بشرط انصاف یہ ہے کہ میری مادر عالم طفلی مین مرجائے اور میرے باپ کو اِس طرح ہلاک کراؤ اور اب مجھے ایک مرد میمون صورت کے ہم پہلو کرو - بعد ازان دایہ سے زہر ہلاہل طلب کی - دایہ نے دودمان و شنجرف سے بایا و اشارہ کہا - تم اِسوقت یہان سے چلے جاؤ - مین تمہاری غیبت مین سمجہاؤنگی

جب وہ دن گذرا - متہر توفیق ایک مکر و فریب تازہ عمل مین لایا دانخمان جادو سے تعلیم پائی تہی - یعنے بوقت نیم شب حالت خواب مین بہ آواز بلند کہا - یا زردشت وساحری تمکو خوب روشن ہے کہ مین یتیمہ اس خرس کہن سال گندہ دہن شنجرف جادو سے کس قدر نفور و بیزار ہون - پہر ایک لمحہ کے بعد کہا - اے بزرگو معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ابلیس کو ہی اِس سیاہ کار شنجرف کی خاطر عزیز ہے کہ تم ساعی و سفارشی ہو - ایک لحظہ کے وقفہ سے کہا - البتہ باین شرط شنجرف جادو سے نکاح کرلونگی کہ کوئی ناصح میرے باب مین دخل نہ دے - دایہ نے از اول تا آخر یہ عبارت سُنی - اور علے الصباح فرحان و خندان ملک دودمان و شنجرف کے پاس گئی اور سیم بارہ کی ہذیان کی حقیقت بیان کی - شنجرف نے کہا - مین نے ہی یہ خواب دیکہا کہ سیم بارہ سے میرا عقد ہوگیا

المختصر دو اور جادوگر بہ ہزار امید سیم بارہ کے پاس آئے کیا

دیکھتے ہین کہ سیم پارہ زار زار رو رہی ہے - تک دردمان نے برادر زادی کی پیشانی کو بوسہ دیا اور گریہ وزاری کی وجہ پوچھی - سیم پارہ نے کہا - اے عم والا قدر - بجز اسکے کیا وجہ اپنی اشک ریزی کی بتاؤن کہ زرد سخت وسامری کو مجبہ مظلومہ کی دلجوئی منظور نہین ہے یساوران عمدہ کی طرف نظر توجہ رکھتے ہین - شنجرف جادو نے سیم پارہ کی آنکھون سے آنسو پاک کئے اور کہا - قربانت شوم - آج کی شب کوئی خواب دیکھا ہے کہ یہ عبارت بیان کرتی ہے - سیم پارہ نے کہا - دور ہو او پلید - آخر تو نے اپنا کام انجام دیا اور میری زندگی تلخ کرائی

خیر با قسمت و با نصیب

شاید باید زیستن نا شاید باید زیستن

آگاہ ہو - مقبولان بارگاہ خداوند نے ہزار تلقین و نصیحت مجھے میری ہم آغوشی کے واسطے رضامند کیا ہے - الا میں عہدی دلشکنی و آزار رسانی کے درپے نہین ہین بلکہ یہی فرمایا کہ جسطرح مبارک ہے جانب ہے تاکہ دردمان وشنجرف جادو سے پیش آ - ور اسے ازین جس رونق وزینت سے یہ تقریب شادی کا سامان خواب مین دیکھ چکی ہون اسی آرائش و ترکیب سے ظاہر مین بھی مشتہرا ہوگی - اگر کوئی شخص میرے حال کا متعرض حال ہوا تو اپنی جان عزیز ضایع کرے گا اور بہ تقاضائے زوال تمہاری گردنون پہ رہیگا - شنجرف جادو نے کہا - اے آرام جان - تیرا واقف ہونا کیسے

عقدہ بالا مشکل تھا - اب ہم بہرصورت تیرے تابع و مطیع ہیں - کہا
زبان ملکہ زود دہان وغیرہ جادوگرنیاں کی کہ کوئی امر خلاف مرضی کریں
ہرگاہ بہہ زجود بخت وفاکری سیم بارہ نے اپنے رخ انور سے
حجاب نقاب دور کردیا اور دست گرفتہ ملکہ زود دہان سے کہا - اب
بارگاہ خاص میں چلو - زود دہان نے کہا - اے فرزند دلبند بارگاہ
میں چلنے سے کیا حاصل - سیم بارہ نے دوبارہ چہرہ نقاب درست
کرلیے اور گریہ و زاری آغاز کیا - شہزادہ جادو نے زمین چشم زود دہان
کو دیکھا - زود دہان سر نگوں ہوگیا آخرکار یہ دونوں ساحرنیاں مستعد
بے منت کے عذر خواہ ہوئے - سیم بارہ عقل [illegible] و درفشانی
دربانی مرزبان بارگاہ میں آئی اور تخت پر متمکن ہو کر حضار
مجلس سے کہا - اچھا نہیں - تم موافق ارشاد [illegible] ساحری
میرے خادم ہو یا نہیں - تمام ساحروں نے متفق زبان کہا - ہم اسماء
جادوان عالم کے خادم ہیں - بہر طور خواہی تمہارے خادم ہیں اب
تمہاری یہ جواب حاصل کرکے شہزادہ سے کہا - امراؤں بہت کرتیں
میں جواہر بیش بہا ملاحظہ کرتا کہ ملکہ زردی دن جواہر بیش بہا شہزادہ
جادو و اوپر متاثر ہوا - بعد ازاں کہا - اے زود دہان - تم اپنے عیاران
لشکر کو جو ساحری ہوں کرو تسخیر میں کھو - میں نے اڑدہا
کی بنیادیں تصنیف جو جو اہر بیش بہا دفن کررکھا ہے - وہ جو
مجھ کو ملے اور شاہت سے نہ پڑتے مگر اب اسکو ہم دو

زیادہ عزیز نہین سمجھتا - ملک دودمان نے چند عیاران لشکر کو کوہ شنجرف مین بھیجا وہ موافق نشاندہی شنجرف کے جواہر مذکور لے آئے - لعبہ پانچ من دودمان نے اپنے دارالحکومت دودہ سے منگایا

مہتر توفیق نے اُس جواہر کو بارگاہ مین انبار کرا دیا اور محفل عیش و طرب کے برپا ہونے کا حکم دیا - دودمان جادو نے برادر شادی کی مجلس خود بھی بہ آرائش تمام برپا کر دی اور طعام رنگا رنگ اہل لشکر کے واسطے پکوایا - نسیم پارہ خانم نے حجام کو بلوایا اور کہا - فلان فلان مقام سے شنجرف جادو کی ریش دراز کی ترشوا دے - نیز اُن کو بدست خود روغن ہفت رنگ شنجرف کے چہرہ پر ملا اور کفش ہائے کہنہ کا ایک ہار دراز گردن مین پہنایا دودمان نے کہا - او ناشدنی - یہ کیا حرکات ناشایستہ کرتی ہے آخر تجھے اسی شخص کے ساتھ تمام عمر اپنی بسر کرنی ہوگی - نسیم پارہ نے کہا - بس خاموش رہو - سُن رکھیے ہو کہ جو ترکیب و آرائش مین نے عالم واقعہ مین دیکھی ہے اُس مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرنے کی - شنجرف جادو نے دودمان سے کہا - تم دخل نہ دو - کہ یہ حرکات خلاف طریق انداز معشوقانہ مین داخل سمجھتے ہین - نسیم پارہ نے شنجرف سے کہا - جب تو یہ طلب کرنے سے کیا حاصل - میرے اس وقت کے تمام افعال حسب الحکام سمجھو - معلوم

ہوتا ہے کہ تم نے آج تک کوئی کرشمہ اُنکی قدرت و بزرگی کا نہین دیکھا تمام جادوگرزن کی ریش و بروت کی اسی طرح اصلاح کراؤ۔ پھر مین تمکو ایک کرامت ظاہر دکھاؤنگی

حسب قرار واقعی مجلس تفضیحت و تضحیک گرم ہوگئی۔ سیم بارہ نے ایک ساز خوش آوازہ ہاتھہ مین لیا۔ اور باین الحان خوش ساز نوازی و نغمہ سرائی کی کہ جملہ اہل مجلس کے حلق سے آوازہ تحسین و آفرین بلند ہوئی۔ بالاتفاق یہی کہتے تھے کہ اس نازنین شعلہ رو کے نظر کردہ ہونے مین ہرگز شبہہ نہین۔ اس دختر کو اس سے قبل الاپنا نہ آتا تھا چہ جائیکہ نغمہ ہاے متنوعہ گاے اور باین خوبی کہ بڑے بڑے ماہران فن داد دینے کی قدرت نہین پاتے۔ سیم بارہ نعلی نے بلند قہقہا مارا اور دودمان و شنجرف سے کہا۔ تم اس کرشمہ ضعیف کے معتقد ہوئے ہو۔ اگر کہو۔ خاص سامری و زرد شت کو طلب کرون۔ دونون جادوگرون نے بزبان کہا۔ زہی چہ بہتر۔ سیم بارہ نے کہا۔ ہر ایک شخص کا یہ رتبہ نہین کہ بزرگون کی زیارت کرے۔ ان تمام اشخاص کو بارگاہ سے نکلوادو اور تم دونو بطور مراقبہ آنکھین بند کرلو۔ الغرض دودمان و شنجرف نے تمام مجمع کو متفرق کردیا اور خود بہ عقیدہ صاف آنکھین بند کرلین۔ نازنین تخت پر سے اُتر کر نیا جواہر کے پاس آیا۔ اور جواہر کی شکل مین ایسی نغمہ سرائی و نواسنجی کی کہ دودمان و شنجرف محو ہوگئے

تہہ و بالا قدر اثنائے نغمہ سرائی مین مشت مشت جواہر لیتا تہا
اور انبان حکمت مین داخل کرتا تہا

ہرگاہ اس کام سے فرصت پائی پہر تخت پر چلا آیا اور رود بان
و شنجرف سے پوچھا۔ تم نے کچھ جلوہ قدرت دیکھا یا نہین۔ انہون
نے کہا۔ واہ نہین نظر یافتۂ خداوند۔ حاشا ہمین کچھ جلوہ خداوندی
نظر نہین آیا۔ البتہ تیرے نغمۂ دلکش سے ایسے محظوظ ہوئے ہین کہ
تمام عمر یہ لذت نہ بہولے گی۔ سیمبارہ نے کہا۔ او بے نصیبو مری
ورزدشت آئے اور جواہر جمع کردہ بجنسہ ساوی لے گئے۔ انہون
نے افسوس۔ مجھے اُس جواہر سے کچھ بہی نہ دیا۔ شنجرف نے کہا۔
اے داور اُمم ہماری اور تمہاری خوش قسمتی ہے کہ وہ انبار جواہر
پیشوایان طریق کی نذر ہوا۔ تیرے واسطے اور جواہر نفیس منگائین گے

سیمبارہ نے کہا۔ مجھکو امید نہین کہ اس قدر جواہر گرانبہا
بار دگر تمہارے سبب ہم پہونچاؤ۔ خیر اب مین تخت روان پر سوار
ہوتی ہون تاکہ باقی رسوم کتخدائی ادا ہوون۔ تم دونون میرے راست
و چپ بیٹھو۔ باقی تمام سادات اولی و اعلی و تعین کنان ساز نوازان
سواری کے ہمراہ چلین۔ الغرض تخت روان پر خود بہی ایک ساز
خوش آواز عجیب ترکیب بجا رہا تہا۔ اور ہر تان پر ایک ضرب
نقش شنجرف جادو کے سر پر لگاتا تہا۔ رفتہ رفتہ سواری لشکر
سیمبارہ کے قریب پہونچی۔ تب شیشہ ترمیا مد نقارہ لگا بجنے سرود

بھی یہ تماشا دیکھنے لشکر اسلام سے نکلے حتی کہ صاحبقران کشورستان
کے دل میں بھی مہتر توفیق کی کارستانی کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا
آخر جب سرداران مخصوص کی جمعیت سے لشکر کے کنارہ پر تشریف
لایا اور بعد دیکھنے اس جلوس و تجمل کے دودمان جادو سے فرمایا۔
نفس الامر ہماری نظر سے ایسا سامان عجیب و غریب نہین گذرا۔
مگر اوس حرب کے دن یاد رکھ ورنہ فردا اس بادہ نشاط افزا کا خمار
تجھے بہت نادم و پشیمان کرے گا

جب وہ شب باین فضیحت و رسوائی گذری وقت صباح
سیمیں بارہ کلی نے کہا۔ او شنجرف واو دودمان۔ تمام شب
تمہاری خدمتگذاری کی۔ اب مجھ کو رخصت دو تاکہ لشکر صاحبقرانی
میں جاؤن۔ ملک دودمان نے کہا۔ یہ ہم نہ سمجھے۔ مہتر
نامدار نے کہا۔ اب سمجھو اور بگوش ہوش سنو۔ میں مہتر مہتران
جہان سرہنگ والا شان برہم زن ہنگامہ ساحران بے ایمان
غلام با اخلاص صاحبقران زمان عیار باوقار توفیق نامدار ہون جس
وقت یہ عبارت سنی ملک دودمان اور شنجرف جادو کے
طائر ہوش نے پرواز کی۔ ہر ایک نے بدیدہ غور مہتر نامدار
کی صورت دیکھی۔ بعد ازان مردمان لشکر کو حکم دیا۔ کیا دیکھتے
ہو۔ دست بدست اس حیلہ مکار کو گرفتار کر لو بلکہ شنجرف
جادو نے ہنوز وانہین سحر پڑھے تاکہ مہتر توفیق کو بے حس و

حسرت گردوں۔ اول ذکر ہوا ہے کہ اُس اسم بزرگ کے ورد
کے سبب سے حکیم بزرگ دانش نے تعلیم کیا تھا کسی ساحر کا افسون تین
دن تک اُس پر اصلا اثر نہ کرتا تھا۔ لاجرم شنجرف کو ناکامیابی ہوئی
اور اُس عیار یگانۂ روزگار نے تک دودمان اور شنجرف جادو
کے سر زن پر سے بے تکلف تاج ہائے زرنگار اوتار لیے اور برق
کی مانند تخت پر سے جست کی۔ اس وقت لشکر اسفندیار میں عجب
طرح کا شور و غل بپا تھا۔ طرفۃ العین میں ہزاروں ہزار ساحر و نامور
ساحر جمع ہو گئے۔ توفیق نے بھی خنجر آبدار غلاف سے نکالا اور مجمع
کفار میں در آیا۔ مثل شرارۂ آتش جست زدہ ہر یک ساحر کے دوش
پر سوار ہوتا تھا اور خنجر بران سے سر ناپاک اُسکا قلم کرتا تھا۔ تا
اینکہ دوش بدوش قریب ستر اسی لعینوں کے سر ہائے
نجس تن سے جدا کیے اور سالماً و غانماً لشکر اسلام میں پہونچا۔ چلتے
چلتے بہنر توفیق نے آواز بلند کہا۔ او شنجرف۔ سیم پارہ تجھ سے
نفور تھی۔ پس خدائے تعالیٰ نے اُسکو بہ عافیت لشکر اسلام میں
پہونچایا

جس وقت شنجرف جادو کو بہ طرح یقین ہوا کہ سیم پارہ
لشکر اسلام میں پہونچی۔ تا بہ دامن گریبان چاک کیا اور ایک نامہ
معتمد کے ہاتھ بنام صاحبقران کے یہ پیام بھیجا سیم پارہ بنت نعمان
کو بعزت و آبرو میرے پاس بھیجو۔ میں اسی وقت ظلمات کی طرف

روانہ ہو جاؤنگا - صاحبقران نے پیامبر سے فرمایا - او فلان ہماری طرف سے شنجرف جادو کو یہ جواب دینا کہ وہ نازنین ایک مرد نو مسلم امیر کی قسمت کی تھی ہمارے لشکر میں پہونچ گئی - خبردار بار دگر ایسا پیام بیہودہ نہ بھیجنا

ہرگاہ شنجرف جادو کو نسیم پارہ کی طرف سے یاس کلی ہوئی وہ بروز حالت تغیظ و غضب میں سحر خواندہ اوج ہوا پر اوسی ابر سحر شفقی رنگ میں پہونچا اور وقت روانگی وزیران سے کہا اے وزیران اپنے لشکر کے تمام ساحرون کو حکم دو کہ متصل سحر خوانی میں مصروف ہون اور ہر طرف سے سامان خوف و بیم اور اشکال مہیب زہرہ شکن کے ظاہر کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں - ادھر میں آسمان سے بجلی سخت و آفت رنگا رنگ لشکر اسلام پر نازل کرونگا - بدر منیر کو بھی مطلع کر دو کہ بس فردا میدان جنگ میں آئے - دیکھیں کہ وہ فقط باطل السحر کے زور و مدد سے تا کجا قدرت آفات سحر دفع کرتا ہے

جس وقت یہ پیام صاحبقران اصغر کو پہونچا - اپنے مردمان لشکر کی طرف سے متفکر ہوا کیونکہ تنہا میدان میں جانے سے اہل لشکر کی تنگ متصور تھی اور ہمراہ لشکر جانے سے اکثر جانون کے تلف ہونے کا اندیشہ تھا - اسی فکر و اندیشہ میں بستر خواب پر دراز ہوا ہنوز غنودہ ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام عالم خواب میں تشریف لائے

دے اور بہ زبان لطف و شفقت فرمایا - یا صاحبقران آفاق ادا فرزند حضرت اسحاق - اگر تمہاری یہ تمنا ہے کہ نحوساحران میں کوئی مسلمان سحر سے ضرر نہ پائے تو توفیق کو مع چند نہاروں کے کوہ کنز پر بھیجو - وہ کوہ بلند ہے - گنجستان یہان سے چار فرسخ واقع ہے - اُس کوہ پر کنز سرخ کا ایک درخت ہے - اُس درخت متبرک کی ہر شاخ باخاصیت آفات سحر کی دافع ہے - توفیق اُسکی تمام شاخہائے باریک کتر لاوے - امید ہے کہ بارہ ہزار سے کم نہ ہونگی - اُن شاخون سے تیر بنوا کر پر مرتب ہو اور باطل السحر ہو نکانا - جسقدر شاخین ہون اُسی قدر بہادران لشکر میدان میں ہمراہ تمہارے جاوین - ہر ایک شخص ایک شاخ نیچے باندھ لیوے - جس وقت بلباده سحر مثل مار و عقرب وغیرہ حیوانات موذیہ قریب آوین - اُسی چوب درخت سے دفع کرین - انشاءاللہ تعالیٰ اس ترکیب سے کوئی آسیب سحر اہل اسلام کو نہین پہونچنے کا

جب فرخ وادی حمایت حضرت خضر غائب ہوگئے - تو صبح صاحبقران بیدار ہوئے تو توفیق کو اپنے خواب کی حقیقت سُنائی - وہ دلالمت بجا لاوان کو ہمراہ لے کر اُس کوہ کنز سرخ پر گیا اور تیغ سے تیغ کی تمام شاخین قطع کر لائین - فی الحقیقت موافق ارشاد حضرت علیہ السلام کے بارہ ہزار شاخین باریک درخت مین سے نکلین صاحبقران نے حکم دیا کہ تیر انداز ان شاخون پر دم کیا اور پہلوانان جسیکو ایک ایک شاخ تقسیم کی

دوسری شب لشکر اشرار سے طبل جنگ کی صدا بلند ہوئی صاحبقران نے بھی کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا۔ صبح کو دونو لشکر میدان کین مین آئے چند ساعت مین پچاس پہلوان لشکر اشرار کے جو ساحر نہ تھے سرداران اسلام نے اسیر کئے ناگاہ شنجرف جادو سے ابر شفقی رنگ نے اپنی جا سے حرکت کی اور طرفۃ العین مین لشکر اسلام پر محیط ہو گیا اور معاً ہزارہا ہزار مار ہائے سیاہ رنگ و زرد و اژدر منقار و رتیلا وغیرہ برسنے شروع ہو گئے۔ دلاوران نیک سرانجام انہیں شاخہائے سے اُن جانوران موذیہ کو ہلاک کر ڈالتے تھے۔ اُس وقت صاحبقران ہر دم اسم باطل السحر کا ورد کر رہا تھا اور شفق النہار پر دم بدم پہونکتا تھا۔ جب تک اسم اعظم کی تاثیر سے وہ ابر سحر ہر ساعت کم ہوتا تھا۔ اِس اثنا مین ایک اژدہائے شرربار آتش نشان اِس قدر طویل القامت ابر سے نکلا کہ اُسکی دم کی نہایت تک نظر انسانی کام نہ کرتی تہی۔ وہ اژدہا دہن کشادہ خاص صاحبقران کی طرف متوجہ ہوا۔ صاحبقران نے اسم باطل السحر اژدہا پر پہونکا۔ فوراً اُسکی صورت اصلی نکل آئی دیکھتے ہی دیکھا کہ وہ اژدہا خود شنجرف جادو ہے۔ مہتر توفیق نے بہ چالاکی تمام کمند حبل المتین شنجرف جادو کی طرف پہینکی۔ کمند شنجرف جادو کی کمر مین بندھ گئی۔ اُس ساحر نے ہر چند چاہا کہ بزور اصلی یا بہ مدد افسون حلقہ ہائے کمند سے نکل جائے ہرگز ممکن نہ ہوا۔ بلکہ جتنی حرکت کرتا تہا زیادہ تر جست و مستحکم ہو گئے۔ آخر وہ لعین بزور مہتر اوپر آسمان پر پہونچا۔ کمند بھی اسی قدر دراز ہو گئی۔ مہتر توفیق

نے ایک میخ آہنی کلان و استوار زمین مین نصب کی اور کمند کا سرا
اُسی میخ سے خوب مضبوط باندھ دیا

اس طرف وہ دہان جادو اور اُسکے توابعین نے اپنی اپنی
استعداد کے موافق اہل اسلام کی تہدید و تخویف مین کوئی دقیقہ
باقی نہین رکھا۔ مگر بفضل الٰہی ان بارہ ہزار جوانان صاحب شاخ مین
سے ایک آدمی کو بھی کسی طلسم کا ضرر و آسیب نہ پہونچا۔ جس وقت
دو دہان نے دیکھا کہ اعمال سحر کارگر نہین ہوتے بادل ناخواستہ
میدان کارزار مین آیا اور صاحبقران کی ضرب شمشیر سے بخط مستقیم
درک اسفل مین جا پہونچا۔ اسم باطل السحر کی برکت سے شجرف جادو کا
ابر طلسمی چند لمحہ پیشتر نابود ہو گیا تھا۔ اب ساحرون کو بجز جنگ مغلوبہ
اور کوئی تدبیر نظر نہ آتی۔ نمازیان لشکر اسلام بھی بے خوف و ہراس
اُن ناریون کے حلقہ مین در آئے۔ بارے تمام لشکر صاحبقرانی جو اب تک
خندق کے احاطہ مین تھا مثل سیلاب دریا میدان کارزار مین اُمنڈ آیا
اور ساحرون کا اس قدر کشت و خون کیا کہ اُنکا نام و نشان باقی نہ رہا
بلکہ لشکر اشرار کے بیشتر غیر ساحر بھی قتل ہو گئے۔ فقط بیس ہزار سوار
دو پہلوون نے اسلام قبول کرکے امان پائی۔ وہ بیچارے جو ان دنون
جو اسیر ہوئے تھے بصدق دلی دائرہ اسلام مین داخل ہوئے۔
شجرف جادو بہ زور سحر سوئے آسمان چلا جاتا تھا۔ جس وقت ہنگامہ
جنگ زد و بد ختم ہوا مہتر توفیق نے کمند سے کہا اے حبل المتین بحق

خاصان خدا لبں اب کوتاہ ہو - کمند جبل المتین کوتاہ ہونی شروع ہوئی تا حدیکہ شنجرف جادو معلق زنان اوج آسمان سے سطح زمین پر گرا تو نیتر نے اول بہ حکمت عملی اُس ساحر لعین سے کچھہ زر نقد لیا - بالآخر بہ بدترین عذاب جان سے مارا ۔

صاحبقران نے دوگانہ شکر درگاہ باری مین ادا کیا اور جشن ہفت روزہ کا حکم دیا - ایام جشن مین سیم پارہ بنت وانعمان کا ازدواج سے نکاح کر دیا - جب ایام جشن ختم ہوئے - صاحبقران اصغر نے بہزار شوق لشکر گردون مآثر کا ملک غریبستان کی طرف کوچ کرایا

اب کچھہ حال غرائب نگار کا بیان ہوتا ہے یعنی آنا ملک فریدون شاہ پادشاہ فریدون جہما اور جمع ہونا اکثر پادشاہان پیرد کا

ہم واقعات غرائب نگار کے میدان جنگ مین گذرے مین وہ بہ تشریح و بسط ناظرین داستان کی نظر سے گذر چکے ہین - اُنکا خاتمہ اس پہ ہوا تہا کہ ملک ارجاس نکوری زخمی ہوا اور جنگ پادشستی نے چند روز حرب و ضرب کو موقوف کیا - اُنہین ایام مین مہتر تونین کو صاحبقران

دمغزی کی گرفتاری کی خبر پہنچی اور اُس نے سلطان رکن الدین غریب نواز سے رخصت حاصل کی

راوی کہتا ہے کہ بعد روانگی مہتر توفیق کے ارجیک کو ایک قسم کی فراغت خاطر حاصل ہوئی اور اس تدبیر میں مصروف ہوا کہ قلعہ غراب نگار کو فتح کرے - ایک دن اِس باب میں اپنے مصاحبوں سے صلاح و مشورہ کر رہا تھا کہ ایک سوداگر جسکا جہانگرد لقب اور ارجیک سے سابقہ تعارف رکھتا تھا لشکر میں وارد ہوا - اُس نے بعد ملاقات بعد دریافت حال ارجیک سے کہا - تم ملک ہوران بادشاہ جزیرہ رکشش کو مع پہلوان مقسم برہنہ جنگ اپنی مدد کے واسطے طلب کرو - اگرچہ مقسم برہنہ جنگ عجب خلقت انسان ہے مگر باعتبار صورت و سیرت اُسکو ایک عفریت بد مست تصور کرنا چاہیئے - اِس پہلوان کا اصل نام ہمدان تھا - قضارا ایک شخص حکمت پیشہ الخادمش لادینوس نام کا اُسکے مقام میں گذر ہوا - لادینوس کو علم نیرنجات و فن سحر میں دستگاہ کامل تھی - ہمدان نے لادینوس کی خدمت مخلصانہ بجا لایا - لادینوس نے [illegible] اگر کوئی مطلب رکھتا ہو - بیان کر - ہمدان نے [illegible] کرنے میں [illegible] ہوگئے - ہمدان نے کہا - کہ [illegible] بغیر عطا فرمانے کے سبب کوئی پہلوان فنون [illegible] میں مجھ پر غالب نہ ہوسکے - [illegible] صحرا کی طرف نکل جاتا تھا اور آخر [illegible] ایک [illegible] ہوتا

تھا اور ہر ایک روغن سر تا پا بدن پر ملتا تھا - یہ حکم تھا کہ ہمیشہ گرم خانہ یعنے حمام مین برہنہ رہا کر - روز چہلم اُس حکیم نے ہمدان پہلوان کو اُسی حمام مین بیہوشی سونگھائی اور خنجر آبدار کی نوک سے اُسکے سینہ پر چند نقوش طلسمی لکھے - ہر ایک نقش کی خانہ پری کی - اور تین روز بجز آب یخنی کچھ غذا نہ دی - روز چہارم کہ زخمہاے سینہ فی الجملہ مندمل ہوگئے لادیوس ہمدان کو ہوش مین لایا اور علاج مین مصروف ہوا - بعد ایک ہفتہ مین غسل صحت کرا دیا اور اُسکو طلسم برہنہ جنگ خطاب دیا - بعد ازان کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون - یقین ہے کہ میرے اِس عمل زبردست سے کوئی پہلوان ہفت اقلیم تجہ پر غالب نہیں ہونے کا

جس وقت ارجکسپ بادشتی نے یہ حکایت مفرح دل وجان جہان گرد سے سنی بے اختیار سینہ سے لگا لیا اور کہا - اے خواجہ جہان گرد عجب مژدہ خوشی تم نے سنایا ہے - لیکن یہ کہو کہ فقط تحریر نامہ سے ملک ہوران یہان آجائے گا یا مجھے قدم فرسائی کی تکلیف ہوگی - سوداگر نے کہا - شاید بے تمہارے جانے یہ کام صورت پذیر نہ ہو - ارجکسپ بادشتی نے اول ایک عرضی ملک فریدون شاہ کو لکھی کہ اب حضور کا بھی اِس طرف تشریف فرمانا مناسب ہے کیا معنے کہ بادشاہان اطراف میری سالاری لشکر سے اپنے آنے اور مدد دینے مین ایک نوع کا تامل کرتے ہین - اُسی عرضی مین یہ بہی لکہا کہ یہ نمک خوار

جب جزیرہ روشن مین ایک پہلوان رستم وقت کی طلب کے لیے روانہ ہوا ہے

وہ عرضی مرتب تیار کر دی اور فریدون حصار کی طرف روانہ کیا۔ اور دوسری عرضی بابت التماس سلطان رکن الدین کی خدمت مین ارسال کی کہ غلام چند روز اور صف آرائی و معرکہ آرائی مین توقف والتوا کا مستدعی ہے تاکہ ایام صحت مین ہمارے لشکر کے جوانان نجیب زخمی تندرست ہو جائین۔ علاوہ ازین کمترین ایک کار بادشاہی کے واسطے جایا چاہتا ہے۔ جس وقت وہان سے معاودت کرونگا اسی شب لشکر مین طبل جنگ بجوا دونگا۔ سلطان نے جیتے جی اس نگار کی درخواست منظور کی

ارجنگ بادشاہ نے بعد خاطر جمعی سوداگر جہان گرد کو مع چند زیرک ملازم ساتھ لیا اور شتران تیز رفتار پر سوار ہو کر کنارہ دریا پر آیا۔ وہان سے بسواری سفائن جزیرہ روشن مین پہونچا

راوی کہتا ہے کہ اہل جزیرہ زہرہ پرست ہین اور وہ زہرہ کو ستارہ روشن کہتے ہین۔ جس روز سعد اصغر برج میزان مین داخل ہوتا ہے جو کوکب زہرہ کا بیت الشرف ہے۔ ساکنان جزیرہ روشن اس روز عید کرتے ہین۔ جس روز ارجنگ نگار جزیرہ روشن مین پہونچا وہ روز عید تھا۔ تمام خلائق بیرون شہر صحرائے دلکش مین جمع تھی ارجنگ بھی ہمراہ شاہی کی ذیل مین استادہ ہو گیا۔ ناگاہ ہوران

نے بادشتی کو ایک انسان غیر و بار تازہ وارد دیکھا۔ مگر چونکہ وہ وقت
استفسار حال کا مقتضی نہ تھا کچھ نہ پوچھا

جس وقت کوکب زہرہ اپنے مرکز اصلی پر طالع ہوا۔ جملہ حاضرین
مع بادشاہ سرو پا برہنہ سجدہ و سلام بجا لائے۔ اُس سوداگر
کو مذہب ستارہ پرستی نہ تھا۔ وہ ایک طرف استادہ یہ تماشا دیکھتا
رہا۔ البتہ ارجیک مہدین ابن الغرفع نے خلایق جزیرہ کے ساتھ بتواتر
سجدے کئے۔ ہرگاہ ملکہ حوران نے جبین فرسائی سے فرصت پائی
عبادت معینہ مین مشغول ہوا۔ ارجیک نابکار کہ مردمان ستارہ پرست
کے ارکان عبادت سے واقف نہ تھا۔ بنابرین جس رویہ سے اُن کی
حرکات و سکنات اور سجود و قیام دیکھتا تھا خود بھی تقلید کرتا تھا۔
ملکہ حوران سمجھا کہ یہ مرد اصل مین ستارہ پرست نہین ہے۔ آخر
بعد انفراغ عبادت امرا سے پوچھا کہ یہ شخص اجنبی کون ہے۔ سوداگر
جہان گرد روبرو گیا اور کہا۔ اے بادشاہ یہ شخص ملک فریدون شاہ
بادشاہ فریدون حضور کا زیر سلطنت ہے۔ ملکہ حوران نے کہ یہ لفظ
سُنا۔ ارجیک بادشتی کو اپنے پاس بلایا اور بعد مصافحہ پوچھا۔ اے
دستور اعظم بیان کرو کہ اس جزیرہ مین کس وجہ سے تکلیف کی۔ ارجیک
نے اپنی لشکر کشی کی تمام سرگذشت اول تا آخر مفصل بیان کی اور کہا
بعد مستاصل ہونے فرقہ خدا پرست کے فرائیب نگار کی فرمانروائی
کا فرمان باسم نیابت دفتر خسروانی سے تمہارے نام رقم کرادونگا

اور یہ تم جہاں پہلوانی مزین بہ مہر شاہی مطلسم بہ بند جنگ سے کو عطا ہوگی۔
ملک ہوران نے اپنے وزیر روشن تدبیر سے اس باب میں صلاح
کی۔ یہ وزیر بہ تدبیر بھی ارجیک بادشتی کی مانند اہل اسلام کا تشنہ
خون ہے۔ اُس نے کہا۔ ملک فریدون شاہ کے وزیر کا التجا لیکے
آنا اپنی بلندی طالع سمجھو۔ ملک ہوران نے بعد غور و فکر ارجیک بادشتی
سے ایک نوشتہ بہ مضمون مذکور لکہایا اور کہا۔ تم چلو۔ ہم بھی قریب ہے
وہاں پہونچتے ہیں

اُس طرف مرجیک عیار نے ارجیک بادشتی کا عریضہ ملک
فریدون شاہ کی خدمت میں پہونچایا۔ ملک فریدون شاہ نے ارکان
سلطنت سے اس باب میں مشورہ کیا انہوں نے انواع انواع دلایل
سے بادشاہ کو غریبستان پر جانے کا مشورہ دیا۔ بعض امرا صاحب
عقل و فطرت اس مشورہ کے شریک نہ ہوئے۔ انکا سرغنہ شاہزادہ
منوچہر تھا۔ ملک فریدون شاہ نے بعد افہام تفہیم شاہزادہ منوچہر
کو اپنا قایم مقام کیا اور خود چار سو پہلوانان صف شکن اور پانچ
لاکہ سوار و پیادہ سے برق افگن کی جمعیت سے با ساز و سامان
حرب و پیکار غریبستان کی طرف نہضت کی۔ ایک روز لشکر ظفر
اثر کوچ کرتا تہا۔ دوسرے دن منزل پر مقیم رہتا تہا

ارجیک بادشتی ملک ہوران سے رخصت ہو کر منزل بہ منزل
اپنے لشکر میں آیا اور یہ حال سُنا کہ ملک فریدون شاہ اپنی جمعیت

دشمن فریدون حصار سے باہر ہوا دشمن کے واسطے اور شاہ ہوشنگ
نے بارہ سو نامہ جات سلاطین اطراف و اکناف کو بتاکید تمام روانہ کیے
اور ہر نامے میں ملک فریدون شاہ کے آنے کی حقیقت درج کی -
بعد ازان اپنے لشکر مین طبل جنگ بجایا اور علی الصباح میدان جنگ
مین صف آرا ہوا - پہلا جو شخص کہ آتش پرستان سے عرصہ کارزار
مین آیا وہی خوکال دیو تھا پیشتر تھا جس کی سپاہ گری و جفاکشی کا چند مرتبہ
ذکر ہو چکا ہے - ملک البروج کو مہمانی مقابلہ کے لئے اٹھا گیا - نیزہ
دری میں ایک کو دوسرے پر غلبہ میسر نہ آیا - مگر شمشیر بازی میں
خوکال نے ایک زخم شدید ملک البروج کے سر پر لگایا - اسی طرح
شام تک سات پہلوان اُس گبر مغرور کے ہاتھ سے زخمی ہوئے
اور دو پہلوانوں نے شربت فنا پیا

دوسرے دن بدستور دونوں عساکر کینہ خواہ پھر معرکہ مصاف
مین صف بہ صف آراستہ ہوئے - ہنوز کوئی پہلوان میدان حرب
مین نہ گیا تھا کہ گوشہ صحرا سے تتق گرد و غبار نظر آیا - بعد تحقیق
حال معلوم ہوا کہ ملک البروج آتش پرست پچاس ہزار سوار جرار
کی جمعیت سے آیا ہے - ارجیک باستقبال ملوکانہ ملک البروج کو
لشکر مین لایا - ملک البروج نے بھی میدان جنگ کی ایک طرف
اپنے لشکر کی صف آرائی کرائی - آج بھی خوکال بد خصال عرصہ مصاف
مین آیا - شاہزادہ الیاس بن زرقون مرکب جہاندہ معرکہ میں پہنچ

پہونچا - خوشکال نے جب اپنے سر مرد مقابل کو ہوشیار کرکے ایک ضرب تیغ الماس کے سر پر لگائی - وہ شمشیر خود و مغفر کو قطع پنیر کی مانند شگافتہ کرتی ہوئی دو انگشت کاسہ سر مین اُتر گئی -- ملک البحوح کو خوشکال کی ترکیب جنگ پسند نہ آئی اور اپنے لشکر کے سپہ سالار زرمال آفتاب پرست سے کہا - ہماری خوشی ہے کہ سپہ اندازی فردا مین تم بعزم حرب ونبرد تیار رہو - اُسنے کہا - میری بھی آرزو یہ ہے کہ جوانان لشکر اسلام کی جرأت وہمت کی آزمائش کرون

وقت شب قاعدہ کے موافق دونو لشکرون مین طبل جنگ بجی اور علی الصباح صف آرائی ہوئی - زرمال آفتاب پرست آلات حرب سے آراستہ عرصہ جنگ مین آیا - ملک زادہ ثریا بن گردون حشمت حریف کے مقابل گیا بعد ہمکلامی دونو جوان جنگجو مین اول نیزہ بازی شروع ہوئی - ملکزادہ نے طعن نخستین مین زرمال کا نیزہ زمین پر گرایا - البتہ عمود بازی وتیغ بازی مین طرفین کا مرتبہ مساوی رہا - آخر دونو پہلوان مرکبون کی پشت سے اُترے اور پیادہ پا فن کشتی مین مشغول ہوئے - تین روز برابر طرفین سے کشمکش وکوشش اور جد وتلاش ہوتی رہی - روز چہارم ثریا بن گردون نے اپنا دست چپ زرمال کی زنجیر کمر مین بند کیا اور ایک نعرہ بلند مارا بعد ازان زور اول ہی مین زرمال کو تا بزانو زمین سے بلند کر لیا - مگر

چونکہ زرمال کبھی تنومند ہے۔ اُس نے اپنے جسم کا لنگر سنگین کر دیا
بر حسب اتفاق بین الفریقین زرمال کا کمربند تہ سے نکل گیا اور
اس دلاور نے مقابل ہوکر ملکزادہ ثریا کی صورت دیکھی اور کہا۔ قوت
بخشش ازلی نے باین سن وسال کس قدر زور و قوت تجھکو عطا کیا
ہے۔ بہرحال اب اپنے لشکر میں تشریف لیجا۔ مین نے جو امر اپنی
تجربہ مین قرار دیا ہے۔ وہی عمل مین لاؤنگا۔ ثریا نے کہا۔ ہم جنگ
وحرب کے باب مین زیادہ تر مقرر نہین ہو سکتے۔ زرمال میدان جنگ
سے لشکر مین آیا اور اپنے بادشاہ ملک البوج کے روبرو ملکزادہ
ثریا بن گردون کی پہلوانی و زورمندی کی کمال صفت و ثنا کی۔ اس
اثنا مین خبر آئی کہ ملک فریدون شاہ کا لشکر قریب پہونچا یعنے یہان
سے دو منزل اُسکے خیام لشکر بپا ہین

وہ شب ارجک بادشنی نے بادشاہ کے استقبال کی فکر
مین گذری۔ ہنگام صبح روانہ ہونے کو تیار ملک معدل سا وہ بیست
ستر ہزار سوار جنگ گذار سے آیا۔ ارجک نے اکثر افسران لشکر
کو ساتھ لیا اور چار فرسخ استقبال کے واسطے گیا۔ جب ملک ہوزن
سے فرخندہ واصل کی ملک درجاس و ملک بہزاد اور بعض سلاطین
کم مرتبہ کی جمعیت سے ملک فریدون شاہ کے استقبال کو گیا۔ اُدھر
طرف سے ملک فریدون شاہ سندین کلاہ بہی چلا آتا تھا۔ جس وقت
جیب زر و ملک آہن تاب وغیرہ نے ملک فریدون کی سواری کا تخت

دیکھا۔ پا پیادہ ہوئے اور ہر ایک نے بعد بجا آوری تسلیم و مجرا پایۂ تخت کو بوسہ دیا۔ ملک فریدون شاہ نے تخت اپنا رکھوا دیا اور جس شخص کی نسبت اسم سلطنت عائد ہوتا تھا اُس سے معانقہ کیا اُس شب اُسی مقام میں خیام لشکر برپا ہوئے۔ اثنائے صحبت میں ملک فریدون شاہ نے غرائب نگار کی ہنگامہ آرائی کا حال پوچھا اور عجب پادشتی نے تمام قصہ گذشتہ مفصل بیان کیا اور ترنیق کی تمارنگری کی شکایت دراز کی۔ ملک فریدون توفیق کی عیاریوں کی حقیقت سُنتا تھا اور کمال حیرت و تعجب سے انگشت دانتوں میں دباتا تھا

ملک فریدون شاہ نے دوسرے دن لشکر کو نقارۂ پنج فرسنگ کوچ کرنے کا حکم دیا۔ اُس دن ملک قوس گوسالہ پرست چالیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے آیا اور ہمرکابی ملک فریدون شاہ سے ملاقات کی۔ روز سوم ملک فریدون شاہ نے غرائب نگار کی طرف کوچ کیا۔ ہنوز ایک فرسنگ راہ طے کی تھی کہ ملک معدل پرست و ملک البروج آفتاب پرست بھی بطریق استقبال آئے۔ فریدون شاہ ان پادشاہان ذی قدر کی ملاقات کے واسطے تخت سے اُترا اور ہر ایک پادشاہ سے بغلگیر ہوا

القصہ فریدون شاہ نے باین جمعیت و حشمت اپنے لشکر میں پہونچکر ایک نامہ باین مضمون سلطان رکن الدین کو لکھا کہ دین آتش پرستی قبول اور جو خراج تم نے بہشت آباد سے خزانۂ سلطانی میں

داخل کیا ہے از روئے حساب مستردکردو آئندہ سال بسال چار چند خراج دینا منظور فرماؤ تو ہمارا اپنے ملک کو معاودت کر جانا ممکن ہے۔ سلطان نے ہر ایک سوال کا جواب نفی مین دیا او لکھا کہ انشاءاللہ العزیز چار روز کے بعد ہم بھی شہر سے برآمد ہو کر تمہارے مقابل خیمہ زن ہونگے

ان لشکرون کو بالمقابل خیمہ زن رکھا جاتا ھے اور بار دیگر صاحبقران اصغر کی داستان گذارش ہوتی ہے

جس وقت صاحبقران گردون حشمت نے بیسواں ان نابکار کی استیصال سے فرصت پائی۔ لشکر نصرت اثر کو شہر فراتیب نگار کی سمت کوچ کرنے کا حکم دیا۔ راوی کہتا ہے کہ بعد قطع مراحل کوکبہ خسروانی ایک دوراہہ پر پہونچا۔ ایک راہ کوہستان کی طرف جاتی تھی۔ اِسی کوہستان مین حکیم سقراط کا مقبرہ ہے اور اسی مقبرہ مین توفیق کے ہادی و مربی حکیم افلاطون ثانی مدفون ہوئے ہین۔ اور وہ راستہ شہر فراتیب نگار قریب تر تھا اور دوسری راہ شارع

تمام فی الجملہ دہوتی۔ مگر راہ کوہستان اِس قدر تنگ و قلب ہے کہ
لشکر و جلوس سے گذرنا دشوار ہے۔ الحاصل معتبر توفیق نے صاحبقران
خورشید نعمت کو اِس حال سے مطلع کیا۔ صاحبقران اصغر نے شاہزادہ
مہران مہر طلعت بن آفاق شاہ کو لشکر گردون آثر مین سلطان والاشان
کا نائب اور شاہزادہ خاقان زرین ستان بن الطاق شاہ کو بجائے
خود منصب سپہ سالاری بخشا اور انکو مع لشکر و بنگاہ راہ شارع
سے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ اپنے ساتھہ فقط چند پہلوانان سخت
مع سو سواروں کے لئے کہ مطبخ و خورش وغیرہ خدمات بھی انہیں کے
ذمے تھیں۔ ایک خیمہ صد بار جو نام اِس صنعت و ترکیب کا صاحبقران
کے ہمراہ تھا کہ ہر پارچہ اُسکا ہر سوار کی زیر زین رکھہ دیا جاتا تھا۔ اور
خیمہ غریب بھی اسپک و بارگاہ خاص و عام و خلوتخانہ تمام تمام
موجود تھے

صاحبقران عالمستان اِس لشکر قلیل کے ساتھہ درہ کوہستان
مین داخل ہوا۔ کوہستان مین درختان میوہ دار و چشمہ ہائے
آب شیرین کثرت سے تھے۔ صاحبقران ہر روز قلیل مسافت طے
کرتا تھا اور اُس کوہستان رشک گلستان کی نزہت و کیفیت کا
تماشا دیکھتا تھا۔ روز دوازدہم تماشا بینان دصیہ کنار دریائے
شور کے کنارہ پر پہونچے۔ صاحبقران اصغر نے کنارہ دریا پر لشکر
کا مقام کرایا۔ قریب غروب آفتاب کیا دیکھتے ہین کہ روبرو سے

صد ہا کشتیان خرد و کلان تیر خدنگ کی مانند اِس طرف چلی آتی ہین جس وقت سفائن کنارہ پر پہونچین ایک لشکر مع ساز و سامان جنگ باساسہ شاہی کشتیون سے اُترا اور ایک طرف خیمہ و خرگاہ برپا کراے۔ مہتر توفیق خبر لایا کہ بادشاہ لشکر ملک بدران ماہ پرست ہے اور حسب الطلب ارجک کے نمرائب نگا۔ جاتا ہے

اُدھر ملک بدران نے اپنے عیار بالنگ تیزرو سے کہا۔ اے مہتر دریافت کر کہ صاحب اسپک و بارگاہ کون شخص ہے۔ بالنگ نے بعد دریافت ملک بدران سے کہا۔ یہ لشکر مختصر شاہزادہ بدرمنیر صاحبقران لقب کا ہے۔ بعدازان اسپک دسمند ہزار گل کی اس قدر تعریف و توصیف کی کہ ملک بدران مشتاق ہوا۔ روشن جنگ سپہ سالار نے کہا۔ اگر حکم ہو مین جاؤن بدرمنیر سے وہ مرکب عجائب روزگار مع بارگاہ لے آؤن۔ بدران ہنسا اور کہا۔ او روشن جنگ۔ جس جوان رستم توان نے بہ تقویت بازوے استوار تمام ممالک تہستان و مع طلسم ہاے عالی درجات باطل کیے ہون۔ اُس سے اِن اشیا کا لینا آسان کام نہین ہے۔ تم شعبا بدرمنیر کے لشکر کے گرد و پیش بطور محاصرہ اپنے اہل لشکر کے خیام نصب کراؤ۔ روز فردا جوامر مصلحت وقت دیکھنا عمل مین لانا۔ خواجہ ماہیار وزیر نے بادشاہ کی راے معقول پر تحسین کی۔ مہتر توفیق

بہ تبدیل لباس آتش پرستوں کے لشکر میں نظر بچا کر موجود تھا
اُس نے صاحبقران صغر کو ملک بہزاد کی تجویز سے آگاہ کیا -
صاحبقران نے فرمایا کہ تشویش کا مقام نہیں - محاصرہ ہونے دو
صبح جیسا پیام پہنچے گا ویسا جواب دیا جائیگا

جب ملک بہزاد نے محاصرے سے جمعیت خاطر جمع کر لی
منشی سلطنت کو بلوایا اور صاحبقران صغر کو اس مضمون کا نامہ لکھوایا
اے شاہزادۂ بہرہ مند اگرچہ تم نے غیرت کے کام نمایاں دکھائے
لیکن گو یہ مبالغہ سُنے ہیں - عجب نہیں کہ صحیح ہوں - لیکن اس
وقت تم سو سوار کی جمعیت سے چالیس ہزار آدمی کے محاصرہ میں
گرفتار ہو - میں ہر ایک امر کے لئے تمکو مجبور کر سکتا
ہوں - پر انسانیت کے تقاضے سے تمہارے مذہب و ایمان کا
معترض نہیں ہوتا - فقط بارگاہ اور توسن طلسمی مانگتا ہوں -
ملک بہزاد نے نامہ وزیر کے حوالہ کیا اور سپہ سالار سے کہا -
تم دو سو سوار ہوشیار اور سخت تیر انداز دلاور برق انداز ہمراہ
سرداران آزمودہ کار ساتھ ہمراہ لو - یقین ہے کہ بدر منیر بعد
مطالعہ نامہ بارگاہ و مرکب بے عذر دے دیگا - اگر انکار کرے
بہ حسب ضرب اُس سے مرکب و بارگاہ لے لینا

خواجہ یار وزیر اور دشمن جنگ سپہ سالار جمعیت
مذکورہ سے لشکر صاحبقران کی طرف روانہ ہوئے - بانگ تیار

اُنکے جلو مین سبب اسکے جلا آتا تھا - یہان توفیق نامدار ایک سپہر
ممتاز سپیدریش کی صورت باین شان وترکیب دربارگہ پہنچا
تھا کہ ایک چوب دست بزرگ زبرین اور رداے سبز کندھے
پر اور تسبیح ہزار دانہ گردن مین تھی - بالکل مہتر دانا قدس کے پاس
آیا اور کہا - یا شیخ - بادشاہ بدر حصار نے ایک نامہ وزیر سلطنت
اور سپہ سالار کے ہاتھ اس بارگاہ نہانی جاہ کے مالک کو دیا ہے
مہتر نامدار نے کہا - صاحب بارگاہ مطلع ہے - ان سردارون
کو آنے دو - خواجہ ماہیار نے سوار و پیادہ کو بیرون بارگاہ صف بستہ
ایستادہ ہونے کا حکم دیا اور خود سپہ سالار و دیگر سردارون کی
جمعیت سے بارگاہ معلّے مین داخل ہوا - جس وقت خواجہ نے صاحبقران
خورشید قدر کا جمال جہان آرا دیکھا - بے اختیار موافق ہدایت
کے لفظ صلوٰۃ کہا اور بعد بجا آوری آداب و تسلیم دست بستہ عرض
کیا - یا سلطان ذو الاحتشام - کمترین ملک بدران ماہ پرست کا وزیر
و نامہ رسان ہے - اس دربار سے جس سردار کو حکم ہو نامہ بادشاہ
کا دیدون - ہرمز اوسنے باجازت صاحبقرانی خواجہ ماہیار سے نامہ
لیا اور بآواز بلند سنایا - صاحبقران نے خواجہ ماہیار سے فرمایا - اے
دستور اعظم - ملک بدران نے فی الحقیقت نصیحت مشفقانہ کی ہے
اگر عمل نہ کرین - بیہودہ سی بات ہے - روشن جنگ سپاہ سالار
نے کہا - مضمون نامہ پر عمل کرنا بہرصورت تمہارے حق مین بہتر ہوگا

چنانچہ عقلائے پیشین کا قول ہے

سخن نشنیدن بیخ دولت است

رستم زاد نے روشن جنگ سے بزبان تلخ کہا۔ او جوان۔ اگر یہ مضمون نامہ کو اُن نامہ نگار کی بے شعوری سمجھیں سمجھ کیا قباحت لازم آئے۔ روشن جنگ نے کہا۔ نہیں کو بادشاہ نے خاص اسی کام کے واسطے اُن ہی کے ہمراہ بھیجا ہے کہ اگر بہ آشتی کام نہ نکلے بدرشتی اسپ دواسپے نکالوں۔ رستم زاد نے کہا۔ او تیل گرفتہ یہ کیا بکتا ہے ہم مصطفٰے الفوج اور بارگاہ ملک بابل کی طرف ڈالے دوا بھی نظر کے نہیں دیکھ سکتا۔ تو مغلوک اور وہ تیرا بادشاہ بیچارہ کس شمار میں ہے۔ اسپر روشن جنگ کو تاب نہ رہی۔ تیغ آبدار غلاف سے نکال کر بہ حمایت رستم زاد کے سر پر لگائی۔ رستم زاد نے روشن جنگ کے ہاتھ سے بآسانی شمشیر چھین لی اور کہا۔ او مردک اسی ترقعہ پر مرکب دیارگاہ لینے آیا ہے۔ روشن جنگ بدہان کف آلود رستم زاد سے دست و گریبان ہو گیا۔ رستم زاد نے کمر گرفتہ روشن جنگ کو سر سے بلند کر لیا اور بہ ضرب سخت سطح زمین پر مارا۔ بعد ازان دست و پا بستہ بارگاہ معلے کے ستون سے باندہ دیا

جو فوج اس محاربے کے سرداران ہمراہی با تیغ ہائے برہنہ رستم زاد پر حملہ آور ہوئے۔ قہرزاد و گہرزاد و مغیرہ دلاوران نامدار

نے اپنے سرداروں کو بھی باندھ لیا۔ جس وقت اُن سواروں اور پیادوں
نے اپنے سرداروں کے گرفتار ہونے کی حقیقت سُنی بارگاہ میں داخل
ہونے کا قصد کیا۔ مہتر توفیق کے اشارہ سے لشکر صاحبقرانی کے سوار
و پیادوں نے اُنکو بہ مردی و مردانگی گرفتار کیا اور مہتر توفیق نے بالنگ
کے سر پر سے دستار وجبۂ عیاری اوتار لی۔ بالنگ عیار نے ایک
دو لحہ خنجر بازی کی۔ بالآخر مہتر توفیق کے ہاتھ اسیر ہوا

صاحبقران اصغر نے خواجہ ماہیار سے فرمایا۔ وزارت پناہ تم
جاؤ اور اپنے بادشاہ کو سپہ سالار کی جراءت و مردانگی کا اخبار سناؤ
بہتر ہے کہ تمہارا بادشاہ اپنے عقیدہ باطل سے باز آئے۔ ورنہ
آمادہ جنگ و پیکار ہو

خواجہ ماہیار بارگاہ سے باہر نکلا۔ مہتر توفیق نے بالنگ
عیار کو بدستے کچہ زر نقد کا نوشتہ لکھا کر بند سے کر دیا۔ وزیر
و عیار ہمدست ہو کر ان کے پاس آئے۔ ملک سعد بدران نے بہ لب خندہ
کہا۔ اے دستور اعظم تمہارے ہنسنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ بادشاہ کی طرف سے کوئی پیام صلح لائے ہو۔ وہاں ہمنے ماہ
بابان کی قسم کھائی ہے کہ جب تک بارگاہ اور مرکب جلنے لگیں گے
کوئی بات نہیں سنتے ہے۔ خواجہ ماہیار نے ہنسکر کہا۔ تم ہو زنجیر
سے دست بردار ہو گئے ہو۔ میرے نزدیک اُس جوان مرد کے ہاتھ
سے خود تمہاری غضب گنداری مشکل ہے۔ اگر بچشم خود دیکھتا ہوں؟

تمہاری مثل اُس مرد کشتناور کی ہے جس نے کمبل سمجھ کر خرس سیاہ پر
ہاتھ ڈالا اور خود خرس کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا۔ بعد ازاں ماہیار نے
تمام حقیقت بیان کی اور کہا۔ شاہزادہ بدر منیر کا پیغام یہ ہے کہ
اسلام قبول کرو۔ نہیں تو میدان جنگ میں صف آرائی کرو۔ ماہیار
نے سمند ہزار گل کے خواص و فضائل سے بھی ملک بدران کو آگاہ کیا
یہ حقائق سن کر ملک بدران کے ہوش جاتے رہے۔ آخر بعد
تامل دراز خواجہ ماہیار اور دیگر چند معتمدان خاص کی معیت سے لشکر
صاحبقرانی کی طرف روانہ ہوا۔ جس وقت صاحبقران اصغر نے سنا کہ
ملک بدران بہ لباس اطاعت و عجز و انکسار آتا ہے۔ اُس کے تمام
سرداروں اور اہل لشکر کو رہائی دی۔ اُنہوں نے بارگاہ صاحبقرانی
کے قریب اپنے بادشاہ کی ملازمت حاصل کی۔ ملک بدران نے ہر یک
دیگر سے ہنگامہ گذشتہ کا حال پوچھا۔ روشن جبین نے کہا۔ اے
بادشاہ مختصر یہ ہے کہ ہماری حرکت ناشائستہ اور صاحبقران آفاق کی
مروت و کرم میں کچھ کلام نہیں۔ ملک بدران نے کہا۔ عیاں راچہ بیاں
شاہزادہ بدر منیر کے رشد و مروت و اخلاق کا حال اسی حرکت سے ظاہر
ہے کہ میرے آنے سے اول تم جوانان مقید کو رہا کر دیا

جس وقت ملک بدران بارگاہ صاحبقرانی کے قریب پہنچا صاحبقران
نے شاہزادہ رستم ہند کو استقبال کے واسطے بھیجا۔ وہ شاہزادہ بکمال
اعزاز و احترام سے ہمراہ لے آیا۔ شاہزادہ نے ...

متقابلہ خود سلام مین سبقت کی اور بعد بغلگیری دست گرفتہ بارگاہ معلے مین لایا - ملک بدران سلامگاہ سے تباعدہ ملازمانہ آداب و مجرا بجا لایا - صاحبقران اصغر نے بھی ملک بدران کی راست قد تعظیم دی اور رستم زاد دلاور کے پہلو مین ایک کرسی مکلف نشست کے واسطے عطا فرمائی - ملک بدران نے کہا شہریار - مین نے دل مین نیت کی تھی کہ جس وقت شرف ملازمت والا سے مشرف ہونگا - اول دین اسلام کی بزرگی و عظمت کے باب مین چند دلایل واثق و براہین صادق حضور کی زبان درفشان سے سنونگا - ہرچند کہ بروقت مشاہدۂ جمال انور دلایل و گفتگو کی حاجت نہین رہی - تاہم ضرور ہے کہ حضور مجھکو اسلام کی تلقین فرمائین - اُس وقت اِس دربار در بار مین مجھکو کرسی نشینی زیبا ہوگی - صاحبقران اصغر نے خورشید و ماہ کے مخلوق اور خالق ارض و سما کے واحد و لاشریک ہونے کے متعلق براہین ساطع بیان کرکے کلمہ عیسوی تلقین کیا اور ملبوس خاص مع فرمان سلطنت جزیرہ بدرانیہ بخشا

ملک بدران نے خواجہ ماہیار سے کہا - اے دستور دانا - آج میرا ارادہ ہے کہ رکاب دولت نصاب صاحبقرانی سے جدا نہ ہون - پس تم جزیرہ بدرانیہ مین جاؤ اور اُس سرزمین کو لائش کفر سے پاک و صاف کردو - بعد ازان ہمارے پاس چلے آؤ - ماہیار وزیر نے اُسی دن بدرانیہ کی راہ لی اور دوسرے دن صاحبقران اصغر نے مع ملک بدران

حکیم سقراط کے مزار مقدس کی طرف کوچ کیا۔ روز چہارم وہان پہونچے۔ بعد زیارت و فاتحہ بوقت شب اُسی جاے قیام کیا۔ حکیم افلاطون ثانی عالم واقعہ مین صاحبقران اصغر کے پاس تشریف لاے اور فرمایا۔ اے فرزند ارشد حضرت اسحاق علیہ السلام الحمد للہ والمنت کہ تم نے اِس کمترین مخلوق یزدانی کے تودہ خاک پر قدم رنجہ فرمایا۔ یہان ایسی کوئی شے نادر و تحفہ نہین ہے۔ جو تمہاری نذر و پیشکش کے قابل ہو البتہ ایک کمان صاحب طلسم مع سات عدد تیر کے اور ایک قبہ مصفا و مجلی کہ وہ شب تاریک مین بارگاہ پر نصب کیا جاتا ہے فلان مقام سے کہ خدمت جاروب کشی پر معین ہے بے تکلف لے لو۔ صاحبقران نے بعد بیداری حقیقت خواب مہتر توفیق کے روبرو بیان کی۔ مہتر نے کہا۔ جناب حکیم صاحب میرے خواب مین بھی تشریف لاے اور فرمایا۔ اے توفیق۔ ہم نے تیر و کمان مطلسم اور قبہ بارگاہ صاحبقران خورشید لوا کو دیا ہے اور تجھے یہ نصیحت کرتے ہین کہ اِن اشیا کی قیمت واجبی اپنے آقاے نامدار سے ضرور لے لینا۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا ہم نے جناب باری مین بارہا بہزار التجا یہ دعا کی کہ توفیق کی طبیعت کی اصلاح کر دے۔ مگر معلوم نہین کہ یہ دعا کس سبب سے مقبول نہین ہوتی۔ مہتر توفیق نے کہا۔ پیر و مرشد۔ ہمین الطمع بھی خداے تعالیٰ نے دنیا مین پیدا کیا ہے۔ اگر خداے جل شانہ کو تمہاری دعا کا قبول کرنا منظور ہوتا مجھے اِس چشمہ متبرک کا پانی نہ پلواتا۔ بہرحال کچھ زر نقد

دلوایے - مین گویا حکیم صاحب کا سجادہ نشین ہون - بجز میری رضامندی
کے حضور یہ اشیا نہین لے سکتے - صاحبقران نے فرمایا - اشیا تو
دستیاب نہین ہوئین - آپ اول ہی قیمت کا دعوی کرتے ہین -
توفیق نے جاروب کش سے اشیا طلب کین - اُس نے کہا - اے
نادار - ہرگاہ تم جناب حکیم صاحب کی خلافت کا دعوی کرتے ہو - لامحالہ
اُن چیزون کے حال سے بھی واقف ہوگے - صاحبقران نے غلام
جاروب کش سے فرمایا - او فلان تم نے اس حریف کو خوب جواب
دیا - اب وہ تحائف ہمارے پاس لاؤ - غلام نے کہا - شہریارا
مجھکو حضور کے حکم کی تعمیل مین کچھ عذر نہین - الا وقت وفات حکیم
صاحب نے مجھسے بتاکید فرمایا تھا کہ فلان تاریخ صاحبقران گردون حشم
تشریف لائے گا اور تجھسے تیر و کمان و تبہ طلب کریگا - خبردار بے
اجازت مہتر توفیق کی یہ اشیا صاحبقران کو نہ دینا - صاحبقران نے
فرمایا - سبحان اللہ - حکیم صاحب عجب ظریف طبع انسان ہین -
ہمسے عالم خواب مین فرمایا کہ بے تکلف اشیا لے لو اور ہم کو توفیق
کا مطیع کیا - گویا ہمکو یہ چیزین قیمت پر حاصل ہونگی - توفیق نے کہا -
حکیم صاحب کی قدر و شان اس سے ارفع ہے کہ قیمت چاہین - مگر
اُنکی وفات کے بعد سجادہ نشین قیمت کے لینے نہ لینے کا مجاز ہے -
تم جو کچھ دینا چاہو - اشیا کی قیمت مین نہ دو - حکیم صاحب کی مزار پر
بطور نذر و نیاز رکھ دو - صاحبقران نے دو طبق پُر از جواہر اور دس

خوان زر سرخ رسید۔ بسکہ حکیم صاحب کے مرقد پر رکھے۔ مہتر نے کہا
کمال شرم کی بات ہے کہ با این ہمہ جاہ و جلال یہ زر قلیل اور چند دانہ
ہائے جواہر کم قیمت ایسے بزرگ کی مزار پر بعنوان نذر رکھے جائیں ۔۔
اس دفعہ صاحبقران نے بزبان عتاب آمیز فرمایا۔ او عیار خاردار تو
تو خوب جانتا ہے کہ اس سفر تنہائی میں اور کچھ ہمارے پاس نہیں ہے
اور ہر بہ حجت نامعقول کرتا ہے۔ توفیق نے کہا۔ اس صورت میں قرض
لے لیجئے۔ یہ کہہ کر مہتر نے سات خوان بہ انداز جواہر گوناگون اور چالیس
خوان زر مسکوک انبان حکمت سے نکالے اور صاحبقران کے روبرو
رکھ دیئے۔ صاحبقران مسکرایا اور فرمایا۔ بندہ پرور۔ قرض لینے
دینے کا مضائقہ نہیں۔ لیکن آپ یہ کس طرح سمجھے کہ فلاں شخص سات
خوان جواہر اور چالیس خوان زر سرخ نذر کریگا۔ مہتر نے کہا۔ استغفراللہ
یہ کیا فرماتے ہو۔ معلوم تھا۔ میں بلند نظری و عالی ہمتی سے خوب واقف ہے
حضور نے اس قدر زر قلیل ادنی آدمیوں کی طرح صرف کیا ہے۔ حیف کی
بات ہے کہ ایک بزرگ قدسی صفات کی نذر و نیاز میں دریغ کرو۔
صاحبقران نے چار ناچار یہ تمام خوانہائے زر و جواہر بھی مزار پر رکھ
دیئے۔ توفیق نے بیشتر خوانہائے سابق و حال انبان حکمت میں
داخل کئے۔ اور دست بردا شتہ صاحبقران کے حق میں دعائے
خیر کی۔ مگر کسی سردار و امیر کا نام نہ لیا۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔
تم نے فقط میرے حق میں دعائے خیر کی۔ مہتر نے کہا۔ حضرت سلامت

یہ خاندان حکمت ہے۔ مستجاب نہیں کہ ہرکس وناکس کے واسطے دُعا کیجئے۔ اگر کوئی سردار بہ عقیدۂ صادقہ نذر و نیاز گذارتا ہیں بھی اُسکے لئے دعا کرتا۔ آپ کا محضر ہے۔ ہمزاد وغیرہ سرداروں نے بھی نذر نذر نقد نذر گذرانا۔ مہتر نے وہ نذریں اثبان حکمت میں داخل کیا اور اُنکے حق میں دعا کی۔ مہتر یا لنگ نے ملک بدران سے کہا۔ کیا مشغلہ ہے وزیران تنو(?) ہے۔ اگر صاحبقران کی خدمت میں عروج و تقرب حاصل کیا چاہتے ہو تو توفیق کو راضی کرو۔ ملک بدران نے پچاس ہزار دینار سرخ حکیم صاحب کے مزار پر رکھے مہتر توفیق نے اُسکے واسطے بھی دعا کی۔ بعد ازاں صاحبقران سے کہا قبلہ و کعبہ چند روز کا ذکر ہے۔ میں نے جناب باری میں یہ دعا کی تھی کہ پروانہ نبیرا(?) دینِ اسلام کو ترقی دے۔ الحمد للہ۔ مجھ گنہ گار کی دعا بہت جلد مستجاب ہوئی کہ ملک بدران کی مانند بادشاہ بہ صفت موصوف دینِ اسلام میں داخل ہوا۔ صاحبقران اعظم نے فرمایا۔ یہی دعا میں شامل تھا کہ تمکو پچاس ہزار دینار سرخ حاصل ہوتا

ہرگاہ مہتر توفیق نے حسب دلخواہ مال و زر جمع کر لیا۔ جبارو کش نے کمان و تیر و دبہ صاحبقران کی نذر گذرانے۔ صاحبقران نے دیکھا کہ اکثر نقش نقرئی و طلائی سے کمان کے گوشوں اور تیروں کے پیکانوں پر کندہ ہیں اور اُسکا ساٹھ گز ارتفاع اور اس قدر

دور رہتا کہ بمشکل ایک آدمی دروازہ دست کی بیٹھنے میں آتا اتفاق
چار طرف چار شمعدان سونے کے تھے۔ وہ قبہ آہن مقناطیس کا تھا اُس کے
گرد بیش اُسکے جواہرات مختلف رنگ گران قیمت شب تاب و یاقوت
و زمرد و مروارید و زبرجد خوش آب و تاب نصب تھے۔ بہرام
دیکھتا تھا کہ توفیق ذوفنون نے بے اختیار آہ سرد سینہ
سے کھینچی اور آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ دریغ صد ہزار دریغ جناب
حکیم صاحب مغفور ایک شے زائد دیکیا رہیں تمام جہان کا جواہر
نصب کریں اور ایک شخص بے انصاف ناقدر کو حوالہ کر دیں۔ صاحبقران
دانستہ ہنر کی طرف متوجہ نہ ہوا اور غلام سے پوچھا۔ ان اشیاء کے صفات
و خواص بیان کرو۔ غلام روضہ دار کچھ کہنا چاہتا تھا کہ مہتر توفیق نے
جلد سے غلام کا مونہہ بند کر لیا اور کہا۔ خبردار! دو ٹکہ میں تمہارے
اس بیان کی اُجرت میں زر معقول نہ لے لوں۔ کوئی حرف زبان سے
نہ نکالنا۔ اول تمام زر و جواہر میرا حکیم صاحب کے دروازے
میں صرف ہو گیا۔ اب عرس کا سامان کرنا ہے۔ ورائے ازین ختم
قرآن خوان کی تنخواہ چڑھی ہوئی ہے۔ صاحبقران نے بعد تسلی دو قال
پانچ ہزار تومان کا نوشتہ لکھ دیا۔ تب مہتر توفیق نے غلام کا
مونہہ کھولا

غلام روضہ دار نے کہا۔ یا صاحبقران اس مکان میں ان تیروں کے
الماس پیکان کی کسی طرح اور کسی چیز سے پناہ نہیں ہو سکتی۔ یہ تیر

جیسا کہ حکم رکھنے مین خصوصیت تمام ترسکے حق مین - طرفہ صفت اِن مین یا
یہ ہے کہ بالفرض کوئی تیر ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان سے اُسکا اتاقی
نسبتہً بہت سے خارج ہو - اُسی وقت موکلان بالا وہ تیر لاکر پھر صاحب تیر
کی ترکش مین رکھہ دینگے - اور اِس قبہ کی یہ صفت ہے کہ جس وقت
ایک شمع روشن اسکے شبکے مین رکھہ دین پھر موافق رنگ ہر جواہر
کے جو قبہ کے چارون طرف نصب کیا گیا ہے چار فرسخ تک اِس قدر روشنی
ہوتی ہے کہ انسان بے تکلف سوزن مین رشتۂ باریک پروے -
لیکن ہمیشہ بارگاہ پر قبہ کے نصب کرنے کا امتناع کامل ہے - اگر ایسا
کیا جائیگا - قبہ کی خاصیت مین فرق آجائیگا - البتہ ایام عید نوروز
و بزم جشن مین قبہ کے روشن کرنے کا مضایقہ نہین - صاحبقران اصغر
نے بار دیگر حکیم افلاطون ثانی کے روح پاک کو ثواب فاتحہ بخشا اور
قبہ مہتر توفیق کی حراست مین سونپا

شب کے وقت صاحبقران اصغر نے رستم زاد سے فرمایا - تمنے
بھی چار منزل بارگاہ اشراقی کی زرنگاری کی ہے - دیکھو - اِس ایک
کی مانند چند خیام مختصر بارگاہ مذکور سے معلوم ہین - رستم زاد نے
کہا - قبلہ عالم - مین خوب جانتا ہون کہ جو وہ خیام خالی اِس بارگاہ کے
متعلق ہین - اُن مین کوچک ترین خیام پر سبک شمار کی جاتی ہے -
صاحبقران فلک مکان نے ایک بدر ان سے فرمایا - اسکے بادشاہ
ہمنے یہ سبک نکو بخشی - ہمارے واسطے ایک خیمہ مختصر سے خیمہ کے

نزدیک استادہ کرا دیا - ہمارے دل مین یہ خیال پیدا ہے کہ نقاب انداختہ تمہارے لشکر مین رہین - اور تا حصول فتح بے اظہار نام و نشان حریف سے جنگ کرین - ملک بہران آداب و مجرا بجا لایا اور اس عطیہ کا تمام لشکر مین جشن خوشی برپا کرایا!

صاحبقران صفدر نے دوسرے روز مہتر توفیق کو غرائب نگار کی طرف جانے کا حکم دیا اور اُسکے عقب مین خود نقاب انداختہ ملک بہران کے ہمراہ کوچ کیا - چار منزلین کوہستان مین طے ہوئین روز پنجم درہ کوہستان سے نکلے

احوال غرائب نگار و حقیقت ضرب پیکار و ورود صاحبقران روزگار

ہمنے غرائب نگار کے وقایع بیان تک رقم کیا تھا کہ ملک فریدون شاد نے اپنے لشکر مین بہ تجویز سلطان رکن الدین غریب نواز سے اطاعت طلب کی مگر سلطان نے لکھا کہ ہم چار روز کے بعد شہر سے برآمد ہونگے - دیدہ باید - فتح و ظفر کس کی تقدیر مین ہوتی ہے

راوی کہتا ہے کہ سلطان والا شان حسب وعدہ روز چہارم

شاہزادہ مظفر و مہرو و سپہ سالاران و دیگر پہلوانان رستم توان شہر
سے باہر نکلا اور لشکر فریدون حصار کے مقابل خیمہ زن ہوا۔ اور جب
بادشتی نے اپنے بادشاہ کے حکم سے اُسی شب طبل جنگ بجوایا
لشکر اسلام سے بھی کوس برنجی کی صدا بلند ہوئی۔ جس وقت آفتاب
عالمتاب طالع ہوا۔ جوق جوق خیل خیل جوانان بیلتن و دلاوران شمشیر
زن مسلح و آراستہ مصاف میں صف آرا ہوئے۔ اول ایک پہلوان
سختام کوہ پیکر نامی ملک البروج آفتاب پرست کے لشکر کا سپہ سالار
دست راست نبرد مصاف میں آیا۔ ملک زرنیل حسب الاجازت
سلطان والاشان مقابلے کے واسطے گیا۔ دو ساعت کامل باہم جنگ
آلات حرب ہوتی رہی۔ بعد ازاں دونوں پہلوان پشت مرکب سے اُترے
اور پیادہ بافن کشتی میں مشغول ہوئے۔ عین گرمی دست و بازو میں
زرنیل نامدار نے سختام کوہ پیکر کو مثل طفل نحیف الاعضا سر سے بلند
کر لیا اور گرفتہ و بستہ عیاران لشکر اسلام کے حوالہ کر دیا۔ سختام
کے گرفتار ہونے کے بعد ملک ناقوس گوسالہ پرست کے لشکر کا
سپاہ سالار اول شاخان کرگدن پیشانی حربگاہ میں آیا اور بعد
ہمکلامی بقوت تمام تر عمود گران وزن زرنیل کے سر پر مارا۔ زرنیل
دلاور نے بمردانگی شاخان کے ہاتھ سے عمود چھین لیا اور ہنگام
کشتی اُس جوان کو بھی کمند سے باندھ کر عیاران کے حوالہ کر دیا۔ اس کے بعد
ملک فریدون شاہ کے لشکر سے ایک پہلوان پلنگ رستم تن دونامی

عرصۂ مصاف میں آیا۔ اُس نے چار ساعت مستقیمہ زرنیل نامور سے
مردانہ حرب و ضرب کی۔ لیکن ہنگام زد و دست و بازو وہ بھی دستگیر
ہو گیا۔ المختصر زرنیل بہادر نے اُس روز تا وقت شام سات پہلوان
گرفتار۔ اور دو قتل اور تین پہلوان مجروح کئے۔ دوسرے اور تیسرے
دن بھی زرنیل نے اسی طرح لشکر حریف کے پہلوانوں کو قتل
و مجروح و اسیر کیا

روز چہارم ملک فریدون شاہ کے لشکر کا ایک پہلوان خونخوار
خونخوار معرکہ کارزار میں آیا۔ زرنیل نے اُس کو ایک ہی ضرب شمشیر
میں بجنسہ سارے از سرتا پا مع زین دو حصہ کر دیا۔ ملک فریدون
شاہ کو اب تاب نہ رہی اور خولاک آہن تاب سپاہ سالار سے
کہا۔ اے جہان پہلوان۔ کب تک تم خاموش رہو گے کمر ہمت نہ باندھو
گے۔ خولاک نے کہا۔ میں اس سبب سے خاموش تھا کہ حضور کے وزیر
ارجاسپ بادشتی کی حسب الطلب بہت سے پہلوان آئے اور ہنوز آنے
والے ہیں بلکہ ایک پہلوان مطلسم نامی سے سند جہان پہلوانی کی
وعدہ کرتے ہیں۔ ارجاسپ ابن ہرمز نے خولاک کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور
کہا۔ ہزار پہلوان آئیں اور تین سو طرح کے رستم سے مرتبہ کم دیں
مگر نفس الامر دار کار تمہاری ذات سے متعلق و منحصر ہے والسلام
خولاک آہن تاب مسکرایا اور مرکب جہاں نورد زرنیل دلاور کے مقابل
گیا اور کہا۔ اے جوانمرد۔ عجب ہے کہ تو مردانہ دشمن یگانہ ہے۔ آج

وقت میرے دل مین بھی تجھ سے حرب کرنے کی ہوس پیدا ہوئی ہے
زرنیل نے کہا۔ اے پہلوان۔ مین حاضر ہون۔ اول دونون نے نیزہ
بازی کی۔ زان بعد ایک نے دوسرے کے ترک زارک پر ضربات
عمود گران سنگ لگائین۔ بالآخر دست وگریبان کی نوبت پہونچی۔ دو
روز شب طرفین سے جد و جہد اور کشش وکوشش ہوتی رہی۔ روز
سویم خولاک آہن تاب نے بقوت دست وسینہ زرنیل نامدار کو سطح
زمین پر مارا اور بآسانی کمند سے باندہ لیا۔ بروقت گرفتار ہونے
زرنیل کے دونون لشکرون مین عجب طرح کا شور وغل مچا اور سلطان
والاشان نے طبل بازگشت بجوایا

وقت شب خولاک آہن تاب ملک فریدون شاہ کے پاس گیا
اور کہا۔ میری التماس یہ ہے کہ جس قدر پہلوانان وسرداران لشکر
اسلام میرے ہاتھ گرفتار ہون۔ اُنکے قید رکھنے کا بھی حضور مجھی کو
اختیار دین۔ ملک فریدون شاہ نے بانشد رضا اجازت دی۔ خولاک
آہن تاب زرنیل دلاور کو اپنے خیمہ مین لایا۔ فقط ایک زنجیر سبک
بطور شگون پاؤن مین پہنا دی۔ اور خادمون کو حکم دیا کہ دو وقت طعام
پاکیزہ و شراب لطیف پہونچاؤ۔ ارتنگ کو خولاک کا یہ رویہ پسند نہ
آیا کہ پہلوانان لشکر اسلام کو آسائش سے رکھتا ہے۔ لیکن اس مکار
نے اس سے یہ فایدہ اٹھایا کہ اپنے تمام پہلوان جو زرنیل کے ہاتھ
گرفتار ہوئے تھے سلطان سے منگوا لیے اور ایک نوشتہ مہری

لکھ دیا کہ اگر کوئی پہلوان ہمارے لشکر کا تمہارے لشکر کے پہلوانوں
کو دستگیر کرے گا اور ثانی الحال وہ پہلوان تمہارے لشکر کے کسی
پہلوان کے ہاتھ گرفتار ہو جائے گا تو ہم بھی اسکے اسیروں کو بے مضائقہ
تمہارے حوالہ کر دین گے

بدستور اس شب بھی لشکروں مین طبل ہائے جنگ بجے - صبح کو خونلاک آہن تاب معرکہ مین آیا اور لشکر اسلام کے سات پہلوانوں کو اسیر و مجروح کیا - شب کو لشکروں مین طبل ہائے جنگ بجتے تھے کہ جواسیس نے ملک ہوران بادشاہ جزیرہ روشن و مطلع برہنہ جنگ کے آنے کی خبر دی - ارچک کو اس مژدہ سے خوشی بالائے خوشی حاصل ہوئی - لیکن چونکہ طبل جنگ بج گئے تھے میدان داری موقوف نہ ہو سکی آخر - خونلاک آہن تاب میدان مین آیا - لشکر اسلام سے ایک سردار ممتاز زرقون نامی مقابل ہوا - نیزہ بازی مین زرقون کو فی الجملہ غلبہ رہا - لیکن عمود بازی کے وقت پہلی ہی ضرب مین ایک زرقون زخمی ہوا اور عیاران اسلام لشکر مین لے آئے - سلطان نے زرقون کو شہر مین بھیجدیا اور اکثر جراح کامل فن معالجہ کے واسطے مقرر فرمائے - پہلوان دویم منصور نامی عرصہ کارزار مین گیا اور تا شام مردانہ و دلیرانہ جنگ آزمائی و حرب کرتا رہا آخر خونلاک کے ہاتھ گرفتار ہوا اور دونو لشکروں کی بازگشت ہو گئی

آج کی شب ملک فریدون شاہ نے طبل جنگ نہ بجوایا

ارچک نے نہایت اعزاز سے ملک مہران و مطلسم برہنہ جنگ
کو خیمہ گاہ پر لاکر ایک میدان مسطح مین اپنے لشکر کے برابر اُنکے
خیام لشکر نصب کرائے اور بلوازم شاہانہ دعوت کی - صبح کو جملہ ارکان
سلطنت و افسران لشکر مع ارچک بادشتی بجلوس شاہی ملک مہران
کو بارگاہ شاہی مین لائے - مگر خولاک آہن تاب نے استقبال کو لیئے
جانے سے عذر کر دیا کہ میری طبیعت کچھ کسلمند ہو رہی ہے - ملک
فریدون شاہ نے اپنے پہلو مین نیم تخت پر ملک مہران کو بٹھایا -
اور تعظیم و تکریم مین کوئی درجہ باقی نہ رکھا - مطلسم نے بھی پایہ تخت
کو بوسہ دیا - فریدون شاہ نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ہم نے
آج سے تجھے شیر برہنہ خطاب دیا - اُس نابکار کے سر پر ایک
عمامہ بزرگ بندھا ہوا تھا اور ایک پائجامہ نہایت عریض مثل افغانان
کوہستان پہنے ہوئے اور ایک چادر طویل عریض بغل مین دبائے
ہوئے تھا - ملک فریدون شاہ نے مجلس شراب و کباب گرم ہونے
کا حکم دیا - خولاک آہن تاب نے حسب الحکم بادشاہ ملک مہران و
مطلسم کی چندان تعظیم و تکریم نہ کی جب مطلسم نے دو چار جام شراب
پیئے تو عالم سرشاری مین ملک فریدون شاہ سے دست بستہ کہا
امیدوار ہون کہ آج سے رقم جہان پہلوانی دفتر شاہی سے غلام
کو مرحمت ہو - ملک فریدون نے کہا - طلب بیجا کیا ہے - ہنوز ہم نے تیرے جنگ
و حرب کا رنگ نہین دیکھا تھا مشہور ہزار ئیب گنجار فتح ہوا ہے - مطلسم

بدمست ہو رہا تہا اُس نے اِس باب میں حد سے زیادہ اصرار کیا۔ ملک فریدون شاہ نے کچھ جواب نہ دیا۔ ارجک نے مطلسم کو اپنے پاس بلایا اور کہا۔ اے پہلوان میں اِس سلطنت کا وزیر اعظم ہوں لہٰذا رقم جہاں پہلوانی لکہنے کا بہی میرا ہی منصب ہے۔ بعد ازاں بطریق سرگوشی کچھہ کان میں کہا۔ عجب اتفاق وقت سرگوشی مطلسم نے کہ بدذاتی نشہ میں ایسا استفراغ کیا کہ ارجک کا تمام چہرہ مع ریش و دہانہ غلاظت سے بہر گیا۔ خولاک آہن تاب نے بلند قہقہا مارا اور کہا۔ اے دستور اعظم آزردہ ہونے کا مقام نہیں یہ حرکت مطلسم جہاں پہلوان سے ایک حالت بے اختیاری میں سرزد ہوئی ہے۔ ملک فریدون شاہ مطلسم کی اِس حرکت سے اسقدر منغض ہوا کہ مونہہ پہیر لیا۔ ارجک نے ملک ہوران سے کہا۔ تمہارا سپہ سالار عجب خصلت کا انسان ہے۔ ملک ہوران نے کہا مطلسم نے اکثر اوقات شرابہائے تند و تلخ پی ہیں۔ مگر کبھی ایسا مدہوش نہیں ہوا۔ مطلسم کے ملازم اُسکو خیمہ میں بحالت بیہوشی لیگئے۔ ملک ہوران اُس کی حرکات ناجایز سے کمال منفعل تہا

شب کو ملک فریدون شاہ نے بدستور خولاک آہن تاب کے نام طبل جنگ بجوایا وقت صباح ملازموں نے مطلسم کو اُسکی حرکات شب سے آگاہ کیا۔ مطلسم نے یراق جنگ قامت پر لگائے اور جس وقت خولاک میدان میں گیا اپنے بادشاہ ملک ہوران کے پاس آیا اور کہا۔ سنا ہے کہ روز گذشتہ مجہہ سے ملک فریدون شاہ کی دربار میں کوئی حرکت خلاف آداب سلاطین وقوع میں آئی۔ مگر میرا قصور نہیں وہ شراب کی ایسی مزیل عقل و ہوش تہی لاجرم آج محض برفع خجالت کے واسطے میدان میں

جاتا ہوں اور خواہ بنرمی خواہ بدرشتی خولاک آہن تاب کو لشکر میں بھیجدیتا ہوں۔ ملک ہوران نے کہا آج تیرا حربگاہ میں جانا مصلحت نہیں وقت شب ہم خود بھیجے ملک فریدون شاہ سے اجازت لے لیں گے مطلسم نے یہ بھی نہ سنا کہ کیا کہتا ہے اور مرکب جہاندہ معرکہ مصاف میں پہونچا اور خولاک سے کہا او جوانمرد اس حال سے تجھے بھی آگہی ہو گی کہ ملک فریدون شاہ نے بخوشی مجھے داغ شیر برہنہ و جہان پہلوانی کا خطاب دیا ہے اسلیئے آج تم بصحت و غنیمت لشکر میں چلے جاؤ اور اپنی نوبت مجھے دو میں مجلس گذشتہ کی ندامت رفع کیئے چاہتا ہوں۔ خولاک نے کہا۔ ہم تیرا اصل مطلب نہیں سمجھے۔ روز گذشتہ شراب سے بدمست ہو رہا تھا شاید آج جنون کی نوبت پہونچی ہے۔ ملک فریدون شاہ کو بھی اس حال کی خبر ہوئی اور اُس نے ملک ہوران سے کہا تمہارا پہلوان کس خلقت عجب کا انسان ہے یہہ نہیں جانتا کہ منصب جہان پہلوانی کے لیئے عقل و شعور سے بہرہ مند ہونا شرط ہے۔ ملک ہوران نے کہا مجھے اس سے چنداں اتفاق صحبت نہیں ہوا۔ اسکو بجز شغل میخوری و گپ زنی دوسرا کام نہیں اگر میں اس کی خصائل جبلی سے واقف ہوتا حاشا ہمراہ نہ لاتا۔ مگر بیشتر جوانان صاحب زور و قوت ایسی ہی جاہل ہوتے ہیں اِنسے بجز معرکہ آرائی سلطنت کا کوئی کام نہیں لیا جاتا۔ وہاں میدان جنگ میں مطلسم و خولاک آہن تاب میں مکالمہ سے مجادلہ کی نوبت پہونچی۔ مطلسم نے دو ضربات شمشیر خولاک کے سر پر لگائیں اُس دلاور نے ضربات شمشیر سپر فولادی پر دفع کر دیں اور بیشت ہاتھ سخت بائیں ضرب سے گردن مطلسم کی گردن پر شقیقہ پر مارے کہ ہوش و حواس اُس کا

نہ رہے۔ یہ حال سنکر بدبگ ہورزن میدان میں پہونچا اور مطلسم سے کہا یہ کیا طریق
نامعقول تونے اختیار کیا ہے کہ بوجہ خوفناک جہاں پہلوان سے مقابلہ کرتا ہے
اگر ایسا ہی خون شجاعت و تہور تیرے جوش زن ہے ایک طرف میدان کے تو بھی ایستادہ
ہوجا اور لشکر اسلام سے مرد مقابل کا طالب ہو۔ مطلسم نابکار نے سخن گوش مال
پائی یعنی ملک ہورزن کی فہمایش سے میدان کی دوسری طرف ایستادہ ہوگیا
اور گرگ کہن سال کی مانند ایک نعرہ بلند مار کر لشکر اسلام سے مرد مقابل کا
طلبگار ہوا۔ لشکر سلطانی سے القوم درانگردان نامی خوفناک آہن تابے اور
جاموں شیردل مطلسم کے مقابلہ کے لیئے آیا۔ حسب اتفاق اُسی وقت بہتر توفیق
نامدار بھی صاحبقران کا مرسلہ اس معرکہ میں پہونچا اور بحکمت عملی صف آرائی
ہر دو فریق کی حقیقت بخوبی دریافت کر لی

مطلسم نے جاموں شیردل سے کہا میرا طریقہ جنگ یہ ہے کہ پے درپے ضربات
شمشیر مرد مقابل کے سر و گردن پر لگاتا ہوں یہ کہکر ضرب شمشیر جاموں کے
سر پر لگائی۔ جاموں نے سپر فولادی سے پناہ کی۔ مطلسم نے دم لینے کی فرصت
نہ دی اور دوسری ضرب اول سے قوی تر جاموں کے سر پر لگائی۔ جاموں نے
بعد دفع کرنے ضرب دوئم کے جواب میں تیغ بیدریغ مطلسم کے گردن پر لگائی
لیکن مطلسم کو بوجہ روئین تنی اصلا کارگر نہ ہوئی اور مطلسم نے چند زخم
کاری جاموں کے سر و سینہ پر لگائے یہاں تک کہ لشکر اسلام بہمون عالمت غارگر
جاموں کو لشکر میں لے آئے۔ مطلسم نے تا شام لشکر اسلام کے دس بہادر ایلتن
کو بضرب شمشیر زخمی کیا اور دو جوان درجہ شہادت کو پہونچے۔ القوم دوازدہ

گرز ان خولاک آہن تاب سے تا ظہر حرب و ضرب کرتا رہا۔ بالآخر خولاک نے اُس قوم کو بھی حلقہائے کمند سے باندہ لیا۔ بعد ازاں طبل بازگشت بج گئے۔ ملک ہیون نے اپنے سپہ سالار کے سر پر سے چار خوان زر سپید کے نثار کرائے اور نقارہ زنان لشکر میں لایا۔ خولاک آہن تاب نے اپنے جوان بستہ کمند کو بعزت و آبرو اُسی خیمہ زندان میں بہیجدیا۔ اب خولاک کے پاس حسب شمار چالیس پہلوان لشکر اسلام کے مقید ہیں

مہتر توفیق نامدار وقت شب سلطان رکن الدین غریب نواز کی خدمت میں پہونچا اور صاحبقران فلک قدر کے تشریف لانے کا مژدہ خوش سنایا اور کہا صاحبقران کا منشا ہے کہ کوکبہ صاحبقرانی سے علیحدہ اپنے خیام دولت نصب کرائے۔ غالب ہی کہ بحیلہ صید و شکار حضور کی ملازمت سے سرفراز ہو۔ مگر مجھے اس امر کے انکشاف کا حکم نہیں۔ بعد ازاں ملک دمان و شنجرف وغیرہ کا حال ان کی ہنگامہ آرائی کی حکایت از اول تا آخر بیان کی۔ اسی طرح محلہ امین جا کر ملک خورشید نگار کو تمام سرگذشت سنائی۔ آخر بہ تغیر صورت و وضع لشکر کفار میں پہونچا اور یہ سنکر کہ خولاک آہن تاب اسیران لشکر اسلام کو کمال توقیر و آرام سے رکھتا ہے اُسکی جوانمردی و آدمیت پر ہزار ہزار تحسین کی۔ رفتہ رفتہ ملک فریدون شاہ کی بارگاہ میں گیا۔ ارجک بادشتی بھی حاضر تہا۔ ناگاہ ایک قاصد آیا اور ایک خط بستہ ارجک کو دیا۔ ارجک نے وہ خط کہول کر پڑہا اور اُسی وقت اُس خط کا جواب لکہا۔ ملک فریدون شاہ نے پوچہا یہہ خط کس کا تہا جسکا بلا توقف جواب لکہا۔ ارجک نے کہا۔ غلام نے پاچک کو طلب

کیا ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ میں بوجہ نارستان کے جس سے باوجود ہم والدہ نہ ہونے کے محبت مفرط رکھتا ہوں فریدون حصار سے قدم باہر نہیں رکھ سکتا اب میں نے اُسکو لکھا ہے کہ خواہر کو بھی اپنے ہمراہ لاؤ

مہتر توفیق نے جو یہ قصہ سُنا اِس ارادہ سے فریدون حصار کو روانہ ہوا کہ نارستان کو غائب کر کے ارچک کو داغ تازہ دیوے۔ چند منزل کے بعد پاچک بن ارچک کے قافلہ میں پہونچا اور انگشتر خاتم لاسار کے وسیلہ سے مخفی از نظر نارستان کی خوابگاہ میں داخل ہوا۔ وہاں مہتر کی نظر سے یہ سامان ملال انگیز گذرا کہ پاچک اپنی خواہر کی نسبت ارادہ فاسد رکھتا ہے اور وہ نفور و بیزار ہے۔ جتنے کہ ملکہ نارستان نے خنجر آبدار غلاف سے نکالا اُس وقت پاچک گریاں و نالاں اپنے خیمہ میں چلا گیا

ہر گاہ مہتر توفیق نے بنظر خریداری ملکہ نارستان کو دیکھا بے اختیار فریفتگی کی نوبت پہونچی۔ دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پہ پھیرے اور دعا کی۔ بارالہا میری صورت وضع اِس نازنین کی نظر میں ایسی محبوب مرغوب ہو کہ مجھ پر زیادہ شیدا و دلدادہ ہو جائے۔ ازاں بعد بہ حکمت عملی اپنی صورت نارستان کو دکھائی جس وقت اُس نازنین نے مہتر کی صورت دلپذیر دیکھی۔ تخم محبت اسکے سینہ میں غرق ہوگیا۔ جتنے کہ حالت بیخودی میں ہائے کا نعرہ مارا اور پھر اُسکو اپنے حال و مآل کا کچھ ہوش نہ رہا۔ اسی طرح منزل بہ منزل اکثر مرتبہ مہتر توفیق نے نارستان کو اپنی صورت کا جلوہ دکھایا۔ نارستان کا شوق روز بروز ترقی پہ تھا مگر مجال گفتگو کا نہ پاتی تھی

جب غرائب نگار ایک منزل رہا۔ مہتر توفیق نے خود کلمہ و کلام میں حقیقت کہی
ملکہ تارلستان نے کہا۔ میں اب تک یہ جانتی تھی کہ کوئی بلا یا فرشتہ مجھے ساتھ
ہوتا ہے۔ آج معلوم ہوا کہ حضور ذات شریف مہتر توفیق ہیں۔ بہر حال مجھکو دین
اسلام تلقین کرا اور غرائب نگار میں پہونچا۔ مجھکو اب بجز تمہارے کسی سے غرض
نہیں۔ مہتر نے کہا۔ خاطر جمع رکہہ۔ پا چک کا بندوبست کر لوں پھر تجھکو
غرائب نگار میں پہونچا دونگا

مہتر توفیق تارلستان کے خیمہ سے نکلکر پاچک کی خوابگاہ میں آیا اور اُسکو
ایک صندوق میں بند کر کی خود بصورت ایلیا ول کے ملک ہور ان کے پاس گیا اور کہا
یہہ صندوق ارچک پادشتی نے بہیجا ہے۔ بحفاظت تمام امانتاً اپنے پاس رکہو۔
وہاں سے ارچک کے خیمہ میں آکر اپنی صورت اُسکی شکل سے تبدیل کی اور غل غش
ارچک کے بستر پر سو رہا

دوسرے دن قافلہ ملک فریدون شاہ کے لشکر میں پہونچا۔ ارچک کو فرمان
دشاہ ان فرزند علی سے ملادو۔ اُسی وقت بادشاہ کی ملازمت کے واسطے لیگیا
ملک فریدون شاہ نے ایک خلعت لائق پاچک علی کو دیا۔ جب شب ہوئی
مہتر نے تمام زر و جواہر ابنان حکمت میں داخل کیا اور تارلستان کو چادر
عیاری میں باندھکر غرائب نگار کی راہ لی۔ ہنوز نصف شب نہ گذری تہی
اور ملکہ خورشید نگار اُسی وقت خوابگاہ سی تشریف لائی تہی کہ مہتر توفیق مع لشکر پہونچا۔ ملکہ خورشید
نگار نے تمام حقیقت سنی اور تارلستان کو گلو بند الماس نگار بطریق رونما دیا
اب مہتر توفیق ایک مرد ساز نواز کی صورت سے ملک فریدون شاہ کی بارگاہ میں

پہونچا۔ حسب قواعد مقررہ کے موافق بعد بیہوش کرنے اہل مجلس کے تمام مال و اسباب لیکر شہر میں چلا آیا۔ علی الصباح جس وقت اہل مجلس ہوش میں آئے بارگاہ کو صاف پایا۔ ملوچاک نے بے تحاشا سر پر ہاتھ مارا اور کہا۔ بے شبہہ توفیق آیا اور کام کر گیا۔ اس گفتگو میں ایک خواجہ سرا آیا اور بہ زبان نعرہ زنان کہا محلسرا میں نہ پاچاک ہے نہ نارستان لی ور نہ مال و اسباب۔ ارچاک نے کہا۔ ہلاک شد دو شد۔ آخر مضطربانہ محلسرا میں آیا۔ ہر امر میں خواجہ سرا کے بیان کی تصدیق ہوئی۔ اس صدمہ سے غش کی نوبت پہونچی۔ کسی سردار نے ملک فریدون شاہ کو بھی اس حادثہ کی خبر کی۔ ملک فریدون شاہ نے ارچاک کو بلایا اور بعد فہمایش طویل چالیس ہزار تومان عنایت کیے۔ بادشاہ کی خوشنودی کے لیے جملہ شاہان و امرا نے حسب قدر اپنے زر نقد دیا حتی کہ سات لاکھ تومان ارچاک کے خزانہ میں جمع ہو گیا

ملک ہوران نے ارچاک بادشتی کے کان میں کہا۔ وزارت پناہ جو صندوق تمنے بطور امانت میرے پاس بھیجا تھا۔ وہ کس دن کام آئے گا بہتر یہ ہے کہ اب وہ صندوق منگا لو۔ ارچاک دل میں حیران ہوا۔ مگر بظاہر کہا جلد صندوق منگاؤ۔ جب حمالوں نے صندوق مذکورہ اٹھایا۔ نجاست کی بو سے بدسے انکو غثیان کی نوبت پہونچی۔ بہزار مشکل ملک فریدون شاہ کے بارگاہ میں لے گئے۔ تمام بارگاہ عفونت سے مثل مزبلہ ہو گئی۔ ملک ہوران نے ارچاک سے کہا۔ جس وقت صندوق تم نے میرے پاس بھیجا تھا کہا تھا متعفن نہ تھا۔ ارچاک نے کہا۔ اس صندوق کو بھی ایک شعبدہ سمجھو میں نے

صندوق نہیں بھیجا حالانکہ اپنی مہر صندوق پر دیکھتا ہوں صندوق
مقفل تھا۔ ارچاک نے احتیاطاً اپنے ہاں کنجی تلاش کرائی مگر دستیاب نہوئی
ناچار کلید دیگر سے قفل کھولا گیا۔ بروقت کھلنے صندوق کے ایک مرد
عجب شان بوضع سے باہر نکلا۔ از سرتا پا عریاں مطلق تھا اور تمام
بدن پر ہزار در ہزار نقوش زنگار رنگ تھی اور پیشانی تا زنخ مثل قیر سیاہ
مطلق تھی۔ اہل بارگاہ کو مع فریدون شاہ یہ گمان قوی گذرا کہ کوئی
بلائے ارضی صندوق میں بند تھی۔ آخر کار ہر ایک نے بہ چوب و چماق پاچک
کی قرار واقعی دعوت کی بلکہ خود ارچاک نے دو چار کفشیں لگائیں۔ پاچک
نے تا دقیکہ دیگر اشخاص لکد کوب کرتے رہے کچھ دم نہ مارا۔ ہاں جس وقت
ارچاک نے کفشکاری کی وہ مرد دو غول صحرائی کی صورت لپٹنے پدر بہ
پدر گہر سے دست و گریباں ہوگیا اور کہا۔ ادب رحم۔ نہیں جانتا
کہ میں تیرا پسر ہوں۔ ہر گاہ ارچاک نے اپنے پسر کی آواز سنی سمجھا
کہ توفیق نے پاچک کو بایں ہئیت مکروہ آراستہ کیا۔ اسی وقت حمام میں
بھیجا اور بعد تبدیل لباس بارگاہ میں لایا۔ ملک فریدون شاہ نے
پوچھا۔ اے پاچک۔ راست راست بیان کر کہ تجہپر کیا گذری۔ پاچک نے
کہا۔ شہریار۔ جس روز نہ یہاں سے ایک منزل قیام کیا اُس شب
بہ آرام بستر خواب پر سویا۔ جب آنکھ کھلی۔ یہ دیکھا کہ ایک صندوق میں
بند ہوں اور چند نان خمیری مع ظرف آب پاس رکھی ہیں۔ ہر چند شور و
دغل مچایا۔ کسی نے تمہیری فریاد نہ سنی۔ لاچار نان خمیری کہائی اور پانی پیا

اور صندوق ہی میں بول و براز کیا

راوی کہتا ہے کہ اِن قضایا کی وجہ سے میدانداری موقوف نہ ہوئی تھی۔ بدستور خولاک آہن تاب بعد مطلسم برہنہ جنگ میدان میں جاتے تھے اور پہلوانان لشکر اسلام سے جنگ و حرب کرتے تھے۔ مطلسم برہنہ جنگ ہر حیلہ قتل کرتا تھا۔ بعض سردار جنکی زندگی باقی تھی زخم کھا کر بچ جاتے تھے۔ خولاک آہن تاب عموماً اسیر کرتا تھا اور بہ عزت و آبرو اپنی حفاظت میں رکھتا تھا۔ بعض پہلوان اُسکے ہاتھ سے مجروح ہی ہوتے تھے۔ ارجاسپ بادشاہ سوختہ و برشتہ خولاک کے پاس گیا اور کہا۔ اے پہلوان۔ اسیران اسلام سے حوالہ کرتا کہ اُنکو قتل کرکے اپنے داغ تازہ پر مرہم رکھوں۔ خولاک نیک نہاد نے کہا۔ اِس امر کی مجھسے توقع نہ رکھنا۔ ارجاسپ نے بادلِ شکستہ بجائے خولاک کے خوکال کو میدان میں بھیجا اور مطلسم و خوکال سے کہا۔ پہلوانان سلطانی کے قتل و ہلاکت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرو۔ اُن دونو مردودوں کا اول سے یہی شیوہ تھا۔ ارجاسپ کی التجا سے زیادہ تر سفاکی اختیار کی

ایک دن خوکال بدسگال لاف زنان میدان جنگ میں گیا۔ ملک زادہ تنزیل بن المجیل شہزادہ اُسکے مقابل پہنچا۔ خوکال نے بعد ہمکلامی اپنے مرکب کو کاوہ دیا اور نیزہ تنزیل کے سینہ میں مارا۔ ملکزادہ نے بہ فن سپاہگری ضرب نیزہ دفع کی اور خود بھی نیزہ مارا۔ ہنوز یہ دونو نیزہ وری میں مشغول تھے کہ ناگاہ میدان سے ایک بگولہ اُٹھا تیرہ و تار پیچ در پیچ بلند ہوتا

اور تیغ تیز گرد سے ملک بدران نو مسلم کا لشکر باہر نکلا۔ مہتر توفیق نے ملک بدران سے بایما و اشارہ کہا کہ لشکر غرائب نگار کی فلاں طرف اپنے لشکر کے خیمہ و خرگاہ برپا کرادو اور خود بصورت مبدل نقابدار گوہر پوش کی خدمت میں پہونچا جو صاحبقران سپہر حشم سے عبارت ہی

ملک بدران کی سپاہ ہنوز بخوبی صف بستہ نہ ہوئی تھی کہ دوسری طرف سے گرد سیاہ متصاعد ہوئی۔ جب دامنہ گرد نے شگاف پایا پچیس اعلام مختلف رنگ کہ علامت پچیس ہزار سوار کی تھی نمودار ہوئے

قتل خوکال و ہمطلسم و اطاعت خولاک

راوی کہتا ہے کہ جو لشکر ملک بدران کے آنے کے بعد وارد ہوا اُسکا سردار ایک نقابدار فیروزہ پوش تھا۔ جب یہ دونو لشکر اپنی اپنی جلسے قائم ہوگئے ملکزادہ تنہا اور خوکال پھر نیزہ وری میں درآئے حتی کہ ملکزادہ نے خوکال کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا۔ خوکال نے مار چوب خوردہ کی مانند پیچ و تاب کہایا اور ایک حالت خشم و غضب میں شمشیر آبدار کہ بجائے خود لخت کوہ تھی غلاف سے نکالی اور سر پر لگانے کے لئے بلند کی۔ ملکزادہ نے سپر آہنی سر پہ لی۔ اُس مکار نے سر سے ہٹا کر وہ ضرب استوار ملکزادہ کی ران پر لگائی جو ایک بالشت گوشت میں اُتر گئی اور اُسی گرمی دست میں ضرب دوئم بہ ایں خیال کی ملکزادہ کے سر پہ لگائی کہ سپر کی پناہ نہ ہو سکی۔ شمشیر خود و مغفر کو قرص پنیر کی صورت پاک

کرتی ہوئی سینہ تک در آئی

بروقت شہید ہونے ملکزادہ کے لشکر سلطانی اور اسی طرح ملک بدران
اور نقابدار فیروزہ پوش کے لشکر میں ہر ایک شخص کے دل پر صدمہ
سخت گذرا بلکہ بجنسہ خوکال ذو الطلسم وار یکسہ کیا۔ حریف کے بھی
جملہ ہمراہیوں کو رنج ہوا۔ نقابدار فیروزہ پوش پشت مرکب سے اُترا اور
پیادہ پائے تخت سلطانی میں آیا اور پایہ تخت کو بوسہ دیکر اجازت میدان
کا طالب ہوا۔ سلطان رکن الدین نے فرمایا۔ تم کو مناسب ہے کہ اول ہمکو اپنے
نام و نسب سے آگاہ فرماؤ۔ نقابدار نے کہا۔ بس میرا حسب نسب یہ کہ مسلمان
ہوں اور حضور کا غلام زادہ۔ گر زندہ واپس آیا۔ ہر آئینہ میرے حال سے
حضور لاعلم نہ رہیں گے۔ سلطان غریب نواز نے بادل ناخواستہ رخصت دی
نقابدار فیروزہ پوش مرکب برق وش پر سوار ہوا اور حریف کے
مقابل پہونچکر اُسکے مرکب کو اپنے مرکب کی ایسی ٹکر دی کہ چند قدم پسپا
ہو گیا۔ خوکال بمشکل پشت مرکب پر قائم رہا اور کہا۔ او جوان۔ آخر تو
کون ہے۔ نقابدار نے کہا۔ تو نے پیر غیب بیابانی کا نام سنا ہوگا جسنے
قلعہ سلیمانیہ میں تیرے سپاہ کو اور قلعہ سنقیہ میں تیرے برادر کو قتل کیا
تھا۔ اب اس عزم سے یہاں آیا ہوں کہ تجھکو ان جہنم نصیبوں
کے پاس پہونچاؤں۔ ہر گاہ خوکال نے پیر غیب کا نام سنا۔ بہت زور سے
ہنسنے لگا اور کہا۔ یہ قصہ صحیح ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ پیر بیابانی مرد رسیدہ
تھا اور تیری شان و انداز سے نوعمری ظاہر ہوتی ہے۔ فیروزہ پوش نے

کہا۔ پیر غیب کو خدائے تعالیٰ نے یہ قدرت بخشی ہے کہ جس صورت و شان سے منظور ہو اپنا جلوہ دکھائے۔ بس زبان بہ بند و بازو بکشا۔ خوکال نے ترسال و لرزاں کہا۔ اے جوانمرد۔ اِس وقت مجھے اشتہا کا غلبہ ہے۔ نقابدار نے کہا۔ جسقدر رزق تیرے مقسوم میں ہے جلد کھالے

خوکال نے میدان جنگ ہی میں حاضری کھائی اور دو چار جام شراب زہر مار کئے۔ بعد ازاں حریف کے مقابل ہوا۔ چند لحظہ جنگ نیزہ ہوئی۔ نقابدار نے طعن نخستم ہی میں اپنے نیزہ کی ضرب سے خوکال کا نیزہ زمین پر گرا دیا۔ خوکال نے عمود شیر کلہ ہاتھ میں سنبھالا اور چرخ دے کر بقوت تمام نقابدار کے سر پر مارا۔ نقابدار نے مرکب کی مہمیز کی۔ وہ جست زدہ حریف کے مقابل سے دس قدم علیحدہ ہو گیا اور عمود خوکال کی مرکب کی گردن پر لگا۔ خوکال نے دوسرے مرکب پر سوار ہو کر جد و جہد کی مگر عمود بازی و شمشیر اندازی غرض ہر فن میں مغلوب ہوا۔ آخر نقابدار نے تیغ آبدار علم کی۔ اُس وقت خوکال مکار کے دست و پا میں اسقدر رعشہ تھا کہ کوئی حرکت درست نہ ہوتی تھی مگر جان کے خوف سے گزیدن ناگزیر سپر فولادی سر پر رکھلی۔ نقابدار نے نعرہ مارا اور بایں ضرب قوی تلوار لگائی کہ سپر و خود فولادی کو چاک کرتی ہوئی شعلہ برق کی صورت قاش زین سے گذر گئی اور راکب و مرکب چار پارہ ہو کر سطح خاک پر گرے۔ بوقت اس واردات کے لشکروں میں چار طرف سے صدائے آفرین و مرحبا بلند ہوئی اور علمداران لشکر ہیبت بلا ہمہ نے بجاے نقادہ علم اراکہ جلوہ د ✕

جس وقت امجیل شیرزد نے اپنے فرزند شہید کے قاتل کی لاش دولت نمک زخموں میں آلودہ دیکھی بیتابانہ سحر آیہ مصاف میں پہونچا اور نقاب دار فیروزہ پوش کے ہاتھ کو متواتر بوسے دیئے۔ بعد ازاں کہا اے رستم دوران۔ اس سے زیادہ اور کیا دعا دوں کہ ایزد ذوالجلال تمام عمر تیرے سینہ پر داغ فرزندی نہ دے۔ نقاب دار نے لسان معما گو سے کہا۔ اے بزرگ میں تم کو اپنے پدر شہید سے زیادہ سمجھتا ہوں کہ بیٹے نے برادر بزرگ کا اس نقاب دار سے انتقام لیا ہے۔ البتہ ایک التجا رکھتا ہوں کہ تم براہ عنایت سلطان والاشان کو میرے حال کے تجسس سے باز رکھو۔ بوقت رونق افروزی صاحبقران بندہ از خود حاضر ہونگا

اُس شاہ ملک زید نے ان شاد سے فقط خوکال کی ہلاکت پہ اکتفا کی اپنے لشکر میں نوبت بازگشت بجوا دیا اور اس امر کا منتظر تھا کہ ملک بدر یہاں میری ملازمت کے واسطے ضرور آئیگا۔ جب ملک بدر نہ آیا اس نے کشتی سامان دعوت اُسکے پاس بھیجی۔ ملک بدر ان نے دعوت قبول نہ کی

خوکال جہنم نصیب کے ماتم غم میں دو روز لشکروں کی جانب سے آرام و فراغت رہی۔ شب سوم مہتر زرین ہفتہ نے سلطان ذی الحشم کو یہ خبر دی کہ فرزند شاہزادہ مہران مہر طلعت و شاہزادہ ظاہر خاقان زرین بدستان مع کیسر صاحبقرانی لشکر سلطانی میں داخل ہو گئے۔ سلطان والاشان نے پوچھا کہ نفحائے صاحبقران بلند مکان کہاں ہیں ... کو جہان کی ... [illegible]

جب صبح ہوئی۔ سلطان غریب نواز نے بہتر توفیق کے مشورہ سے شاہزادہ مظفر کو بحشم و جلوس بالاکلام شاہزادہ مہران و طاقان کے استقبال کو بھیجا۔ شاہزادہ مظفر انکو نوبت نوازان لشکر سلطانی میں لایا۔ نقارۂ اشراقی کی صدا نے گوش ہائے خلائق کر کر دیئے اور جس وقت علم نہنگ پیکر کے شقہ کو ہوائے تیز لگتی تھی صدائے

نصر من اللہ و فتح قریب

گوشزد جہاں ہوتی تھی۔ شاہزادہ مہران مہر طلعت و شاہزادہ طاقان زرین سنان نے مع دیگر شاہزادگان و سرداران کے بارگاہ میں داخل ہو کر سلطان کی ملازمت حاصل کی۔ سلطان نے شاہزادہ مہران و طاقان کو مثل فرزندان عزیز سینہ سے لگایا اور دیگر سرداروں کی بھی حسب درجہ قدر و منزلت کی۔ جس وقت بادشاہان لشکر کفار نے بارگاہ صاحبقرانی و نقارخانہ اشراقی کو دیکھا ہوش جلتے رہے۔ ارجاک بادشتی نے اہل دربار سے کہا۔ اس لشکر تازہ وارد کے آنے سے متوہم نہ ہونا۔ مجھے حق لیتین سے یہ مرتبہ حاصل ہے کہ شاہزادہ بدر منیر کو ساحران ظلمات نے زندہ نہیں رکھا پھر ایک لشکر بے سر کا تدارک کیا مشکل امر ہے۔ بعد ازاں طومالاکن نابت سے کہا۔ اے پہلوان اگر تم منصب جہاں پہلوانی اپنے نام رکھا چاہتے ہو بالفعل تمام پہلوانان لشکر اسلام کو میرے روبرو لے آؤ۔ ورنہ اسی وقت اپنے کو عہدہ سے معطل و معزول سمجھو۔ اس خطاب سے خولاکن نابت کا رنگ مارے خشم و غضب سے سرخ ہو گیا اور دربار سے اپنے خیمہ میں چلا آیا۔ ارجاک نے

خولاک کو معزول اور مطلسم برہنہ جنگ کے نام فرمان جہان پہلوانی لکھوایا ملک فریدون شاہ نے بھی اس فرمان پر مہر کر دی مطلسم نے خلعت جہان پہلوانی پہنا اور نذر گذرانی

ہر گاہ شب ہوئی لشکر کفار میں طبل جنگ بجا اور ہنگام طلوع آفتاب تمام عساکر میدان مصاف میں صف آرا ہوئے مطلسم برہنہ جنگ غول دشتی یا عفریت بدمستی کی صورت آتشم نشان نعرہ زنان میدان جنگ میں آیا اور فریاد کی کہ میں خولاک کے قاتل سے ضرب گرز چاہتا ہوں۔ نقابدار فیروزہ پوش مرکب جہا بڑھ کے مقابل ہوا۔ مطلسم نے بڑھ کے پہلے سے ایک ضرب شمشیر نقابدار کے سر پر لگائی۔ فیروزہ پوش نے بترکیب اہل سپر فولادی پر روکی ضرب استوار دفع کر دی اور بجواب اس کے خود بھی ایک ضرب شمشیر لگائی۔ برہنہ جنگ نے سر برہنہ اپنا رو برو کر دیا۔ نقابدار سمجھا کہ یہ ملعون روئین تن ہے۔ ناچار اس دفعہ پشت شمشیر ایں ضرب قوی مطلسم کے سر ناپاک پر لگائی۔ قریب تھا کہ مغز ناک کی راہ نکل جائے۔ مطلسم نے سر اپنا دونوں ہاتھ سے تھام لیا۔ دو ساعت اسی طرح حرب و ضرب کا ہنگامہ گرم رہا۔ ناگاہ عین گرمی جنگ میں مطلسم نے نقابدار کو غافل پا کر بایں چستی و چالاکی تیغ بیدریغ سر پر لگائی کہ سپر لینے کی فرصت نہ ملی۔ وہ شمشیر بے پناہ چار انگشت کاسہ سر میں اتر گئی۔ ضرب دویم لگایا چاہتا تھا کہ صاحبقران اصغر صف سے نکل کے تیر شست کمان کی مانند عرصہ کارزار میں پہونچا اور بقصد آزار ہرزہ شگاف فرمایا۔ حالانکہ تجھے ایک حکیم نیرنگ ساز نے بغرض بہ فن جادو سے زرہ ناپا فولاد تن کر دیا ہے مگر نامردی اصلی و بد نسلی خلقی کچھ

علاج نہ کیا۔ خبردار اپنے حریف مجروح کو دوسری ضرب لگانا۔ اس گفتگو میں نقابدار کا عیار چالاک اپنے تئیں لشکر میں لے گیا۔ مطلسم نے برہم ہو کر صاحبقران کے فرق مبارک پر وہی شمشیر خون آشام لگائی۔ صاحبقران ستم دیدہ زان پنجہ در پنجہ ہو گیا اور مطلسم کے ہاتھ کو ایسا پیچ دیا کہ قبضہ شمشیر ہاتھ سے نکل آیا صاحبقران نے شمشیر خدا کی ستر پر پھینک دی جہتر تمیں نے وہ شمشیر لے لی اور خندہ زنان ارچک کے پاس آ کر کہا۔ اگر منظور ہو تم اپنے پہلوان کی شمشیر خرید لو۔ ارچک نے اہل لشکر سے کہا اس عیار مکار کو دست بدست گرفتار کر لو۔ مہتر مہتران عالم شرارہ آتش کی صورت جست زدہ ارچک کے قریب آیا اور بے تکلف دستار وزارت سر سے اتار لی

یہاں مطلسم برہنہ جنگ صاحبقران سے دست بغل ہو گیا اور شام تک گذری کی۔ قریب غروب آفتاب صاحبقران نے سہل زور میں ہاتھ پر علم کر لیا اور کہا خدائے واحد کو پہچان ورنہ ہلاک کرتا ہوں۔ مطلسم نے کوئی کلمہ ناسزا کہا۔ صاحبقران اصغر نے مطلسم کو گرد سر چرخ دے کر زمین معرکہ پر مارا اور ایک پاؤں سینہ پر رکھکر ایسا دبایا کہ سرمہ سا ہو گیا

بعد ہلاک ہونے مطلسم کے لشکروں کی بازگشت ہو گئی۔ اب ارچک کمال خجل و منفعل ہوا اور ملک زریدون شاہ کو ساتھ لیکر خولاک آہن تاب کے خیمہ میں گیا اور دست بستہ اپنی حرکت ناشائستہ کا عذر کیا۔ خولاک نے کہا۔ تم نے یہ بات بہت نامناسب کی کہ بادشاہ عالی جاہ کو ایک ملازم مقہور کے خیمہ میں بھیجے۔ ازاں بعد ملک زریدون شاہ نے خولاک کو سینہ سے لگایا اور فرمایا۔ اے

سپاہ سالار نامدار ہماری مرضی ہے کہ تم بدستور سابق اپنا منصب جہاں پہلوانی منظور کرو۔ ہم فلاں ملک نسلاً بعد نسلٍ تمکو عطا فرمائیں گے۔ بہر حال اس ایک کی خطا سے درگزرو۔ خولاک کو بجز اتباع حکم شاہی کچھہ بن نہ آیا۔ ملک فریدون شاہ نے خولاک آہن تاب کے نام طبل جنگ بجوایا اور صبح کو بوقت رخصت فرمایا۔ لقا بدانہ گوہر پوش سے مطلسم کی ہلاکت کا انتقام لو۔ ورنہ ہم کو ملک ہوران سے کمال ندامت ہوگی

خولاک آہن تاب بہ شوکت تمام معرکہ رزم میں آیا اور بعد رجز خوانی نقابل گوہر پوش کو طلب کیا۔ صاحبقران فی الفور رسیدان جنگ کی طرف روانہ ہوا۔ ملک بدران پیادہ پا جلو میں آیا۔ جملہ لشکر ملک بدران کی اس حرکت سے متعجب ہوئے۔ صاحبقران اصغر نے نصف راہ سے ملک بدران کو رخصت کیا اور خود خاموش ولب بند خولاک آہن تاب کے مقابل آیا۔ دونو جوانوں میں عرصہ دراز تک نیزہ بازی ہوتی رہی۔ آخر صاحبقران نے خولاک کے ہاتھہ سے نیزہ چھین لیا۔ خولاک نے تیغ آبدار نکالی۔ صاحبقران نے اسکی ضرب اپنی تیغ آفاق گیر کی پشت پر دفع کی اور خود ضرب شمشیر کا جواب نہ دیا۔ خولاک نے پے درپے ضربات قوی و مستحکم صاحبقران کے سر وسینہ پر لگائیں حتے کہ اسکی شمشیر بصورت آرہ ہوگئی۔ خولاک نے شمشیر زمین پر پھینک دی اور صاحبقران سے دست وگریباں ہوگیا۔ تین روز و شب برابر جہد و تلاش میں گذرے۔ روز سوئم بین العصرین خولاک آہن تاب نے پنجہ دست اپنا صاحبقران کی زنجیر کمر میں بند کیا اور ایسے تین زور دیے

کیئے کہ مثل ناودان تمام منافذ بدن سے عرق جاری ہوگیا۔ مگر اُس کوہ تمکین و وقار نے جنبش تک نہ کہائی۔ جب صاحبقران اصغر کی نوبت آئی۔ اُس منظور نظر مرتضوی نے خولاک کو زور اول ہی میں ہاتھہ پر علم کرکے چرخ دادہ آہستہ زمین پر رکہدیا اور زنجیر کمر سے دست و پا بستہ بہتر توفیق کو دیدیا

بعد گرفتار کرنے خولاک آہن تاب کے صاحبقران اصغر نے پردہ نقاب برُخ آفتاب مثال پر سے بلند کردیا اور یہہ قطعہ پڑھا

منم صاحبقران ہفت کشور — کہ پیوستہ مرا یاریست داور

مرا بدر منیرم خواند آفاق — جہاں کردہ بدست من مسخر

صاحبقران کی اس تقریر سے اہل ایمان کے چراغ دل و جان روشن اور اہل کین ونفاق کی شمع امید گل ہوگئی۔ خولاک آہن تاب نے بہتر توفیق سے کہا مجھکو صاحبقران کی خدمت میں لیچلو۔ بہتر توفیق خولاک کو صاحب اخلاق اہل دل سمجھکر بے تامل بند زنجیر کھولدیا اور کہا بسم اللہ۔ صاحبقران گیتی ستان کے قدمبوس ہو۔ خولاک آہن تاب بقدم انقیاد و ارادت میدان میں پہونچا اور رکاب دولت نصاب کو بوسہ دیا بلکہ سمند ہزار گلکے سم کی گرد خاک بطور کحل الجواہر آنکھوں میں لگائی۔ بعد ازاں بہ تلقین کلمہ پیغمبر مسیح علیہ السلام پڑھا۔ صاحبقران اصغر کو خولاک آہن تاب کے خدا پرست ہونے سے کمال مسرت حاصل ہوئی اور برادر اسلام سے مخاطب کیا

خولاک دلاور صاحبقران کے پاس سے اپنے خیمہ میں آیا اور تمام پہلوان

اسلام کو بند قید سے آزاد کرکے ہر ایک جوانمرد کو بدست خود خلعت فاخرہ
پہنایا اور اپنا تمام سامان مع خیمہ وخرگاہ ساتھ لیکر لشکر فریدون
حصار سے نکلا۔ اُس یکہ تاز میدان شجاعت نے بوقت روانگی تین بار
بآواز بلند کہا۔ جس شخص کو میرا سدراہ ہونا منظور ہو مقابل آئے۔ ایرجک
پادشتی نے ہر چند خبث باطنی سے خولاک کے مقابلہ کی تدبیریں سوچیں مگر
حوصلہ نہ پڑا۔ بلکہ اُسی وقت اپنے لشکر میں طبل بازگشت بجوادیا

جب سلطان رکن الدین غریب نواز کو اِس امر کی صحت ہوئی کہ نقابدار
گوہر پوش شاہزادہ بدرمنیر ہے اِسقدر مسرور و محظوظ ہوئے کہ جامہ
سلطانی بدن میں تنگ ہوگیا اور اُسی وقت تمام سرداران ساین و لی
کی جمعیت سے بطریق استقبال معرکہ جنگ میں تشریف لے گئے۔ ہرگاہ
صاحبقران اسکندر سلطان والاشان کی سواری کا تخت رواں دیکھا
تعظیماً سمند ہزار گل کی پشت سے زمین پر قدم رکھا۔ سلطان بھی بنظر اعزاز
و مراتب صاحبقرانی تخت سے اُترے اور پانچ قدم شمار کی استقبال کے
واسطے گئے۔ صاحبقران اصغر مثل فرزندان عزیز آداب ومجرا بجا لایا اور
سلطان نے بہزار شوق و آرزو صاحبقران کو سینہ سے لگایا۔ ایک ایک
خیل گروہ گروہ دلاوران لشکر اسلام آتے تھے اور صاحبقران سے
قدم بوسی سے مشرف ہوتے تھے۔ سلطان والامقام صاحبقران ذی احتشام
کو نقارہ نوازان شادی کنان بحشم و جلوس مالاکلام بارگاہ اشراقی
میں لائے۔ اُس وقت لشکر اسلام میں شور شادی و شور و غلغلہ تہنیت

اِس اسیر بلا کو میرے محلسرا میں لے جا اور فلاں چاہ تاریک میں بند کر۔ میں مجاز نہیں کہ اِس جائے ٹہروں اور اِس پشتارہ کو کہولوں۔ ملکہ جہان افروز کو مرجیک کا انکار موافق طبع نہ آیا اور دربانوں نے حسب الحکم پشتارہ اپنے قبضہ میں اور مرجیک کو ایک مکان میں نظربند کیا

ملکہ نے پشتارہ کہلوایا۔ شاہزادہ کا رنگ رخ زعفرانی ہو رہا تہا۔ تاہم یہ معلوم ہوتا تہا کہ ماہ تاباں نے فلک اوّل سے زمین پہ نزول کیا ہے۔ حسب تقدیر رباّنی ملکہ بہزار جان و دل فریفتہ ہو گئی۔ دایہ سے کہا اِس جوان کو کسی تدبیر سے ہوش میں لاؤ۔ دایہ نے ایک کنیز سے یہ خدمت لی جو فن عیاری میں دخل رکہتی تہی۔ جسوقت شاہزادہ مظفر نے آنکہ کہولی کیا دیکہتا ہے کہ میں ایک مکان غیر میں موجود ہوں۔ ملکہ نے دایہ سے فرمایا خاصہ منگاؤ۔ کنیزیں طعام رنگارنگ و میوہ گوناگون لائیں۔ ملکہ نے شاہزادہ سے کہا۔ اے جوان مقید کچہہ کہا لے تاکہ فی الجملہ حواس بحال ہوں۔ شاہزادہ ازبس گرسنہ تہا۔ بخواہش نفس کہانا کہایا اور آب پیا۔ خوبصورتوں نے مینائے شراب و جام الماسی شاہزادہ کے روبرو رکہدیا۔ شاہزادہ نے چند جام شراب پیے اور لب زیر آہ سرد سینہ پر درد سے کہینچی۔ ملکہ نے کہا۔ اے شاہزادہ عزائب نگار یہ کیا محل آہ کشی ہے۔ شاہزادہ نے کہا۔ اے سرتاج معشوقان عالم۔ خود تمہاری زبان سے میرے حق میں لفظ مقید نکلا ہے۔ اسکے بعد آہ کشی کی علت پوچہنا تمہارا بیکار ہے لیکن یہ معلوم نہوا کہ تمہارے دام زلف کا اسیر ہوں۔ یا واقعی کسی مکان

مجکو قید کیا ہے۔ بظاہر مجکو کسی جوانمرد نے بزور دست و بازو مغلوب نہیں کیا
ملکہ نے فرمایا۔ اے شہزادہ بلند ارادہ۔ دام زلف سے معلوم نہیں
تمہارا کیا مقصود ہے۔ شہ۔ مقید کا لفظ میں نے غلط نہیں کہا۔ ارچاک باشتی
کے عیار مرچاک نے تمکو شکارگاہ میں دھوکا دیا اور گرفتار کر کے ارچاک کے
پاس لے گیا۔ ارچاک نے تمکو فریدون حصار بھیجا ہے اور تجویز ہے کہ قید سخت
میں رکھا جائے۔ شاہزادہ نے فرمایا۔ خوب ہے۔ قدر ہے نمک سے مجکو اس
عذاب الیم میں مبتلا کیا۔ لیکن بہتر ہے کہ تم اپنے حال سے آگاہ کرو۔ بعد ازاں
تمھارے روبرو قتل کیا جاؤں۔ دایہ نے شاہزادہ کو ملکہ کے حسب نسب
سے آگاہ کیا۔ شاہزادہ کو جس وقت یہ معلوم ہوا کہ ملکہ اسکی ہم چشم
ہے۔ جست زدہ ملکہ کے پاس پہونچا اور کہا

آفاق را گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ملکہ جہاں افروز مارے شرم کے سرنگوں ہوگئی۔ شاہزادہ مظفر نے ملکہ کو
دور جام میں شامل کیا اور صحبت بے تکلفانہ گرم کی۔ طغیانی نشہ میں شاہزادہ
نے مرچاک کو طلب کیا اور کہا۔ اگر اسلام قبول کرے۔ جان بخشی کروں
ورنہ منزل سے اتصال پائیگا۔ مرچاک نے چاہا کہ کمند سے شاہزادہ کو باندھے
شاہزادہ نے اسکے قصد سے آگاہ ہو کر گردن گرفتہ بایک ضرب سخت
سطح زمین پر مارا کہ فرش زمین ہوگیا۔ بعد ازاں سینہ پر چڑھ کر
بار دیگر توحید الہی تلقین کی۔ مرچاک نے مذہب اسلام کی نسبت کلمات۔ شاہزادہ
مظفر بن سلطان نے مرچاک کی گردن کو اس زور سے پیچ دیا کہ خفا تربت

جدا ہوگئی

قتل ہژبر و گرفتاری ملک فریدون شاہ و مآل ارچاک پادشاہ

جس وقت ارچاک نے پاچاک کو کیجا خاتون کی طلاق کا حکم دیا۔ پاچاک نہایت خوش ہوا کیونکہ وہ ارچاک کی دوسری عورت کے بطن سے تھا اور کیجا سے عداوت قلبی سے رکھتا تھا۔ چنانچہ بہ بازوئے استعجال فریدون حصار میں پہونچا اور کیجا خاتون کو ایک محافۂ زرنگار میں سوار کر کے ہژبر کے پاس پہونچایا۔ ہژبر کیجا خاتون کے وصل سے بہرہ اندوہ ہو کر غرائب نگار کیطرف روانہ ہوا اور بروز ششم نواح غرائب نگار میں پہونچا۔ ارچاک بیغیرتی ناموس بہ جشن و جلوس اپنے زن شریک کے استقبال کو گیا اور نہایت تجمل و وقار سے ملک فریدون شاہ کی دربار میں لایا

پہر گاہ اہل دربار نے ہژبر خونخوار کی صورت خوفناک و قامت مینار مثال دیکھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا بے شبہ و شک یہ انسان عفریت پیکر میدان مصاف میں معرکہ حشر و نشر برپا کریگا۔ اور اگر یہ بہی قتل ہوا پہر یہ سمجھو کہ ملک فریدون شاہ کا ستارہ اقبال وبال میں گرفتار ہے۔ ملک فریدون شاہ نے سند جہاں پہلوانی مع خلعت و شمشیر بخشی۔ ہژبر نے کہا میں ایک مرد کوہستانی ہون۔ مجکو رقم جہاں پہلوانی سے کیا نسبت۔ میرے عوض ارچاک وزیر سے جو سلوک کرو کم ہے۔ جس نے بعد پادشاہی کے واسطے بے مناسب اپنی خاتون کو میرے حوالہ کیا

ہژبر نے تین روز و شب بادشاہ و وزیر کا طعام دعوت کھایا اور
شب چہارم طبل جنگ بجوایا۔ لشکر اسلام میں بوجہ گم شدگی شاہزادہ
سنجر کے کسی کو اپنے حال و مآل کی خبر نہ تھی مگر حسب دستور کوس چوبی
بجا اور صبح کو سلطان بھی لشکر کے ہمراہ حربگاہ میں تشریف لائے۔
ہژبر بہ لاف زنان اشتلم کنان میدان میں آیا اور پکارا کہ مجھے بجز
شاہزادہ بدر منیر کسی پہلوان و سردار سے حرب و ضرب منظور نہیں
ہے تاکہ جلد فیصلہ ہو۔ صاحبقران اصغر نے سلطان والاشان سے
رخصت حاصل کی اور مقابل جاکر سمند ہزار رنگ کی ہژبر کے مرکب کو
ایسی ٹکاور دی کہ چالیس قدم کامل پس پا ہو گیا۔ ہژبر بفرط حیرت سے
چند لمحہ خاموش رہا۔ آخر اپنی چوبدست آہنی کو کہ بجائے خویش پارہ
کوہ تھی۔ گرد سر گردش دی اور قریب آکر ایسی ضرب قوی صاحبقران
کے فرق مبارک پر لگائی کہ اگر سنگ کوہ پر لگتی پاش پاش ہو جاتا۔ مگر
اُس نظر یافتہ حضرت مظہر العجائب نے اُس چوب دست کی ہرگز پناہ
نہ کی۔ فقط یا حافظ زبان سے کہا اور دونوں ہاتھوں سے چوبدست
کو تھام لیا۔ ہژبر نے چند بار زور کیا۔ مگر وہ چوبدست پنجہ فولادی
کی گرفت میں ایسی آگئی تھی کہ کسی طرح نہ نکلی۔ جب ہژبر عاجز آیا صاحبقران
اصغر نے زور اول ہی میں چوبدست اسکے ہاتھ سے چھین کر زمین پر
پھینکدی۔ بعد ازاں اسکے ارجاک کی تحریک سے چند بادشاہ و پہلوان
بہ حیلہ تماشا قریب تر پہنچے۔ صاحبقران اصغر نے اسی طرح نہتر تیغ

اُنکا عندیہ سمجھ لیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔ ہژبر کو اُنکے آنسے سے تقویت
حاصل ہوئی اور شمشیر ہفتاد منی غلاف سے نکالکر بقوت تمام تر صاحبقران
کے سر پر لگائی۔ صاحبقران اصغر نے برق خرمن سوز سے جو منجملہ شمشیر ہائے
طلسم بے پناہ کی۔ ہنگام اتصال ایسا شعلہ آتش نکلا کہ کرہ اثیر تک پہنچا۔
ہژبر نے ضرب دوئم ضرب اول سے قوی تر لگائی۔ اس دفعہ ہژبر کی شمشیر
دو لخت ہوگئی۔ ایک پارچہ خاک معرکہ پر گرا اور دوسرا اُسکے ہاتھ میں
رہا۔ صاحبقران نے سمند ہزار رنگ کو مہمیز کی۔ وہ مرکب پری نژاد جست
اسقدر بلند ہوا کہ صاحبقران اصغر کا دست حق پرست بآسانی ہژبر بدنہاد
قامت کے سر تک پہونچا اور شمشیر طلسم نے راکب و مرکب کو مجسمہ مساوی چار پارچہ
کر دیا

بادشاہان و پہلوانان موجودہ معرکہ میں سب سے اول ملک رجاس
و ملک بہزاد نے باتفاق ہمدگر ضربات بے دریغ اُس نیر فلک جہانبانی کی
سر پر لگائیں۔ صاحبقران ان نوجوانوں سے پنجہ در پنجہ ہوگیا اور بائیں
فوراً پیچ دیا کہ دونو کے ہاتھ سے قبضہ ہائے شمشیر صاف نکل گئے۔ بعد ازاں
ان دونو کے کمربند دل میں ہاتھ بند کرکے پر کاہ کی مانند سر سے بلند کر لئے
اور نہایت زور سے سطح زمین پر مارا۔ مہتر توفیق نے دست و پا علیحدہ
کمند سے باندھکر اُنکو لشکر میں بھیجدیا۔ اسی طرح ملک معدل و ملک البوح
و ملک ہمدان وغیرہ بھی صاحبقران نے بزور دست و بازو گرفتار کئے
باقی پہلوانان تماشابین باتیغ ہائے عریاں ہر طرف سے حملہ آور ہوئے

اس طرف سے دلاوران اسلام بھی معرکہ میں آ پہونچے اور اُن ملاعین
بے دین کو صاحبقران تک پہونچنے کی فرصت نہ دی۔ زیر شمشیر و سنان
و نیزہ و تیر رکھ لیا۔ ارجاسپ نے اپنے لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دیا۔ پس باران
تیغ اجل تھا کہ متواتر اہل کفر و اسلام کی مزرعِ حیات پر برس رہا تھا اور
میدان مصاف بعینہ دریائے خوں نظر آتا تھا۔ جب سے غربستان میں زمانہ
سلطنت سے کبھی ایسی ہنگامہ آرائی کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ حد شمار سے
زیادہ پہلوانان لشکر فریدون حصار قتیل تیغ فنا ہوئے اور بیشتر کو جانبازان
نامدار نے دستگیر کیا

مہتر توفیق نے حسب الحکم صاحبقران شہزادہ طالع مہرزمان مہر طلعت
و بستم زاد و بہزاد وغیرہ سرداران نامور سے کہا کہ اب تم جنگ
و حرب سے دست بردار ہو اور راہ ہائے شارع و متعارف کا ایسا انتظام کرو
کہ لشکر حریف سے کوئی بادشاہ یا سردار فرار نہ ہو سکے اور خود ارجاسپ
کے گرفتار کرنے کی فکر میں مصروف ہوا

جس وقت ارجاسپ لعین نے اپنے لشکر کا حال قریب تباہی و شکستگی دیکھا
ملک فریدون شاہ کے پاس آیا اور کہا۔ اِس ناوک دشمن جان سلاطین
کو سلطنت فریدون حصار کی ترقی اقبال منظور نہ ہوئی کہ میری تمام
تدابیر و خیالات کا نتیجہ برعکس ظہور میں آیا۔ اب بہر حال پا بہ سر نہادہ
یہاں سے گریز کرنا اور جان کا بچانا اولی ہے۔ ملک فریدون شاہ نے
اول لعن و نفرین میں کوئی درجہ باقی نہ رکھا بالآخر حسب مشورہ اُس کے

بجمعیت قلیل فرار برفرار اختیار کی تین فرسخ راہ طے کی تہی کہ شہزادہ طاقان نوجوان وہاں پہونچا اور ملک فریدون شاہ کو مع چند ہزار ان سعزنگ گرفتار کرلیا

ارچک بادشتی نے ایک شتر تیز رفتار دو روم اسی روز بد کیلیے تیار کر رکہا تہا اسپر سوار ہو کر بخط مستقیم کوہستان کی راہ لی جہتر توفیق بہ تہذیب عنسلم دل ارچک کی شتر سواری کا نشان دیکہتا ہوا کوہستان میں پہونچا۔ راوی کہتا ہے کہ کسی ساحر زنگی الاصل نے ارچک کو ایک مختصر زنگ بہ بخی دیا تہا اُسکی یہ خاصیت تہی کہ اگر ہنگام فرار حریف تعاقب کرے زنگ خود بخود آواز دے۔ چنانچہ اُسکی صدا سے ارچک سمجہا کہ جہتر توفیق عقب میں آتا ہے۔ ایک شبان کوہستان میں بز و گوسفند چرا رہا تہا ارچک نے ایک مشت زر دے کر اُسکو کہا کہ مجہکو کسی مقام محفوظ میں مخفی کردے شبان نے ارچک کو انبار کاہ میں پوشیدہ کر دیا۔ اِس اثنا میں جہتر توفیق بہی وہاں پہونچا اور دل نے گواہی دی کہ ارچک ملعون اِسی مقام میں موجود ہے۔ کیونکہ اسکا شتر سواری ایک طرف استادہ تہا۔ ارچک وہاں بہی قیام کرنا مصلحت نہ سمجہا انبار کاہ سے بلباس زنانہ نکلا ایک طرف بہاگا۔ اثنائے راہ میں ایک حجام کو اشرفی دیکر کہا کہ میری ریش و بروت کی اصلاح کرکے ایسا روغن چہرہ پہ مل کہ میں ایک زن کریہ منظر کی صورت ہوجاؤں۔ وہ حجام اِس فن میں کامل تہا اُس نے ارچک کو بعینہ عورت کی صورت کر دیا۔ یہاں جہتر توفیق نے اُس شبان

کو خوب کتک کاری کی اور مالک شتر کا نشان پوچھا۔ شبان نے انبارگاہ
میں دیکھا تو ارجک کو موجود نہ پایا۔ ترساں و لرزاں مہتر سے آکر کہا کہ فی الوقت
ایک شخص اس صورت و وضع کا آیا تھا اور میں نے اُسکو انبارگاہ میں تہ بند
کیا تھا مگر خدا جانے اب کہاں چلا گیا۔ مہتر نے اُسی وقت برہنمونی علم رمل
ارجک کے عقب میں خیز کی۔ ارجک نے دو فرسخ راہ طے کی تھی کہ پیر اُس ناگاہ
نے آواز دی۔ ارجک نے تیز تر گریز کی۔ قضا را ایک مرد نوجوان قلندر
مشرب مجرد اثنائے راہ میں ارجک کو ملا اور اُس نے ارجک سے عورت بیچکر
فعل بد شروع کیا۔ ارجک بے تحاشا شور و غل مچاتا تھا کہ میں ملک فرشاد دن
بکاونیر سلطنت ہوں بخت شوم نے اس روز سیاہ کو پہونچایا ہے۔ برائے
خدا اس حرکت سے دست بردار ہو اور مجھے کسی مقام محفوظ میں پوشیدہ
کر دے۔ فقیر جواب دیتا تھا کہ نہ میں ملک فرہادن شاہ کو جانتا ہوں اور
نہ تیری حقیقت سے واقف۔ اسی لئے ویران میں باین صورت و لباس
تیرا پہونچنا مرشد کی توجہ باطنی کا ظہور ہے۔ اس حیص بیص میں مہتر نامدار
بھی وہاں پہونچا اور قیاساً سمجھا کہ ارجک نابکار نے محض تیرے خوف سے
تبدیل صورت و لباس کیا ہے۔ پس بضرب فلاخن فقیر کو جہنم پہونچایا اور
ارجک کو بہمین ہیئت گرفتہ ساتھ لے کر شبان کے پاس آیا اور وہاں سے
دو شتر سواری مع ساز و سامان ہمراہ لیکر براہ رہت اُردوئے معلےٰ
میں پہونچا۔ یہاں بفضل ذوالجلال تمام ہنگامہ فیصل ہو چکا تھا اور لشکر
ظفر پیکر میں چار طرف نقارہائے فتح و فیروزی کی صدا بلند ہو رہی

تھی کہ مہتر توفیق بھی بہوجب اور بطریق تحفہ ارجاسپ پادشتی کو صاحبقران کی نذر گذرانا اور عجب لطف و کیفیت سے حقیقت گذشتہ بیان کی

دوسرے دن صاحبقران فلک سریر نے ملک فریدون شاہ کے سلاطین و سرداروں کو فرداً فرداً دربار معلے میں بلایا اور ہر ایک کے روبرو بزبان فصاحت بیان مسائل شریعت خداپرستی بیان کیئے۔ چنانچہ ملک البوح و ملک ہمدان و ملک معدل و ملک بہزاد نکوری بصفائے قلب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ الا ملک ارجاسپ نے ملک فریدون شاہ نے انکار کیا۔ بیشتر سرداروں افسران لشکر فریدون شاہی نے دین اسلام اختیار کیا اور بعض نے اپنا خداپرست ہونا ملک فریدون شاہ کی خداپرستی پہ موقوف رکھا۔ صاحبقران نے فریدون شاہ کو مع سرداران شریک مذہب کے پھر زندان میں بھیجدیا۔ اور دوسرے دن شہزادہ بہرام بہر طلعت و شاہزادہ طاقتان کو مع مہتر توفیق کے بجمعیت و حشمت معقول فریدون حصار بھیجا کہ خلائق شہر کو دین کی ہدایت کرو۔ اگر شہزادہ منوچہر کے دل میں تمہارے کلمات پند و نصائح نے تاثیر کی فہو المراد۔ ورنہ اسکے قتل و اسیر کرنے کے مجاز مطلق ہو۔ پاچکپ جن ارجاسپ ہزیمت خوردہ ایسا بھاگا کہ فریدون حصار میں دم لیا

حالات شہزادہ مظفر و اسلام آباد ہونا فریدون حصار کا

بہانہ سنجیان نہ ہو جکلب ہے کہ شہزادہ مظفر اورنگ جہاں افروز بانور روزشب

مجلس نئے عیش و عشرت گرم کرتے ہیں۔ ایک دن کنیزان محل جمع ہوئیں اور صلاح
کی کہ اگر شہزادہ منوچہر کو اپنی خواہر کی حرکات بے عتدالی کی خبر ہوگی تو خدا جانے
ہم کو کس عذاب سخت سے قتل کرائے گا۔ بہتر یہہ ہے کہ ہم خود شہزادہ کو اس
حال و مقال کی خبر کر دیں۔ مختصر دو کنیزوں نے جا کر شہزادہ سے یہ حال بیان
کیا۔ شہزادہ منوچہر نصف شب کے وقت باغ میں پہونچا۔ اور تنہا حجرہ خاص
میں ملکہ جہان افروز اور شہزادہ مظفر کو سرگرم اختلاط دیکھا۔ بہ رویت
مشاہدہ اس صحبت خلاف طریق سلاطین کے زمین و آسمان نظر میں سیاہ
ہو گیا اور کہا۔ او نابکار شرم نہ آئی کہ خاندان کو کے بیٹے آپ کی ناموس آبرو کا
بھی کچھ لحاظ نہ کیا۔ ملکہ جہان افروز تو شرم سے پانی پانی ہوئی کانپنے لگی تھی لیکن
شہزادہ مظفر شیر غراں کی طرح سامنے آیا اور کہا۔ او جوان بے ادب زبان
تیری کیا وجہ ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی امر نا مشروع ہم سے وقوع میں آیا
آتا تو غضب کی بجا تھی مگر ہم نے اپنے مجاز کی نوبت پہونچی۔ منوچہر بھی
ایک نوجوان تنومند ہے۔ شہزادہ مظفر سے دست و گریبان ہو گیا۔ غرض
چند لمحہ تک کشتی میں تماشہ نظر آیا۔ بعد ازاں شہزادہ مظفر زور میں اس پر
غالب تر تھا۔ اُس نے منوچہر کو سطح زمین پر مارا اور دست و پا بستہ کیا۔
اب اس صورت سے جان بخشی ہے کہ سلام قبول کرو تو مجھ کو اپنی خواہر کے
بحفاظت غائب نکلنے کی سرحد پر پہونچا دے۔ اس اثنا میں ایک
ضعیف العمر خواجہ سرا باغ میں آیا اور شہزادہ منوچہر سے کہا آج تمام
شہر میں یہ شہرہ ہو رہا ہے کہ بادشاہ مع سرداران فوج

لشکر بنجۂ حریف میں گرفتار ہو گئے اور مقتولوں وہ اسیر دلوں کا شمار نہیں ہو سکتا۔ بروقت استماع اِس اخبار موحش کے شہزادہ منوچہر نے شہزادہ مظفر سے کہا۔ اے دلاور مجھے بند قید سے کھولدے اگر یہہ خبر صحیح ہے۔ اسی وقت بصفائے نیت دائرہ اسلام میں داخل ہونگا اور جہاں افروز کا بعقد زوجیت تجھ سے عقد کر دونگا۔ شہزادہ مظفر نے منوچہر کے دست و پا کھولدیئے اور کہا اب باقی شب یہاں گذار و صبح کو یہ خبر زیادہ تر مشہور ہو جائے گی۔ بعد ازاں مکان خلوت میں باہم گرم صحبت ہوئے اور دین اسلام کی باثبات فضیلت میں دو چار زاثق دلیلیں شہزادہ مظفر نے بیان کیں۔ شہزادہ منوچہر شہزادہ مظفر کے بیان کی تصدیق کرتا تھا اور بہدایت عقل صواب عملدل میں کہا۔ گو ہمارے لشکر کی ہزیمت کی خبر غلط مشہور ہوئی ہو اور ملک فریدون شاہ ناراض ہو۔ میں بذات خود ضرور اسلام اختیار کرونگا

ہنوز آفتاب طلوع نہ ہوا تھا کہ وہی خواجہ سرا آیا اور شہزادہ منوچہر سے کہا۔ پاچک بن ارچک بحال خراب بیک بینی و دو گوش شہر میں آیا ہے اور تحصن شہر کے واسطے تاکید کر رہا ہے کہ فوج دشمن قریب آپہونچی ہے۔ بمجرد اِس خبر کے شہزادہ منوچہر دیوان عام میں آیا اور پاچک کو بلا کر حال دریافت کیا۔ پاچک نے بادیدۂ گریاں لشکر فریدون حصار کے ہزیمت کہانے اور ملک فریدون شاہ کے گرفتار ہونے کا حال بیان کیا شہزادہ منوچہر نے شہزادہ مظفر بن سلطان کو بہی دربار میں بلوایا اور اہل دربار سے کہا۔ اے سرداران باوقار آگاہ ہو کہ مجھے مدت دراز

سے اپنے ہادی و رہنما کی تلاش تھی۔ بارے ہزار ہزار شکر کہ ایزد جہان آفریں نے ایسا پیشوائے طریق مستقیم بھیجا کہ کسی نوع کا خدشہ نہیں باقی نہ رہا اب میں بصفائے نیت مسلمان ہوتا ہوں۔ جو اشخاص میرے شریک دین و آئین ہونگے اُنکو مناصب عمدہ سرکار شاہی سے ملیں گے ورنہ بہ بدترین عذاب ہلاک کیئے جائیں گے۔ یہ جملہ شہزادہ کی زبان سے سُنکر جملہ سرداران و افسران لشکر نے بصدق دل خداپرستی اختیار کی۔ شہزادہ منوچہر نے اُسی دن آتش کدہ منہدم کرا کر مساجد و مدارس کی بنیاد رکھائی۔ پاپیان نابکار بھی جان کے خوف سے دائرہ اسلام میں داخل ہوا

روز چہارم شہزادہ ملاذ ان شہزادہ مہرلان مہر طلعت بھی فریدون حصار میں پہونچے۔ شہزادہ مظفر و شہزادہ منوچہر چار فرسخ اِن شہزادگان جلیل القدر کے استقبال کو گئے اور بکمال اعزاز و احترام سے شہر میں لائے۔ یہ شہزادے شہزادہ مظفر بن سلطان کی سلامتی و عافیت اور فریدون حصار کے مسلمان آباد ہونیکا سجدہ شکر جناب باری میں بجا لائے۔ مہتر ثنیہ نامدار ارچانک کے محلسرا میں پہونچا اور تمام مال و اسباب خفیہ داماد ہی ہا انبان حکمت میں داخل کیئے اور پاچانک سے کہا۔ ہنوز تجھے عالم شباب حاصل ہے۔ بزور دست و بازو خوردسالی پیدا کرسکے گا۔ پاچانک کے اوسان ہوش و حواس گم ہو رہے تھے کچھہ دم نہ مارا۔ مہتر نامدار نے باقی اسباب و خزانہ ملک فریدون شاہ کا دامے و درمے صاحبقران گردوں سریر کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ بلکہ دوسرے دن شہزادہ مظفر بن سلطان شہزادہ

منوچہر و شہزادہ خاقان و شہزادہ مہران مہر طلعت بھی مع ملکہ جہاں افروز خوبی ستہ نین کی طرف روانہ ہوئے۔ بہتر توفیق سب سے اول صاحبقران آفاق کے پاس پہنچے اور فریدون حصار کی کیفیت گذشتہ لفظ بلفظ بیان کی صاحبقران سنتے رہے

سبحان اللہ ولا یہدی من یشاء الی صراط المستقیم

آخر چند سرداران بارگاہ عالی کو شہزادہ منوچہر کے استقبال کو بھیجا اور باعزاز و وقار بارگاہ میں بلوایا۔ منوچہر مثل ملازم شرف ملازمت والا سے مشرف ہوا اور فتح و فیروزی کی مبارکباد دی۔ صاحبقران گردون حشم نے نیم تخت واسطے نشست کے منوچہر کو دیا۔ سلطان رکن الدین نے بھی شہزادہ منوچہر کے حالات پر تفضلات شاہی فرمائے اور فرزند سخت بلند خطاب دیا۔ اس عرصہ میں ہر روز ملک فریدون شاد کو ہدایت اسلام کیجاتی تھی وہ ہرگز متوجہ نہ کرتا تھا اگرچہ باطنی کدورت دل با ہمہ تعذیر ہم گوشمالی زنگ کفر و ضلالت دفع نہ ہوا۔ بہتر توفیق نے اسکو مع ان سرداروں کے جو خدا پرستی سے انکار کرتے تھے بارگاہ کے روبرو تیر باران کرایا اور انکی لاشیں سگان شہر کو کھلا دیں۔

صاحبقران نے دوسرے دن دیوان عام فرمایا اور سلطان رکن الدین نے بھی بدستور تخت خسروی پر جلوس کیا۔ شہزادہ مظفر و شہزادہ منوچہر و شہزادہ خاقان نوجوان و شہزادہ مہران مہر طلعت جملہ سلاطین زادگان نامدار سرتاسر نیم تختوں پر متمکن تھے اور سرداران ممتاز و افسران لشکر کو علی قدر مراتب دنگل در کرسیاں عطا ہوئی تھیں۔ اسی طرح وزرائے معتمد امرائے نامور و [illegible]

و ملک بیمہ دان زہرہ پرست و ملک البوح آفتاب پرست کہ یہاں زیر زمین محبس
پر متمکن ہیں۔ صاحبقران اصغر نے ملک ناتوس گوسالہ پرست کی حکومت
جو قتل ہوا تھا اُسکے فرزند شہزادہ ملاسحر ناتوس بہادر کو عطا فرمائی۔ جو
سلاطین دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے تھے اُنکو بدستور پہلے ملک کا فرمانروا
رکھا بشرطیکہ سکہ و خطبہ سلطان رکن الدین کے نام جاری رکھیں اور ہر سال
زر خراج سیمین خزانہ عامرۂ سلطانی میں داخل کرتے رہیں۔ ہزبہ خود اخواہ
کوہستانی کو ملک ہیج فرمان جہاں پہلوانی فریدون حصار خولاک تن تاب
دلاور کو عطا کیا اور شہزادہ منوچہر کے ہمراہ رکاب جانے کا حکم ملا۔ بعد ازاں
شہزادہ منوچہر سے فرمایا۔ اے فرزند بخت بلند ہم تجھے تحفۂ ایسا احسان
عظیم کرتے ہیں کہ آجتک کسی کے ساتھ نہیں کیا یعنی تیرا باپ فریدون شاہ
تیرے سپرد کرتے ہیں۔ تمام عمر جس خدائی میں رہا اور ہر روز بلا
ذاتی دین اسلام کی تلقین کرنا جب ملک فریدون سعادت طالع سے
ہدایت یافتہ ہو بعزیزی و محبت سریر خسروانی پر متمکن کر دینا اور تم خدمت
فرزندانہ بجا لانا۔ نصف مال و اسباب ملک فریدون کا مع خیمہ و خرگاہ
شہزادہ منوچہر کو دیا اور نصیحت کی کہ خبردار رشتۂ عدالت و انصاف
ہاتھ سے نہ چھٹے۔ شہزادہ منوچہر آداب بجا لایا اور کہا انشاء اللہ حسب الامر
والا کاربند ہونگا۔ اسی طرح تمام سلاطین کو صاحبقران نے خلعت ہائے
فاخرہ عطا فرما کر رخصت کیا۔ مگر سنت ابن نے فرمایا تا وقتیکہ ہمارے فرزندان
بلند اقبال یہ جشن عروسی برپا رہیگا۔ انکو مہمان رکھینگے

آراستہ ہونا جشن کتخدائی صاحبقران و ملکہ خورشید زرنگار و زنگار کا اور
گم ہونا ملکہ خورشید زرنگار کا ایام جشن میں

سلطان رکن الدین غریب نواز نے خواجہ بہمن دانشمند وزیر کو جشن عروسی و مجلس طوی کے آراستہ ہونے کا حکم دیا۔ خواجہ بہمن نے حسب الحکم شہر کے تمام کوچہ و بازار کو مثل صفحہ اثر رنگ زنگار خانہ چین مزین اور قدم بقدم خیام وسیع و رفیع استادہ کرائے۔ فقرا و مساکین شہر کو جشن کتخدائی میں طعام رنگارنگ کے علاوہ زر نقد مشت مشت دیا۔ صاحبقران گردون سریر نے بارگاہ اشراقی میں تخت حشمت و وقار پر جلوس فرمایا اور ارباب طرب کو رقص و نوا کا حکم دیا۔ غرض قلعہ غرائب نگار سے ہر طرف چار چار فرسنگ کامل دو رستہ بازار ہائے معمور و دکاکین منقش و رنگین کا شمار نہ ہو سکتا تھا اور وقت شب سرتاسر روشنی فانوس و چراغان کی جاتی تھی اور قدم بقدم مہوشان زہرہ طلعت کے رقص و نوا کا ہنگامہ برپا ہوتا تھا۔ چالیس روز و شب مجالس عیش و طرب برپا رہیں ہرگز معلوم نہ ہوتا تھا کہ آفتاب کس وقت طالع ہوتا ہے اور کب غروب ہو جاتا ہے۔ روز چہل و یکم اول ملکہ جہاں افروز بنت ملک فریدون کا عقد اسکے پدر کی رضا سے شہزادہ مظفر بن سلطان کے ساتھ وقوع میں آیا۔ بالاخر دختر توفیق نامدار نگارستان بنت ارجاسپ بادشتی سے منعقد کیا گیا

ایام جشن میں صاحبقران گردوں وقار اکثر اوقات اپنی خاتون اول ملکہ
روشن جمال حکیم طمطوس کی فرزند رادی کے پاس تشریف لیجاتا تھا اور
فرزندان ارجمند شہزادہ روشندل و روش جمال کے مشاہدہ جمال
انور سے کہ ہنوز ہفت سالہ ہیں مگر فر سلطنت نور دانش ہر ایک کے
خطوط پیشانی سے ظاہر تھا کمال مسرور ہوتا اور اس عطیہ واہب العطایا کی جناب
میں سجدہ ہائے شکر بجالاتا تھا۔ ملکہ روشن جمال کی الفت بالفعل صاحبقران
کے دل میں پہلے سے زیادہ ہوگئی ہے کیونکہ صاحبقران اثنائے صحبت میں
ملکہ خورشید نگار کے تعشق کا بے تکلف ذکر کرتا ہے اور وہ عفیفہ عاشقہ صادقہ
مطلق چین بجبیں نہیں ہوتی

تین روز و شب ملکہ روشن جمال کے محلسرا میں رہکر روز چہارم صاحبقران
بارگاہ گردوں اساس میں تشریف لایا۔ یہاں بدستور پریزادان حوروش
کا جلسہ رقص دلنوا برپا تھا۔ ایکدن صاحبقران نے خلوت میں جہتر توفیق
سے کہا۔ یہ کیا اسرار ہے کہ ان ایام خوشی و نشاط میں طبیعت میری
مکدر رہتی ہے۔ جہتر توفیق نے کہا۔ عجب نہیں کہ یہ ملال زیادتی محبت کا باعث
ہو۔ صاحبقران نے فرمایا۔ شاید تیرا ہی گمان درست ہو

جب ایک ہفتہ صاحبقران کے جشن کتخدائی میں باقی رہا یہ قرار پایا
کہ شب شانزدہم ماہ اردی بہشت ساعت سعید میں یہ دو گوہر شہسوار منعقد
ہوں۔ ہنوز یہ ہفتہ نہ گذرا تھا کہ ایک شب ملکہ خورشید نگار نے برج جہان
کی سقف پر آرام فرمایا۔ جس وقت ملکہ کی آنکھ لگ گئی۔ خواصیں بھی پلنگ

کے گرد و پیش سوگئیں اور اتفاق سے ایسی بے خبر سوئیں کہ تا صبح کسی کی آنکھ نہ کھلی۔ جب وقت صبح بیدار ہوئیں۔ یہ نسخہ ہوش ربا دیکھا کہ نہ پلنگ ہے اور نہ ملکہ۔ کچھ وقت حیرت زدہ خاموش رہیں۔ آخر ایک نے دوسری سے کہا شاید ملکۂ آفاق نے دوسرے مکان میں پلنگ واسطے خواب کے بچھوایا ہے۔ بعض نے کہا۔ عجب نہیں کہ آخر شب شبنم کے سبب پلنگ سائے میں لے لیا ہو۔ لیکن ملکہ نے چند بار آواز دی ہوگی۔ لعنت خدا ہماری غفلت و بیہوشی پر کہ کسی خواص کی آنکھ نہ کھلی۔ آخر کار تمام کنیزیں اور خواصین متلاشی ہوئیں۔ جب کسی سائبان یا مکان میں ملکہ خورشید نگار کا اثر نہ پایا ہر ایک نے تا بہ دامن گریباں چاک کیا۔ سنجیدہ بانو دایہ اُنکا حال دیکھکر اور ملکہ کے گم ہونے کی خبر سنکر اُنسے زیادہ تر پریشان ہوئی اور از سر نو تلاش و تفحص کی۔ جب کسی گوشہ سے بوئے مقصود نہ آئی۔ یہ غمزدہ جماعت نوحہ کشاں جانب ایوان ملکہ خورشید نگار کی والدہ ماجدہ کے پاس آئی

اُس وقت ملکہ عالم اپنی دختر کے سامان عروسی میں مصروف اور خلعت انعام کی تفریق کر رہی تھی۔ اُسنے جو اُن کنیزوں کو مع دایہ کے سینہ کوبان دیکھا ہوش جاتے رہے اور فرمایا۔ برائے خدا۔ جلد بیان کرو کہ کیا غضب ناگہانی نازل ہوا۔ سنجیدہ بانو نے اول یہ اشعار نظیر نوحہ پڑھے

این صبح آفتاب ندارد دگر چہ شد — حالے بجز خرابی ندارد دگر چہ شد
خرشید من کجاست کہ چشمم چو آئینہ — از بس گریست آب ندارد دگر چہ شد

بعد ازاں بیان کیا کہ ملکہ خورشید نگار مع پلنگ خواب سقف بام سے غائب

ہو گئی ہے۔ ملکہ نے بفور استماع اِس حال کے بایں آواز سخت بلے کا نعرہ مارا کہ ہوش سے جاتی رہی جس وقت ہوش میں آئی۔ دایہ سے کہا۔ جلد سلطان کو محلسرا میں بلواؤ۔ سلطان سے یہہ بہی التماس کرو کہ مہتر توفیق کو بلوائیں۔ اِس مطلب بے ہنگام سے سلطان رکن الدین قدم بر داشتہ محلسرا میں تشریف لائے یہاں ہنگامہ قیامت و نمونہ حشر برپا دیکھا کہ ہوش بجا نہ رہے۔ ایک کنیز نے بہ تفصیل حال بیان کیا۔ اُس وقت سلطان سے ضبط نہ ہوسکا۔ ایک حالت بیخودی میں ہائے کا نعرہ مارا اور صحن کرسی سے اِس طرح غلطاں غلطاں زمین پر گرے کہ پشت و پہلو میں ضرب شدید پہونچی اور سر میں ایسی چوٹ لگی کہ خون مثل فوارہ جوش زن ہوا۔ ملکہ عالم ایک عالم اضطرار میں سر و پا برہنہ شوہر کے پاس آئی اور بدست خود زخم سر دہویا اور مرہم نافع لگایا

راوی کہتا ہے کہ صاحبقران اصغر نے اُسی شب یہ خواب وحشت دیکھا کہ گویا کوکب زہرہ برج جہان نما پر طالع ہے اور اُسکے ضیائے نور سے تمام شہر غرائب نگار روشن و منور ہو رہا ہے اور تمام سامان عیش و طرب جو کوکب زہرہ کے واسطے لازم ہے ہر طرف موجود و مہیا ہے۔ صاحبقران کا قصد ہوا کہ برج جہان نما پر جائے۔ ناگاہ اُس ستارہ منور نے اوج آسمان کی راہ لی اور چشمک زدن میں شہاب ثاقب کی مانند نظر سے غائب ہو گیا۔ بروقت غائب ہونے ستارہ کے شہر پر ایسی تاریکی چہائی کہ شب دیجور بہی خجل ہوتی تہی۔ اِس واقعہ سے اُسی وقت صاحبقران کی آنکہ کہل گئی۔ صبح کے وقت بعد ادائے نماز و وظیفہ مہتر توفیق و شاہزادہ طاقان و شاہزادہ مہران و رستم زاد کو خلعت

میں طلب کیا اور خواب کی حقیقت سنائی۔ مہتر توفیق عرصہ دراز تک سرنگوں رہا بعد ازاں کہا۔ میرا علم و قیاس چاہتا ہے کہ محل سلطانی میں ایسا حادثہ ہوا ہے جس سے حضور کو بھی ملال ہو۔ اس گفتگو میں خواجہ سرا تیز فہم نامی آیا اور بدست لرزاں مجرا بجا لایا۔ اور بہ زبان گریہ آلود مہتر توفیق سے کہا۔ اے مہتر ملکہ عالم نے تمکو یاد فرمایا ہے۔ صاحبقران نے پوچھا۔ بلانے کی علت اسنے کہا۔ غلام عرض نہیں کر سکتا

مہتر توفیق اسی وقت تیز فہم کے ساتھ ہو لیا۔ صاحبقران سے بھی ضبط نہو سکا سمند شہزادہ گل پر سوار ہو کر مہتر توفیق کے عقب میں قلعہ سلطانی کیطرف روانہ ہوا۔ سلطان نے خادم و مخدوم کو محل سرا میں بلا لیا۔ ہر طرف نمونہ قیامت نظر آیا۔ صاحبقران سمجھا کہ بے شبہہ کوئی آفت ناگہانی خورشید نگار کے سر نازل ہوئی ہے۔ بے استفسار حال ایسا صدمہ سخت قلب پر پہونچا کہ ایک حالت خودرفتگی میں ہائے کا نعرہ مارا اور پھر حال و قال کا ہوش نہ رہا۔ سلطان و ملکہ ہزار تدبیر صاحبقران کو ہوش میں لائے اور اس واقعہ جانفرسا کی حقیقت بیان کی۔ صاحبقران دوبارہ ہوش سے جاتا رہا۔ کوتاہی سخن تین روز و شب صاحبقران کا یہ حال بدرہا کہ شاید دو چار لمحہ ہوش و حواس بجا ہو جاتے تھے۔ ورنہ مریض سکتہ کی طرح ایک صورت سے تخت پر افتادہ رہتا تھا

خواجہ نظام مرغزار نگاری و خواجہ جہاں بین فریدون حصار [illegible] کامل ہیں اور مہتر توفیق ذو فنون سے بزرگ در علم [illegible] خورشید نگار کا حال

مستقبلہ

مستقبلہ دیکھا اور صاحبقران صغر کی خدمت میں قسمیہ عرض کیا کہ ملکہ بعافیت و صحت
ہے اور تا دم ملاقات ہر طرح سے محفوظ رہیگی اور ایک وقت میں بخیر و خوبی
آپ سے ملے گی۔ صاحبقران نے فرمایا صاحبو۔ یہ کہو کہ ملکہ خورشید نگار کو کون
اور کیوں لے گیا اور بالفعل کہاں ہے اور کب تک ملاقات میسر آئے گی خواجہ
نظام نے کہا۔ جنس بشر سے کوئی شخص ملکہ آفاق کو نہیں لے گیا۔ یہ کام ہوکان بالا
یا فرقہ جن و پریزاد کا ہے۔ لیکن ہم سے تعین وقت نہیں ہو سکتا۔ جب
دیکھتے ہیں حساب میں غلطی ہوتی ہے

صاحبقران نے مایوس ہو کر مہتر توفیق سے فرمایا۔ تم نے کہا تھا کہ حکیم بزرگ
دانش بیت المقدس کی طرف تشریف لیگئے ہیں۔ پس وہاں جاؤ اور حکیم صاحب
کی خدمت میں حال عرض کرو۔ مہتر توفیق نے تمام یراق سرہنگی قامت پہ لگا کر
اور اسی وقت بیت المقدس کی راہ لی

مہتر توفیق کے بعد صاحبقران کی حالت نہایت ردی ہو گئی۔ کوئی لمحہ اشک
حسرت و افسوس آنکھ سے متوقف نہ ہوتے تھے۔ ناگاہ ایک شب اسی کرب و
اضطراب میں آنکھ لگ گئی۔ عالم خواب میں حکیم بوریاسے ولی مغفور تشریف لائے
اور صاحبقران سے فرمایا۔ اے فرزند بخت بلند ہمیں ازل ہی سے اس زن بد جوہر
کا حال دریافت تھا۔ چنانچہ ایک کاغذ جو حکیم زرطوس کا لکھا ہوا ہے روشن
جمال کے بازو پر باندھ دیا تھا۔ تم روز فردا اپنی بانوئے خانہ کے پاس تشریف
لیجاؤ اور کاغذ مرقومہ اُسکے بازو سے کھولو اور بنظر غور مطالعہ فرماؤ۔
ہم یہ جملہ روشن جمال اور سلطان رکن الدین کو بھی سمجھا آئے ہیں مگر باعث

ٹن نہ آسکو تب ہونے گا۔ انکو ہماری نصیحت یاد نہ رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد بہ مقاصد دلی
بہرہ کامیاب ہوگے۔ صاحبقران اصغر خورشید نگار کی گم شدگی کی بابت کچھ پوچھا
چاہتے تھا کہ حکیم صاحب نظر سے غائب ہوگئے۔ صاحبقران نے عالم خواب میں
فرط خوشی سے ایسا نعرہ بلند مارا کہ تمام مستورات محل خواب سے بیدار ہوگئیں
سلطان رکن الدین اور ملکہ جہان بتیابانہ صاحبقران کے پاس آئے اور صاحبقران
کو مسرور و خنداں دیکھکر وجہ دریافت کی۔ صاحبقران نے حالت خواب
بیان کی اور انکو ہمراہ لیکر ملکہ روشن جمال کے محلسرا میں تشریف لیگئے۔ اور اپنے
زن و فرزند سے ملا۔ قصہ لیکر نگار ملکہ روشن جمال کو بھی اُس روز اُس کاغذ کا
جو بازو پہ بندھا تھا خیال آیا۔ صاحبقران نے بہ لب تبسم ریز فرمایا۔ اے بانوئے
خاندان حکمت زناہید برج عفت و عصمت شب گذشتہ حکیم بوریائے نلی
نے عالم خواب میں فرمایا ہے کہ تمہارے بازو پر ایک کاغذ بندھا ہے جو میرے
کام آمد ہے۔ روشن جمال نے فوراً کاغذ بازو سے کھولکر پیش کیا۔ صاحبقران
نے بغور اُس کاغذ کو دیکھا لکھا تھا

اے فرزند بخت بلند برگزیدہ اولاد حضرت اسحٰق و اے صاحبقران آفاق آگاہ
ہو۔ وقت رحلت مجھ بندۂ ناچیز کو بزور علم مکاشفہ و ہم علم نجوم معلوم
ہوا کہ تمام ملک بہار ربیع فریدون حصار تیری ضرب شمشیر سے فتح ہوگا۔ بلکہ
تمام ممالک غربستان میں کوئی شہر و بلاد ایسا باقی نہ رہیگا جہاں تیری
کوشش مجتہد سے چراغ دین اسلام روشن نہ ہو۔ بعد انفصال جنگ و جدال
کچھ سلاطین نامدار و بادشاہان ذو الاقتدار شہر غرائب نگار میں جمع ہونگے

اور تیری جشن کتخدائی و ملکہ خورشید نگار کی بزم عروسی کا تماشا دیکھیں گے لیکن
تقدیر الہی میں یہ جاری ہوا ہے کہ عین ایام جشن میں ملکہ خورشید نگار
ایک شب خودبخود سقف بام سے گم ہو جائیگی اور تیرے دل الفت منزل
خورشید نگار کے گم ہونے کا سخت صدمہ گذریگا۔ اُس وقت لازم ہے کہ جملہ سلاطین
و امرا کو اپنے اپنے ملک کے جانے کی رخصت دو اور تمام سامان سلطانی جلوس
خسروانی سلطان رکن الدین کی تحویل میں تفویض فرماؤ بعد ازاں تن تنہا
بیک اسپ قیمچی بندر بغیا کیطرف روانہ ہو جس وقت دریائے شور کے
کنارے پر پہونچو گے ایک کشتی مختصر بے ملاح کنارہ پر موجود ہوگی اُس کشتی
میں سوار ہو جانا اور دس روز کا سامان خورد و نوش ہمراہ رکھہ لینا۔ اس آیہ
جلیل کا جو کا غذ مرقوم کے حاشیہ پر لکھا ہے یکصد و چہل بار ورد کرنا اور
آسمان کیطرف مخاطب ہو کر کہنا اے موکل اسم اعظم بحکم نادر لمریز انجہ کیجزیرہ
ہنگان میں پہونچا دے بعد ختم ہونے اوراد اور اس کلمہ کے کشتی تیر خدنگ
کی طرح روانہ ہوگی اور روز یازدہم جزیرہ مذکور میں پہونچا دیگی
دو روز جزیرہ میں قیام کرنا۔ اور میوہ صحرائی بخواہش نفس کہانا۔ دو
آہوان صحرائی کو شکار کر کے اُنکے پارچہ ہائے گوشت اپنے پاس چہپا
رکہنا۔ روز سیوم جوق جوق نہنگان خورد و کلاں دریا کے کنارے نکلینگے
اور تم سے کسی شے کے طالب ہونگے۔ تم ہر ایک کو ایک ایک پارچہ گوشت
ہرن کا دیدینا۔ اُنکے بعد ایک نہنگ سرخ رنگ قوی الجثہ طویل القامت
شور کنان آئیگا اُسکے حصّہ کے پارچہ ہائے گوشت بہ یہ اسم ذدیم جدا اس

پر مرقوم ہے دم کرنا اور بدفعات وہ گوشت نہنگ بزرگ کو دیدینا۔ تین
روز برابر نہنگان بحری آئینگے۔ تم ہر روز یہی عمل کرنا۔ روز چہارم نہنگ
سرخ رنگ تنہا آئیگا اور بزبان انسانی مطالب دریافت کریگا۔ تم کہنا اے
نہنگ احمر بحق خدائے بحر و بر جس نے تجھکو تمام نہنگان و جانوران دریائی
پر شرف بخشا ہے مجھے زاہدہ خاتون کے مقام میں پہونچا دے۔ نہنگ احمر
ایام سفر کی خوراک کی تدبیر دریافت کریگا۔ تم جواب دینا کہ ہمیں ہر روز
ایسے جزیرہ میں پہونچانا جہاں جانوران شکاری کی کثرت ہو۔ پھر ہم تیری
خوراک کے ذمہ دار ہیں۔ نہنگ احمر قبول کریگا۔ بے خوف اسکی پشت
پر سوار ہونا وہ جانور دریائی تمکو زاہدہ خاتون کے مقام میں پہونچا
دیگا۔ اس مقام میں پہونچکر صاحب مقصد ہوگے اور چند در چند ایسے
عجیب امورات پیش آئینگے جن سے تعجب و مسرت حاصل ہوگی اور بعد قیام
چند روزہ وہیں سے اپنے منزل مقصود پہ پہونچوگے اور باقی ایام
بعشرت و کامرانی بسر ہونگے۔ لیکن وقت روانگی مجھ فقیر عاجز ترین عالم کے
مزار پر ضرور تشریف لانا اور ثواب فاتحہ بخشنا۔ والسلام

صاحبقران کو مطالعہ نامہ سے رنج و قلق حاصل ہوئی اور مع سلطان رکن الدین
حکیم زرطوس و حکیم بوریاسہ دلی کے مزار مقدس پر گیا اور ثواب درود
و فاتحہ اُن بزرگوں کی ارواح کو بخشا۔ بعد ازاں پھر ملکہ روشن جمال کے
محلسرا میں تشریف لایا اور اپنے فرزندان شہزادہ روشن زمان و روشن جان
کو ہزار ہزار اسلاح زمرد نگار مع چند تحائف طلسمی عطا فرمائے۔ اور بعد ان کی

دلشفی والدہ کی خدمت و اطاعت اور تحصیل علوم و فنون کی تاکید کی اور نور
کو سینہ سے لگایا اور ملکہ روشن جمال سے رخصت ہو کر محل سے باہر
تشریف لایا اور سلطان رکن الدین و ملکہ جہاں سے طالب رخصت ہوا۔
انہوں نے بمشکل اجازت دی۔ صاحبقران نے شہزادہ منوچہر کو بابک
منافق سے احتیاط رکھنے اور دین اسلام کے پھیلانے کی تاکید کی۔ شہزادہ
منوچہر مع خیل لاکہ آہن تاب گریاں و نالاں ملک بہار کو روانہ ہو گیا۔
اس روز شہر غرائب نگار میں صاحبقران کی جدائی سے قیامت صغرا
برپا تھی۔ بعد ازاں صاحبقران نے سمند ہزار رنگ کے یال و دم پر ہاتھ
پھیرا اور سلطان رکن الدین سے مکرر رخصت حاصل کی اور بندر بیضا کو
روانہ ہوا۔ شہزادہ مظفر و مہران و رستم زاد و بہزاد و قمر زاد و ارقم
نوجوان و ملک بدران و ملک معدل و ملک انبوح و ملک ہوبران جملہ
سلاطین صاحبقران کی جدائی اور سفر تنہائی پر زار زار روتے تھے اور
ہمراہ چلنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ آخر بطریق مشایعت دریائے شور کے
کنارے تک ہمراہ آئے۔ صاحبقران نے بندر بیضا میں مقام کیا اور
تمام شب ان لوگوں سے پند و نصائح میں گذاری۔ وقت صبح سب کو رخصت
دی اور دس روز کا سامان ہمراہ لیکر بسم اللہ خواناں کشتی میں سوار ہوا
کشتی تیر خدنگ کی طرح ایک طرف روانہ ہو گئی۔ کل سلاطین و شہزادگان
جب تک کشتی نظر کے سامنے رہی کنارہ دریا پر موجود رہے بعد ازاں
اشک ریزاں اپنے اپنے لشکر کو روانہ ہو گئے۔ فقط شہزادہ مظفر خراب لنگ

میں واپس آیا۔ صاحبقران کا غذ حکیم زر طوس کے مطابق عمل کرتا ہوا زاہد غالتوں کے مقام میں پہونچا

مہتر توفیق حسب الارشاد صاحبقران حکیم بزرگ دانش کی تلاش میں بیت المقدس میں پہونچا۔ وہاں حکیم صاحب کو موجود نہ پایا۔ آخر مغارات کوہ و تلل جبال میں متلاشی ہوا۔ اثنائے تلاش میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مرقد منور پر گذر ہوا۔ وہاں حکیم صاحب کو بطریق مراقبہ چشم بند و سرنگوں بیٹھا ہوا دیکھا۔ مہتر نے بعد حصول ملازمت صاحبقران کا قصہ بیان کیا حکیم صاحب نے کہا تین روز تم یہاں قیام کرو ہم علم نجوم و ہم علم مکاشفہ سے خورشید نگار اور صاحبقران کا حال دریافت کرینگے چنانچہ حکیم بزرگ دانش نے عالم مراقبہ میں اپنے استاد حضرت خضر علیہ السلام سے رجوع کیا اور کل حالات اُنسے دریافت کیئے۔ بعد ازاں مہتر توفیق کو بلا کر کہا۔ تم ہر طرح مطمئن رہو۔ خورشید نگار ایک مقام محفوظ میں پہونچگئی ہے اور آخر کار اپنے عاشق صادق بدر منیر سے بخیریت ملے گی صاحبقران بھی اس وقت عزائب نگار میں نہیں ہے بلکہ اپنے مقصد اصلی کی تلاش میں ایک طرف روانہ ہو گیا ہے اور ایسے مقام فرحت انجام میں پہونچیگا جہاں اُسکے کل مقاصد دلی پورے ہونگے۔ اے مہتر نامدار بالفعل حکمت حکیم علی الاطلاق و گردش افلاک اس امر کی مقتضی ہوئی ہے کہ اکثر طالب و مطلوب فراق دیدہ ایک جائے جمع ہوں اور ہر ایک ناکام مراد دلی اور ملاقات جسمانی سے محروم رہو۔ یہی حال صاحبقران و خورشید نگار کا سمجھ

مہتر نے کہا کہ جناب غرائب نگار میں قدم رنجہ فرمائیں اور یہی حال سلطان اور ملکہ جہان کو سنائیں اور یہی حال سلطان اور ملکہ جہان کو سنائیں تاکہ انکی تسلی ہو۔ وہ خورشید نگار کے گم ہونے سے سخت بدحال ہو رہے تھے اب کہ جناب کے ارشاد کے مطابق صاحبقران بھی کسی طرف تشریف لے گیا ہے تو انکی حالت نہایت ردی ہوگی۔ حکیم صاحب نے فرمایا تم میرے مارج اوقات نہ ہو اور جلد غرائب نگار کو جاؤ اور تشییع اسلام میں کوشش کرو۔ انشاء اللہ العزیز ہم خود وقت موعود پر غرائب نگار میں آئینگے اور اپنے ہمراہ تمکو بھی صاحبقران کی خدمت میں لے جلینگے۔ مہتر توفیق باد صرصر سے تیز تر غرائب نگار کو روانہ ہو گیا۔ اور وہاں پہونچکر جو کچھ حکیم صاحب سے سُنا تھا سلطان و ملکہ کو سُنایا جس سے انکی فی الجملہ تسلی ہوئی۔ بعد ازاں موافق نصیحت حکیم بزرگ اثر شہزادہ روشندل و روشن جان کی تعلیم و تربیت اور دین اسلام کے پھیلانے میں مشغول ہوا

خاتمہ بستان خیال جلد دوازدہم

الحمد للہ کہ جلد دوازدہم ختم ہوئی۔ ہم نے اس جلد کو دیوان پنڈت نند رتن صاحب بہادر ایم اے کے پیارے نام سے مشتہر کیا ہے اور اپنی اس تجویز سے بغایت رضامند ہیں۔ وجہ اسکی ظاہر ہے کہ دیوان صاحب بہادر نامی گرامی رئیس ہیں جنکو خاندان عالیشان سے ہمارا دلی مالوف ہے

دیوان پنڈت نرندرناتہہ صاحب بہادر امیر ابن امیر ابن امیر ہیں
اُنکے آباؤ اجداد مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد میں مناصب جلیلہ پر
ممتاز تہے۔ ہندوستان میں غالباً اُس وقت سے جبکہ اہل ہند نے قومی
ترقیات کے خیال سے قطع نظر کی اور دوسری قوموں پر بہروسہ کرکے
ذاتی فوائد کو مدنظر رکہنا کافی سمجہا عموماً یہ دیکہا جاتا ہے کہ ایک شخص
خود ہی مصلح اور خود ہی مفسد ہوتا ہے۔ لاہور میں اسکی بین نظیر کے
واسطے محمد سلطان آنجہانی ہے جسنے اِتنا پیدا کیا کہ لنڈہ بازار کو
مع اُسکے ملحقات کے تعمیر کیا۔ کوئی خوش نصیب بانی ہوا تو اُسکے
پسر نے رونق دی مگر پوتا ضرور غفلت شعار ہوا۔ اسکا ثبوت مہاراجہ
گلاب سنگہ کی ریاست کی تواریخ سے ملتا ہے۔ اگر خلایق کے لئے ریاست جموں
و کشمیر کا وجود مفید ہے تو خدا اُسکے فیاض فرمانرواکو ضرور
بیدار کریگا۔ المختصر ہندوستان میں اِس وقت نفسانیت و غرضمندی
کا زور ہے اور اِسکا نتیجہ یہ ہے کہ اہل ہند خود فراموشی کے قعر میں گر گئے ہیں
لیکن دیوان صاحب بہادر کا خاندان مستثنیات میں داخل ہے
اُنہوں نے پشت بہ پشت ترقی کی ہے۔ جب اُنکے والد بزرگوار دیوان
پنڈت بیجناتہہ صاحب کا انتقال ہوا۔ دیوان صاحب خوردسال تہے
مگر خدا کی مہربانی سے اعلےٰ تعلیم حاصل کی اور عمدہ تربیت پائی۔
بہ نتیجہ اِسکے سٹیچوٹری سول سروس میں داخل ہوئے۔ آج جو ہم
دیکہتے ہیں تو وہ گورنمنٹ کے نزدیک منتظم افسر اور خلایق کے دیوان

مہربان حاکم سمجھے جاتے ہیں
دیوان صاحب بہادر رہبر ہند کے بچپن سے خریدار ہیں اور
خوشی سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے اخلاق و انسانیت سے پیش آتے ہیں
جو مقتضائے عالی خاندانی ہے

لاہور — نادر علی سیفی

۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۴ھ مطابق ۲- اکتوبر سنہ ۱۸۹۶ء

اشتہارات

بوستان خیال

جلد اول و دوئم و سوئم و چہارم و پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم و نہم و دہم
و یازدہم و دوازدہم

یہ بارہ جلدیں چھپکر برائے فروخت موجود ہیں بمقابلہ دلچسپی
مضامین و محنت مؤلف قیمت بہت کم تجویز کیگئی ہے

نام جلد	قسم کاغذ	تعداد صفحات	قیمت	محصول	رجسٹری ڈاکخانہ	کل
جلد اول	ڈمی	۴۱۰	۱۳ار	ار	۰ر	۱۴ار
رر	سپریم پوری	رر	۱۰اسـ	ار	۰ر	۱۰ار
جلد دوئم	ڈمی	۴۵۸	عـ۳	ار	۰ر	عـ۳ ۱۱ار

جلد دوم	سریرام پوری	۲۵۸	۱۲ار	ار	۰ر	۰۱۳ر
جلد سوم	ڈمی	؍؍	عمصر	ار	۰ر	عمصر ۰۱ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	۱۲ار	ار	۰ر	۰۱۳ر
جلد چہارم	ڈمی	۳۷۰	عمصر ۸ر	۱۰ر	۰ر	عمصر ۱۰ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	عمصر ۲ر	۱۰ر	۰ر	عمصر ۴ر
جلد پنجم	ڈمی	۱۸۸	۱۲ار	ار	۰ر	۰۱۳ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	۹ر	ار	۰ر	۰۱۰ر
جلد ششم	ڈمی	۲۸۴	عمصر ۲ر	ار	۰ر	عمصر ۰۳ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	۱۴ار	ار	۰ر	۰۱۵ر
جلد ہفتم	ڈمی	۲۲۸	۱۵ار	ار	۰ر	عمصر ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	اار	ار	۰ر	۰۱۲ر
؍؍ ہشتم	ڈمی	۱۹۸	۰۱۲ر	ار	۰ر	۱۴ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	عمصر	ار	۰ر	اار
؍؍ نہم	ڈمی	۲۵۲	عمصر	ار	۰ر	عمصر ۰۱ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	۱۲ار	ار	۰ر	۰۱۳ر
جلد دہم	ڈمی	۳۱۴	عمصر ۲ر	ار	۰ر	عمصر ۰۵ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	عمصر	ار	۰ر	عمصر ۰۱ر
جلد یازدہم	ڈمی	۳۴۵	عمصر ۶ر	۱۰ر	۰ر	عمصر ۸ر
؍؍	سریرام پوری	؍؍	عمصر ۴ر	۱۰ر	۰ر	عمصر ۴ر

جلد دوازدہم	ڈمی	۴۶۸	[illegible]	[illegible]	ر	[illegible]
ر	سریرام پوری	ر	[illegible]	[illegible]	ر	[illegible]

کوئی صاحب زیادہ طلب کریں تو بابت حق رجسٹری روانہ فرماویں ورنہ بلا رجسٹری کے کتاب نہ بھیجی جائیگی لیکن بلا رجسٹری بھیجنے سے ضائع ہو تو ہمکو ذمہ دار نہ سمجھیں اور رقم بھی دوبارہ نہ بھیجی جائیگی

سوداگروں اور یکجا خریدنے والوں کو بیس فیصدی کمیشن دیا جائیگا جو صاحب پانچ سے زیادہ قیمت کی کتابیں خریدیں کتاب رجسٹری کرائی گئی ہے کوئی صاحب اسکے چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں

بوستان خیال جلد سیزدہم

یہہ جلد چھپ رہی ہے اور بہت جلد شائقین بوستان خیال کی خدمت میں پیش کیجائیگی اسکے واسطے ہر ایک خریدار خط بھیجکر اطلاع دے کہ جس قدر نسخے درکار ہوں صفائی پر توجہ فرمائینگے تاکہ عمدہ چھپکر تیار ہو اور باقی صفت جلد تیار ہونے پر اسکی قیمت تجویز ہوکر عام شائقین کی خدمت میں اشتہار دیا جائیگا

المشتہر سید نادر علی مالک مطبع [illegible] لاہور

بوستان خیال پر احباب کی آراء

زبانی اور تحریری علماء پسندیدگی بوستان خیال کے بارہ میں جو صاحبوں نے فرمایا ہے ان سب کا بیان ہم طول عمل محض سمجھتے ہیں اسلئے چند خطوط کا انتخاب شائع کیا جاتا ہے جنمیں [illegible]

درجہ دیا جاسئے تو بیجا نہ ہوگا

انتخاب خط جناب خان بہادر سردار محمد حیات خانصاحب بالقابہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

مہربان من جناب سیفی صاحب سلمہ۔ تسلیم آپکے پرچہ اخبار کے ساتھہ بوستان خیال کے پرچہ نمبر ۳۱ سے ۳۴ تک پہنچے میں انکی حمد کی کیوجہ سے دلی حسرت سے اسکا خواہشمند ہوں

تحریر ۲۶ ستمبر ۱۸۹۱ء زیادہ بندہ محمد حیات خان از سیالکوٹ

انتخاب خط جناب منشی شیو داس صاحب منصف

جناب سیفی صاحب زاد عنایتہ۔ تسلیم۔ واقعی کتاب بوستان خیال نہایت غم غلط کرنیوالی کتاب ہے یہ کتاب آپکے طبع کی یادگار رہے ۲۶ ستمبر ۱۸۹۱ء دیوداس منصف

انتخاب خط منشی قادر بخش صاحب سوداگر انارکلی لاہور

کرمفرمائے بندہ جناب سیفی صاحب زاد عنایتہ۔ تسلیم۔ واقعی کتاب بوستان خیال نہایت غم غلط کرنیوالی ہے۔ یہ کتاب آپکے طبع کی یادگار رہے ۲۶ ستمبر ۱۸۹۱ء زیادہ آداب

انتخاب خط مرزا جہانگیر صاحب عرضی نویس شاہپور

حضرت شاہ صاحب دام عنایتہ۔ السلام علیکم۔ میں نے چند صفحات بوستان خیال کا ملاحظہ کیا اسکا مجھکو شوق ہے کہ آپ مشتہر قیمت اسکا بھیجدیں (۳۰۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء۔ مرزا جہانگیر بیگ عرضی نویس شاہپور)

انتخاب خط جناب منشی رگ نندن لال صاحب سپرنٹنڈنٹ صیغہ تعلیمات لدھیانہ۔

مہربان من جناب سیفی صاحب دام عنایتہ۔ تسلیم یہ کتاب لاجواب آپکی طبع کا فوٹو ہے جس سے پژمردہ دلوں کو شگفتگی ہوتی ہے

راقم رگ نندن لال سپرنٹنڈنٹ لدھیانہ یکم جنوری ۱۸۹۲ء

انتخاب خط جناب مولوی شہاب الدین احمد صاحب مدرس اول فارسی مدرسہ ضلع ہوشیارپور

پہلا حصہ بوستان خیال پہنچا انیس شکر گذار ہوں الفاظ شکریہ مل نہیں سکتے اسواسطے صحیح شکریہ سے معذور رہوں۔ جو اوراق بوستان خیال آپ اخبار کے ساتھ بھیجتے ہیں وہ ناقص سے تعلیت اپنے پاس جمع رکہیں اور ۳۱ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو جمع کرکے بھیجیں مجھے خوف ہے کہ یہاں پرچہ ضمیمہ ضائع نہ ہوجائے جو قدر اسکے مجھکو ہے دوسرے کسیکو کہاں ہوگی

الملتمس شہاب الدین احمد ۳۔ اگست ۱۸۹۲ء

انتخاب خط لالہ منوہر لال صاحب خلف الصدق رائے بہادر منشی کشن سروپ صاحب مدار المہام ریاست لیور

عنایت فرمائی بندہ زاد مجدہ تسلیم مزاج مبارک حضرت بندہ آپکی کلام اعجاز نہ البیانکا دلدادہ ہے۔ بے تکلف عرض کرتا ہوں کہ خدا جانے آپکی تحریر میں کیا اثر ہے جو پڑہتا ہے دل ہاتھ سے دیدیتا ہے۔ زبان نہیں جو آپکی تعریف کروں

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

بندہ منوہر لال۔ المرقوم ۲۳ جون ۱۸۹۲ء

انتخاب خط جناب خان یوسف خان صاحب منصف آنریری مجسٹریٹ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مشفق و کرم فرمائے جناب شاہ صاحب زاد عنایتکم

تسلیم و نیاز کے بعد التماس ہے کہ اوراق بوستان خیال جلد دویم و سویم ہمراہ اخبار رہبر ہند پہونچتے رہے ہیں دراصل یہ کتاب نعم غیر مترقبہ تصور ہوئی ہے۔ اسکی عمدگی کی تعریف جہانتک ہو سکے کم ہے۔ جلد اول بوستان خیال بہی بذریعہ قیمت طلب ڈاک خانہ بہیجدیں۔ یہ بہار حصہ بوستان خیال آپکے مطبع کے ذریعہ لیجاویگا

(۱۳ ستمبر ۱۸۹۲ء)

(آپکا نیازمند بندہ یوسف خاں از ٹانڈہ)

انتخاب خط جناب حاجی محمد شاہ نواز خاں صاحب زمیندار موضع شاہ نواز خاں ضلع منٹگمری

ایک عمدہ ناول جو آپکے پرچہ کے ساتھ ہوتا ہے میرے پاس نامکمل ہے باقی اوراق بھیجدیں

راقم حاجی محمد شاہ نواز خاں

انتخاب خط جناب منشی رام چندر صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر پولیٹیکل [illegible]

مہربان من جناب شیخ صاحب دام اقبالہ تسلیم میں بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ بوستان خیال کے اوراق مجھے پرچہ کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ واقعی یہ بے مثل قصہ ہے جسکے پڑھنے سے ہر مرد و زن کو خوشی ہوتی ہے

راقم رام چندر سپرنٹنڈنٹ پشاور

انتخاب خط جناب مفتی محمد داؤد صاحب وکیل عدالت پشاور

جناب من تسلیمات۔ جلد اول و دوم بوستان خیال کی نیازمند نے مطالعہ کیں واقعی اس قسم کی کتب بیشک خوشی بڑھنے کے لئے نیازمند کی نظر سے پہلے نہیں گذریں نہایت عمدہ طریق سے آپنے اسکا ترجمہ عبارت فرما کر بہت خوش اسلوبی سے تالیف کیا ہے۔ امید کہ ایک جلد بوستان خیال جلد سوم بذریعہ ویلیو پے ایبل جو عمدہ کاغذ پر ہو ارسال فرماوینگے اوسط قسم کا کاغذ مطلوب نہیں ہے

۲ دسمبر [illegible] راقم مترجم مفتی محمد داؤد وکیل عدالت پشاور

انتخاب خط جناب منشی عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار پنڈ دادنخاں

جناب عنایت فرمائے بندہ منشی [illegible] صاحب [illegible] السلام علیکم۔ آپکا [illegible] بوستان خیال [illegible] کاغذ [illegible] بذریعہ ویلیو پے ایبل جلد ایسی ڈاک ارسال فرماویں مجھکو [illegible] شوق ہے۔ ۲ دسمبر [illegible] عبدالعزیز نائب تحصیلدار